exponovels

رفوگر ہرجائی صنم

از قلم:- امیر حمزہ

مکمل ناول

رات کا سناٹا پھیلتا ایک سفاکی ماحول میں برپا کر رہا تھا وہ اپنے گھر کی تیسری منزل کی چھت پہ سینے پہ ہاتھ باندھے کھڑی تھی لمبا قد دلربا سراپا کالے لمبے بال جن کو اسنے کیچر میں جکڑ کہ سر پہ جوڑ رکھا تھا راج ہنس سی گردن جس میں نازک سی گولڈ کی چین تھی سپید رنگت، مغلئ آنکھیں جن میں پہلے کبھی چمک ہوا کرتی تھی پر اب وہ اجڑی اجڑی رہتی تھیں روئی روئی رہتی تھیں خم دار پلکیں جو اسکی

آنکھیں جھپکانے پہ چلمن کا کام کرتی تھیں چھوٹا سا ناک جس میں ہیرے کی لونگ چاند کے قریب تیز چمک والے تارے کی طرح لگ رہی تھی اور باریک نفاست سے بنے ہونٹ پھر ہونٹوں کے نیچے بنا ایک چھوٹا تیل جو شاید اسکے حسن کی حفاظت کرتا تھا ٹھوڑی کے درمیان وہ حسن میں چار چاند لگاتا ہلکا سا گڑھا گولڈ کی چین اسکی گلے کے قریب تھی جس میں اسٹائلش "A" لٹک رہا تھا اس نے ہالف سلیو پنک دھاری دار شرٹ اور سفید ٹراوزر پہن رکھا تھا وہ بچپن سے ہر ایک کی توجہ کا مرکز رہی تھی خاندان کی حسین ترین لڑکی تھی بہت بولڈ آزاد خیال لڑکی، مڈل کلاس سے تعلق کے باوجود بھی اسکی سوچ کبھی اپنے رشتے داروں سے میل نہیں کھاتی تھی اسکا پہنانا اوڑھنا اپنی باقی کزنز سے بہت مختلف ہوتا تھا مشرقی کپڑے شاید اسنے بچپن میں پہنے ہوں گے پر جب سے ہوش سنبھالے تو اسکی پہلی ترجیح ٹوپ جینز وغیرہ ہی رہی تھیں یہ سب اسکے بابا کے لاڈ تھے انہوں نے کبھی اپنی بیٹی کو بیٹی نہیں سمجھا بس اسے سمجھا اسکی خواہشات کو سمجھا اسکے بابا نے اسے ہر وہ کام کروایا جو اسنے کرنا چاہا ہر شوق پورا کروایا ماں باپ کی اکلوتی لاڈلی تھی سب ہی اسکے بابا کو ٹوکتے کہ لڑکی ذات ہے اتنی آزادی اچھی نہیں پر انہوں نے کبھی کسی کی باتوں پہ غور نہیں کیا ان کا کپڑے کا بہت اچھا کاروبار تھا وہ تین بھائی تھے ایک ان سے بڑا ایک ان سے چھوٹا بڑے بھائی کا کچھ سال پہلے انتقال ہوگیا تھا اب وہ اور ان سے چھوٹا بھائی ہی تھے تینوں بھائیوں کے گھر ایک ایک گلی چھوڑ کر تھے اس لیے آنا جانا کافی رہتا تھا چھت پہ ٹھنڈ سی تھی ماحول کی خنکی میں آج کل اضافہ تھا دن میں سورج اگر آنکھیں دکھاتا تھا تو رات مہربان ہوکر اس تپش کو فراموش کرنے میں مصروف رہتی تھی مغلئ آنکھیں آسمان پہ تھیں آسمان اپنے آنچل پہ بہت سے تارے بکھیرے کھڑا تھا ٹمٹماتے ستارے ہمیشہ سے ہی اسے پسند تھے

آج آسمان پہ چاند نہیں تھا یہ نظارہ بھی بہت دل کش ہوتا ہے جب آسمان بغیر چاند کے بھی چمک رہا ہوتا ہے شاید قدرت یہ بتانا چاہتی ہو کہ چمکنے اور خوبصورت لگنے کے لیے آنچل پہ چاند کا ہونا ہی

ضروری نہیں بہت سے ستارے بھی مل جائے تو چاند کی کمی محسوس نہیں ہونے دیتے پر یہ بات لوگ بہت کم سمجھتے ہیں ہلکی ہلکی پروائی اسکے ریشم سے بالوں کو چھیڑتی جارہی تھی کیچر میں جکڑنے کے باوجود بھی کچھ لٹیں آزاد تھیں جو پروائی سے اسکے چہرے پہ آرہی تھیں اسنے سینے سے ہاتھ کھولے اور اپنی مخروطی انگلیوں سے انہیں دوبارہ کنپٹی کے پیچے اڑیس دیا کچھ دیر وہ یوں ہی کھڑی آسمان کو دیکھتی رہی پھر جب اسکی گرد میں ہلکا سا درد ہوا تو اسنے نظریں آسمان سے ہٹا لیں اور ایک نظر چھت پہ ڈال کر وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی ایک ایک زینہ اتر کہ وہ درمیانی منزل پر پہنچ گئی تھی وہ اپنے کمرے میں جارہی تھی کہ اسے نیچے سے اپنی امی کے بولنے کی آواز آئی نیچے شاید کوئی آیا تھا جس سے وہ ستائش لہجے میں بول رہی تھیں اس نے کمرے میں جانے کا فیصلہ ترک کیا اور لاؤنج میں اترتی سیڑھیوں کی طرف چل دی وہ چند قدم ہی چلی تھی کے دوسرے شخص کی بھی آواز اسکے کانوں میں پڑ گئی تھی اسکے قدم وہیں رک گئے تو وہ نیچے آیا ہوا ہے کتنا مشکل ہوتا تھا اس کے لیے اس ہر جائی کا سامنا کرنا اپنے جذباتوں کو چھپانا اپنے بکھرے وجود کو سنبھالنا اس نے ایک گہرا سانس لیا اور دوبارہ کمرے کی طرف پلٹنے لگی کہ اسے اپنے نام کی پکار سنی اسکی امی اسے نیچے بلا رہی تھیں وہ بیزار سی ہوگئی اب پھر اسے نیچے جا کر اس ستم گر کا چہرہ دیکھنا پڑے گا جس نے اسکی بھرے گھر میں بے عزتی کی تھی اسکی محبت ٹھکرا دی تھی "آرہی ہوں امی"۔۔۔امی کے دوسری بار پکارنے پہ وہ بے دلی سے بولی اپنے کمرے میں گئی وہاں سے اپنا موبائل اٹھایا اور سیڑھیاں اتر کہ نیچے آگئی وہ سامنے ہی سنگل صوفے پہ بیٹھا تھا وہ وقت کے ساتھ ساتھ اور بھی وجیہہ ہوگیا تھا یا شاید اسے ہی ایسا لگتا تھا بچپن کی محبت تھی آخر، ہمیشہ سے اسے پانے کی حسرت تھی اسکے دل میں جو آج تک اسکے دل میں

کالے ناگ کی طرح پھن پھلائے بیٹھی تھی وہ ستم گر اپنے موبائل میں مصروف تھا وہ آخری زینے سے اتری نظریں ستم گر پہ ہی تھیں وہ یوں ہی اسے کسی بھی قسم کا احساس دلائے بغیر دیکھتی تھی وہ اسے دیکھ دیکھ کر ہی تو زندہ تھی ورنہ مر چکی ہوتی وہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر اس پر سے نظریں ہٹا لیں اور کچن کی طرف دیکھا جہاں سے اسکی امی چائے کا مگ لیئے آرہی تھیں ہمیشہ کی طرح انکے چہرے پہ مسکراہٹ تھی بھولی سی مسکراہٹ وہ خود بھی بہت بھولی تھیں اپنی دیورانی اور جٹھانی سے بہت مختلف اور معصوم پر انکی بیٹی زرا بھی ان پہ نہیں گئی تھی نہ ہی وہ معصوم تھی اور نہ ہی وہ بھولی تھی اسکے منہ میں زبان تھی جسکا استعمال اسے خوب آتا تھا کوئی ایک کہتا تھا تو وہ چار کے بجائے دس سناتی تھی کہ اگلا بندہ کان ہی پکڑلے اور اگر وہ دس نہ سنا پاتی تھی تو ایک ہی جواب دیتی جس سے سامنے والا جل کر رہ جاتا

"یہ لو بیٹا"۔۔۔امی نے چائے اس ستم گر کے سامنے رکھی تو اسنے اپنے موبائل سے نظریں ہٹائیں چائے کا کپ مسکرا کر لیتے اسکی نظر سامنے کھڑی اس جوگن پہ پڑی جو اسکا جوگ لیئے بیٹھی تھی اس نے ایک گہری مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی پر وہ سپاٹ چہرے سے کھڑی رہی اور اسے نظر انداز کر دیا۔۔۔

"جی امی آپ بلا رہی تھیں"۔۔۔؟؟؟ وہ ماں سے مخاطب ہوگئی ستم گر کے چہرے کی مسکراہٹ مدھم ہوگئی تھی

"ہاں دیکھو عبیر آیا ہے"۔۔۔امی اسی خوشی سے بولیں

"دیکھ لیا آپ بتائیں کیوں بلا رہی تھیں"۔۔۔؟؟؟ وہ وہیں کھڑی کھڑی پوچھ رہی تھی عبیر کے چہرے پہ بے عزتی کے آثار پھیلنے لگے تھے امی نے اسے آنکھیں دکھائیں وہ اسے ہمیشہ کہتی تھیں کہ جو ہوا بھول جائے اور گھر آئے مہمان سے تمیز سے بولا کرے پر اتنی تیمز اسے کبھی آئی ہی نہیں تھی۔۔

"وہ اریج کی شادی میں جن مہمانوں کو بلانا ہے اسکی لسٹ بنائی ہے تمہاری تائی امی نے بھیجا ہے عبیر کو تاکہ اگر کسی مہمان کو بلانا ہے جس کا نام لکھنا وہ بھول گئی ہیں تو ایک بار ہم دیکھ لیں اور اگر ہم نے کسی کو بلانا ہے تو اسکا نام بھی اس فہرست میں درج کر دیں"۔۔۔۔امی نے اسے پوری تفصیل دے دی عروش نے سر کو خم دیا "اچھا"۔۔۔اسنے مختصر کہا "تم اپنے بابا کو کال کرو پوچھو ان سے کب تک آنا ہے گھر تاکہ وہ ایک بار لسٹ چیک کرلیں"۔۔۔اسکی امی کہہ کر صوفے پہ بیٹھ گئیں ساتھ ہی انہوں نے عروش کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا پر اس نے اشارے پہ عمل نہ کیا "میں بابا کو کال کر دیتی ہوں"۔۔۔اسنے کہہ کر موبائل پر انگلیاں چلائیں پھر موبائل کان سے لگا لیا۔۔۔

"جی بابا"۔۔۔

"ہاں جی"۔۔۔

"سہی ہے آپ کریں کام"۔۔۔

"اوکے بابا دھیان سے آیئے گا"۔۔۔

"بے بی لو یو ٹو بابا"۔۔۔عروش نے مسکرا کر موبائل کان سے الگ کیا اور پھر چہرہ سپاٹ کرلیا۔۔۔

"امی وہ ابھی کام کر کررہے ہیں انہیں آج دیر ہو جائے گی آنے میں"۔۔۔۔

"تم نے یہ کیوں نہیں بتایا کہ عبیر آیا ہوا ہے"۔۔۔امی نے دانت پیس کر کہا ساتھ آنکھیں بھی دکھائیں

"مجھے یہ ذکر قابلِ ذکر نہیں لگا تو نہیں بتایا اور اگر انکو کام ہے تو خود کال کر لیں بابا کو ان کا پردہ تو نہیں ہے بابا سے اور امی میں سونے جا رہی ہوں کل میں نے اسکول جلدی جانا ہے میٹنگ ہے"۔۔۔ وہ بے نیازی سے کہتی جہاں کھڑی تھی وہیں سے پلٹ کر اوپر چلی گئی اس کی بدتمیزی دیکھ کر امی تو کنفیوژ ہی ہوگئی کہ اب وہ عبیر کو کیا کہیں اور عبیر کے چہرے پہ کالے سائے لہرا گئے تھے تو اب وہ اس کے لیے اتنا غیر اہم ہوگیا تھا۔؟ اسکے پیچھے پیچھے پھرنے والی عروش آج اسکے سامنے سے آنے پر بھی اسے نظر انداز کر دیتی تھی ایک کسک عبیر کے دل میں اٹھی تھی جس کو اس نے دل میں ہی دبا دیا

"بیٹا وہ"۔۔۔عروش کی امی نے کچھ کہنا چاہا پر عبیر نے درمیان میں ہی ٹوک دیا "کوئی بات نہیں چاچی میں کرلیتا ہوں چاچو کو کال"۔۔۔۔وہ عبیر کی بات پر شرمندگی چھپاتی زبردستی مسکرائیں عبیر نے موبائل نکال کر نمبر ڈائل کیا پھر سر اثبات میں ہلا کر رکھ دیا "آرہے ہیں دس پندرہ منٹ میں"۔۔۔ موبائل کو ٹیبل پہ رکھتے اسنے کہا "آج اسپتال سے جلدی آگئے تھے"۔۔؟؟ امی نے بات بدلی تاکہ عبیر عروش کی بدتمیزی بھول جائے۔۔

"ہاں جی گھر میں کام ہی اتنے ہوتے ہیں اس لیے"۔۔۔۔عبیر نے جواب دیا پر دماغ عروش میں اٹکا ہوا تھا۔۔

"بہت خوشی ہوتی ہے کہ ہمارا بچہ ڈاکٹر ہے میں تو بہت فخر محسوس کرتی ہوں"۔۔۔عروش کی امی نے خوشی سے کہا عبیر ہلکا سا مسکرا دیا۔۔

"چاچی میں عروش سے بات کرنے جا رہا ہوں"۔۔۔وہ کہہ کر کھڑا ہوگیا عروش کی امی چونکی "کیوں خیریت ہے"۔۔۔؟؟؟

"ہاں جی خیریت ہے ارتیج نے اپنی دوستوں کے نام لکھوائے تھے اس نے کہا تھا کہ ان کو ایک بار عروش کو دیکھا دوں ان دونوں کی دوستیں سیم ہی تھیں کالج میں اس لیے اگر وہ کسی کا نام بھول گئی ہوگی تو عروش لکھوا دے گی"۔۔۔عبیر نے بات اپنی چھوٹی بہن ارتیج جس کی شادی تھی اس پہ ڈالی جس میں اس نے ایسا کچھ کہا نہیں تھا عروش کی امی شش و پنج میں مبتلا ہوگئیں وہ جانتی تھیں اپنی بیٹی کو جو ان کے سامنے عبیر کو سنا گئی تھی اکیلے میں پتہ نہیں کیا کیا کہئے گی

"میں پوچھ کر بتا دیتی ہوں بیٹا"۔۔۔؟؟ انہوں نے ٹالنا چاہا

"نہیں میں خود پوچھ لوں گا"۔۔۔عبیر کہہ کر زینے چڑھنے لگا پیچھے عروش کی امی پریشان سی کھڑی رہ گئیں۔۔

&&&&&&&&&&&&

عروش کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا کمرے کی لائٹ بجھا کر وہ نیم دراز گود میں کشن رکھ اور اسے پہ لیپ ٹاپ رکھ کر چلا رہی تھی عبیر کمرے میں داخل ہوا اور لائٹ جلائی عروش اپنے کام میں اتنی مصروف تھی کہ اسے پتہ ہی نہ چلا کہ عبیر کب کمرے میں داخل ہوگیا لائٹ جلنے پہ اسنے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا عبیر کو کھڑا دیکھ اسکی بھنویں تن گئیں۔۔۔

"تمیز نہیں ہے تمہیں کسی کہ کمرے میں آنے سے پہلے نوک کرتے ہیں"۔۔۔؟؟؟

"نہ پہلے کبھی کیا تھا اور نہ کبھی کروں گا اور یہ بدتمیزی کس لیے کر رہی ہو"۔۔۔؟؟؟ عروش کی بات پہ اسے غصہ سا آگیا تھا عروش نے بھنویں اچکائی "میں بدتمیزی تو نہیں کر رہی یہ کام تم کر لیتے ہو کافی ہے اور مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمہارے منہ لگنے کا"۔۔۔اس نے لیپ ٹاپ بند کرکہ ایک سائڈ پہ رکھ دیا اور بیڈ سے کھڑی ہوگئی "آنے کی وجہ بتاؤ کیوں آئے ہو مجھے تمہاری موجودگی اپنے اردگرد ذیادہ دیر برداشت نہیں"۔۔۔وہ کہہ کر ڈریسنگ سے لوشن اٹھا کہ ہاتھوں پہ ملنے لگی اور پیچھے کھڑے عبیر کا پارہ ہائی ہوگیا۔۔۔

"تم خود کو سمجھتی کیا ہو"۔۔۔؟؟؟ وہ اسکے سر پہ آکر کھڑا ہوگیا۔۔۔

"تم سے بہتر جو نا پسندیدہ لوگوں کو اپنے گھر نہ چاہتے ہوئے بھی برداشت کر لیتی ہے تمہاری طرح آدھے خاندان کے سامنے بے عزت کر کہ ہاتھ پکڑ کہ گھر سے نہیں نکال دیتی"۔۔۔وہ اسے دیکھے بغیر بول رہی تھی

"عروش اس دن تم نے پہلے بد تمیزی کی تھی صرف مجھ سے ہی نہیں میری ماں سے بھی اور آج تک منہ پھلا کہ بھی تم ہی بیٹھی ہو میں یا میری ماں نہیں"۔۔۔عروش نے لوشن کی بوتل دوبارہ اٹھائی اور ہتھیلی پہ انڈھیل کر ڈریسنگ پہ رکھ دی

"تبھی تم اور تمہاری امی آجاتے ہیں ہمارے گھر میں نہیں آتی تم تمیز داروں کے اور تم اب وہ بتاؤ کہ کیا کرنے آئے ہو"۔۔۔؟؟؟ وہ پر سکون سی جواب دے رہی تھی اور عبیر اپنی جھنجھلاہٹ کو بڑی مشکل سے قابو میں کیئے ہوا تھا

"کب تک منہ پھلا کر پھرنے کا ارادہ ہے تمہارا"۔۔۔؟؟؟ عبیر نے لہجہ درست کیا

"دیکھو مجھے اس بارے میں بات نہیں کرنی وہ دن اور اپنی ہونی والی بے عزتی میں کبھی نہیں بھول سکتی اور تمہیں آج یاد آیا ہے پوچھانا اگر مجھے نکلانے کے اگلے دن بھی آکر یہ ہمدردی کر لیتے تو میں آج اتنی پتھر نہ بنتی پر تمہاری تو امی نے منع کیا تھا اور آج بھی تم لوگ اس لیے آتے ہو کیونکہ میرے باپ نے تمہاری امی سے معافی مانگی تھی"۔۔۔اپنا چہرہ اسے کے سامنے کیا اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا

"تو غلطی کسی کی تھی"۔۔۔؟؟؟ اسکا انداز پوچھنے والا نہیں تھا جتنا والا تھا یاد کروانے والا تھا ایک تلخی عروش کے چہرے پہ آگئی تھی

"میری غلطی تھی میرے باپ کی نہیں اور غلطی بھی یہ کہ میں تم سے بچپن سے محبت کرتی آئی ہوں اور جب تمہیں خود سے دور ہوتا دیکھا تو اپنے حواس میں نہ رہی اور کس کو نہیں پتہ تھا تمہارے اور میرے بارے میں سب ہی تو جانتے تھے کہ میں کتنا چاہتی ہوں پر اس وقت تم بھی انجان ہوگئے اور تمہاری والدہ محترمہ بھی اب کیا لینے آتے ہو بار بار"۔۔۔؟؟؟ وہ اسہی طرح تلخی سے بول رہی تھی عبیر نے اسے بازو سے جکڑا اور اپنے قریب کیا۔۔

"مجھے تمہاری یہ اکڑ ہی زہر لگتی ہے اور تم دیکھنا تمہاری اس اکڑ کو میں اپنے پیروں تلے روندھوں گا"۔۔۔وہ ایک بار پھر تلخ ہنسی "تم شاید جانتے نہیں عروش کو، یہ جس کو تم اکڑ کہہ رہے ہو یہ میری انا ہے تمہارے نام پہ عزت گنوا دی میں نے اب انا کی دیوار ٹوٹنے نہیں دوں تم دیکھتے جاؤ تم خود آؤ گے میرے پاس"۔۔۔اسنے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑوا کر کہا

"اوہ اچھا جی تو تم تیاری رکھو پھر تمہارے سامنے مناہل سے شادی کروں گا پھر دیکھوں گا کہاں سے ہمت لاؤ گی مجھے کسی اور کا ہوتا دیکھنے کی"۔۔۔عبیر کی بات سے عروش کے دل پہ جیسے گھونسا لگا ہو آنسوں مچل اٹھے تھے آنکھوں میں آنے کے لیے اسنے بہت مشکل سے خود کو سنبھالا

"میری بلا سے تم مناہل سے شادی کرو یا اسکی ماں سے شادی کرو فلحال میرے کمرے سے نکل جاؤ"۔۔۔اسنے گندا سا منہ بنا کر کہا اور ساتھ چٹکی بجا کہ دروازے کی طرف اشارہ کر دیا عبیر نے گھور کر عروش کو دیکھا "میں تمہیں بہت رلاؤں گا عروش تم دیکھنا ناک رگڑتی ہوئی ایک بار پھر میرے دروازے پہ آؤ گی"۔۔۔

"اب کی بار مر جاؤں گی پر آؤں گی نہیں ہاں تمہارا انتظار کروں گی کہ تم کب آتے ہو"۔۔۔وہ کہہ کر دوبارہ بیڈ پہ لیٹ گئی "جاتے وقت لائٹ آف کر دینا پلیز"۔۔۔اسنے کہہ کر کمبل منہ تک لپیٹ لیا عبیر کچھ دیر کھڑا رہا پھر پیر پٹختا کمرے سے نکل گیا اس کے جاتے ہی عروش نے چہرے سے کمبل ہٹایا آنکھیں نم ہورہی تھیں اسے پتہ ہے کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتی ہے پھر بھی وہ اسے توڑنا چاہتا ہے کتنا تو ٹوٹ گئی ہے وہ، اب وہ چاہتا ہے کہ عروش ایک بار پھر اسکے گھر جائے اسکی ماں کے سامنے گڑگڑائے کہ وہ اسے اپنا لیں کیونکہ وہ ان کے بیٹے سے محبت کرتی ہے اس کے بغیر رہ نہیں سکتی۔۔؟ عروش بیڈ سے اٹھ کر سوئچ بورڈ کے پاس چلی گئی نہیں وہ اب کی بار اپنی عزت اپنی انا اپنی محبت کا تماشا نہیں بننے دے گی عبیر آئے گا تو خود آئے گا اور وہ اسے آنے پر نہیں اپنائے گی وہ اسکی یہ مردانہ انا عزت ریزہ ریزہ کر کہ اپنائے گی اپنی اس بے عزتی کا بدلہ لے کہ اپنائے گی اور اگر وہ نہیں آئے گا تو اسکے نام پہ بیٹھی رہے گی پر کسی اور نہیں ہو گی محبت اپنی جگہ عزت اپنی جگہ محبت

انمول ہوتی ہوگی پر عزت کی قیمت بھی کم نہیں ہوتی اسنے لائٹ آف کی اور آنکھوں کی نمی صاف کرتی دوبارہ بیڈ پہ لیٹ گئی۔۔۔

&&&&&&&&&&&

"ہائے پورا گھنٹہ ہونے کو ہے ابھی تک نہیں آیا کال کر کہ پوچھ نہ کہاں رہ گیا میرا بچہ"۔۔۔
صائمہ تائی لاؤنج میں بے چین سی چکر لگا رہی تھیں عبیر کو عروش کے گھر گئے ایک گھنٹے سے اوپر جو ہونے والا تھا صوفے پہ بیٹھی اریج نے ناگواری سے اپنی امی کی طرف دیکھا
"کیا ہوگیا ہے امی بھائی بچے تو نہیں ہیں جو آپ ایسے پریشان ہو رہی ہیں چاچو اسد کی طرف گئے ہیں آجائیں گے اور بھیجا بھی آپ نے خود ہی نے تھا"۔۔۔صائمہ نے تیکھی نظروں سے اریج کو دیکھا۔۔۔
"یہ زبان درازی اس عروش نامی بلا کی ہی دین ہے نا ورنہ میری بچیاں کہاں ماں کو اف تک کردیں اور سن میری بات وہاں بھیجنا میری مجبوری تھا نہ بھیجتی تو سب کہتے شوہر کے مرتے ہی دیوروں کو پوچھنا ہی چھوڑ دیا اور مجھے کیا پتہ تھا کہ وہاں جا کہ اتنی دیر لگا دے گا تو کال کرنہ ورنہ جا کمرے سے چادر لا کہ دے میں خود جاتی ہوں"۔۔۔۔اریج نے حیریت سے ماں کو دیکھا۔۔۔
"کیا ہو گیا ہے امی آپ کو۔؟ وہاں کوئی بھوت تو ہیں نہیں جو بھائی کو کھا جائیں گے آپ کی باتیں بہت عجیب ہے"۔۔۔صائمہ انہیں تیکھی نظروں سے اریج کو گھورتیں اس کے سر پہ آکر رکیں

"تیری اتنی زبان کیوں چل رہی ہے اور بھوت نہ سہی وہاں وہ چڑیل تو ہے نا جو میرے بچے کے پیچھے ہاتھ دھو کہ پڑی ہے میرے بچے کا رشتہ تُڑوا دیا پر وہ کیا سمجھتی ہے میں اسے اپنی بہو بنا لوں گی نہ کبھی نہیں میری زندگی میں تو کبھی ایسا نہیں ہو گا"۔۔۔ارتیج کے چہرے پی تلخی در آئی

"شاید آپ بھول رہیں ہے ابا کی خواہش تھی کہ عروش انکی بہو بنے اور یہ بات کس سے پوشیدہ رہی ہے خاندان میں کہ عروش کا رشتہ ابا اپنی زندگی میں ہی بھائی کے لیے مانگ چکے تھے اور عروش کتنا پسند کرتی ہے بھائی کو یہ آپ اور بھائی بھی اچھے سے جانتے تھے پھر اس دن وہ رشتے والا ڈرامہ کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی اس میں کمی کیا ہے خاندان کی سب سے خوبصورت لڑکی ہے اتنی بولڈ ہے ذہین ہے اور کیا چاہیے آپ کو مجھے سمجھ نہیں آتی"۔۔۔وہ کہہ کر کپڑے ٹھیک کرتی کھڑی ہوگئی "امی آپ نے اس دن بہت غلط کیا اور اس غلطی میں بھائی بھی برابر کے شریک ہیں پہلے عروش کے ساتھ ساتھ رہے پھر جب بات عمر بھر کے ساتھ کی آئی تو ہاتھ جھٹک دیا اسکی بولڈنس کو اسکی بے حیائی قرار دے کہ اسے ذلیل کر دیا کبھی کبھی تو میں عروش اور چاچو وغیرہ سے نظریں ملانے کے قابل بھی نہیں رہتی اور ابھی بھی پلیز یہ مناہل نامی بلا گھر میں لانے کا مت سوچیں آپکی بہن کی بیٹی کوئی دودھ کی دھلی اور گھاس کھاتی گائے نہیں ہے"۔۔۔۔

ارتیج پر سچ میں عروش کا اثر ہوگیا تھا وہ اتنا کبھی نہیں بولی تھی اور ماں کے سامنے تو کبھی نہیں پر آج پچھلے سارے زہر اور بد گمانیاں اسکی زبان سے نکل گئیں عروش اسکی پکی دوست تھی ساتھ اسکول ساتھ کالج پھر یونیورسٹی بھی ساتھ عروش اسکے لیے ایک رول ماڈل تھی ارتیج یہ سب کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی اور صائمہ وہیں ششدر کھڑیں اسے دیکھتی رہ گئیں

"یہ سارہ اس چڑیل کا کیا دھرا ہے میری اولاد کو خراب کرنے میں اسکا بہت بڑا ہاتھ ہے کتنا روکتی تھی اس اریج کو بھی کی نہ پھرا کر اس کے ساتھ پر مجال ہے جو مان گئی ہو پتہ نہیں کونسا کالا جادو کرتی ہے وہی جادو میرے بیٹے پہ کیا تھا پر اللہ کا شکر ہے اسے تو وقت پہ سب پتہ چل گیا کہ وہ کیسی ہے"۔۔۔وہ برہمی سے بڑبڑاتی دوبارہ گھڑی کی بھاگتی سوئیوں کو دیکھنے لگیں اضطراب میں اگلے پندرہ منٹ بھی جب گزر گئے تو وہ راہ داری عبور کر کہ دروازے تک گئیں کہ عبیر سامنے سے آتا دکھائی دیا

"کہاں رہ گئے تھے تم کب سے انتظار کر رہی تھی ضرور اس چڑیل نے تمہارے آگے پیچھے منڈلانا شروع کر دیا ہو گیا اور وہاں کچھ کھایا تو نہیں نا پتہ نہیں کیا ملا کر دیا ہو گا"۔۔۔

"امی پلیز میں ہاتھ جوڑ رہا ہوں میرے سر میں پہلے ہی شدید درد ہو رہا ہے آپ مہربانی کریں مجھے یہ لسٹ رہی چاچو نے دیکھ لی ہے جو کمیاں تھیں اب وہ خود پوری کر دیں گے اور وہ کہہ رہے تھے ایک بار آپ ان سے بات کر لیں انہیں بتا دیں کہ کب آنا ہے بات کرنے"۔۔۔عبیر پہلے ہی عروش کی وجہ سے غصے میں تھا اور گھر میں گھستے ہی صائمہ کے سوالوں نے اسے اور غصہ دلا دیا وہ ہنکارتا ہوا ان کے ہاتھ میں لسٹ تھما کہ اپنے کمرے کی جانب چلا گیا اور صائمہ ایک بار پھر پتھر کی بن کہ رہ گئیں پھر ہوا کا ایک ضرور کا جھونکا ان سے ٹکرایا تو وہ جیسے ہوش میں آئیں ہوں

"ضرور کوئی دم کر دیا ہے میرے بچے پہ جب بھی وہاں سے آتا ہی یوں ہی غصہ کرتا ہے ابھی پانی دم کر کہ دوں گی"۔۔۔انہوں نے خود کلامی کی اور دروازہ بند کر کہ اندر چلی گئیں اب انکو کون بتائے کہ یہ کسی دم درود کا اثر نہیں ہے جو انکا بیٹا ایسے بات کر کہ گیا ہے یہ وہ تازی تازی انسلٹ ہے جو وہ

عروش سے کروا کہ آیا ہے صائمہ تھیں ہی ایسی جیسی زبان تھی انکی ویسی ہی وہ شکل سے لگتی تھیں تیز اور چالاک اپنے حکم مرضی اور منشاء چلانے والی تینوں بھائیوں کی بیویوں میں سے ایک انکا ہی بیٹا تھا باقی سب کی بیٹیاں تھیں اور نہیں لگتا تھا کہ سب انکے ڈاکٹر بیٹے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں

_____&&&&&&&&&&&&&_____

جہاں پاکستان میں رشتے الجھے بکھرے ہوئے تھے اور پاس ہو کہ بھی ایک دوسرے سے اتنے دور تھے وہیں دوبئ میں کوئی انہیں رشتوں کو یاد کرتا اداس رہتا تھا بچپن میں باپ کی موت پھر تین سال پہلے ماں بھی چل بسی جو اسکی پوری دنیا تھی ماں کے بعد وہ اکیلا ہی رہ گیا ماں نے بہت محنت سے اسے تعمیر کیا تھا اور آج وہ ایک عالیشان عمارت بن گیا تھا ماں کے چھوٹے سے ڈریس سینٹر کو اسنے آج ایک بہت بڑا مال بنادیا تھا رات کو جلدی سونا صبح جلدی اٹھانا اپنے لیے ناشتہ بنانا اپنے کپڑے استری کرنا گھر کی صفائی کرنا وہ امیر تھا پر کسی بھی ملازم کو اس نے نہیں رکھا تھا وہ کنجوس ہرگز نہیں تھا بس اپنے کام خود کرنا پسند کرتا تھا اور ضرورت مندوں کی مدد بغیر کسی سروس کے کرنا پسند کرتا تھا بہت سے ایسے ٹرسٹ اور ادارے تھے جن میں ہر مہینے وہ اپنی کمائی میں سے ایک بڑا حصہ دیتا تھا کتنے ہی یتیم بچے تھے جو اسکی بدولت اچھے طریقے سے پل رہے تھے کتنے ہی غریب بچے تھے جو اسکی طرف سے ملنے والے پیسوں سے پڑھ رہے تھے اس نے بہت چھوٹی عمر میں بہت کامیابی حاصل کی تھی یہ سب اسکی ماں کی دعائیں اور اسکی دن رات کی محنت تھی جو آج وہ اس مقام پہ کھڑا تھا گھر کے سارے کام اپنے ہاتھ سے کر کہ وہ مال چلاجاتا تھا اس کی زندگی بہت مصروف تھی پر وہ پھر بھی کچھ رشتوں کو یاد کرنے کے لیے وقت نکال لیتا تھا پر شاید وہ رشتے اسے بھول گئے تھے تبھی تو آج

تک کوئی رابطہ نہیں کیا اس سے پہلے جب وہ دوبئ نئے نئے آئے تھے تو اسکی امی کال کرتی رہتی تھیں وہاں پاکستان سے بھی اکثر کال آتی تھی پر پھر یہ کال کا سلسلہ بھی ختم سا ہونے لگا رسمی عیلک سیلک وہ بھی سال سال بعد پھر وہ نمبر جو پاکستان کہ ان کے پاس تھے بند ہوگئے پر انہوں نے اپنا نمبر کبھی بند نہ ہونے دیا وہ چاہتے تھے کہ کوئی رابطہ ہو پر ایسا نہ ہوا پر آج بھی وہ اپنی امی کا پرانا نمبر استعمال کرتا تھا کہ شاید پاکستان سے کوئی کال آ ہی جائے ماں کے مرنے کہ بعد اسکے پاس کوئی نہ بچا جس سے وہ دل کی باتیں کرسکے پھر اسنے ماں کی دو تصویریں لیں اور ڈائری پہ لگائیں ان پہ گلاس پیپر کو اچھی طرح چڑھا کہ اسنے وہ ڈائری تیاری کی اور پھر اپنے دل کی باتیں ہر روز شام کو سونے سے پہلے وہ اس پہ لکھ دیتا کوئی خوشی کوئی غم کوئی آنسوں بن کہا بن دیکھا وہ سب اس ڈائری پہ لکھ دیتا اور آج بھی مال سے آنے کے بعد وہ اپنی ڈائری لے کہ بیٹھا تھا اونچا لمبا قد گوری رنگت کلین شیو اور سنہری آنکھیں جو اسکی امی جیسی تھیں ان سے وہ ڈائری کے صفحے کو دیکھ رہا تھا ہاتھ میں پکڑا پین ہلاتے وہ جیسے سوچ رہا ہو کہ آج کی باتیں کہاں سے شروع کرے۔۔۔؟

پھر اسنے پین سیدھا کیا اور لکھنا شروع کیا

17 اگست۔۔

میں ہر روز یوں ہی اس اندھیرے کمرے میں اکیلا بیٹھ کہ ڈائری لکھنے کی کوشش کرتا ہوں پر یہ بھی ایک الگ بات ہے کہ میرے پاس لکھنے کے لیے ہر روز ہی کچھ نہیں ہوتا۔ہوگا بھی کیسے۔؟ میرے

ارد گرد میرا ہے ہی کون۔۔؟ اور جن کے بارے میں لکھوں انکو بیان اور سمجھانے کے لیے مجھے انکی پیدائش سے لے کہ میری ان سے ملاقات تک کا دورانیہ لکھنا پڑے گا جیسے کہ آج میں جعفر سے ملا وہ ہی جعفر جو میرا پارٹنر ہے جو میرے ساتھ مل کر مال کی دیکھ بھال کرتا ہے اور مجھے نئے نئے مشورے دیتا ہے کہ مجھے اپنی رقم کہاں کہاں لگانی چاہیے اور کہاں رقم لگانے سے مجھے فائدہ ہو گا آج بھی اس نے مجھے بہت سے نئے مشورے دیئے جو ہمیشہ کی طرح میرے اوپر سے گزر گئے پھر آج مال میں ایک خاتون کی دوسری خاتون سے لڑائی ہوگئی ایک ہی پیس پر دونوں کا دل آ گیا تھا بہت مشکل سے انہیں میرے مینجر نے سمجھایا اور بات رفعہ دفعہ کی میں اپنے مال میں ایسے پھرتا ہوں جیسے شاپنگ کی غرض سے نکلا ہوں پر کیا کروں مجھے کیبن میں سکون ہی نہیں آتا گھر میں بھی اکیلے بیٹھنا اور کیبن میں بھی اکیلا بیٹھانا اور اس اکیلے پن سے مجھے ہمیشہ سے خوف محسوس ہوتا ہے امی کے مرنے کے بعد پورے ایک مہینے میں اپنا اتنا بڑا گھر ہونے کے باوجود بھی ہوٹل میں جا کہ رہا تھا میرا بولنے کو دل کرتا تھا رونے کو دل کرتا کسی کاندھے کی خواہش ہوتی تھی جس پہ میں سر رکھ کہ اپنا دکھ بیان کر سکوں کہ میں نے اپنی سب سے انمول چیز اپنی ماں کھو دی پورا ایک مہنہ یونہی دربدر پھرنے کے بعد میں اپنے گھر واپس آگیا پتہ نہیں لوگ کیسے ایک دوسرے کو چھوڑ دیتے ہیں کیسے تنہا رہے لیتے مجھے ان سب لوگوں پہ رشک آتا ہے جو اپنے رشتے داروں سے دور اپنے سگوں سے دور رہ کہ بھی ہنستے ہیں مسکراتے ہیں عید پہ عید مناتے ہیں شب رات پہ شب رات اور رمضان میں رمضان پر میری زندگی میں تو امی کے بعد اگر کچھ آیا تو بس محرم جس میں رویا جائے دکھ منایا جائے سوگ منایا جائے ایک عرصہ ہوگیا کسی اپنے کے ساتھ بیٹھ کے ہنسے ہوئے کسی اپنے کو اپنی خوشی بتائے

ہوئے کسی اپنے کے گلے لگے ہوئے رشتوں کی کمی بھی بہت بری کمی ہوتی ہے انسان کو ہر وقت کسی کا منتظر رکھتی ہے کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ کیا زندگی میں قدر صرف سگے رشتوں کو ہی ملتی ہے سوتیلے اور دور کہ رشتے کیا ہمیشہ دور ہی رہتے ہیں اتنے دور کہ انہیں بھولا دیا جائے امی کبھی موبائل سائلنٹ پر نہیں لگاتی تھیں میں پوچھتا تھا تو کہتی "حسام میں نے اگر موبائل سائلنٹ پہ لگا دیا اور پاکستان سے کال آگئی اور میں نا اٹھا سکی تو مجھے اس بات کا دکھ تب تک رہے گا جب تک پاکستان سے اگلی کال نہیں آجائے گی اور شاید اگلی کال سننے کے لیے میں بچو یا نہ بچو"۔۔۔میں ناگواری سے امی کو کہتا "آپ اتنا یاد کرتی ہیں انکو وہ تو کرتے نہیں ہوں گے اور اگر کرتے ہیں تو روز روز کال کیوں نہیں کرتے ہم بھی تو روز روز انکا نمبر ٹرائی کرتے ہیں کبھی بند ہوتا ہے تو کبھی کوئی اٹھاتا ہی نہیں اور اگر کوئی اٹھا لے تو وہ ٹھیک سے بات ہی نہیں کرتا ہاں ہوں اور پھر فون بند"۔۔۔امی میری بات پہ ہنستیں "حسام کچھ چیزوں کا لین دین نہیں ہوتا کچھ چیزیں صرف دی جاتی ہیں جیسے محبت پیار اپنائیت اور یاد کرنا یہ وہ چیزیں ہے جو ہم اگر کرتے ہیں تو ہمیں دوسرے سے امید نہیں کرنی چاہیے اسکی واپسی کی کیونکہ یہ نیکیوں کی طرح ہوتی ہیں جن کو انسانوں سے صلہ ملنے کی امید کے بغیر کرنا چاہیے کیونکہ انسان اسکا بدلہ کبھی نہیں چکا پائیں گے اس کا بدلہ ہمیں اللہ دیتے ہیں کسی کی یاد میں آنکھوں سے نکلا نمکین پانی کا بدلہ اللہ ہمیں بعد میں اس آنسوں کو موتی بنا کہ دیتے ہیں کسی کی محبت کی تڑپ کسی کو اپنانے کی خواہش ان سب کے بدلے ہوتے ہیں جو اللہ ہمیں دیتے ہیں اور وہ لوگ یاد کریں نہ کریں کال اٹھائیں یا نہ اٹھائیں بات کریں یا نہ کریں پر ہمیں تو کوشش کرتے رہنا چاہیے نہ شاید ہماری کوشش ہی انکو مجبور کردے رابطہ رکھنے پہ اگر ہم بھی منہ پھولا کہ بیٹھ جائیں گے تو رشتے اور

دور ہوجائیں گے اور ہمارے پاس میرے بچے بہت کم رشتے ہیں اگر انکو بھی کھو دیا تو ہم اکیلے ہوجائیں گے تم بھی ہمیشہ رشتوں کے پیچھے بھاگنا یہ رشتے بہت اچھے ہوتے ہیں تمہیں تھکتا دیکھیں گے تو سایہ کرنے فوراً آجائیں گے"۔۔۔۔مجھے امی کی باتیں کبھی سمجھ نہیں آتی تھیں شاید اس وقت میرے پاس ایک رشتہ تھا اس لیے مجھے کسی دوسرے رشتے کی حسرت نہیں ہوتی تھی پر آج جب میں مکمل اکیلا ہوگیا ہوں تو مجھے سچ میں رشتوں کی بہت ضرورت ہے اب میں بھی امی کی طرح موبائل سائلنٹ پہ نہیں لگاتا اب مجھے بھی ڈرلگتا ہے کہ کہیں رات کے کسی وقت یا دن کے کسی پہر پاکستان سے کال آگئی اور میں نہ اٹھا سکا تو۔۔؟؟ یہ بات ہی مجھے ڈرا کہ رکھ دیتی ہے میں نے اپنے موبائل کی ٹون اتنی تیز لگائی ہوئی ہے کہ ساتھ والا ڈر جاتا ہے میں دن میں کئی بار موبائل کو نکال کہ دیکھتا ہوں کہ شاید کوئی کال آئی ہو اور مجھے پتہ نہ چلا ہو پر ایسا کچھ نہیں ہوتا وہ لوگ شاید ہمیں بھول گئے ہیں امی کہ مرنے پہ بھی میں نے اتنی کالز کیں پر جتنے بھی نمبرز میرے پاس تھے سب بند تھے کبھی کبھی سوچتا ہوں ایک بار پاکستان چلا جاؤں ان سب سے مل آؤں پر پھر میں ڈر جاتا ہوں کہ میں جاؤں اور وہ مجھے پہچاننے سے انکار کردیں یا مجھے ایک زبردستی کے مہمان کی طرح ٹریٹ کریں سب سے ذیادہ انسان اس وقت ٹوٹتا ہے جب کسی اپنے کی آنکھوں میں اپنے لیے شناسائی نہ ملے اسکا لہجہ مار دیتا ہے جب وہ اپنا ہو کہ بھی رسمی اور رکھ رکھاؤ سے بولتا ہے بس یہ سب سوچیں بھاری زنجیر بن کر میرے پیروں میں بندھ جاتی ہیں اور میں وہاں جانے کا فیصلہ ترک کر دیتا ہوں ایک بات اور جو میرے دل میں اکثر آتی ہے کہ امی جب فوت ہوئی تھیں انکے لیے میں تھا پر اگر میں مر گیا تو اس گھر میں سڑتا رہوں گا پھر مجھے خود ہی اپنی اس سفاک سوچ پہ ہنسی آتی ہے پر چاہے جو بھی ہے زندہ

رہنے کے لیے رشتے ہوں نہ ہوں پر مرنے کے بعد ان رشتوں کی بہت ضرورت ہوتی ہے ان کے سہارا کے بغیر ہم زندگی میں تو چل لیتے ہیں پر مرنے کے بعد ان کے سہارے کی بہت ضرورت ہوتی ہے اب اور لکھوں گا تو رو پڑوں گا پتہ نہیں میں اتنا سینٹی مینٹل کیوں ہوں۔۔؟ خیر خدا حافظ۔۔۔۔۔۔

اس نے ڈائری بند کی اور تکیے کے نیچے رکھ دی اور خود بیڈ پہ لیٹ گیا موبائل اس نے سائیڈ ٹیبل پہ رکھ دیا اور ساتھ ایک بار چیک بھی کرلیا کہ کہیں موبائل سائلنٹ پہ تو نہیں ہے اب جب موبائل کو اسنے سائلنٹ پر لگایا ہی نہیں ہوگا تو وہ خود سائلنٹ پہ کیسے لگ جائے گا۔۔؟؟ پر یہ بات اسے کون سمجھائے کہ جس نے یاد کرنا ہوگا وہ ایک بار کال کرکے تھکے گا نہیں وہ بار بار کال کرے گا یاد کرے گا جیسے اسکی ماں کرتی تھی کالز اور یاد۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&_____

عبیر کمرے سے نکل کر بالکونی میں کھڑا تھا گھر کے آگے بنے چھوٹے سے لان میں سفید لائٹوں سے روشنی تھی ٹھنڈی ٹھنڈی چلتی پروائی اسکے بال بکھیرتی جا رہی تھی پر وہ اپنی سوچوں میں گم تھا "آخر وہ عروش خود کو سمجھتی کیا ہے اتنا اکڑتی ہے جیسے اسنے تو کچھ کیا ہی نہ ہو ساری غلطی عبیر یا اسکی امی کی ہی ہو اس دن وہ کیسے اسکے گھر آگئی تھی اور سب کے سامنے اسکا گریبان پکڑ لیا بندہ اتنا تو دیکھ لے کہ گھر میں مہمان آئے ہوئے ہیں سمجھانے سے سمجھی بھی نہیں تھی اور ہر ایک کو اپنی پسند کا حق ہوتا ہے اب اسے نہیں پسند تھی عروش تو، وہ اسے اپنی کزن ہی سمجھتا تھا جیسے باقی سب کو سمجھتا ہے پر وہ خود ہی بار بار اسکے پیچھے لگتی تھی پر اب جب وہ اسے نظرانداز کرتی ہے تو اسے تکلیف

کیوں ہوتی ہے کیوں وہ اب بھی چاہتا ہے کہ وہ ویسے ہی دیوانو کی طرح اسکے پیچھے پھیرے اب کیوں عروش اسکے میسجیز کا جواب نہیں دیتی پہلے تو پوری پوری رات بات کرتی تھی عبیر میسج کرنا بند کر دیتا تھا پر عروش کرتی رہتی تھی گڈ نائٹ کہے بغیر اسے نیند نہیں آتی تھی مارنگ کہے بغیر اسکی صبح نہیں ہوتی تھی اب کیسے اسے نیند آجاتی ہے اب کیسے اسکی صبح عبیر کو صبح کا سلام کیئے بغیر ہوجاتی ہے سارے ڈرامے ہوتے ہیں اور کچھ نہیں" عبیر نے تلخی سے سر جھٹکا اور اندر کمرے میں آگیا بیڈ پہ لیٹ کہ اسنے موبائل اٹھایا اور عروش کا نمبر نکالا کچھ دیر وہ نمبر کو دیکھتا رہا پھر اسنے میسج ٹائپ کیا "تم کیا سمجھتی ہو میں تم سے بات نہیں کروں گا تو مر جاؤں گا نہیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تم بات کرو یا نہ کرو"۔۔۔اسنے میسج عروش کو سینڈ کر دیا اور موبائل کو سینے پہ رکھ لیا کچھ دیر وہ چھت کو دیکھتا رہا جب عروش کا کوئی میسج نہ آیا تو اسنے موبائل اٹھایا "تم سارے ڈرامے کرتی ہو کہ تمہیں مجھے سے محبت ہے یہ کیسی محبت ہے جس میں تم اتنا ناراض ہو گئیں ٹھیک ہے رہو ناراض میں سچ کہہ کر گیا تھا آج، میں مناہل سے شادی کر لوں گا تمہاری اکڑ پھر ختم ہو گی دیکھتی جاؤ تم بد تمیز لڑکی"۔۔۔۔یہ میسج بھی بھیج کہ اسے چین نہیں آرہا تھا ایسے میسج کے بعد بھی وہ ریپلائے نہیں کر رہی تھی کیوں اب وہ لڑتی بھی نہیں اس سے عبیر نے جھنجھلا کہ موبائل کو سائیڈ ٹیبل پہ پٹخ دیا اور آنکھیں بند کرلیں۔۔۔۔

&&&&&&&&&&&&

عروش اپنا موبائل لے کر لیٹی عبیر کے میسج دیکھ رہی تھی جب عبیر نے پہلا میسج کیا تھا تب بھی اسنے ریپلائے کے لیے میسج ٹائپ کیا تھا "میں جانتی ہوں عبیر تم نہیں مرو گے کیونکہ میں مروں گی دیکھنا تم تمہاری یہ بے پرواہی مار دے گی مجھے"۔۔۔عروش نے یہ میسج لکھ کہ کاٹ دیا تھا پھر عبیر کے

دوسرے میسج پر بھی اسنے جواب ٹائپ کیا "میں ڈرامے کرتی ہوتی تو ابھی تک تمہیں بھول جاتی میرے میسج نہ کرنے یا میرے اب نظر انداز کرنے سے تم نے یہ جان لیا کہ میں تم سے محبت نہیں کرتی پر جب میں پوری پوری رات بیٹھ کہ تمہیں میسج کرتی تھی اور تم جواب نہیں دیتے تھے اور تمہارے آگے پیچھے پھرتی تھی تب تم کیوں نہیں جان پائے کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں تبھی یوں دیوانوں کی طرح تمہارے ساتھ ساتھ رہتی ہوں تم کرلو مناہل سے شادی اسکی ڈوالی لانا میری میت کو پھر کاندھا بھی تم ہی دو گے اور تمہیں بہت شوق ہے نہ میری اکڑ ختم کرنے کا تو تم کر لو مناہل سے شادی اس دن میں ختم میری محبت کی کہانی ختم ساتھ میری اکڑ ختم"۔۔۔۔یہ میسج بھی اس نے ایسے ہی ٹائپ کیا اور پھر کٹ کردیا پھر اسنے وٹس اپ آن کی عبیر کا نمبر نکالا اور گڈ نائٹ ٹائپ کرکہ سینڈ کردیا اسطرح کے بہت سے گڈ مارننگ اور گڈ نائٹ کے میسج پہلے سے سینڈ تھے پر کسی کا بھی جواب نہیں آیا ہوا تھا کیونکہ ہماری عروش نے اسے بلاک کیا ہوا تھا عبیر کو گڈ نائٹ کہے بغیر اسے نیند نہیں آتی تھی اور صبح کا سلام دیئے بغیر اسکی صبح نہیں ہوتی تھی پر اگر وہ عبیر کو میسج کرے گی تو وہ اور بھی اترائے گا اس لیے اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے اس نے یہ درمیان کا رستہ نکال لیا عروش نے اسے وٹس اپ سے بلاک کیا اور ہر روز وہاں میسج ٹائپ کرکے سینڈ کردیتی اور جو ایس ایم ایس آتے انکا جواب ٹائپ کر کے ڈلیٹ کرتی رہتی بہت مشکل ہوتا تھا اس کے لیے یہ سب اکثر اسے اپنی حالت پہ رونا آتا تھا اور اکثر وہ جھنجھلا کہ روتی بھی تھی عبیر کو اگنور کرنا قیامت سے کم نہیں ہوتا تھا پر جو کچھ عبیر نے اسکے ساتھ کیا ہے وہ کم نہیں ہے اتنا تو جھک گئی تھی وہ اب عبیر کا تقاضا سجدے کا تھا یہ عروش سے نہیں ہوگا اور اس بارے میں عبیر کو کون بتائے گا کہ وہ یوں اسے

گڈ نائٹ اور گڈمارننگ کہتی ہے اور یوں وہ اس سے لڑتی جھگڑتی ہے کتنی خاموش لڑائی لڑ رہی تھی عروش خود سے اور عبیر سے وہ بس عبیر سے عزت چاہتی تھی محبت دے نہ دے عزت تو دے پر عبیر ابھی اسے اور گرانا چاہتا تھا عروش نے موٹی موٹی آنکھوں میں آتے آنسوں صاف کیئے اور میٹرس کے نیچے سے عبیر کی تصویر نکالی اور اسے سراہانے کے قریب رکھ کہ آنکھیں بند کرلیں یہ محبت کتنا مجبور کردیتی ہے نا انسان کو جیسے عروش مجبور ہے اپنی عزت کے لیے لڑنا بھی ہے اور جس سے لڑنا ہے اسکو چوٹ بھی نہیں آنے دینی اس سے جیتنا بھی ہے پر اسے ہارنے بھی نہیں دینا۔۔۔

&&&&&&&&&&&&

"تمہیں کیا ہوا، جب سے آیا ہوں کچھ پریشان لگ رہی ہو خیریت"۔۔۔؟؟؟ عروش کے بابا نے اسکی امی کو مضطرب پایا تو پوچھ لیا وہ ابھی باہر سے آئے تھے عبیر سے ملاقات کے بعد وہ دوبارہ کسی دوست کے پاس چلے گئے تھے عروش کی امی کا کھانا لگاتا ہاتھ رکا انہوں نے اپنے شوہر کی طرف دیکھا "آپ اپنی بیٹی کو سمجھاتے کیوں نہیں"۔۔۔؟؟ انہوں نے تھکے ہوئے لہجے سے کہا سلمان نے کچھ چونک کہ زینت کو دیکھا "کیوں اب میری چڑیا نے کیا کردیا"۔۔۔؟؟

"کیا کر سکتی ہے وہ صروف لڑنے جھگڑنے کے علاوہ آج عبیر آیا تھا اسے چار سنا دیں پھر وہ اسکے کمرے میں گیا تو پتہ نہیں اسے کیا کہا کہ بعد میں اسکا منہ بنا ہوا تھا وہ تو آپ آگئے تو وہ کچھ بہتر ہوگیا"۔۔۔زینت پلیٹ میں سالن ڈالتی بول رہی تھی سلمان نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں روکا "وہ کیوں گیا تھا اسکے کمرے میں جب وہ لوگ رشتہ کرنا نہیں چاہتے تو یہ بار بار میری بچی کہ پیچھے آنے کا کیا مقصد ہے کیوں وہ اسے بار بار اذیت دینے چلا آتا ہے اور تم بھی کیوں اسکی موجودگی میں

عروش کو بلاتی ہو"۔۔؟؟؟ انکا لہجہ سخت تھا زینت نے حیرت سے سلمان کو دیکھا "تو کیا اسے آنے سے منع کردوں بچوں کی لڑائی میں رشتے ٹوٹنے دوں"۔۔۔؟؟؟ سلمان جھنجھلائے "کون سے رشتوں کی باتیں کرتی ہو تم، بھابھی بھائی کے بعد جو نبھا رہی ہیں وہ رسمیں ہیں، رشتے ایسے نہیں ہوتے وہ بچوں کی لڑائی نہیں ہے ہماری لڑائی ہے ہاں یہ بات الگ ہے کہ ہم بڑے سمجھ کہ خاموش ہیں بیوہ بھابھی کو بس بھائی کے دکھ سے دکھی رہنے دینا چاہتے ہیں لڑ جھگڑ کہ ان کو اور دکھ نہیں دینا چاہتے تم بھول گئیں وہ دن جب میری بچی کو لوگوں کے سامنے ذلیل کرکہ گھر سے نکالا تھا اس دن کے بعد ایک ہفتہ بخار میں تپی رہی تھی پورا دن نیم گنودگی میں مبتلہ رہتی تھی بس ایک نام بڑاڑتی عبیر تب کیوں کیسی کو میری بچی کا خیال نہیں آیا"۔۔۔؟ زینت کرسی کھسکا کہ انکے ساتھ بیٹھ گئیں "سلمان جو ہوا اسے بھولنا بہتر ہوتا اور ہم کسی پہ اپنی بیٹی کو زبردستی تھوپ نہیں سکتے بھائی اختر ہوتے تو شاید سب اتنا نہ بکھرتا کتنی عزیز تھی انہیں عروش"۔۔۔زینت کے لہجے میں ماضی کا دکھ سمیٹ آیا تھا۔۔ "ہاں اور میرا بھائی اپنی تمنا بھی اپنے ساتھ لے کر مٹی میں چلا گیا مجھے سے نہیں ہوتی یہ منافقت زینت بھابھی کو دیکھتا ہوں تو اپنی بیٹی کے آنسوں اور تڑپ یاد آتی ہے عبیر کو دیکھتا ہوں تو اپنی بچی کی سسکیاں سنائی دیتی ہیں آج بھی وہ اسے چاہتی ہے بس ہمارے سامنے سنبھلنے کا دکھاوا کرتی ہے میری بچی مجھے سے ضد بھی نہیں کرتی اس چیز کے لیے ورنہ گھر سر پہ اٹھا لیتی اسے پتہ ہے اب کی بار اسکا باپ بے بس ہے زینت میں آج تک خود کو معاف نہیں کرپایا جب میں نے اس پہ غصہ کیا تھا اس سے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھا لیا تھا میں بھی کیا کرتا وہ وہاں سے ہل ہی نہیں رہی تھی بند

دروازے بجا رہی تھی دل کے بھی اور گھروں کے بھی"۔۔۔۔سلمان کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی زینت خود اپنے آنسوؤں پہ ضبط کیے بیٹھی تھی

"اچھا اب چھوڑیں ان باتوں کو کھانا کھا لیں"۔۔۔روٹی کو دوسری پلیٹ میں نکال کہ سلمان کی طرف بڑھا دی

"میری بیٹی نے کھانا کھایا تھا"۔۔؟؟ انہوں گرم روٹی پہ ایک نظر ڈال کے کہا زینت نے ایک گہرا سانس لیا

"نہیں کھایا لاکھ منتیں کی تھیں پر ایک نہیں مانی کہہ رہی تھی دل نہیں کررہا اب بھلا بھوک کا دل سے کیا تعلق دل کا کام دھڑکنا ہے اسے بھوک کب لگتی ہے"۔۔۔؟؟ سلمان نے روٹی کی پلیٹ زینت کی طرف کردی

"مجھے بھی بھوک نہیں رہی"۔۔۔وہ کہہ کہ اٹھ گئے

"کہاں جا رہے ہیں"۔۔۔زینت بھی کرسی سے کھڑی ہوگئی

"اپنی بیٹی کو دیکھنے جا رہا ہوں اسے دیکھوں گا تو نیند سکون کی آئے گی تم کھا لو کھانا"۔۔۔۔وہ کہہ کر عروش کے کمرے کی طرف چلے گئے زینت اداسی سے مسکرائی

"سچ بھوک کا تعلق نہ دل سے ہوتا ہے نہ پیٹ سے اسکا تعلق سگوں اپنوں سے ہوتا اپنے دکھی ہوں تو نوالے بھی پتھر لگتے ہیں نہ چبائے جاتے ہیں اور نہ نگلے جاتے ہیں مجھے بھی بھوک نہیں لگی"۔۔۔وہ خود کلامی کرتی ٹیبل سمیٹنے لگیں۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&_____

سلمان نے عروش کے کمرے کے دروازے کو ہلکا سا دھکیلا اور دروازہ کھلتا چلا گیا وہ بہت احتیاط اور خاموشی سے قدم اٹھاتے عروش کے بیڈ کے قریب چلے گئے عروش بے خبر سورہی تھی چہرے پہ زمانے بھر کا سکون تھا عروش کے چہرے سے سلمان کی نظر اسکے سرہانے رکھی عبیر کی تصویر پر پڑی انہوں نے کرب سے عروش کے چہرے کو دیکھا "اس لیے اتنے سکون سو رہی ہے میری بچی"۔۔۔ انہوں نے دوبارہ عبیر کی تصویر کو دیکھ کہ کہا تھا عبیر کی تصویر عروش کا سکون عروش کا چہرہ اسکے بابا کا سکون وہ بیڈ کے کنارے پہ بیٹھ گئے اور عروش کے ماتھے پہ ہاتھ رکھا انکے ہاتھ رکھتے ہی عروش نے ہولے ہولے آنکھیں ہلائیں سلمان نے ہاتھ پیچھے کرلیا وہ عروش کی نیند خراب نہیں کرنا چاہتے تھے وہ اٹھ کہ جانے لگے کہ عروش نے پیچھے سے انہیں آواز دی "بابا آئیں ہے تو بیٹھ جائیں نا"۔۔۔عروش کی آواز میں نیند کا خمار تھا سلمان خود کو کمپوز کرتے مسکرائے اور عروش کی طرف پلٹے "تم آج بھی میرے ہاتھ لگاتے ہی اٹھ جاتی ہو تم بچپن میں بھی ایسی تھیں میرے ہلکے سے چھونے سے ہی اٹھا جاتی تھیں"۔۔۔وہ بیڈ پہ بیٹھنے لگے کہ رکے "لائٹ آن کرلوں"۔۔۔؟؟ عروش ہنسی "آپ پوچھ کیوں رہے ہیں بابا"۔۔۔انہوں نے عروش کو پیار سے دیکھا "وہ سکون تو دے نہیں پا رہا جو تمہیں چاہیے پر جو میرے بس میں انہیں دینے سے کبھی پیچھے نہیں ہٹوں گا"۔۔۔سلمان نے کہہ کر سوئچ بورڈ پہ ہاتھ رکھا اور بٹنوں کی ٹھک سے کمرہ روشن ہوگیا عروش کی گہری مسکراہٹ مدھم ہوگئی اسنے سرہانے پہ رکھی عبیر کی تصویر کو اٹھایا اور تکیے کے نیچے رکھ دی سلمان آئے تو انہوں نے پہلے سرہانے کو دیکھا پھر عروش کو دیکھا وہ کچھ شرمندہ سی ہوگئی تھی "تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا"۔۔۔؟؟ اسکی شرمندگی نظرانداز کرتے وہ عروش کے پاس ہی بیٹھ گئے "بس دل نہیں کیا"۔۔۔

سلمان نے اسکا ہاتھ پکڑا اور بیڈ سے کھڑا کرنے لگے "چلو آؤ کھانا کھاتے ہیں تمہارے بابا بھی بھوکے ہیں اور مجھے امید ہے تمہاری امی نے بھی اس بھوک ہڑتال میں ہمارا پورا ساتھ دیا ہو گا"۔۔۔عروش نے چونک کہ سلمان کو دیکھا "کیا بابا آپ اور امی کیا کرتے ہیں میں نے تو ویسے ہی نہیں کھایا تھا آپ دونوں نے بھی چھوڑ دیا یہ کیا بات ہوئی چلیں جلدی کھانا کھائیں"۔۔۔وہ انکا ہاتھ پکڑ کہ نیچے ڈائنگ ٹیبل پہ لے گئی زینت انکو آتا دیکھ دوبارہ کچن سے کھانا لے آئیں وہ تینوں بیٹھ کہ کھانا کھانے لگے سچ میں بھوک کا تعلق نہ پیٹ سے ہوتا ہے نہ دل سے اسکا تعلق اپنوں سے ہوتا ہے۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&_____

صبح کی پہلی کرن اسکے چہرے سے ٹکرائی تو مانو پھول پہ تیلی آ بیٹھی ہو کھڑی پہ گرا پردا ہوا کے زور سے ہلتا اور ایسے ہی کرنیں کمرے میں داخل ہوتیں اور اسکے رخسار چوم چوم جاتیں بار بار کی یہ کرنوں کی آنکھ مچولی اسے بے چین کرگئی اس نے "اممم"۔۔۔۔کیا اور کروٹ بد لی پر کروٹ لیتے ہی سائیڈ ٹیبل پہ رکھا موبائل الارم کا تیز شور مچاتا ٹیبل پہ ہی تھر تھرانے لگا اور اسے ناچاہتے ہوئے بھی چملن سی پلکیں موٹی مغلئ آنکھوں سے ہٹانی پڑیں اس نے آنکھیں کھولتے ہی سائیڈ ٹیبل سے تھر تھراتا موبائل اٹھایا اور اسکا شور بند کیا پھر ہمیشہ کی طرح وٹس اپ آن کی اور عبیر کو صبح کا سلام بھیج دیا کچھ دیر وہ یوں ہی موبائل ہاتھوں میں لیئے بیٹھی رہی کاش کچھ ایسا ہوجائے کہ آج وہ ستم گر اس میسج کا جواب دے دے وہ بھی کبھی انا کا دروزہ کھول کہ عروش کے پاس آئے وہ ایک قدم تو بڑھائے عروش سب چھوڑ چھاڑ کے اسکے سینے سے لگ جائے گی وہ بکھری ہوئی عروش کو کیوں آکر

اپنی بانہوں میں نہیں سمیٹ لیتا عروش نے گہرا سانس لیا اور ساری سوچوں کو ذہن سے جھٹکتی وہ بیڈ سے کھڑی ہوگئی وہ صبح صبح رونا نہیں چاہتی تھی وہ اپنی آنکھوں سے بھی بہت تنگ تھی دو آنسوں نہیں نکلتے تھے کہ لال سرخ ہوجاتی تھیں اسنے الماری سے جینز کی پینٹ بلیک ٹاپ اور ہم رنگ جیز کی جیکٹ نکالی اور نہانے گھس گئی۔نہاکے نکلی تو اسکے کالے گھنے بال موٹی لٹوں کی صورت ایک دوسرے میں الجھے ہوئے تھے پانی قطرہ قطرہ اسکے بالوں سے فرش پہ گر رہا تھا عروش نے ٹاول اٹھایا اور بال پونچھتی ڈریسنگ کے سامنے آکھڑی ہوئی بالوں کو ہئر ڈرائر سے سکھا کہ انہیں پیچھے کمر پہ گرا لیا باریک ہونٹوں پہ ہلکا پنک لپ گلوز لاگیا آنکھوں میں کاجل کی دھار پھری اور پٹپٹاتی آنکھوں سے ڈریسنگ سے ہٹ گئی پیروں میں بلیک ہائی ہیلز پہنی جس سے اسکا دراز قد مزید دراز ہوگیا تھا ہینڈ بیگ کو اپنے نازک ہاتھوں سے اٹھاتی وہ کمرے سے نکل گئی آج اسنے اسکول جلدی جانا تھا اس لی وقت سے پہلے ہی تیار ہوگئی تھی نیچے پہنچی تو اسکی امی ناشتہ تیار کیئے ٹیبل پہ بیٹھی تھیں اور شاید اسکی ہی راہ دیکھ رہی تھیں عروش مسکرائی اور ناشتہ کرنے بیٹھ گئی ہلکا پھکا ناشتہ کرکہ وہ اسکول جانے کہ لیے کھڑی ہوئی تو اسکی امی نے کہا "اکیلے جاؤ گی۔۔؟ تمہارے بابا کو اٹھا دیتی ہوں"۔۔۔؟؟ وہ پوچھتے ساتھ سلمان کو اٹھانے کے لیے بھی جانے لگیں پر عروش نے انہیں روک دیا "رہنے دیں امی میں چلی جاؤں گی اور قریب ہی تو ہے اسکول"۔۔۔پر زینت جیسے مطمئن نہیں تھیں اسکے اکیلے جانے سے "نہیں میں اٹھا دیتی ہوں ایسے اچھا نہیں لگتا اکیلی جاؤ گی اور تم چادر بھی نہیں لیتی ایسے بغیر چادر دوپٹے کہ اچھی نہیں لگتی لڑکیاں"۔۔۔عروش مسکرائی "امی حیا اگر چادروں دوپٹوں میں ہوتی تو آئے دن لڑکیاں بھاگتی نہ اور چادروں سے اگر عزت کی حافظ ہوتی تو آئے دن لڑکیوں کے ساتھ اتنے حادثات نہ ہوتے حیا

شرم کا تعلق تو آنکھوں سے ہوتا"۔۔۔وہ اپنی بیٹی کی بات پہ الجھیں "عروش مجھے تم پہ یقین ہے پر ایسے جاتی لڑکی کے ساتھ اگر کچھ ہوجاتا ہے تو لڑکی کو ہی ذمہ دار جانا جاتا ہے"۔۔۔عروش نے گہرا سانس لیا "امی قصور ہمیشہ کمزور کا ہی نکالا ہے معاشرے نے کب کسی کمزور کو انصاف ملا ہے شاید ہی ملا ہو" وہ تلخی سے مسکرائی تھی زینت خاموش ہوگئیں انہیں پتہ تھا عروش نہیں مانے گی "امی اگر عورت کو بولڈ ہونے کا شوق ہے تو اسے اپنے تاثر بھی سخت رکھنے چاہیے تاکہ اسے زمانہ مغرور تو سمجھے پر اسکی بولڈنس کو اسکی بے حیائی کا نام نہ دے دے اور مجھے اگر کوئی کچھ کہے گا تو آپ کی بیٹی اتنی کمزور نہیں ہے جو سن کہ آجائے گی میں اسکی زبان کاٹ کے گھر واپس گھسوں گی"۔۔۔عروش نے ماں کا گال چوما اور ہنستی ہوئی جانے لگی زینت مسکرا رہی تھیں پھر عروش کو جیسے کچھ یاد آیا ہو وہ پلٹی "امی ایک بات تو بھول گئی آپ بابا کو میری طرف سے پیار کردینا"۔۔۔عروش نے آنکھ دبائی اور شرارت سے کہا تھا "تھپڑ کھاؤ گی تم ایک دن"۔۔۔زینت شرماتی کچن میں چلی گئیں اور عروش گھر سے نکل گئی اسکے گھر کی سڑک ختم ہوگئی تھی اب ایک موڑ آنا تھا جہاں عبیر کا گھر تھا اسکے گھر سے گزر کہ کچھ آگئے عروش کا اسکول تھا جہاں وہ پڑھاتی تھی یہ موڑ تو وہ ہرورز ہی مڑتی تھی پتہ نہیں اسکی زندگی میں یہ موڑ مستقل کب آئے گا وہ جب بھی یہاں سے گزرتی تھی تو نظریں نیچے ہی رکھتی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسکی نظر اس گھر پہ پڑے اور گھر کو دیکھتے کوئی گھر والا اسے دیکھ لے پھر خاندان میں پھیل جائے گی کی بیچاری جب بھی یہاں سے گزرتی ہے گھر کو حسرت سے دیکھتی جاتی ہے بہت برا ہوا بیچاری کے ساتھ یہ افسوس میں بھگوئے ہوئے تھپڑ ہوتے تھے جو خاندان والے منہ پہ دے مارنا چاہتے تھے ہمدردی کی ہمدردی مزے کا مزہ وہ نظریں جھکا کہ چلتی عبیر کے گھر سے کچھ

آگے ہی بڑھی تھی کہ کوئی تیزی سے اسے ٹکرایا کہ عروش لڑکھڑا گئی بس وہ گر جاتی اگر وہ دیوار کا سہارا نہ لیتی "آندھی کے بچے نظر کم آتا ہے جاہہل"۔۔۔۔۔۔باقی کی بات عروش کے منہ میں ہی رہ گئی سامنے عبیر کھڑا تھا جاگنن ڈریسنگ میں ملبوس پسینے سے بھگی شرٹ چہرے پہ بھی انتا ہی پسینہ تھا "اندھا"۔۔۔عروش نے ایک نظر اس پہ ڈالی اور ہلکا سا کہہ کر پلٹ گئی اس نے اتنا ہلکا کہا تھا کہ عبیر آرام سے سن لے آندھی والی بات سے اسکا پہلے ہی منہ بنا ہوا تھا اور اب براہراست آندھا سن کر اسکی اور بھی ناک پھول گئی "تمہیں خود تو تمیز ہے نہیں اسکول میں بچوں کو کیا سکھاتی ہوگی"۔۔۔۔اس نے عقب سے طنز کیا "لوگوں میں اندھوں کی طرح ٹھکتے تو تم پھرتے ہو ہسپتال میں مریضوں کو کیا چیک کرتے ہوگے ایک لاٹھی لے لو چلنے میں آسانی ہوگی کالے چشمے کے پیسے مجھ سے لے لینا تاکہ سامنے والے کو بھی پتہ چل جائے کہ اندھا آرہا ہے"۔۔۔۔اسنے پلٹ کے کہا چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ تھی "تم انتہائی بد تمیز اور بد زبان لڑکی ہو"۔۔۔۔عبیر نے دانت پیس کہ کہا تھا "اور تم انتہائی شریف پارسا ماں کی معصوم اولاد جو آج تک روٹی کو چوچی اور پانی کو مم کہتا ہے"۔۔۔۔
عروش عبیر کے برعکس کافی پرسکون لہجے سے بول رہی تھی پر یہ باتیں عبیر کو آگ لگا رہی تھیں "اپنی بکواس بند رکھو میری ماں کو درمیان میں مت لایا کرو اپنی زبان دیکھو کیسی مڈل کلاس گلی محلہ کی جاہل عورتوں کی طرح باتیں کرتی ہو تمہیں اتنے بڑے اسکول میں جاب پتہ نہیں کیسے مل گئی"۔۔۔۔عبیر نے ایک اور بار طنز کیا وہ بھی عروش کی حالات ویسی کرنا چاہتا تھا جیسی اسکی خود کی عروش کی باتوں سے ہورہی تھی پر عروش خود پہ قابو رکھنا جانتی تھی "بالکل ویسے ہی مجھے اسکول میں جاب مل گئی جیسے تم ذہنی پسماندہ اور چھوٹی ذہنیت کہ شخص کو اتنے بڑے ہسپتال میں جاب مل گئی

کبھی اپنے اس ذہن کا بھی علاج کروا لینا فرصت میں"۔۔۔عروش مسکرا کہ بول تھی اور اسکی یہ مسکراہٹ عبیر کو اور تپا گئی "میں کسی دن تمہیں ایک تھپڑ لگا دوں گا" عروش نے آئیبرو اچکائی "اتنی ہمت ہے۔۔؟؟ اس سے پہلے میں تمہارے ہاتھ نہ توڑ دوں گی"۔۔۔عبیر اسکی بات پہ ہنسا اور آگے بڑھ کہ عروش کی کلائی پکڑ کے مروڑ دی عروش کا ہاتھ اب مڑا ہوا اسکی کمر پہ اور عبیر کی گرفت میں تھا "اب توڑو میرے ہاتھ"۔۔۔اسنے سرگوشی کی تھی "میرا ہاتھ چھوڑ دو عبیر ورنہ سچ میں تمہارے ہاتھ توڑ دوں گی"۔۔۔عروش نے اپنا ہاتھ چھڑاونے کی کوشش کی "تم ایسے کتنی اچھی لگتی ہو منتیں کرتی ہوئی کیوں اکڑتی ہو کہتے ہیں جھکنے سے سب ملتا ہے تم بھی جھک جاؤ"۔۔۔اب وہ مسکرا رہا تھا اسے پتہ تھا یہ باتیں اب عروش کو غصہ دلا دیں گی جالا دیں گی۔۔"سب جہاں سے ملتا ہے میں اسکے سامنے جھک لیتی ہوں انسانوں کو بھی وہ میرے لیے ایک دن جھکا دے گا دیکھنا مجھے اکڑے ہوئے اپنی انا کے ساتھ ہی سب ملے گا بس میں ابھی صبر کر کہ بیٹھی ہوں"۔۔۔عبیر طنزیہ ہنسا "اوہ تو کافی اقوال یاد کر لیے ہیں دل کو سمجھانے کے لیے"۔۔۔عروش جھنجھلائی "تم میرا ہاتھ چھوڑ رہے ہو یا نہیں"۔۔۔؟ وہ ضبط کرتی بولی "نہیں چھوڑتا"۔۔۔عروش نے سر اثبات میں ہلایا "ٹھیک ہے" اور یہ کہہ کر اپنی باریک ہیل عبیر کے جوگرز پہ رکھ کہ پوری قوت سے دبا دیا درد کی ایک لہر عبیر کے پورے وجود میں پھل گئی اس نے عروش کا ہاتھ چھوڑا اور لنگڑاتا ہوا اسے دو قدم دور ہو گیا "عروش تم ایک نمبر کی جاہل ہو بدتمیز"۔۔۔وہ اپنی ٹانگ سہلاتا بولا "میں کتنی اچھی لگتی ہوں منتیں کرتی ہوئی"۔۔۔وہ طنزیہ مسکراتی کہہ کر پلٹ گئی "آج جا رہا ہوں مناہل کو لینے"۔۔۔عبیر نے عقب سے کہا تھا اور عروش کے قدم پتھر کے ہو گئے "اچھی بات ہے بندر اکیلا اچھا نہیں لگتا ساتھ بندریا

ہو گی تو جوڑی اچھی لگے گی"۔۔۔وہ بنا پلٹے کہہ کر چلنے لگی "ہاں اور اللہ ہماری جوڑی سلامت رکھے کسی غیر کی نظر نہ لگے جائے"۔۔۔عبیر نے تھوڑی بلند آواز سے کہا تھا "غیر"۔۔۔عروش نے دکھ سے زیرلب دوہرایا پر اسنے کوئی جواب نہ دیا وہ چلی گئی تھی عبیر کی نظروں نے دور تک اسکا تعاقب کیا تھا

_____&&&&&&&&&&&&_____

حسام کا موبائل بار بار بج رہا تھا اسنے پہلی رنگ پہ موبائل اٹھا لیا تھا پر کال اوکے نہیں کی کیونکہ کال جعفر کی تھی اور اسے پتہ تھا وہ اسکا خوب دماغ کھائے گا مال جاکر اس نے جعفر کو دماغ کھلانا ہی تھا اس لیے ابھی وہ کال نہیں اٹھا رہا تھا اپنے لیے ناشتہ بنایا اسے پہلے اس نے اپنے کپڑے استری کر لیے تھے ناشتہ کرتے ہی وہ نہانے چلا گیا تیار ہو کہ گاڑی کی چابی اٹھا کہ گھر سے نکلنے لگا تھا پھر راہ داری میں رکا "امی میں مال جا رہا ہوں جلدی آنے کی کوشش کروں گا اور آپ اپنا دھیان رکھنا میری فکر مت کرنا حسام آپکو بہت پیار کرتا ہے"۔۔۔حسام نے آگے بڑھ کہ دیوار پہ لگی اپنی امی کی تصویر کو چوما "اور آپ کو بہت یاد بھی کرتا ہے"۔۔۔اور بوجھل ہوتے لہجے سے کہہ کر گھر سے نکل گیا۔۔

_____&&&&&&&&&&&&_____

عبیر ڈائنگ ٹیبل پہ بیٹھا خاموشی سے ناشتہ کر رہا تھا ارتج اور صائمہ تائی بھی ساتھ ہی بیٹھی تھیں "ثمن کو آج ہی لے کر آؤ گے"۔۔۔؟؟ صائمہ نے عبیر کو دیکھ کہ پوچھا تھا "ہاں جی اگر آپ کہتی ہیں تو لے آؤں گا"۔۔۔اس نے کہہ کر جوس کا گلاس بھرا اور منہ سے لگا لیا "ہاں ہاں لے آنا بیٹیوں کو تو پہلے ہی بلانا چاہیے شادی میں اور اب دن ہی کتنے رہ گئے ہیں شادی میں پندرہ سولہ بس

کل کال کی تھی اسنے کہہ رہی تھی امی عبیر کو بھیج دیں جلدی سے"۔۔۔صائمہ ہنسی اور اپنی بڑی بیٹی ثمن سے رات کو ہونی والی بات بتائی ثمن کی شادی اسکی خالہ کے گھر کی ہوئی تھی جن کی بیٹی مناہل تھی اور یہ ثمن کی ہی پٹی پڑھائی ہوئی تھی کہ عبیر کی شادی اسکی نند سے کردی جائے ایسے اسکا سسرال میں رعب بڑھ جائے گا صائمہ کی بات پہ عبیر نے اثبات میں سرہلا دیا "وہ مناہل بھی آئے گی اسکے ساتھ"۔۔۔مناہل کے ذکر سے ارتیج کے چہرے پہ ناگواری پھیل گئی اور عبیر نے کچھ چونک کے ماں کو دیکھا اس نے تو ویسے ہی عروش کو کہہ دیا تھا کہ وہ آج مناہل کو لے آئے گا اب سچ میں اسے مناہل کو لانا پڑے گا۔۔؟؟ مناہل اسے خاص پسند نہیں تھی وہ قبول صورت کی عام سی چالاک سی لڑکی تھی جو لڑکوں کو اپنی ناز و عشوہ سے خوب اپنے پیچھے لگانا جانتی تھی پر عبیر کو اتنا تو نہیں پتہ تھا کہ وہ یہ سب کرتی بس اسے تو اسکی کم صورتی کچھ بھاتی نہیں تھی اس نے تو ہمیشہ حسن دیکھا تھا قوس قزح کے رنگوں کو اپنے اندر لیے چنچل سی لڑکی کو دیکھا تھا جو قدرت کا ایک شہکار تھی جس کو وہ جھکانا چاہتا تھا عبیر نے گہرا سانس لیا "ٹھیک ہے"۔۔۔اور مختصر کہہ کر خاموش ہوگیا "ویسے مناہل کیوں آرہی ہے اتنے دنوں پہلے"۔۔۔؟؟ ارتیج سے خاموش نہ رہا گیا "تیری شادی میں آرہی ہے پاگل کہہ رہی تھی آئے گی تو ایک کام نہیں کرنے دے گی مجھے اور ارتیج کو تو میں خود ابٹن لگایا کروں گی ہر روز دیکھنا چاند سا رنگ ہوجائے گا"۔۔۔صائمہ نے مناہل کی بات دوہرائی تھی "ویسے کام میں خود کرلوں گی سارے گھر کا بس آپ اسے نہ بلائیں نکاح کے دن آئے کھانا کھائے اور مجھ سے دور رہے اور دور سے ہی دوبارہ اپنے گھر چلی جائے"۔۔۔۔ارتیج تمسخر سے کہا صائمہ تائی نے اسے

غصے سے گھورا "کیوں تجھے کیا کاٹتی ہے وہ جو ایسے بول رہی ہے کزن ہے تیری اس عروش کے علاوہ بھی تمہارے دوسرے سگے رشتے ہیں"۔۔۔۔

"اب ان سب میں عروش کہاں سے آگی ہر بات کا ذمہ دار اسے ٹھہرانا بند کردیں آپ لوگ مجھے سے وہ دوغلی مناہل برداشت نہیں ہوتی"۔۔۔۔

"ہاں تمہیں تو بس ایک عروش برداشت ہوتی ہے پتہ نہیں کیا گھول کہ پلا دیا ہے میرے بچوں کو کہ اب ہر وقت ماں کو ہی آنکھیں دکھاتے رہتے ہیں"۔۔۔۔

"امی"۔۔۔۔۔ارتج جواب دینے لگی تھی کے عبیر ہنکارا

"بس کردیں آپ دونوں کیا ہوگیا ہے اور تم ارتج کیا آجکل بدتمیزی کرتی رہتی ہو امی ٹھیک کہتی ہیں عروش کی دیکھا دیکھ تم بھی اب ہر ایک سے زبان درازی کرنا سیکھ گئی ہو میں دوبارہ تمہیں کسی بڑے کے سامنے زبان چلاتے نہ دیکھ لوں سمجھی تم"۔۔۔۔عبیر کے بولتے ہی ڈائنگ حال میں خاموشی پھیل گئی ارتج کی آنکھیں ڈبڈبا گئی تھیں اسنے عبیر کو دیکھا اور ناشتہ ادھورا چھوڑ کہ کھڑی ہوگئی "ویسے کتنی عجیب بات ہے نہ بھائی میں نے عروش کے ساتھ رہ کہ اسے بدتمیزی سیکھ لی پر افسوس آپ اس کے ساتھ رہ کہ بھی وفا کرنا نہ سیکھ سکے"۔۔۔۔ارتج کہہ کر اپنی آنکھیں پونچھی اور کمرے میں چلی گئی عبیر غصے سے ارتج کو گھورتا رہ گیا اور صائمہ تائی بھی خاموش سی ہوگئی تھیں۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&_____

"عروش چلی گئی"۔۔۔؟؟؟ ڈائنگ ڈٹیبل پہ بیٹھتے ہی سلمان نے پوچھا تھا زینت نے اثبات میں سر ہلا دیا "اکیلے کیوں جانے دیا مجھے اٹھا دیا ہوتا"۔۔۔توس کو مکھن لگتے انہوں نے کہا تھا

"کہا تھا آپکی بیٹی کو کہ بابا کو اٹھا دیتی ہوں چھوڑ دیں گے تمہیں پر میری نا سننے کی قسم کھائی ہوئی ہے اس نے"۔۔۔وہ خفگی سے بولیں سلمان ہنسے "چلو کوئی بات نہیں اسے کرنے دیا کرو اپنی مرضی پتہ نہیں کل ہمارے بعد اسے یہ آزادیاں ملیں یا نہ ملیں"۔۔۔سلمان نے ٹھنڈی سی آہ بھر کہ کہا تھا زینت اداس سا مسکرائیں "چلیں آپ چھوڑیں ان باتوں یہ بتائیں مہمانوں کی جو لسٹ بھابھی نے بھیجی تھی وہ ٹھیک تھی یا کسی کو بلانا ہے"۔۔۔وہ ساتھ والی کرس پہ بیٹھ گئیں "ویسے تو سب ٹھیک تھا پر میں کچھ سوچ رہا تھا پتہ نہیں بھابھی انہیں بلائیں یا نہ بلائیں"۔۔۔زینت نے کچھ الجھ کہ سلمان کو دیکھا "کن کو"۔۔؟؟؟

"راحت کو بہت عرصہ ہوگیا ملے ہوئے پتہ نہیں دوبئ میں کیسے رہ رہی ہوگی اسکا بیٹا کتنا بڑا ہوگیا ہو گا اسکے جانے کے بعد تین چار سال تو مسلسل رابطہ رہا پھر ہم اپنی زندگیوں میں اتنے مصروف ہوگئے کہ ہم انکو بھول ہی گئے چاہے ہماری دور کی کزن تھی پر ہم نے اسے بہن کہا تھا اور بہن کو بھلا بیٹھے"۔۔۔۔وہ اپنے آپ کو ملال کرتے گویا ہوئے تھے "پر انہوں نے بھی تو شاید رابطہ نہیں کیا دوبارہ"۔۔۔؟؟ سلمان نے نفی میں سر ہلایا "نہیں اس نے رابطہ کرنے کی کوشش کی ہوگی"۔۔۔

"پھر کیا کیوں نہیں"۔۔۔؟؟ زینت نے پوچھا وہ طنز نہیں کر رہی تھی لہجہ سادہ ہی تھا "تمہیں یاد نہیں ہے کیا جب راحت آئی تھی تو ہم سارے بھائی ایک ہی گھر میں رہتے تھے اور تب گھر میں ایک ہی فون تھا جس پہ کالز وغیرہ آیا کرتی تھیں اور بھابھی کا لہجہ تو تمہیں یاد ہی ہوگا کہ وہ کیسے بات کرتی تھیں راحت سے اس کے علاوہ تمہیں یاد ہے جب راحت اپنے بیٹے کے ساتھ ہمارے رہنے آگئی تھی

مشکل سے وہ ایک سال رہی ہوگی ہمارے ساتھ اور اس ایک سال میں بھابھی نے اسکا کتنا جینا حرام کر دیا تھا چھوٹی چھوٹی باتوں پہ سناتی تھیں"... سلمان نے تاسف سے کہا

"پھر اب آپ کیا کہتے ہیں"۔۔۔؟؟ زینت کچھ بے چینی سے بولیں

"میں تو کہتا ہوں بھابھی کو بلانا چاہیے اور اگر وہ شادی میں نہیں بلاتیں تو میں اپنی طرف سے راحت کو بلا لوں گا کچھ عرصہ میرے ساتھ رہ لے گی تمہیں اس بات سے کوئی مسئلہ تو نہیں ہے نا"۔۔۔؟؟؟ انہوں نے سوالیا نظروں سے زینت کو دیکھا

"مجھے کیا مسئلہ ہوسکتا ہے آپ کی بہن ہے لاکھ بار آئے مجھے کبھی اس کے رہنے یا آنے سے کوئی مسئلہ نہیں ہوا میری بھی بیٹی ہے اور میں خود بھی کسی کی بیٹی ہوں بھائیوں کی کمی کتنی کھلتی ہے خوب جانتی ہوں آپ انہیں بلا لیں اور جلدی مت جانے دینا"۔۔۔زینت نے مسکرا کہ کہا تھا سلمان بھی مسکرا دیئے

"اسکا بیٹا عروش سے صرف دو سال بڑا تھا اب تو جوان ہوگیا ہوگا اور جب راحت آئی تھی تب ہماری عروش چھ ماہ کی تھی راحت پورا دن اسے اپنے پاس رکھتی"۔۔۔زینت ہنسیں "ہاں آپکی بیٹی کو اتنی عادت ہوگئی تھی اسکی گود کی کہ پھر میری گود میں روتی تھی ویسے آپ کے پاس نمبر ہے انکا"۔۔۔؟؟

"نمبر تو نہیں ہے پر آج شام کو چلیں گے بھابھی کی طرف ان سے بات بھی کر لیں گے اور بھائی کی پرانی ڈائری میں انکا نمبر ضرور ہوگا وہاں سے لے لوں گا"۔۔۔۔۔

زینت نے سر کو خم دیا اور ناشتہ کرنے لگیں ایک خاموشی ماحول میں پھیل گئی تھی۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&_____

دوپہر کا آخری حصہ بھی اپنا دم توڑنے کو تیار تھا سورج اپنی کرنوں کا آنچل لہراتا دور پہاڑوں میں کھو جانے کو تیار تھا اریج چادر سیٹ کرتی لاؤنج میں آئی تو صائمہ تائی نے اسے سوالیا نظروں سے دیکھا صبح ناشتے پر ہونے والی بات کے بعد وہ اب اپنے کمرے سے نکلی تھی آنکھیں ہلکی ہلکی سرخ تھیں اور منہ ذرا پھولا ہوا تھا "عروش کے پاس جا رہی ہوں"۔۔۔اریج نے رکھائی سے جواب دیا صائمہ نے تاثر تیکھے کر لیے "صبح کوئی کسر رہ گئی تھی جو اب باقی کا سبق پڑھنے جا رہی ہو"۔۔۔اریج نے بیزاری سے ماں کو دیکھ "آپ اسے برا کہہ کر اپنی روح کو سکون دیتی ہیں اور ایک بتائیں امی عروش نے ایسا کیا کیا ہے جو آپ کو وہ اتنی ناگوار ہے"۔۔۔؟؟؟ صائمہ تائی کہ چہرے پہ تلخی پھیل گئی "مجھے کوئی شوق نہیں ہے اس کو برا کہنے کا اسکی حرکتیں ہی ایسی ہیں مجھے تو سلمان بھائی پہ حیرت ہوتی ہے پتہ نہیں غیرت کونسے صندوق میں ڈال کے رکھ دی بیٹی کو اتنی آزادی اتنی بے پردگی"۔۔۔انہوں نے کانوں کو ہاتھ لگایا "اللہ ہی معاف کرے"۔۔۔اور گہرا سانس لے کہ تاسف سے کہا اریج نے افسوس سے ماں کو دیکھ "تو آپکی ناپسندیدگی اسکے لیے اسکے کپڑوں کی وجہ سے"۔۔؟؟ صائمہ نے سر جھٹکا "اونہوں مجھے وہ کسی صورت نہیں پسند زبان دیکھی ہے اسکی اور پتہ نہیں لوگوں کو کیا نظر آتا ہے اس میں جو ہر کوئی اسے خاندان کی حسین ترین لڑکی کہہ جاتا ہے میری بیٹیاں بھی کسی سے کم نہیں ہیں"۔۔۔اریج ایک بار پھر بیزار ہوئی "امی وہ ہے سب سے حسین اور ہمیں تو خوشی ہونی چاہیے کہ لوگ ہماری کزن کی تعریف کرتے ہیں"

"ہاں ہاں کیوں نہیں ہمیں تو درباروں پہ چڑھاوے چڑھانے چاہیے اس بی بی کی پیدائش پہ"۔۔۔صائمہ تائی نے جل کہ کہا تھا اریج نے گہرا سانس لیا "اچھا میں جارہی ہوں تھوڑی دیر میں آجاؤں گی"۔۔۔ وہ چادر کا نقاب کرتے بولی "کوئی ضرورت نہیں ہے جانے کی کچھ دنوں میں شادی ہونے والی ہے تیری یوں دنداتی پھیرے گی تو لوگ کیا کہیں گے"۔۔۔؟؟؟

"یہ ہی کہیں گے کہ اتج دنداتی پھیر رہی ہے"۔۔۔اس نے جملے کا جواب دیا "میں نے کہہ دیا نہیں جانا بھائی نے صبح منع کیا ہے نا کہ دور رہو اس سے تو بس نہیں جانا اور اس کے پردے لگ رہے ہیں اس دن کے بعد دوبارہ آئی ہی نہیں جیسے نہ آئے گی تو ہم اسکی منتیں کریں گے چاہے پوری زندگی نہ آئے میری بلا سے"۔۔۔۔صائمہ تائی نے ہاتھ ہوا میں ہلا کہ کہا "امی میں جاؤں گی اور مجھے عروش کچھ نہیں پڑھاتی سکھاتی وہ تو آپ لوگوں کا ذکر بھی نہیں کرتی اور بھائی پہلے یہ پابندی خود پہ لگائیں کیوں ہر روز چلے جاتے ہیں شاید یہ بات آپ کے علم نہیں ہے اس لیے بتا دی اور ایک بات وہ ہمارے گھر کیوں نہیں آتی یہ مجھے بھی پتہ ہے اور آپ کو بھی اس دن کچھ کم نہیں ہوا تھا اس کے ساتھ اس میں شرم اور عزت ہے اسلیے عزت سے آنا چاہتی ہے اور میں جا رہی ہوں آجاؤں گی جلدی فکر نہ کریں"۔۔۔۔۔اریج کہہ کر یہ جا وہ جا اور صائمہ اسکی پشت دیکھتی رہ گئیں "اور اتنی عزت میں اسے کبھی نہیں دوں گی کہ وہ اس عزت کے ساتھ میرے گھر آجائے"۔۔۔وہ خود سے ہم کلامی کرتی برا سا منہ بتاتی بولیں۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&_____

"چاچی عروش کہاں ہے"۔۔۔؟؟؟ بغیر کسی تکلف کے وہ بڑی اپنائیت سے گھر میں داخل ہوتے ہی بولی زینت نے چونک کہ اریج کو دیکھا پھر میٹھا سا مسکرائیں "اوہ میں صدقے میری بنو رانی آئی ہے"۔۔وہ صوفے سے اٹھے کہ اسے گلے لگاتی بولیں اریج تھوڑا شرما سی گئی "عروش کہاں ہے چاچی"۔۔۔؟؟؟ شرماہٹ کو چھپاتے اس نے اپنا سوال دوہرایا تو زینت نے جواب دیا "وہ اپنے کمرے میں ہے سوئی ہوئی ہے شاید اسکول سے آتے ہی سونے چلی گئی تھی"۔۔۔۔

"اچھا چاچی میں اسکے پاس جا رہی ہوں"۔۔۔اریج ایک گہری مسکراہٹ دے کر عروش کے کمرے میں چلی گئی کمرے کے دروازے کو کھولا تو کمرے میں اندھیرا تھا اریج نے لائٹ روشن کی اور عروش کو دیکھا عروش کمبل کو اچھی طرح لپیٹے بے خبر سو رہی تھی وہ بیڈ کے پاس گئی اور عروش کو دونوں شانوں سے پکڑ کہ جھنجھوڑ دیا "عرررروووووو ششششششش"۔۔۔۔ساتھ ہی زور سے چلائی بھی اور عروش ایک دم ڈر کے ہڑبڑاتی ہوئی اٹھی "اف"۔۔۔۔سامنے کھڑی اریج کو ہنستے دیکھا تو اسنے اپنا سر پکڑ لیا "ڈر گئی نا"۔۔۔؟؟؟ اریج اپنے کیے پہ کافی خوش تھی "شرم تو تمہیں آتی ہی نہیں میری جان نکل کہ رہ گئی"۔۔۔۔عروش نے دل پہ ہاتھ رکھ کر کہا ڈھڑکنیں بے قابو تھیں اریج ہنسی "اچھا سوری اور تم مجھے ایک بات بتاؤ تم میری دوست ہی ہو نا"۔۔۔؟؟ عروش نے آئیبرو اچکائی "کیوں تمہیں شک ہے"۔۔۔؟؟؟

"نہیں شک نہیں بس ویسے ہی پوچھ رہی ہوں"۔۔۔اریج بیڈ پہ بیٹھ گئی "تمہیں تمہارے گھر والوں نے باہر نکلنے کیسے دے دیا"۔۔۔؟؟ عروش نے کمبل ایک طرف کر دیا تاکہ اریج آرام سے بیٹھ سکے "بس روکنے کی کوشش تو بہت کی پر میرا دل بہت کر رہا تھا تم سے ملنے کو پھر تو میری شادی ہو جائے

گی پھر کہاں ہر روز ملنا ہو گا"۔۔۔ارتیج اداسی سے بولی دل تو عروش کا بھی ڈوب سا گیا تھا پر وہ پھر بھی مسکرائی "میں تمہارے سسرال آجایا کروں گی تم فکر نہ کرو"۔۔۔ارتیج نے سر جھٹکا "تم مجھے سے میرے گھر تو ملنے آتی نہیں وہاں پتہ نہیں کیسے آجاؤ گی"۔۔۔اب کی بار عروش کی مسکراہٹ مدھم سی ہوگئی "وہاں آجایا کروں وہاں سے نکالی نہیں گئی نا"۔۔۔آواز مدھم اور اداس تھی ارتیج کو محسوس ہوگیا کہ اس نے یہ بات کہ کر غلط کیا

"ہائے عروش تمہیں پتہ ہے آج کون آرہا ہے"۔۔۔ارتیج نے سر پہ ہاتھ رکھ کہ کہا یہ ایک کوشش تھی عروش کا موڈ ٹھیک کرنے کی پر اسے کیا پتہ کہ یہ خبر اسے اور اداس اور بے چین کردے گی "کون"۔۔۔؟؟ عروش نے پوچھا ارتیج نے گندا سا منہ بنایا "مناہل"۔۔۔ارتیج کے منہ سے الفاظ نکلے اور عروش کو لگا کسی نے تیر چلائے ہوں اگر وہ ارتیج کو اچھی طرح نہ جانتی ہوتی تو یہ ہی سمجھتی کہ اسے خاص صائمہ تائی نے اسے یہ خبر دینے کے لیے بھیجا ہے تاکہ عروش جل بھن جائے "رات ہی آپی کی کال آئی تھی انہوں نے ہی کہا ہو گا مناہل کا بھی آج جا رہے ہیں عبیر بھائی لینے"۔۔۔ارتیج اپنی دھن میں بولی جارہی تھی اور عروش کے ذہن میں عبیر کے جملے گھوم رہے تھے "آج جا رہا ہوں مناہل کو لینے"۔۔۔"اللہ ہماری جوڑی سلامت رکھے کسی غیر کی نظر نہ لگے"۔۔۔۔۔"غیر"۔۔۔ عروش نے زیرلب ایک بار پھر دوہرایا تو وہ سچ میں اس کے لیے غیر ہوگئی ہے اگر وہ منہ پھلا کے بیٹھی رہے گی تو وہ کبھی نہیں لینے یا منانے آئے گا اسے ارتیج پتہ نہیں کیا کیا بولتی جا رہی تھی پر عروش اس کی ایک نہیں سن رہی تھی عبیر اپنی زبان کا اتنا پکا ہے یہ بات اسے آج معلوم ہوئی تھی کتنا پتھر ہے وہ اور اسکا دل کیا کبھی عروش اسکے دل میں اتنا بھی مقام حاصل نہیں کر سکی کہ وہ اس

سے ہمدردی ہی کرلے۔۔؟؟ ارتیج نے جب اپنی بات مکمل کرلی تو عروش کو دیکھا "کہاں کھوگئی عروش سب ٹھیک ہے"۔۔۔؟؟؟ عروش کے چہرے پہ پڑتے پھیکے رنگ دیکھتی ارتیج کچھ پریشانی سے بولی تھی عروش نے گردن نفی میں ہلائی اپنے آپ کو کمپوز کیا "نہیں کچھ نہیں ہوا تم بتاؤ شادی کی تیاریاں کیسی چل رہی ہیں"۔۔۔؟؟؟ عروش نے بات بدلی ارتیج ایک بار پھر شروع ہوگئی اور ساری تفصیل اسے بتانے لگی اور عروش غیر حاضر دماغ سے سب چپ کر کہ سنتی جارہی تھی۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&_____

عبیر ہسپتال سے گھر آیا تو گھر سنسان پڑا تھا ارتیج تو ویسے ہی عروش کی طرف گئی ہوئی تھی اور صائمہ تائی شاید اپنے کمرے میں تھیں عبیر بھی سیدھا اپنے کمرے میں آ گیا کمرے میں آکر وہ اپنا فون اور وائلٹ بیڈ پہ اچھال کہ فریش ہونے چلا گیا پھر فرش ہوکر وہ نیچے صائمہ کے کمرے کی طرف چلا گیا کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اس نے درازے کو ہلاکا سا دھکیلا اور اندر جھانک کہ دیکھا صائمہ شاید کسی سے فون پہ بات کر رہی تھیں وہ اندر داخل ہوا تو صائمہ نے خوشی سے اسے دیکھا "لو آگیا تمہارا بھائی ہسپتال سے اب تمہیں ہی لینے آئے گا"۔۔۔فون پہ شاید ثمن تھی عبیر مسکرا کہ کرسی پہ بیٹھ گیا "اچھا باقی باتیں گھر آکر کرلینا خدا حافظ"۔۔۔ ثمن مسلسل کچھ بول رہی تھی پر صائمہ نے خود سے کہہ کر کال کاٹ دی اور عبیر کی طرف متوجہ ہوگئیں "کیسا رہا دن ہسپتال میں"۔۔۔؟؟؟ عبیر نے شانے اچکائے "ہر روز جیسا"۔۔۔اس نے مختصر کہا اور خاموش ہوگیا "ابھی جاؤ گے ثمن کو لینے"۔۔۔؟؟ صائمہ نے پوچھا "جیسا آپ کہیں ابھی لے آتا ہوں"۔۔۔وہ کہہ کر ساتھ ہی کھڑا ہوا گیا صائمہ مسکرائیں "ہاں ابھی لے آؤ میں چائے بنا کہ لا رہی ہوں پی کر چلے جانا تھکن کم ہوجائے

گی"۔۔۔وہ بھی عبیر کے ساتھ ہی کمرے سے نکل گئیں "ارتج کہاں ہے"۔۔؟؟ ارتج کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا اس نے کمرے میں ایک نظر ڈال کہ پوچھا اور صائمہ کے چہرے پہ ناگواری پھیل گئ "اس عروش سے ملنے گئ ہے منع بھی کیا تھا پر مجال ہے جو میری ایک مان لے"۔۔۔عبیر نے کوئی جواب نہ دیا وہ پہلے ہی صبح سے کچھ شرمندہ تھا اسے ارتج سے ایسے بات کرکہ اچھا نہیں لگ رہا تھا اسکی چھوٹی بہن ہے آخر اور وہ بھی کچھ دنوں میں پرائی ہو جائے گی اب تو اسے خوشیاں دینی چاہیے عبیر کو اور عبیر نے رلادیا وہ خاموشی سے لاؤنج میں رکھے صوفے پہ بیٹھ گیا صائمہ چائے بنانے چلی گئ تھیں عبیر نے اپنا فون نکالنے کے لیے جیب میں ہاتھ ڈالا تو اسے یاد آیا کہ فون اور وائلٹ اوپر ہی رکھا ہے وہ اٹھ کر کمرے میں چلا گیا وہاں سے اپنا فون اور وائلٹ اٹھایا کر باہر آنے لگا کہ اسکی نظر ڈریسنگ میں لگے شیشے پہ پڑی ڈارک بلیو شرٹ اور ہلکے آسامنی رنگ کی جینز کی پینٹ ہلکی ہلکی شیو وجیہہ چہرہ کسرتی بازو وہ خود کو غور سے شیشے میں دیکھ رہا تھا پھر اس نے شرٹ پہ ہاتھ پھیرا اور ماضی کی کچھ پرانی یادیں شکل اختیار کرنے لگیں۔۔۔۔

"عبیر۔۔۔۔عبیر۔۔۔۔اوہو عبیر کب سے آوازیں دے رہی ہوں تمہیں کیا بہرے ہو"۔۔۔عروش ہنپتی ہوئی عبیر کے کمرے میں داخل ہوئی چہرے پہ بہت خوشی تھی جیسے اسکے ہاتھ خزانہ لگ گیا ہو یا اسے خزانہ اب مل گیا ہو سامنے بیٹھا وہ مغرور سا لڑکا اسکا خزانہ ہی تو تھا عبیر جو لیپ ٹاپ میں مصروف تھا ایک ناگوار سی نظر عروش پہ ڈالی "پھر آ گئیں میرا دماغ کھانے یار میرا کل بہت ضروری ٹیسٹ ہے پلیز تنگ مت کرو"۔۔۔عروش کی خوشی کچھ کم ہوگئ اسے امید نہیں تھی شاید عبیر سے ایسے جواب کی پر پھر وہ دوبارہ اسہی طرح مسکرائی وہ اس لڑکے کے سامنے نخرے نہیں کرتی تھی

اسے تو اس لڑکے کے نخرے اٹھانے کا شوق تھا "ذیادہ ٹائم نہیں لوں گی عبیر بس دیکھو تمہارے لیے کیا لے کر آئی ہوں"۔۔۔عروش پر جوش سی آگے بڑھی اور ہاتھ میں موجود شاپنگ بیگ سے ایک بلیو رنگ کی شرٹ نکالی "یہ دیکھو یہ کلر میں نے پورے مال میں ڈھونڈ کے لیا ہے یہ تم پہ بہت سوٹ کرے گا عبیر جاؤ اسے ٹرائی کر کے آؤ"۔۔۔وہ بیڈ پہ اچھل کہ بیٹھ گئی اسکے اچھل کے بیٹھنے سے بیڈ پہ رکھا لیپ ٹاپ تھرا کے لم لیٹ ہوگیا عبیر جلدی سے آگے آکر لیپ ٹاپ ٹھیک کیا اور کچھ غصے سے عروش کو دیکھا "سوری"۔۔۔عروش نے شانے اچکا کہ مدھم سا کہا "ہمممم"۔۔۔وہ اتنا کہہ کر دوبارہ بیڈ پہ بیٹھنے لگا "یہ ٹرائی کر کے دیکھا دو عبیر"۔۔۔؟؟؟ اسنے شرٹ آگے کی "یار ابھی بتایا تو ہے کہ کل میرا ٹیسٹ ہے اور تم"۔۔۔وہ کہتا کہتا رکا پھر کچھ نرمی سے بولا "بعد میں پہن لوں گا پھر دکھا دوں گا"۔۔۔اس نے لیپ ٹاپ دوبارہ اپنی گود میں رکھ لیا "پلیز عبیر ابھی پہن کے دکھا دو میں بہت دل سے لائی ہوں"۔۔۔چنچل سی عروش نے منت کی "کیا ہے عروش کیوں ہر وقت بچوں کی طرح ضد کرتی رہتی ہو بڑی ہوگئی ہو تم میچور بنو میں ابھی کام کر رہا ہوں نہیں پہن سکتا اور دل سے تم لائی ہو میں نے تو نہیں کہا تھا لانے کو"۔۔۔عبیر کے لہجے میں بیزاری تھی عروش چپ ہوگئی آنکھیں نم پڑ گئی تھیں اسکی وہ آہستگی سے اٹھی اور شرٹ ویسے ہی شاپنگ میں رکھ کہ خاموشی سے جانے لگی "رکو کہاں جا رہی ہو"۔۔۔عبیر نے پیچھے سے آواز دی تو وہ رک گئی عبیر کے قدموں کی چاپ اسے اپنے قریب ہوتی محسوس ہورہی تھی "ناراض ہوکر جارہی ہو"۔۔۔؟؟؟ اسنے پوچھا عروش کے دل کو یہ بات پتہ نہیں کیوں خوشی دے گئی کہ وہ اسکا احساس کرتا اسکی ناراضگی کی فکر کرتا ہے اسے فرق پڑتا ہے اسکے ناراض ہونے سے عروش نے نفی میں سر ہلا دیا چہرہ اسکی طرف نہیں کیا

کیونکہ آنکھیں ابھی بھی نم تھیں "تو پھر چہرہ میری طرف کرو"۔۔۔عبیر نے کہہ کر اسے شانے سے پکڑا اور ہلکے سے اسکا رخ اپنی جانب کیا عروش نے نظریں چرائیں "تم اتنی جلدی رونے کیوں لگ جاتی ہو"۔۔۔؟؟ عبیر نے اسکا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کے اوپر کیا "کیونکہ تم مجھے رلانے کی کو کسر نہیں چھوڑتے"۔۔۔وہ خفگی سے بولی "اوہ اچھا جی میں وہ کیسے"۔۔۔؟؟ وہ انجان بنا "تم نہیں جانتے کیا"۔۔؟؟ نم آنکھوں نے پوچھا "نہیں مجھے نہیں پتہ"۔۔۔اب کی بار اسکے لہجے میں جیسے سچائی تھی جو عروش کو خاموش کروا گئی "اچھا تم اپنا کام کرو میں جارہی ہوں"۔۔۔وہ جانے لگی عبیر نے اسکا ہاتھ پکڑلیا "رکو میں پہن کے دکھاتا ہوں اب تعریف کرکے ہی جانا"۔۔۔وہ شرارت سے کہا شرٹ اٹھائی اور چینج کرنے چلا گیا اگلے دومنٹ میں وہ عروش کے سامنے کھڑا تھا بلیو شرٹ اس پر بہت جچ رہی تھی عروش اسے دیکھتی رہ گئی وہ جیسے سب بھول گئی ہو "کہاں گم ہوگئیں بتاؤ کیسا لگ رہا ہوں"۔۔۔؟؟ اسنے عروش کے سامنے چٹکی بجائی عروش ہلکا سا ہنسی پھر بولی "بہت پیارے لگ رہے ہو"۔۔۔عروش دوقدم آگے ہوئی اور شرٹ چینج کرنے سے عبیر کے جو بال بکھر گئے تھے انہیں اپنی مخروطی انگلیوں سے درست کرنے لگی عبیر نے اسکے دونوں ہاتھ پکڑے اور اپنے سینے پہ رکھ لیے "لائی بھی تو خاندان کی کی سب سے حسین لڑکی ہے"۔۔۔عروش کا بایاں ہاتھ عبیر کی دھڑکنوں سے ہلکا ہلکا ہل رہا تھا یہ وہی دھڑکنیں ہے جو اسکے لیے دھڑکتی ہیں "تم بہت اچھے ہو عبیر بہت زیادہ اچھے"۔۔۔۔وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی "تم سے بھی اچھا"۔۔۔؟؟ وہ شرارت سے بولا "تم سب سے اچھے بہت سی عروش تم پہ قربان"۔۔۔وہ ویسے ہی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی "ہائے اوئے سچ میں"۔۔۔۔وہ ہنس کہ بولا "اچھا اب میں کام کر لوں"۔۔۔؟؟؟ عبیر نے عروش کے ہاتھ چھوڑ دیے

تھے پر عروش کے ہاتھ ابھی بھی اسکے سینے پہ اسکے دل کی دھڑکن کو محسوس کر رہے تھے عروش نے اثبات میں سر ہلا دیا "پھر ہاتھ ہٹاؤ"۔۔۔عبیر نے آنکھوں سے اشارہ کیا تو عروش نے فوراً ہاتھ پیچھے کھینچ لیے اور کچھ دور ہوگئی اور عبیر دوبارہ بیڈ پہ بیٹھ گیا اور لیپ ٹاپ میں مصروف ہوگیا وہ کچھ دیر کھڑی اسے دیکھتی رہی پھر کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔

عبیر نے نظریں شیشے سے ہٹا لیں ماضی ہوو میں تحلیل ہوگیا اس نے دراوزے کی طرف دیکھا عروش سچ میں چلی گئی تھی دور بہت دور اسنے اپنا ہاتھ اپنے دل پہ رکھا جہاں عروش کا ہاتھ تھا کبھی دل آج ویسے نہیں دھڑک رہا تھا جیسے اس دن دھڑکا تھا پر عبیر کو اپنی دھڑکنوں کا فرق کتنی دیر سے محسوس ہوا عبیر نے گہرا سانس لیا اور کمرے سے باہر چلا گیا صائمہ لاؤنج میں چائے کے مگ لیے بیٹھی تھیں "یہ لو چائے بن گئی"۔۔۔اسے آتا دیکھ صائمہ نے کہا "میرا دل نہیں کررہا امی میں ثمن کو لینے جا رہا ہوں"۔۔۔۔وہ کہہ کر باہر چلا گیا "لو یہ کیا بات ہوئی"۔۔۔صائمہ پیچھے سے بولتی رہ گئیں عبیر نے پورچ سے گاڑی نکالی اور ثمن کے گھر کی طرف چلا گیا ثمن کا سسرال ان کے گھر سے تیس منٹ کے فاصلے پہ ہی تھا۔۔۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&_____

"اچھا عروش اب میں جارہی ہوں بہت دیر ہوگئی ہے"۔۔۔گھڑی کو دیکھتے ارتج پریشانی سے بولی اور ساتھ ہی چادر اٹھا لی "ارے کچھ دیر رک جاؤ ارتج ابھی عروش کے بابا آجائیں گے پھر انکے ساتھ اکٹھے چلیں گے انہوں نے کچھ بات بھی کرنی ہے بھابھی سے"۔۔۔

"نہیں چاچی آپ لوگ آجانا میں جاتی ہوں آج آپی بھی آرہی ہیں نا اس لیے، شاید آ بھی گئیں ہوں"۔۔۔ارتیج نے مسکرا کہ کہا عروش بھی صوفے سے کھڑی ہوگئی تھی زینت کے چہرے پہ خوشی پھیل گئی "واہ یہ تو بہت اچھی بات ہے چلو اب گھر میں رونق لگ جائے گی"۔۔۔ارتیج نے سر کو خم دیا اور دروازے کی طرف چل دی عروش اسے دروازے تک چھوڑنے اسکے ساتھ آ گئی "تم بھی آؤں گی چاچو کے ساتھ"۔۔۔؟؟ ارتیج نے مین گیٹ کے پاس جاکہ پوچھا عروش نے نفی میں سر ہلا دیا "ہاں آنا بھی مت ابھی تمہیں انشاءاللہ ہم بارات کے ساتھ لینے آئیں گے بس تم دیکھتی جاؤ"۔۔۔عروش اداس سا مسکرائی "مجھے نہیں لگتا تمہارا بھائی میری ڈولی لے کر کبھی آئے گا وہ تو پل پل مجھے مارنے کی تیاریوں میں لگا رہتا ہے"۔۔۔۔

"تم دل خراب مت کرو اللہ سب بہتر کر دیں گے تم خوش رہا کرو"۔۔۔ارتیج کہہ کر گیٹ سے نکل گئی عروش نے دروازہ بند کیا "اس کے بغیر میں زندہ رہ رہی ہوں خوش نہیں رہ پاؤں گی"۔۔۔وہ خود کلامی کر کے اندر چلی گئی رات کا پہلا پہر شروع ہوگیا تھا آسمان پہ تارے ٹمٹمانے لگے تھے۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&

ثمن اپنے کمرے میں سامان پیک کر رہی تھی عبیر باہر لاؤنج میں بیٹھا تھا ثمن کی ساس اور اسکی چہتی نند عبیر کے پاس ہی بیٹھی تھیں سامنے کانچ کی ٹیبل پہ سنیکس رکھے تھے پر عبیر نے کسی بھی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا تھا ثمن کی ساس بار بار اسے کچھ تو لے یہ ہی لے وہ تو چکھ لو کہہ رہی تھیں اور مناہل معنی خیز مسکراتی عبیر کو ہی دیکھے جارہی تھی اپنے چار بال اپنے کاندھے پہ گرئے موٹی آنکھوں میں

ڈھیر سارا کاجل اور چہرے پہ میک اپ کرکے وہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھے عبیر کے ساتھ صوفے پہ بیٹھی تھی دوپٹہ اس نے دوسرے شانے پہ پھیلا سا رکھا تھا بھنویں ہمیشہ کی طرح تمکینت سے کھڑی تھیں جیسے وہ اس وقت صوفے پہ نہیں کسی تخت پہ بیٹھی ہو عبیر اسے ذیادہ اگنور ہی کر رہا تھا

"آپ کافی مصروف ہوتے ہوں گے عبیر جی"۔۔۔؟؟ مناہل نے براہراست اسے مخاطب کیا تو اس نے کچھ چونک کے مناہل کو دیکھا پھر سنبھل کہ بولا "ہاں جی بس سارا دن ہسپتال میں لگ جاتا ہے"۔۔۔وہ کہہ کر خاموش ہوگیا نظروں کا زاویہ ایک بار پھر مناہل سے ہٹ گیا تھا "عبیر جی میں تو بہت اکسائیڈ ہوں مناہل کی شادی کو لے کہ بہت مزے کریں گے ہم مل کہ"۔۔۔عبیر نے اسے غور سے دیکھا وہ عبیر کو عبیر جی کیوں بلا رہی تھی اور ہم مل کے کیسے مزے کریں گے۔۔۔؟؟ یہ بات عبیر نے دل میں سوچی پھر وہ جبراً مسکرایا اور سر اثبات میں ہلا دیا

"اچھا تم دونوں باتیں کرو میں آرام کرنے جا رہی ہوں"۔۔۔ ثمن کی ساس مسکرا کر کہتی لاؤنج سے چلی گئیں اب عبیر اور غیر آرام دہ سا ہوگیا تھا اسے اچھی نہیں لگ رہی تھی مناہل کی اتنی بے تکلفی "ثمن کو دیکھ کہ آئیں زرا آپ اسنے پیکنگ کرلی تو چلتے ہیں"۔۔۔؟؟

"میں آگئی عبیر"۔۔۔ ثمن کا نام لیتے ہی ثمن فوراً سامان سمیت باہر آگئی عبیر نے ایک سکون کا سانس لیا اور جلدی سے کھڑا ہوگیا "آپ بھی اپنا سامان لے آئیں"۔۔۔اس نے مناہل کو کہا "میرا سامان بھابھی کے بیگ میں ہی ہے بس امی سے مل لیتی ہوں انکی فکر رہے گی"۔۔۔مناہل کہہ کر چلی گئی ثمن اور عبیر بھی ان سے ملنے چلے گئے ان سے مل کہ وہ باہر آیا اور سارا سامان ڈکی میں رکھ کہ ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ گیا فرنٹ سیٹ کا دروازہ اس نے ثمن کے لیے کھولا تھا "شکریہ عبیر جی"۔۔۔

مسکرا کہ کہتی مناہل دھم سے آکر بیٹھ گئی اور ثمن پیچھلی سیٹ پہ بیٹھ گئی عبیر کو ثمن پہ اچانک سے بہت ذیادہ غصہ آیا پر اس نے ضبط کیا اور گاڑی چلا لی اسنے ترچھی نظروں سے مناہل کو دیکھا وہ ویسے ہی مسکرا کہ عبیر کو ہی دیکھ رہی تھی عبیر نے فوراً اپنی نظریں سامنے کیں اسے اپنی بات یاد آئی "میں تمہارے سامنے مناہل سے شادی کروں گا"۔۔۔یہ سوچ کہ ہی اسے جھرجھری آئی اس لڑکی کے ساتھ وہ کیسے رہے گا وہ تو چند گھنٹوں میں ہی اسکی حرکتوں سے بیزار ہوگیا ہے پوری زندگی عبیر نے ایک اور جھرجھری لی "کیا آپ کو سردی لگ رہی ہے"۔۔۔؟؟؟ مناہل نے فوراً پوچھا

"نہیں"۔۔۔عبیر نے کوفت چھپاتے جواب دیا "جھوٹ مت بولیں عبیر جی میں آپ کو ہی دیکھ رہی ہوں"۔۔۔ وہ ہلکا سا بولی شاید وہ ثمن تک یہ باتیں نہیں پہنچانا چاہتی تھی چہرے پہ ویسی ہی مسکراہٹ تھی

"آپ مجھے ہی کیوں دیکھ رہی ہیں آپکی طرف شیشہ لگا ہوا وہاں سے باہر دیکھیں میرا مطالعہ بند کردیں"۔۔۔اس نے بیزار سی مسکراہٹ سے کہا وہ چاہ کہ بھی اپنی بیزاری نہ چھپا سکا مناہل کے چہرے پہ بے عزتی کے سائے لہرانے لگے اسنے چہرہ شیشے کی طرف کرلیا۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&_____

"بابا۔۔۔بابا۔۔۔اور میرے پیارے پیارے بابا"۔۔۔۔سلمان کے گھر میں داخل ہوتے ہی عروش چہکتی ہوئی ان کے گلے لگ گئی سلمان کے چہرے پہ تھکن تھی پر عروش کے یوں گلے لگنے سے ان کی ساری تھکن چھو ہوگئی "بابا آج آپ کو پتہ ہے آپ کی چڑیا نے آپ کو کتنا یاد کیا۔۔؟؟ وہ ان کے

ساتھ ساتھ صوفے کی طرف چلنے لگی "کتنا"۔۔؟؟ سلمان صوفے پہ بیٹھ گئے "اتنا کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے آپ کو یاد کر کر کے مجھے بھوک لگنے لگ گئی"۔۔۔وہ بھی صوفے پہ بیٹھ گئی اور بیچارگی سے بولی "اوہ تو ہماری لاڈو نے کھانا کیوں نہیں کھایا"۔۔۔؟؟ عروش کا چہرہ اوپر کر کہ پوچھا "کیوں کھائے گی یہ کھانا آج کریلے جو بنے ہیں"۔۔۔زینت کیچن سے نکلتے ہی بولیں "ہاں جی اس لیے اب آپ مجھے باہر کھانا کھلانے لے کر جائیں گے"۔۔۔ وہ کہہ کر صوفے سے اٹھ گئی "ہاں سہی ہے چلو آج باہر کھانا کھائیں گے"۔۔۔سلمان بھی کھڑے ہوگئے "ارے یہ کیا بات ہوئی اور جو میں نے اتنی محنت کی ہے اس کا کیا اور سلمان صاحب آپ شاید بھول رہے ہیں کہ آپ نے بھابھی کے گھر جانا ہے ان سے بات کرنے"۔۔۔زینت نے انہیں یاد کروایا سلمان کے چہرے پہ پریشانی پھیل گئی انہوں نے عروش کو دیکھا "کوئی بات نہیں آپ وہاں سے آجائیں گے تو کھانا کھانے چلیں گے"۔۔۔عروش مسکرا کہ بولی "ہاں پکا پھر چلیں گے"۔۔۔انہوں نے عروش کو گلے لگا لیا "چلیں پھر جائیں آپ دونوں جلدی آنا بھی ہے پھر"۔۔۔عروش نے کہا

"کیا میں بھی چلوں"۔۔۔؟؟ زینت نے سوالیا نظروں سے سلمان کو دیکھا "بالکل جائیں ورنہ آپ کی ساس برابر جیٹھانی برا مان جائیں گی"۔۔۔عروش شرارت سے بولی سلمان ہنس دیئے "ایسے نہیں بولتے عروش تمہاری تائی ہیں"۔۔۔زینت نے نرمی سے اسے کہا

"نہیں اپنے گھر میں جیسے دل کرے بول سکتے ہیں"۔۔۔سلمان نے عروش کو شے دی "ہاں نا بابا"۔۔۔ وہ ہنسی زینت نے سر جھٹک دیا یعنی ان دونوں باپ بیٹی کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&_____

"میں صدقے میری بچیاں آگئیں"۔۔۔ ثمن اور مناہل کو اندر آتا دیکھ صائمہ صوفے سے کھڑی ہو گئیں اور وہی سے ہی بانہیں پھیلا کر بولیں ثمن اور مناہل صائمہ سے ملنے لگیں عبیر پیچھے انکا بیگ اٹھا کہ اندر کمرے میں رکھنے چلا گیا اریج بھی پرجوش سی ثمن سے ملی پر مناہل سے ملتے وقت اسکے چہرے پہ کوئی خاص جذبہ نہیں تھا "کیسی ہو تم دونوں"۔۔۔صوفے پہ دوبارہ بیٹھ کے صائمہ تائی نے پوچھا "ہم تو ٹھیک ہیں اللہ کا شکر ہے آنٹی آپ سنائیں اور آپ اتنا ویک کیسے ہو گئیں چہرہ دیکھیں کتنا مرجھا سا گیا ہے آج سے آپ کوئی کام نہیں کریں گی میں آگی ہوں نا"۔۔۔عبیر کو کمرے سے نکلتے دیکھا تو مناہل نے مکھن مارا "چلو شروع ہو گئی میڈم چاپلوس"۔۔۔اریج ناگواری سے بڑبڑاتی کیچن میں پانی لینے چلی گئی "ہاں امی آپ بہت ویک ہو گئی ہیں مناہل تو کہہ ہی رہی تھی کہ اب سارے کام وہ دیکھ لے گے"۔۔۔ ثمن نے مناہل کو دیکھ کر کہا اور ساتھ ہی اپنی امی کو دیکھا "ہاں ہاں کیوں نہیں اب میری بچیاں آگئیں ہیں تو میں کام کیوں کروں گی"۔۔؟؟ عبیر بھی سنگل صوفے پہ بیٹھ گیا اور اپنا فون نکال لیا "یہ لیں آپی پانی"۔۔۔اریج نے پانی کا گلاس ثمن کو دیا "یہ لو مناہل"۔۔دوسرا گلاس ثمن کے سامنے کیا "ارے اریج تم کیوں لینے گئیں مجھے کہہ دیا ہوتا میں لا دیتی اب تمہاری شادی ہونے والی تم کچھ نہ کرنا"۔۔۔اریج نے اسکی بات کاٹی

"کیونکہ سب تم کرو گی کیونکہ تم آگئی ہو"۔۔۔اور مصنوعی مسکراہٹ سے کہا۔مناہل اریج کا منہ دیکھتی رہ گئی اچانک سے ہونے والے اس طنز نے اسے لاجواب سا کر دیا اس نے پانی کا گلاس منہ سے لگا لیا "ہاں اب میں ہی سب کروں گو تم فکر ہی مت کرو اور تمہیں ابٹن بھی میں ہی لگایا کروں گی دیکھنا چاند سا رنگ نکل آئے گا"۔۔۔مناہل ایک بار پھر بولی "ہاں ہاں کیوں نہیں"۔۔۔صائمہ نے فوراً

تائید کی ثمن نے بھی سر ہلا دیا عبیر اپنے فون میں ہی لگا رہا مناہل ترچھی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی "نہیں مناہل کوئی ضرورت نہیں مجھے ابٹن پسند نہیں تم امی کی ہیلپ کر دینا میں اپنے کام خود کر لوں گی بہت شکریہ تمہارے خلوص کا"۔۔۔ارتج ویسے ہی مسکرا کہ بولی مناہل کی مسکراہٹ دم توڑنے لگی پہلے عبیر نے بے عزتی کر دی اور اب یہ ارتج بات بات پہ اف مناہل نے دل میں سوچا تھا "اسلام علیکم بھابھی"۔۔۔؟؟ سلمان اور زینت گھر میں داخل ہوئے تو بلند آواز میں کہا "ارے چاچو چاچی بھی آ گئے" ثمن انہیں اندر آتا دیکھ خوشی سے کھڑی ہوگئی"واہ بھئی ہماری ثمن آئی ہوئی ہے ہمیں تو پتہ ہی نہیں تھا" زینت اور سلمان ثمن مناہل سے ملے عبیر صوفے سے کھڑا ہوگیا تھا تاکہ سلمان بیٹھ سکیں ارتج نے اپنی جگہ پہ زینت کو بیٹھا دیا "ہاں ابھی آئی ہے اور تمہیں کیسے پتہ ہو گا بھابھی کے گھر بڑا تم لوگ ہر روز آجاتے ہو"۔۔۔صائمہ تائی کی بھنویں تن گئیں "بھابھی بھی تو نہیں آتیں"۔۔۔سلمان نے فوراً جواب دیا زینت کھنکاری "بس بھابھی ٹائم ہی نہیں ملتا آپ کو تو پتہ یہ دکان سے دیر سے آتے ہیں"۔۔۔صائمہ تائی زینت کی طرف متوجہ ہوئیں سلمان کی بات کو وہ نظر آنداز کر گئی تھیں "تو بی بی تم اکیلی آ جایا کرو کیا دیور جی نے ساری آزادیاں بیٹی کو ہی دی ہوئی ہیں"۔۔۔صائمہ نے طنزیہ مسکرا کہ کہا سلمان کا چہرہ اپنے رنگ بدلنے لگا "بھابھی میں نے سب کو آزادی دی ہے اتنی آزادی کہ میرے خاندان کو ہی ناگوار گزرتی ہیں"۔۔۔انہوں نے سنجیدگی سے کہا زینت کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ عبیر بولا "آپ کیا باتیں لے کر بیٹھ گئیں امی چاچو آپ سے بات کرنے آئیں اور آپ نئی ہی باتیں کرنے لگئیں"۔۔۔اس نے کہنے کے ساتھ آنکھوں سے بھی اشارہ کیا کہ کیسے بات کر رہی ہیں صائمہ نے ہلا سا سر جھٹکا "ہاں میں بات ہی کرنے آیا ہوں پھر میں نے

جانا ہے عروش بھوکی بیٹھی ہے آج ہم کھانا باہر کھائیں گے"۔۔۔سلمان اسی سنجیدگی سے بولے انہیں اپنی بھابھی کی بہت سی بری عادتوں میں سے ایک یہ طنز کرنے والی عادت بہت بری لگتی تھی "نہیں آج آپ کھانا ہمارے ساتھ کھائیں گے"۔۔۔عبیر نے سلمان کے شانے پہ ہاتھ رکھا سلمان اور زینت نے نفی میں سر ہلایا "نہیں عبیر عروش انتظار کر رہی ہے"۔۔۔سلمان نے منع کیا

"تو کیا ہوا چاچو جلدی کھا لیں گے کھانا آپ پھر اسے باہر لے جانا تھوڑا یہاں کھا لیں تھوڑا عروش کے ساتھ لیجئے گا ہم بھی تو آپ کے بچے ہیں"۔۔۔عبیر نے مسکرا کہ کہا تو زینت نے سلمان کو مان جانے کا اشارہ کیا "چلو ٹھیک ہے میں اسے کال کر کے بتا دیتا ہوں"۔۔۔وہ اپنی جیب سے فون نکالنے لگے تھے صائمہ تائی بولیں

"کیوں اتنا ڈرتے ہیں دریور جی بیٹی ہی ہے آپ سے سوال جواب کیوں کرے گی"۔۔۔؟ صائمہ اپنی عادت سے مجبور دوبارہ طنز کر بیٹھیں "بھابھی یہ ڈر نہیں ہے یہ میرا پیار ہے اپنی بچی کہ لیے اور آپ میری اتنی فکر نہ کیا کریں میں نے اپنی بچی کو سارے حق دیئے ہیں مجھ سے سوال جواب کے بھی باپ ہوں اسکا جو دل کرے گا وہ کہہ لے گی"۔۔۔۔

"امی آپ پلیز کچھ دیر خاموش رہیں گی آپ کھانا لگائیں"۔۔۔عبیر نے غصے سے صائمہ کو دیکھا صائمہ اپنی خفت چھپاتی کھڑی ہو گئیں اور ارتیج کے ساتھ کچن میں چلیں گئیں مناہل ثمن کے ساتھ ہی بیٹھی رہی جس نے سارے کام کرنے تھے سلمان نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو جیب میں فون ہی نہیں تھا وہ کھڑے ہوگئے "کیا ہوا چاچو سب ٹھیک ہے"۔۔۔؟؟ عبیر نے پوچھا تو وہ ہلکا سا مسکرائے "بیٹا وہ میں اپنا فون لانا بھول گیا گھر صوفے پہ ہی رکھا رہ گیا پتہ نہیں کتنی ہی کالز آرہی ہوں گی"۔۔۔۔

"تو آپ رکیں نا میں لے کر آتا ہوں" وہ آگے بڑھا "نہیں میں لے آؤں گا شکریہ" وہ نہیں چاہتے تھے کے عبیر ان کے گھر جائے وہ نہیں چاہتے تھے انکی بیٹی کے زخم پھر تازہ ہوں"لانے دیں نا آپ بیٹھ جائیں جاؤ بیٹا تم لے آؤ"۔۔۔زینت نے آنکھوں ہی آنکھوں میں منت کی کہ وہ مہربانی کریں بیٹھ جائیں سلمان نے کچھ غصے سے زینت کو دیکھا پر وہ ضبط کرکے بیٹھ گئے عبیر جانے لگا تھا کہ مناہل نے پیچھے سے آواز دی "میں بھی چلوں عبیر جی آپ کے ساتھ بہت ٹائم ہوگیا عروش سے ملے ہوئے بھی"۔۔۔وہ مسکراتی ہوئی بولی عبیر اسے منع کرنے لگا تھا پھر کچھ سوچ کر خاموش ہوگیا "میں جاؤں انکل آنٹی"۔۔؟؟ ساتھ ہی اس نے زینت اور سلمان کی طرف دیکھا زینت نے سر ہلا دیا اور سلمان نے ناگواری سے زینت کو دیکھا پر خاموش رہے "بھابھی میں ابھی آرہی ہوں"۔۔مناہل ثمن کو کہہ کر عبیر کے ساتھ جانے لگی "تم کیوں جارہی ہو"۔۔؟؟ اریج فوراً کچن سے نکلی "ویسے ہی عروش سے ملے کافی وقت ہوگیا نا اس لیے"۔۔۔وہ شانے اچکا کہ بولی عبیر کے سامنے وہ عجیب سی چھچھوری حرکتیں کرتی تھی معصوم سے لہجے میں بولنا نزاکتیں دکھانا اسکے چہرے کی مسکراہٹ ویسی ہی گہری تھی اریج کو اسکی مسکراہٹ زہر لگی "اتنا بھی کوئی وقت نہیں ہوا تمہیں ملے ہوئے اور تم نے تو سارے کام کرنے تھے آؤ امی کی ہیلپ کرو"۔۔۔عبیر نے خفگی سے اریج کو دیکھا "اریج ملنے دو اسے اگر اسکا دل کر رہا ہے تو"۔۔۔اریج نے افسوس سے عبیر کو دیکھا "مجھے آپ پر بہت افسوس ہوتا ہے بھائی آپ غلط کر رہے ہیں"۔۔۔وہ عبیر کے کان میں شرگوشی کر کے چلی گئی وہ سمجھ گئی تھی کہ عبیر مناہل کو کیوں لیجانا چاہ رہا ہے "چلیں عبیر جی"۔۔؟؟

"ہمممم"۔۔۔عبیر کہہ کر آگے چل پڑا باہر کھڑی بائیک اسٹارٹ کی مناہل کو بیٹھا اور چلے گئے

&&&&&&&&&&&&&&&&&&&&

عروش لاؤنج میں بیٹھی تھی کسی بائیک کے اندر آنے سے وہ کچھ چونک کے اٹھی اسکے بابا کو گئے ابھی کچھ دیر ہی تو ہوئی تھی اتنی جلدی وہ آ بھی گئے وہ اٹھ کے دروازے تک گئی سامنے اسے مناہل اور عبیر بائیک سے اترتے نظر آئے عروش اندر تک زخمی ہوگئی ایک تو وہ مناہل کو اپنے گھر لے آیا اب عروش کو جلانے کے لیے وہ اسے اپنے ساتھ اسکے گھر بھی لے کر چلا آیا کوئی اتنا ظالم کیسے ہو سکتا ہے۔۔؟؟ کیا اسے ذرا ترس نہیں آتا عروش پہ وہ دونوں دروازے کی طرف ہی آرہے تھے عروش دروازے سے ہٹ گئی اس نے عبیر کے سامنے کمزور نہیں پڑنا لے آیا تو لے آئے دیکھ لے گی وہ اس مناہل کو بھی بلکہ دیکھے گی بھی کیوں وہ اس جیسیوں پہ نظر بھی نہیں ڈالتی اس نے خود کو کمپوز کیا اور لاؤنج کی طرف واپس آ ہی رہی تھی کہ پیچھے سے عبیر کی آواز آئی "دیکھو تم سے کون ملنے آیا ہے"۔۔۔وہ ایسے مسکرا رہا تھا جیسے وہ سچ میں کوئی کمال کی چیز ساتھ لایا ہو عروش پلٹ "ہمارا استقبال نہیں کرو گی"۔۔؟؟ عبیر نے بھنو کو اچکایا "رکو وہیں کھڑے رہنا تمہاری آرتی اتاروں گی میں نے آرتی کی تھال پتہ نہیں کہاں رکھ دی"۔۔۔؟؟ عروش ادھر ادھر نظر دوڑا کے تھال ڈھونڈنے لگی جیسے وہ سچ میں انکی آرتی اتارے گی عبیر اسکی اداکاری پہ ہنسا "ناریل بھی لیتی آنا"۔۔۔اس نے ہنس کے کہا مناہل نے بھی زور کا قہقہہ لگایا عروش عبیر کی ہنسی تو برداشت کر گئی پر مناہل کا قہقہہ تیر کی طرح اسکے آر پار ہو گیا وہ ان کے پاس آئی "کیوں ناریل تم نے اپنے سر پہ پھڑوانا تھا یہ اسکے سر پہ"۔۔۔؟؟ اسنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بند کیں اور کمر پہ رکھ لیے عبیر تو عروش کی عادت سے واقف تھا اسے پتہ تھا کہ جواب ایسا ہی کچھ آئے گا پر مناہل کو امید نہیں تھی کہ عروش اسے بھی

ساتھ گھسیٹے گی وہ شرمندہ ہو گئی مناہل کو نا جانے کیوں اپنا گھر بہت یاد آیا جب سے آئی تھی ایک بعد ایک بے عزتی ہو رہی تھی اسے لگا تھا کہ عبیر عروش کو کچھ سنائے گا پر اسے مسکراتا دیکھ اسکے چہرے پہ ناگواری پھیل گئی "اچھا جاؤ تھالی ہی لے آؤ ہماری آرتی اتار لو تم بہت قسمت والی ہو جو تمہیں یہ موقع مل رہا ہے"۔۔۔وہ معنی خیز مسکرایا "رہنے دو اب میرا ارادہ بدل گیا ہے مجھے یاد آگیا ہے منحوسوں کی جتنی مرضی آرتایاں اتار لو وہ پھر بھی منحوس ہی رہتے ہیں اپنے یہاں آنے کی وجہ بتاؤ اور اگر بے عزتی کروانے آئے ہو تو میں آج بس اتنی ہی کروں گی میری دراصل طبیعت کچھ خراب ہے باقی کل کروا لینا"۔۔۔وہ اپنے سر کو دباتے بے نیازی سے بولی عبیر نارمل رہا پر مناہل دنگ رہ گئی اتنی بے عزتی وہ بھی بغیر بات اس نے عبیر کو دیکھا عبیر کو محسوس ہوگیا کہ مناہل اسے دیکھ رہی ہے اسے اچانک سے بے عزت کا بہت برا احساس ہو "تم اپنی زبان سنبھال کے بات کرو کبھی تمیز سے بھی بول لیا کرو"۔۔۔عروش نے اسے چپ ہونے کا اشارہ کیا "اور تمہاری امی ٹھیک کہتی ہیں کہ میری گز بھر کی زبان ہے مجھے بولنے کی ذرا تمیز نہیں ہے وہ ٹھیک کہتی ہیں اب تم جا سکتے ہو"۔۔۔اس نے کہہ کر دروازے کی طرف اشارہ کیا

"مجھے تمہارے منہ نہیں لگنا میں یہاں کام سے آیا ہوں چاچو کا فون دو مجھے وہ اپنا فون گھر ہی بھول گئے ہیں"۔۔۔وہ اپنی خفت چھپاتا بولا "کیوں تمہارے ہاتھ ٹوٹ گئے ہیں جب لینے تمہیں بھیجا ہے تو ڈھونڈ بھی خود لو" عروش کہہ کر دروازے سے ہٹ گئی عبیر نے کھا جانے والی نظروں سے عروش کو دیکھا اور اندر آگیا مناہل بھی اندر آنے لگی "تم بھی اندر آؤ گی ویسے دروازے پہ اتنی بے عزتی ہونے کے بعد اکثر لوگ دروازوں سے ہی واپس چلے جاتے ہیں"۔۔۔عروش نے طنزیہ کہا مناہل نے

دور صوفے کے پاس کھڑے عبیر کو دیکھا "بول لو عبیر نہیں سنے گا وہ کافی دور ہے ہم سے"۔۔۔
عروش سمجھ گئی تھی وہ کیوں عبیر کو دیکھ رہی ہے
"عروش تم آج بھی اتنی ہی بد تمیز ہو مجھے لگا تھا تم بدل گئی ہو گی پیار میں ٹھکرا جانے سے تو لوگ ٹوٹ جاتے ہیں پر تم کمال ہمت والی ہو بالکل نہیں بدلی"۔۔۔مناہل بھی اپنے اصلیت پہ آنے لگی
عروش کو مناہل کی بات بری لگی وہ اسکے زخم دکھانے لگی تھی پر وہ ہنسی "اب تم لگ رہی ہو
مناہل"عروش نے انگلی اسکی طرف اٹھا کہ سر ہلایا" میں تو چلو جیسی بھی ہوں۔بدلی تو تم بھی نہیں آج بھی اتنی ہی کالی چپکو اور بے عزتی پہ بھی مسکرانے والی باہمت لڑکی ہو" عروش نے اسکو نیچے سے اوپر دیکھ کر کہا پھر اسکی نظر اسکے بالوں پہ ٹھہر گئی "ارے یہ تمہارے بال تو وقت کے ساتھ ساتھ اترتے جا رہے ہیں لگتا ہے تم بوڑھی ہوتی جارہی ہو عبیر پہ اب ڈوروں کی تعداد بڑھا دو ورنہ عبیر کی حسرت لے کر ہی مر جاؤ گی بوڑھاپے میں زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا"۔۔۔کہہ کر عروش نے خود ہی قہقہہ لگایا مناہل کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ عروش نے پیچھے عبیر کو دیکھا "کچھ مت کہنا عبیر آرہا ہے شاباش پہلے جیسی ہوجاؤ ایسے جیسے تمہاری بے عزتی ہوئی ہی نہیں مسکراؤ جلدی"۔۔۔عبیر ان کے پاس آگیا تھا اور مناہل مسکرا دی عروش نے داد دینے والے انداز سے مناہل کو دیکھا پھر عبیر کی طرف متوجہ ہوئی "مل گیا فون"۔۔؟؟ عبیر نے ایک خاموش نگاہ عروش پہ ڈالی "تم بائیک کے پاس جاؤ میں آرہا ہوں"۔۔۔عبیر نے مناہل کو کہا مناہل کا دل بالکل نہیں تھا جانے کا پر وہ پھر بھی چلی گئی
"تم بہت پچھتاؤ گی عروش"۔۔۔اس نے عروش کے سامنے انگلی اٹھائی "میں بہت پہلے سے پچھتا رہی ہوں تم میری فکر مت کیا کرو جاؤ تمہارا انتظار کر رہی ہے"۔۔۔عروش نے اسکی انگلی پیچھے کر کے کہا

"گھر آئے مہمان کا ہی احترام کر لیتی مجھے تو پتہ ہے تمہاری عادت کا مناہل سے بد تمیزی کرنے کی کیا ضرورت تھی"۔۔؟؟؟ عروش نے بڑی بڑی آنکھوں کو مزید بڑا کیا "اوہ تو بندر کو بندری کی بے عزتی بری لگی"۔۔۔؟؟ اس نے ساتھ سر بھی ہلایا "وہ کیا ہے نا عبیر میں تمہاری نحوست تو اس گھر میں برداشت کر سکتی ہوں پر یقین کرو دو دو منحوس مجھ سے ایک ساتھ برداشت نہیں ہوتے"۔۔۔ اسنے معصومیت سے کہا اور خاموش ہوگئی عبیر نے غصے سے عروش کو دیکھا "میں منحوس ہوں"۔۔۔؟؟ اسے جیسے یقین نہ آرہا ہو عروش کی اس نئی پیشنگوئی پہ عروش کو عبیر کے اس طرح پوچھنے پہ بہت ہنسی آئی پر وہ ہنسی نہیں "نہیں تم نہیں ہو میں نے تو مناہل کو کہا تھا دو تو میرے منہ سے نکل گیا"۔۔۔اسے عبیر بہت بھولا لگا اسے ترس آگیا عبیر پہ "بس کردو جانتا ہوں تمہیں"۔۔۔ اس نے سر جھٹکا وہ اب سچ میں نرم پڑگیا تھا اسے عروش جتنے جواب نہیں آتے تھے یہ بات عروش بھی اچھی طرح جانتی تھی اس لیے وہ خاموش ہوگئی "وہ تمہارا انتظار کررہی ہے جاؤ"۔۔۔عبیر نے سر ہلایا "جا رہا ہوں اس کے ساتھ"۔۔۔اس نے ساتھ پہ زور دے کر کہا اور مناہل کے پاس چلا گیا بائیک اسٹارٹ کی مناہل بیٹھ گئی ساتھ ہی اسنے عبیر کے کاندھے پہ ہاتھ رکھا اور فتحانہ مسکرا کہ عروش کو دیکھا عروش نے ہاتھ پورا کھول کر پانچوں انگلیوں کا تحفہ مناہل کی طرف کردیا جسے لوگ لعنت کہتے ہیں مناہل پہلے تو دنگ رہ گئی پھر اسنے جلدی سے عبیر کو دیکھا شکر اسکا چہرہ آگے تھا عروش کو لعنت دیتے عبیر نے نہیں دیکھا تھا ورنہ مناہل کی کیا عزت رہ جاتی مناہل نے سکون کا سانس لیا عبیر نے بائیک چلا لی تھی مناہل عبیر کے اور قریب ہوگئی اور عروش پیچھے کھڑی جل رہی تھی

"اللہ کرے یہ منحوس ماری گر جائے اور مر جائے"۔۔۔اسنے غصے سے مناہل کو دیکھ کر کہا اور پھر۔۔۔قدرت نے عروش کی سن لی عبیر نے پیچھے کھڑی عروش کو دیکھنے کے لیے گردن گھمائی اور بے دھیانی میں اسکی شرٹ دروازے میں الجھ گئی کلچ سے ہاتھ ہٹ گیا بائیک پہلے گیر پہ تھی اس لیے اچانک سے وان ویل ہوگئی آگے کا ٹایر اٹھ گیا عبیر خود تو سنبھل گیا پر پیچھے بیٹھی مناہل نہ سنبھل پائی اور دھڑام سے گر گئی اور عروش اچھلی منہ پہ دونوں ہاتھ رکھے اور جتنی زور سے ہوسکا ہنسی اور ساتھ بھاگ کہ باہر آئی "لگی تو نہیں"۔۔۔عروش کے لیے پوچھنا بہت مشکل تھا وہ ہمدردی کرنا چاہتی تھی پر دانت پورے باہر تھے عبیر نے بائیک جلدی سے سائیڈ پہ لگائی اور مناہل کو اٹھایا شاید مناہل کے سر میں دیوار لگی تھی پہلے تو وہ اپنا سر مسل رہی تھی پر عبیر کے اٹھاتے ہی وہ سنبھل گئی سب درد بھلا کے پھر مسکرائی کتنا مشکل تھا اب مسکرانا "میں ٹھیک ہوں عبیر جی"۔۔۔عروش کا دل کیا وہ اب مناہل کی آرتی اتار ہی لے "کیسے نہیں لگی تمہارے گرنے کی آواز مجھے وہاں تک آئی تھی" عروش نے دروازے کی طرف اشارہ کیا "بتا دو اگر کہیں چھوٹ لگی ہے تو یہ ڈاکٹر ہیں"۔۔۔عروش بڑی مشکل سے اپنی ہنسی دبا کر بول رہی تھی "مجھے پتہ بتانے کا شکریہ میں ٹھیک ہوں عبیر جی چلیں گھر چلتے ہیں"۔۔۔مناہل نے دانت پیس کر کہا عبیر نے اثبات نے سر ہلادیا اور بائیک دوبارہ اسٹارٹ کرلی "دھیان سے بیٹھنا کبھی دوبارہ"۔۔۔مناہل کے کان میں سرگوشی کی مناہل نے عروش کو کھاجانے والی نظروں سے دیکھا اور عروش ہنستی ہوئی اندر چلی گئی اسے نہیں پتہ تھا کہ اس وقت اسکی دعا اتنی قریب سے سن لی جائے گی ادھوری سنی گئی پر مزہ اسے بہت آیا

_____&&&&&&&&&&&&&&&&_____

جب وہ گھر واپس آ گئے تو مناہل بولی"عبیر جی آپ پلیز اندر مت بتانا کہ میں گر گئی تھی سب یونہی پریشان ہوں گے"۔۔۔پریشان کس نے ہونا تھا مناہل کو پتہ تھا سب ہنسے گے اس لیے اپنی عزت بچانے کے لیے اس نے عبیر کو منع کر دیا "تم سچ میں ٹھیک ہونا"۔۔۔؟؟ عبیر نے فکر سے پوچھا "جی جی میں ٹھیک ہوں آپ فکر نہ کریں"۔۔۔عبیر سر کو خم دے کر اندر چلا گیا اس کے اندر جاتے ہی مناہل درد سے کراہی "ہائے میرا سر" اس نے اپنا سر پکڑا "لگ رہا ہے پھٹ گیا"۔۔۔اس نے سر کو ٹٹولا سر میں گٹھلی سی بن گئی تھی جو دبانے سے دکھ رہی تھی پر وہ ایک بار پھر نارمل ہوئی مسکرائی اور اندر آگئی۔۔۔

"گر کے آرہی ہو"۔۔۔؟؟ ارتیج نے اسے راہ داری میں روک لیا عبیر سلمان کے پاس چلا گیا تھا مناہل بیچاری اچانک پوچھے جانے پہ سٹپٹا گئی "ن۔۔نہ۔۔نہیں تو۔۔میں تو نہیں گری کہیں"۔۔۔۔وہ ٹوٹا پھوٹا سا بولی "کپڑوں سے تو ایسا ہی لگ رہا ہے"۔۔۔ارتیج نے جانچتی نظروں سے اسکے کپڑے دیکھے "یہ"۔۔۔"یہ تو میں دیوار کے ساتھ کھڑی ہوگئی تھی تو شاید مٹی لگ گئی میں آنٹی کے پاس جارہی ہوں"۔۔۔۔وہ کہہ کر جلدی جلدی لاؤنج میں چلی گئی "بھاڑ میں جائے"۔۔۔ارتیج نے شانے اچکا دیئے کھانا لگ چکا تھا سب نے مل کر کھانا کھایا سلمان نے عروش کو کال کر کے بتا دیا تھا کھانے کا اس نے بس "ٹھیک ہے" کہہ کر فون بند کر دیا کھانے سے فارغ ہوکر زینت صائمہ تائی اور سلمان کمرے میں چلے گئے سلمان سے چھوٹے بھائی بھی اپنی فیملی کے ساتھ آگئے تھے اب سارے بڑے کمرے میں تھے سلمان سے چھوٹے بھائی صمد اپنی بیگم مینا کے ساتھ ڈبل صوفے پہ بیٹھے تھے صائمہ تائی بیڈ کے سرہانے کی طرف، سلمان اور زینت انکے سامنے بیٹھے تھے ساری باتیں ہوگئی تھیں اب

بس سلمان نے حسام وغیرہ کے بارے میں بات کرنی تھی "بھابھی میں نے آپ سے ایک اور بات بھی کرنی تھی"۔۔۔؟؟ صائمہ نے تنی بھنوں سے سر کو خم دیا "وہ بھابھی میں کہہ رہا تھا کہ اگر آپ"۔۔۔صائمہ نے انکی بات درمیان میں ہی کاٹی "اتنی لمبی تمہید کیوں باندھ رہے ہیں دیور جی کھل کے بتائیں آپ کی بات کو ہمیشہ کی طرح اہمیت دی جائے گی"۔۔۔وہ تمکینت سے بولیں سلمان نے انہیں دیکھا کیا کبھی اسی عورت نے بھائی کے مرنے کے بعد ان کی بات کو اہمیت دی تھی۔۔؟؟ جو آج اتنی سینہ زوری سے کہہ دیا خیر ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں تھا تو انہوں نے بات کا آغاز کیا "میں چاہ رہا تھا کہ آپ شادی میں راحت اور اسکے بیٹے کو بھی بلا لیں کافی وقت ہوگیا ان سب سے ملے ہوئے دور کی کزن کو بہن بنا کے لائے تھے اسکی بیوگی کے بعد اور اتنا دور کردیا کہ بات سالوں تک پہنچ گئی صائمہ کے چہرے پہ ہلکی سی ناگواری آئی "انہوں نے بھی تو کبھی ہم سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی"۔۔۔۔

"شاید آپ بھول رہی ہیں جتنے ربطے ہوئے وہیں سے ہی ہوئے یہاں سے تو بس رسمیں نبھائی گئیں"۔۔۔۔سلمان اپنی تلخی نہ چھپا پائے

"مرضی ہے تمہاری بلا لو مجھے کوئی مسئلہ نہیں"۔۔۔۔انہوں نے ہاتھ جھلا کے کہا "میں انہیں اپنے گھر ہی رکھوں گا"۔۔۔صائمہ نے اثبات میں سر ہلا دیا "جیسا تمہیں ٹھیک لگے"۔۔۔صائمہ کے سر سے جیسے بوجھ اتر گیا ہو سلمان نے ان سے حسام کی امی کا نمبر لیا اور گھر کے لیے روانہ ہوگئے

_____&&&&&&&&&&&&&&&_____

وہ آج پھر اپنے کمرے میں بیٹھا تھا سامنے ڈائری رکھی تھی بیڈ پہ ہی رات کا کھانا رکھا تھا جو اس نے خود آکر بنایا تھا

18 اگست۔۔۔۔

آج کا دن بھی ہروز جیسا ہی تھا وہی صبح اٹھانا اپنے کام کرنا پھر اپنے کام پہ چلے جانا وہاں دیوانوں کی طرح لوگوں کے رش میں اپنی تنہائی دور کرنے نکل پڑنا پر میں اتنے لوگوں میں بھی اکیلا ہی رہتا ہوں میرے اندر کا خالی پن مجھے کسی طرح سکون نہیں لینے دیتا آج بھی میں نے موبائل کو بار بار نکال کہ دیکھا کہ شاید پاکستان سے کوئی کال آئی ہو پر نہیں اور جتنی دفعہ موبائل بجا میں نے سارے کام چھوڑے کے موبائل کو اٹھایا پر جب اس پر ہر روز کے نمبر دیکھتا ہوں تو دل بری طرح سے اداس ہو جاتا ہے میں آج امی کی قبر پہ گیا تھا بہت دل کر رہا تھا رونے کو وہاں جا کہ میں امی کی قبر کے پاس بیٹھ کہ بہت دیر تک روتا رہا میں جب بھی امی کی قبر پہ جاتا ہوں تو یوں لگتا ہے کہ امی میرے سامنے بیٹھی ہیں اور مجھے دیکھ رہی ہیں مجھے سن رہی ہیں اور میں اس احساس کو محسوس کرتے اپنے دل کی ساری باتیں کہہ دیتا ہوں آج میں نے جعفر سے پوچھا "جعفر کوئی ایسا وظیفہ ہے جس سے دل کی تمنا جلدی پوری ہوجائے"۔۔۔؟؟ اس نے مجھے غور سے دیکھا مجھے پتہ تھا کہ میں غلطی کر رہا ہوں اس سے پوچھ کے پر میرے پاس ایک وہی تو ہے جس سے میں چار باتیں کر لیتا ہوں "کیوں تم نے کونسی تمنا پوری کرنی ہے"۔۔۔؟؟؟ میں نے اسے بیزاریت سے دیکھا "جتنا پوچھا ہے اتنا بتاؤ"۔۔۔اس

نے کچھ سوچتے ہوئے سر ہلایا پھر بولا "میری امی کہتی ہیں تین بار یٰسن شریف پڑھ کہ دعا کی جائے تو اللہ دعا بہت جلد سن لیتے ہیں"۔۔۔اسکی بات سن کے میں خاموش ہوگیا جعفر اپنی عادت سے مجبور بعد تک بولتا رہا پر میں ایسا ہوگیا جیسے مجھے کچھ سنائی ہی نہیں دیتا سوچ رہا ہوں کل جب فجر کی نماز پڑھوں گا تو ساتھ یہ وظیفہ بھی کرلوں گا اس لیے آج جلدی سو رہا ہوں

خدا حافظ۔۔۔۔۔۔

اس نے ڈائر بند کی اور کھانا اٹھا کہ باہر بالکون میں آگیا وہاں رکھی کرسی پہ بیٹھ کر کھانا کھانے لگا دوبئ کی سر اٹھائے روشن عمارتیں اپنا جلوہ بکھیر رہی تھیں وہ انہیں دیکھنے لگا

_____&&&&&&&&&&&&&&&_____

گھر واپسی پہ سلمان کی امید کے عین مطابق عروش بڑا سا منہ بنا کہ بیٹھی تھی سلمان مسکرائے "تو ہماری لاڈو ہم سے ناراض ہوگئ"۔۔۔؟؟ انہوں نے عروش کو شفقت سے اپنے سینے سے لگا لیا زینت سینگل صوفے پہ بیٹھ گئ تھیں عروش نے کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ خاموش رہی "اچھا اب بابا کی جان مانیں گی کیسے"۔۔۔؟؟ عروش نے ہلکے سے سر اٹھایا

"نوڈلز بنا کے لائیں ابھی"۔۔۔وہ ناراض ناراض سی گویا ہوئی تھی

"عروش بابا تھکے ہوئے ہیں میں بنا کے لا دیتی ہوں"۔۔۔زینت کہہ کر اٹھنے لگیں "بس پھر مجھے نہیں کھانے"۔۔۔عروش نے فیصلہ سنایا "میں جا رہا ہوں بھئ آپ رہنے دیں یہ میرا اور میری چڑیا کا معاملہ ہے اور عروش کے بابا اسکے لیے کبھی نہیں تھکتے"۔۔۔سلمان نے زینت کو کہا اور عروش ہلکا

سا مسکرا دی "اگر میری بیٹی نے باہر جا کے کھانا کھانا ہے تو ہم اب بھی باہر چل کے کھانا کھالیتے ہیں"۔۔۔عروش نے ناں میں سر ہلایا "نہیں اب میں نے نوڈلز ہی کھانے ہیں اور وہ بھی آپ کے ہاتھ سے بنے ہوئے"۔۔۔۔سلمان عروش کے سر پہ ہاتھ پھیر کے مسکراتے ہوئے کھڑے ہوگئے "میں بھی آتی ہوں بابا"۔۔۔عروش بھی انکا بازو پکڑ کہ کچن میں چلی گئی زینت سے اکیلے لاؤنج میں بیٹھا نہ گیا تو وہ بھی کچن میں آگئیں عروش کیچن کے کاؤنٹر پہ بیٹھ گئی سلمان نے فریج سے سیب نکالا اور عروش کو دے دیا "تب تک یہ کھاؤ بابا ابھی بنا دیں گے"۔۔۔عروش نے گردن ایک طرف جھکا کر سلمان کو دیکھا اسے اپنے بابا پہ بہت پیار آیا کتنی فکر کرتے ہیں وہ عروش کی ہمیشہ اسے اپنی جان سے ذیادہ چاہا اور اسکی ہر ضد کو پورا کیا اور عروش نے کیا کیا ایک عبیر کی وجہ سے انہیں کتنا پریشان کیا وہ دن کتنے برے تھے عروش ٹوٹ تو گئی تھی پر اسے دوبارہ بنانے کی کوشش میں اسکے والدین نے جتنی اذیتیں سہی ہیں اس کا نعم البدل عروش کبھی نہیں چکا پائے گی عروش کاؤنٹر سے نیچی اتری اور اپنے بابا کے گلے لگ گئی

"بابا آپ بہت اچھے ہیں"۔۔۔۔عروش کی آواز بھراسی گئی تھی سلمان نے حیرت سے زینت کو دیکھا اور پھر عروش کو دیکھنا چاہا پر اسنے اپنا چہرا چھپایا ہوا تھا زینت بھی کچھ حیران سی تھیں وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوگئیں سلمان نے عروش کا سر سہلایا "کیا ہوا عروش سب ٹھیک ہے"۔۔؟؟ انہوں نے نرمی سے پوچھا "بابا سب ٹھیک ہے بس آپ بہت اچھے ہیں"۔۔۔اس نے سلمان کو ایسے پکڑ رکھا تھا جیسے وہ ابھی اسے چھوڑ جائیں گے وہ مسکرائے "اور جب تم مجھے غصے میں کہتی ہو کہ آپ جائیں یہاں سے آپ برے ہیں میرے بابا نہیں ہیں آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے گندے بابا"۔۔۔۔انہوں نے عروش

کو چھیڑا زینت نے عروش کے کاندھے پہ ہاتھ رکھا ہوا تھا "بابا تب میں چھوٹی تھی اب تو نہیں کہتی"۔۔۔وہ اب کی بار نروٹھے پن سے بولی "تم آج بھی میرے لیے اتنی ہی چھوٹی سی عروش ہو جو بات بات پہ اپنے بابا سے لڑتی اور ضدیں کرتی ہے"۔۔۔

"اچھا بس کریں آپ دونوں اب یہ بھارت ملاپ نوڈلز جل جائیں گے"۔۔۔زینت کی بات پہ عروش اور اسکے بابا نے چونک کے فرائنگ پین کو دیکھا جس میں نوڈلز کا پانی سوکھنے والا ہی تھا سلمان نے جلدی سے اور پانی نوڈلز میں ڈال عروش دوبارہ کاؤنٹر پہ بیٹھ گئی آنکھوں کی نم اس نے اپنے اندر ہی اتار لی تھی۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&_____

صائمہ تائی کے گھر میں ایک الگ ہی شور برپا تھا ثمن مناہل ارتج اور صائمہ تائی ایک وقت اور ایک ساتھ بول رہی تھیں اب یہ نہیں پتہ چل رہا تھا کہ کون کس سے مخاطب ہے سامنے شادی کے کپڑے پھیلا کہ وہ ایک ایک کپڑے کی جانچ پرکھ کر رہی تھیں مناہل اب کچھ بہتر فیل کر رہی تھی سر میں درد اب بس ہاتھ لگانے سے ہوتا تھا ارتج ابھی بھی اسے کچھ مشکوک نظروں سے دیکھ رہی تھی اسکی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ کچھ تو ہوا ہے مناہل کے ساتھ پر کیا۔۔؟؟ یہ وہ پتہ نہیں لگا پا رہی تھی عبیر لاؤنج کے کونے میں کرسی پہ بیٹھا تھا وہ ٹی وی میں اپنی پوری توجہ کرنا چاہتا تھا پر صائمہ اور انکی بیٹیوں کی آوازیں بڑھتی جا رہی تھیں "آپ لوگ ہلکا نہیں بول سکتیں"۔۔؟؟ آخر عبیر چلا اٹھا لاؤنج میں ایک دم سب کو سانپ سنگھ گیا "میرے سر میں درد ہونے لگ گیا ہے آپ لوگوں کی آوازوں سے پلیز ہلکا بولیں پلیز"۔۔۔وہ غصے سے کہتا ریموٹ رکھ کے لاؤنج سے باہر چلا گیا سب

نے ایک دوسرے کو دیکھا کہ یہ بات اتنا غصہ ہونے والی تو نہیں تھی پر عبیر اتنا غصہ کیوں ہو گیا۔۔؟ پر مناہل کچھ کچھ سمجھ گئی تھی اور ارتیج ساری بات ہی سمجھ گئی تھی عبیر جب بھی عروش سے مل کہ آتا تھا یوں ہی چڑا چڑا رہتا تھا وہ جاتا عروش کو پریشان کرنے تھا پر ایک کسک اپنے دل میں ہی لے کے آتا عروش جتنا عبیر سے دور ہورہی تھی عبیر اب اتنا ہی بے چین ہوتا جا رہا تھا ارتیج کچھ دیر لاؤنج میں بیٹھی رہی پھر خاموشی سے اٹھ کہ عبیر کے پیچھے چلی گئی صائمہ تائی اور ثمن تو اپنی باتوں میں ہی لگی رہی پر ارتیج کے جانے کی آہٹ سے مناہل کے کان کھڑے ہوگئے اور اب وہ منتشر سی بیٹھی تھی پھر ہولے سے کھڑی ہوئی "آنٹی میں ابھی آتی ہوں"۔۔۔اس نے صائمہ کو مخاطب کیا "کہاں جارہی ہو کپڑے نہیں دیکھ رہیں۔"؟؟؟ صائمہ نے ہاتھ میں پکڑا کام دار سبز رنگ کا دوپٹہ ایک طرف رکھ دیا اور دوسرا فروزی رنگ کا اٹھا لیا انکا لہجہ مصروف سا تھا "بس آرہی ہوں اپنے کپڑے الماری میں رکھ کے"۔۔۔اسنے گیسٹ روم کی طرف اشارہ کیا صائمہ نے سر ہلا دیا۔مناہل گیسٹ روم کی طرف چل دی پھر پیچھے مڑ کے دیکھا صائمہ اور ثمن ایک بار پھر مصروف ہوگئی تھیں اور مناہل نے مواقع کا فائدہ اٹھایا اور چھت پہ چلی گئی۔۔۔

وہ متلاشی نظروں سے کمروں میں جھانکتی چل رہی تھی پھر کچھ دور سے آتی آوازوں نے اسکے قدم روک دیئے وہ پہلے وہیں کھڑی اندازہ کرتی رہی کہ آواز کس کی ہے پھر کچھ ذہن پہ دباؤ دینے سے وہ لہجوں سے زبانوں اور پھر زبانوں سے جسموں تک پہنچ گئی وہ آواز عبیر اور ارتیج کی تھی جو چھت پہ بنے ایک الگ اور آرٹی فیشل لان سے آرہی تھی سبز کارپیٹ آرٹیفیشل پھولوں اور پتوں سے سجا

جہاں ایک جھولا بھی رکھا تھا مناہل خاموش قدموں سے چھت کی دیوار سے جا لگی آوزیں اب صاف سنائی دے رہی تھیں

"میں برا کر رہا ہوں عروش کے ساتھ میں"۔۔۔؟؟ عبیر دبے دبے غصے سے بول رہا تھا "نہیں بھائی میں یہ نہیں کہہ رہی پر اس دن غلطی تو آپکی اور امی کی ہی تھی نا"۔۔۔؟؟ اریج نرمی سے بول رہی تھی "کیا غلطی تھی میری اور امی کی یہ ہی کہ اس کے یوں تماشا لگانے سے اسے روک دیا یہ کہہ دیا کہ ابھی وہ یہاں سے چلی جائے"۔۔۔عبیر کا لہجہ سوالیا تھا مناہل دم سادھے سن رہی تھی اس نے ذرا سی آنکھیں نکال کر اس لان میں بیٹھے عبیر اور اریج کو دیکھا انکے چہرے اسے کچھ واضح نظر نہیں آرہے تھے پر الفاظ سنائی دے رہے تھے اتنا کافی تھا "بھائی آپ نے اسے کہا نہیں تھا آپ نے اسے ہاتھ پکڑ کہ نکالا تھا"۔۔۔

"تو وہ جو میرا گریبان پکڑ کہ کھڑی تھی اسے کرنے دیتا لوگوں کے سامنے خود کو ذلیل"۔۔؟؟ وہ تلخی سے بولا "بھائی وہ ذلیل کر رہی تھی"۔۔؟؟ اریج کو جیسے اس بات سے صدمہ ہوا وہ پھر بولی"بھائی وہ خود ذلیل ہو رہی تھی آپ نے اس وقت اسکی بد تمیزی تو دیکھ لی یہ نہیں دیکھا وہ کتنا ڈری ہوئی ہے اسکے لہجے کی لرزش کیوں نہیں جان پائے آپ اس نے گریبان پکڑا تھا پر اسکا سوال کیا تھا یہ بتائیں آپ"۔۔۔؟؟ وہ اتنا کہہ کر خاموش ہوگئی وہ چاہتی تھی کہ اس بات کا جواب عبیر دے پر عبیر خاموش رہا اریج اداس سا مسکرائی "اس کا سوال تھا عبیر بتاؤ تم نہیں چاہتے مجھے کہہ دو کہ نہیں چاہتے میں چلی جاؤں گی"۔۔۔عبیر نے اریج کی بات کاٹی "تم یہ باتیں کیوں کر رہی ہو ان باتوں کا اب کرنے کا مقصد کیا ہے"۔۔؟؟ اریج نے عبیر کا چہرہ غور سے دیکھا "آپ نے اس وقت جواب کیوں

نہیں دیا کہ آپ اسے چاہتے ہیں یا نہیں کیوں خاموش رہے"۔؟ "کیوں اسکا ہاتھ پکڑ کہ گھر سے نکال دیا یہ کیوں نہیں کہا کہ نکل جاؤ میں نہیں چاہتا تمہیں"۔۔؟؟ ارتج کی نظریں عبیر کو بہت گہرائی سے دیکھ رہی تھیں عبیر نے پہلو بدلا "میں نے اسے بعد میں کہہ دیا تھا"۔۔۔اب کی بار عبیر کا لہجہ کمزور سا تھا "کیوں انکار کرنے میں آپ کو اتنا سوچنا پڑا کیوں پھر اسکے ایک ہفتے بیمار رہنے پہ آپ سر درد کے شکار رہے اور کیوں جاتے تھے امی اور سب کے سونے کے بعد باہر"۔۔؟؟ عبیر نے رنگ اڑتے چہرے سے ارتج کا کو دیکھا پھر وہ سنبھالا "م۔میں۔۔میں باہر عروش کے گھر نہیں جاتا تھا میں دوستوں کے ساتھ جاتا تھا"۔۔۔ارج نے جانچتی نظروں سے عبیر کو دیکھا "ہم سے چھپ کے امی سے چھپ کے"۔۔؟؟ عبیر کھڑا ہو گیا مناہل فوراً دیوار کی اوٹ میں ہوگئی "ارتج تم ابھی چھوٹی ہو تمہیں نہیں پتہ کچھ تم ان سب سے دور رہو اور جو لڑکی میری ماں کی عزت نہیں کر سکتی میں اسے اپنی عزت نہیں بنا سکتا"۔۔۔وہ حتمی لہجے میں بولا "میں یہ نہیں کہتی کہ امی غلط ہیں بس میں یہ کہتی ہوں ٹھیک کوئی بھی نہیں اور آپ کی جیسی حالت ہے آپ بہت جلد عروش کے مریض بنیں گے پھر علاج کے لیے آپ کو جانا پڑے گا اس کے پاس ابھی آپ کو یقین ہے کہ وہ آپکی ہے اور یقین کریں وہ ہے ہی آپ کی پر یہ بھی ایک الگ بات ہے کہ کون ماں باپ اپنی اکلوتی بیٹی کو کسی کا روگ لے کر زیادہ دن تک بیٹھنے دیں گے وہ نکل پڑیں گے زمانے سے وہ تمام خوشیاں چن لائیں گے جس سے انکی بیٹی کی جھولی بھر کے اسے رخصت کیا جائے"۔۔۔ارتج جانے کے لیے پلٹی پھر رکی "میں انتی چھوٹی نہیں ہوں بھائی آپ شادی کر رہے ہیں میری سیانیوں کی شادیاں ہوتی ہیں میں اب فرق جاننے لگی ہوں کہ کون کس کے لیے بے چین ہے اللہ اس ضد کی جنگ میں آپ دونوں کو جتا دے ہارے

کوئی بھی دکھ مجھے ہی ہو گا ایک بھائی ہے ایک دوست جو بہنوں سے زیادہ عزیز ہے"۔۔۔ارتیج کہہ کر پلٹ گئی وہ سیڑھیوں کی طرف ہی آرہی تھی اور مناہل جلدی سے نیچے کی طرف بھاگ گئی اور کمرے میں چھپ گئی ارتیج جب نیچے چلی گئی تو وہ کمرے سے نکلی "تو پوری محبتوں کو ہوا دی جا رہی تھی پر ڈیئر ارتیج تم بس اپنا ٹائم ضائع کر رہی ہو ایک مہینہ پہلے میں کوئی تمہیں ابٹن مسلنے اور گھدوں کی طرح کام کرنے نہیں آئی، آئی ہوں تو جیتنے آئی ہوں یہ عبیر نامی میڈل تو میں ہی جیتوں گی پھر چاہے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے"۔۔۔مناہل نے شانے اچکائے اور اپنے بالوں کو پیچھے جھٹکتی نیچے چلی گئی۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&&&___

ایک نئی آگ تھی جو اب عبیر کے اندر جل اٹھی تھی ارتیج یہ کیا کہہ گئی تھی وہ بے چین لگتا ہے عروش کے بغیر۔؟؟ اسکے چہرے پہ اب عروش کے ہجر کی شکنیں پڑنے لگی تھیں "وہ آپ کی ہی ہے پر کون ماں باپ اپنی اکلوتی بیٹی کو کسی کا روگ لے کر زیادہ دن تک بیٹھنے دیں گے وہ نکل پڑیں گے زمانے سے وہ تمام خوشیاں چن لائیں گے جس سے انکی بیٹی کی جھولی بھر کے اسے رخصت کیا جائے"۔۔۔ارتیج کی یہ بات ایک پھندا بن کر عبیر کے گلے میں ڈل گئی تھی نہ جانے کیوں دل کے آخری بہت نچلے حصے میں ڈر سا پیدا ہو گیا تھا عروش کو اب اسکے ساتھ مناہل کے ہونے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑا تھا وہ اب عبیر کو کیوں نہیں دیکھتی کہیں وہ دور تو نہیں ہو رہی تھی "نہیں عروش کبھی مجھ سے محبت کرنا نہیں چھوڑ سکتی"۔۔اس نے دل میں اٹھنے والے اندیشوں کا چپ کروانا چاہا "اور اگر چھوڑ دی تو"۔۔؟؟ اسکے دل سے آواز آئی اور پھر اسکی ساری سوچیں منتشر ہو گئی پورا وجود اچانک

ہی پریشان ہو گیا تھا وہ اپنی حالت سے جھنجھلا سا گیا "آپ کی جیسی حالت ہے آپ بہت جلد عروش کے مریض بنیں گے پھر علاج کے لیے آپ کو جانا پڑے گا"۔۔۔ارتج کی بات اسکے ذہن سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی وہ کتنے کڑوے سچ کتنی آسانی سے کہہ گئی تھی "نہیں میں ٹھیک ہوں وہ آئے گی تو خود آئے گی میری امی سے معافی مانگے گی پھر میں اسے اپناؤں گا"۔۔۔وہ نفی میں سر ہلاتا نیچے چلا گیا

&&&&&&&&&&&&&&

ہمیشہ کی طرح کمرے میں اندھیرا کر کے وہ نازک ماہ رخ اس ستم گر کی یاد میں جل رہی تھی تصویر کو سامنے رکھے وہ تصویر کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے اگر نظر ہٹی تو اسکی زندگی کے دن گھٹ جائیں گے سانسوں سے ناانصافی تو وہ اس وقت کر سکتی تھی انہیں کچھ پل لینا بھول سکتی تھی پر تصویر سے نظر نہیں ہٹا سکتی تھی محبت بھی کتنا مجبور کر دیتی ہے نا انسان کو اسے دو آنکھوں میں پوری دنیا دیکھنا ایک جسم کو ساری دنیا مان لینا ایک کی مان کہ اپنی "میں" مار دینا ایک کے لیے اکیلا ہونا اور پھر اسکے چھوڑ جانے پہ عمر بھر اکیلے ہی ہو جانا آج کل جو محبت ہو رہی ہے مجھے اسکی سمجھ نہیں آتی ایک ہفتے ایک مہینہ لگتا ہے محبت ہونے میں اور پھر اس سے پوری پوری رات بات کرنا پورا پورا دن اسے سوچنا پھر ایک غیر اہم بات پہ اسے چھوڑ دینا اور ایسے چھوڑنا کہ وہ جیسے کبھی آپ کا تھا ہی نہیں پہلے اس سے بات کر کے نیند کا نہ آنا پھر اسے پورے کو چھوڑ کے چین کی نیند سو جانا پہلے اسے سوچنا اور عشقہ جملے کہنا پھر اسے چھوڑ کے اسے بے وفا کہنا ہرجائی کم ظرف اور اپنی محبت کا اہل ہی نہ ٹھہرانا کہ وہ تو اس لائق ہی نہیں تھا کہ اسے چاہا جائے میں پوچھتا ہوں کیا آپ اس لائق تھے کی آپ کو چاہا جائے ایک آپ کے چاہنے سے اگر کسی کی اہمیت بڑھ گئی ہے تو کسی کی توجہ نے آپ کو بھی تو خاص بنا دیا

جن سے محبت ہو وہ چھوڑ بھی جائیں تو بھی وہ بھلائے نہیں جاتے اور نہ ان کے لیے پتھر ہوا جاتا۔ہم پتھر زمانے کے لیے بن جاتے ہیں پر اس کے لیے ہم پھر بھی وہی موم رہتے ہیں جسے وہ جب چاہے اپنی من ماضی ڈھال لے محبت بہت مشکل ہوتی ہے کرنا اور پھر نبھانا پوری پوری عمروں کا سودا ہوتا ہے اور آجکل تو لوگ پل پل محبوب بدلتے پھرتے ہیں اور پھر بھی وہ محبت کر رہے ہیں کوئی کسی کو دوست بنا کہ چاہ کر چھوڑ دیتا ہے تو کوئی محبوب کہہ کر دوست رکھتا ہے یا محبت کریں یا دوستی کریں جو بھی کریں مخلص رہیں کسی کے ساتھ کھیلیں مت۔

عروش اپنے دھیان میں مگن تھی کہ اسکا فون بجا اس نے مجبوراً تصویر سے نظریں ہٹا لیں کیونکہ تصویر والے نے میسج کیا تھا عروش نے فون اٹھایا تو امید کے عین مطابق میسج عبیر کا ہی تھا عروش نے میسج کھولا "میرے سر میں درد ہورہا ہے اور درد بہت برا ہے سر پھٹنے والا ہے"۔۔۔عروش کا دل ڈوب کے ابھرا ایسا کیا ہوا تھا اسے جو اس نے عروش کو اپنے درد کا بتایا۔۔؟ عروش بے چین ہوگئی اب وہ جواب دے عبیر کو وجہ پوچھے اس سے۔؟ عروش ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ وہ کیا کرے اتنے میں ایک اور میسج آیا "مجھے پتہ ہے تم جواب نہیں دو گی خوب گن گن کے بدلے لے رہی ہو پر آج بہت دنوں بعد دل کر رہا ہے تم سے بات کرنے کو میں کال کرلوں مجھے سے لڑ لینا تم میں خاموش رہوں گا تم کہنا برا کہنا بہت برا کہنا مجھے پر بات کرلو مجھ سے"۔۔۔۔عروش کی آنکھیں بھیگ گئیں ہاتھ کانپنے لگے تھے وہ جواب لکھنا چاہتی تھی پر ہاتھوں کی لرزش ہر لفظ کو غلط لکھ رہی تھی عروش نے سر جھٹکا اس نے عبیر کا نمبر ڈائل کیا پہلی بیل پہ ہی کال اٹھا لی گئی عروش نے خود کو سنبھالا وہ اپنے

کمزور پڑتے وجود کو عبیر پہ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ عبیر کو یہ بات پتہ چلے کہ اسکا سر درد اب اسکے دل میں درد اٹھا رہا ہے

"ہیلو"۔۔۔؟؟ عبیر نے ہلا سا کہا عروش نے اپنی آنکھیں بند کیں ٹوٹ کے موتی بے مول ہوتے بیڈ پہ جا گرے عروش نے کوئی جواب نہ دیا تو عبیر پھر بولا "سن رہی ہو یا کال کر کے فون ایک طرف رکھ دیا میں نے کہ تھا کہ مجھے تم سے لڑائی کرنی ہے تم لڑنا میں تمہیں سنوں گا اب تم چپ رہو گی تو میں کیسے مان لوں کہ تم مجھے سن رہی ہو"۔۔۔عروش کی سانسیں بے ترتیب ہورہی تھیں وہ ہمت کر کے اپنے لہجے کی لرزش پہ قابو کرتی بولی "سر میں درد ہے تو دوائی لے لو اور سوجاؤ صبح تک ٹھیک ہوجائے گا"۔۔۔وہ مضبوط لہجے میں بولی "یہ کیوں نہیں کہا کہ آؤ عبیر میں دبا دیتی ہوں پہلے تو کبھی گولی کا مشورہ نہیں دیا"۔۔۔۔وہ اسی نرمی سے بول رہا تھا اور عروش کو سمجھ نہیں آرہی تھی کی عبیر کو ہوا کیا ہے "پہلے تم مجھے میرے لگتے تھے اس لیے حق جتا لیتی تھی اب تم میرے نہیں رہے اس لیے اب حق بھی جتانا چھوڑ دیا"۔۔۔اس نے اپنی موٹی آنکھیں چھت کی طرف کیں تاکہ آنکھوں کی نمی آنکھوں میں ہی جذب ہوجائے پر وہ کناروں سے بہتی کان کے جھمکوں سے لپٹتی بیڈ پہ گر گئی "کیوں اتنی ضدی ہو تم مان کیوں نہیں جاتیں"۔۔۔۔عروش نے کرب سے آنکھیں بند کیں وہ یہ کیوں نہیں مان لیتا کہ وہ عروش سے زیادہ ضدی ہے کیوں وہ جھکنا نہیں چاہتا جھکانا ہی چاہتا ہے "عبیر میں ایسی ہی ہوں اور ایسی ہی رہوں گی پر میں یہ نہیں کہوں گی کہ تمہیں مجھے ایسے ہی اپنانا پڑے گا تم مت اپناؤ مجھے، مجھے اب فرق نہیں پڑتا اور اگر تم کبھی اپنانے کا سوچو بھی تو مجھے میری انا کے ساتھ اپنانا میں آدھی ادھوری تمہیں کبھی نہیں ملوں گی آؤں گی تو سب ساتھ لاؤں گی عزت انا ضد ان میں سے

کچھ بھی چھڑواؤ گے تو عروش مر جائے گی پر آئے گی نہیں"۔۔۔دوسری طرف سے عبیر نے گہرا سانس لیا "اچھا ایک بات بتاؤ میں مر جاؤں تو دکھ ہو گا تمہیں"۔۔۔۔؟؟ عروش ششدر رہ گئی یہ کیسا سوال کر رہا تھا عبیر "بولو عروش روؤ گی یا تب بھی انا زادی بن کے بیٹھی رہو گی"۔۔۔؟؟ عروش نے اپنے آنسوں صاف کیے "بکواس نہ کرو میں اسی وقت آکر تمہارا منہ توڑ دوں گی اگر اب یہ فضول باتیں کیں تو"۔۔۔وہ غصے سے بولی تھی آواز بھرائی ہوئی تھی عبیر ہنسا "رو رہی ہو"۔۔؟؟ عروش سنبھلی "نہیں رو رہی تم یہ الٹی سیدھی باتیں نہ کرو میں سو رہی ہوں صبح اسکول جانا ہے میں نے"۔۔۔۔وہ مزید خود کو مضبوط نہیں کر پا رہی تھی "میرا سر کا درد ٹھیک نہیں ہوا عروش"۔۔۔وہ کسی معصوم بچے کی طرح بول رہا تھا "دوائی کھاؤ گے تو ٹھیک ہو جائے گا"۔۔۔۔عروش فون بند کرنا چاہتی تھی "میرے پاس دوائی نہیں ہے"۔۔۔وہ بات کرتے رہنا چاہتا تھا

"تو میں نے میڈیکل اسٹور کھول رکھا ہے تم ڈاکٹر ہو میں ٹیچر ہوں مجھے کیوں بتا رہو سر درد کا تم دوائی کھا لو کوئی ورنہ اپنی امی کو کہو وہ چائے بنا دیں گی تمہیں"۔۔۔۔عروش اپنے آنسوں صاف کر رہی تھی "ٹھیک ہے عروش بائے"۔۔۔۔اسکے بائے کہنے سے عروش کا دل ڈوبا اب پتہ نہیں وہ کب دوبارہ کال کرے گا۔۔؟؟ پتہ نہیں دوبارہ کب اسے عروش کی یاد آئے گی "عبیر"۔۔۔؟؟ وہ مدھم سا بولی عبیر نے فوراً جواب دیا "بولو"۔۔؟؟ وہ ایسے بولا جیسے آج وہ عروش کو سننے کے لیے بہت بے تاب ہو "دوائی لے لینا"۔۔۔عروش نے کہا دوسری جانب سے عبیر نے صرف " ممممم" کہا اور فون بند کر دیا عروش کو سمجھ نہیں آئی وہ خوش ہو یا روئے دکھ منائے یا عبیر کی کال آنے پہ خوشی منائے پر عروش نے رونے کو بہتر سمجھا اور لیٹ کہ کمبل منہ پہ ڈال کہ دبا دبا رونے لگی

&&&&&&&&&&&&&&&&

مناہل اپنے کمرے کا دراوزہ بند کر کہ بہت راز داری سے اپنی امی سے فون پہ بات کر رہی تھی چہرے پہ پورے زمانے کی چالاکی بھنوں کا تناؤ اور زبان کے ساتھ آنکھوں کے اشارہ اور ہاتھ ہلانا اس وقت وہ انتہائی تیز ترین لڑکی لگ رہی تھی

"کیا امی خاک کا سکون جب سے آئی ہوں بے عزتی کروا رہی ہوں گر وہ الگ پتہ نہیں اس عروش نے کیا پڑھ کے پھونکا کہ میں سنبھل ہی نہ سکی اور گر گئی اور امی ایک یہ آنٹی صائمہ کی ارتج قسم سے زہر لگتی ہے مجھے ہر وقت مجھ پہ نظر ہوتی ہے اسکی میں بہت مشکل سے اپنا آپ قابو کرتی ہوں"۔۔۔اس نے غصہ سے سر جھٹکا تھا دوسری طرف سے اسکی امی بولیں "بس ایسے ہی خود کو قابو میں رکھ پھر تو نے ان سب کو بھی قابو میں کرنا ہے عبیر اور صائمہ کی جتنی ہوسکے چاپلوسی کر ہمارا مطلب ان سے ہے میں تجھے صائمہ کی بہو بنے ہوئے دیکھنا چاہتی ہوں اور کوشش کرنا کہ عروش شادی میں بھی نہ آسکے صائمہ کو اسکی بے عزتی مت بھولنے دینا پھر دیکھنا کیسے سارے رستے صاف ہوتے ہیں"۔۔۔مناہل مکاری سے مسکرائی "آپ فکر ہی نہ کریں ایک بار اس گھر اور عبیر کے دل میں قدم جما لوں پھر دیکھنا سب کو نچاؤں گی بغیر گھنگھروؤں کے"۔۔۔کہہ کر ساتھ ایک جاندار قہقہہ بھی لگایا اور پھر ادھر ادھر کی باتیں شروع کر دیں یعنی اب مقابلہ سخت ہو گیا تھا حریف آگیا تھا اور حریف بھی اتنا خطرناک۔۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&

"یہ یہیں آکہ کر رہی ہے کہ میں کروں گی سارے کام ورنہ حرام ہو جو گھر میں ایک کام کو بھی ہاتھ لگاتی ہوں"۔۔۔ ثمن صائمہ تائی کے سامنے بیٹھی اپنا دل ہلکا کر رہی تھی "امی پورا دن فون میں لگی رہتی ہے کوئی کام اگر غلط سے کہہ بھی دو تو میری ساس فوراً کہے گی ارے یہ تو بچی ہے اسے کہاں سمجھ کام کی تم کر لو تم ٹھیک کرتی ہو یہ کرے گی تو بیگاڑ دے گی پتہ نہیں کھاتے وقت اس معصوم کو کیسے یاد رہ جاتا ہے کہ نوالہ منہ میں ہی ڈالنا ہے کیوں آنکھ میں نہیں ڈال لیتی میں تو کہتی ہوں اللہ کرے میری ساس اور میری نند دونوں کو ایک ساتھ موت آئے میری زندگی عذاب کر رکھی ہے حماد کوئی چیز لے تو آئیں میرے لیے یوں جل جل جاتی ہیں دونوں ماں بیٹیاں جیسے انہوں نے مجھے تاج محل لا دیا ہو"۔۔۔ ثمن بول کے خاموش ہوئی تو صائمہ نے بات شروع کی "تو کیوں پریشان ہوتی ہے پاگل تبھی تو تیری مان کہ عبیر کا رشتہ تیری نند سے کرنے کا سوچ رہی ہوں ایک بار میرے گھر آ تو جائے دیکھ پھر کیسی لگامیں ڈالتی ہوں دونوں ماں بیٹی پہ سیدھا نہ کر دیا تو بات رہی"۔۔۔صائمہ تائی نے پراعتماد لہجے میں کہا ثمن نے سر ہلا دیا تو مقابلہ سچ میں بہت سخت ہو گیا ایک اس گھر میں آکر سب کو نچانے کے خواب دیکھ رہی ہے تو گھر والے گھر میں لاکر سیدھا کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں یعنی رشتے جتنے قریب ہیں اتنے ہی کھوکھلے ہیں اور ان رشتوں کے لیے ایک شخص تڑپ رہا ہے حسام ہمارا حسام۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

اگلے روز شام کو سلمان کام سے آنے کے بعد لاؤنج میں بیٹھے تھے اور کچھ منتشر سے فون اور ہاتھ میں پکڑی پرچی کو دیکھ رہے تھے جس پہ ایک دوبئ کا نمبر لکھا تھا زینت بہت دیر سے انہیں ایسے

بیٹھے دیکھ رہی تھی پھر آخر پوچھ لیا "کیا سوچ کر پریشان ہورہے ہیں کرتے کیوں نہیں کال"۔۔؟؟؟ سلمان نے تھکا ہوا سانس خارج کیا "سوچ رہا ہوں کال کر کہ کیا کہوں گا کہ آج مجھے ان کی یاد کیسے آگئی"۔۔۔؟؟؟

"آپ کرلیں کال کوئی بات کریں تو مجھے دے دیجئے گا میں معافی مانگ لوں گی کہہ دوں گی ہماری غلطی ہے پر اب غلطی دور کرنا چاہتے ہیں رشتے نبھانا چاہتے ہیں"۔۔۔۔سلمان زینت کی بات پہ مسکرائے "نہیں معافی کی ضرورت نہیں پڑے گی راحت ایسی نہیں ہے میں کرتا ہوں کال"۔۔۔ان کے لہجے میں اعتماد تھا زینت نے سر ہلا دیا اتنے میں عروش بھی اپنے کمرے سے آگئی "کیا ہوا کسے کال کر رہے ہیں بابا"۔۔؟؟ اس نے سنگل صوفے پہ بیٹھ کہ پوچھا "تمہاری ایک پھوپو دوبئ میں رہتی ہیں راحت پھوپو انکو کال کر رہے ہیں اریج کی شادی میں بلانے کے لیے"۔۔۔زینت نے جواب عروش نے اکثر انکے بارے میں گھر میں ہونے والی باتیں سنی تھیں اسے اتنا تو پتہ تھا کہ اسکی اس پھوپو کے شوہر فوت ہوگئے تھے تو اسکے تایا ابو اور بابا انہیں ان کے بیٹے سمیت یہاں لے آئے پھر وہ یہاں کچھ عرصے رہیں اور دوبئ چلی گئیں پھر بس فون پہ ہی رابطہ ہوا عروش نے سمجھنے والے انداز سے سر ہلا دیا سلمان نے کال ملا کہ فون کان سے لگا لیا بیل جارہی تھی اور سلمان کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&_____

کال پہلی رنگ پہ ہی اوکے ہوگئی

"اسلام علیکم"۔۔۔؟؟ دوسری جانب سے نرم مردانہ آواز سلمان کے کانوں سے ٹکرائی تو ایک پل کے لیے انہوں نے فون کو دیکھا سلمان نے تو اپنی بہن راحت کو کال کی تھی پھر یہ مردانہ آواز۔۔؟؟ نمبر تو ٹھیک تھا

"کون"۔۔؟؟ سلمان نے پوچھا

"آپ کا بھانجا ماموں میں نے آپ لوگوں کی کال بہت انتظار کیا ہے"۔۔۔دوسری طرف سے بھرائی ہوئی آواز میں کہا گیا سلمان کچھ حیران ہوئے انہیں سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا کہے

"کچھ بولیں ماموں چپ نہ ہوں میں بہت ترسا ہوا ہوں کسی اپنے کی آواز سنے کے لیے"۔۔۔؟؟

دوسری طرف سے حسام نے کہا سلمان کچھ سنبھلے "کی۔۔کیسے ہو بیٹا"۔۔۔؟؟ زینت اور عروش دم سادھے سلمان کو دیکھ رہی تھیں

"ٹھیک نہیں ہوں ماموں آپ لوگ بہت یاد آتے ہیں جن کے پاس کچھ ہو وہ ہی انکا سب کچھ ہوتا ہیں ہمارا سب کچھ آپ لوگ ہی ہیں آپ لوگ کے بغیر کیسے ہوسکتے ہیں"۔۔۔؟؟ سلمان لاجواب سے ہوگئے حسام کی بات ان کے دل پہ لگی انکی آنکھوں کے گوشے پسیجنے لگے "بولیں نا ماموں کہا ہے آپ کو یہ کان بہت ترسے ہوئے ہیں چپ مت رہیں"۔۔۔حسام سے کچھ دیر کی خاموشی بھی برداشت نہیں ہورہی تھی "میرے بچے تمہاری امی کہاں ہیں میری ان سے بات کرواؤ"۔۔۔؟؟ سلمان کو اس اَن دیکھے حسام پہ بے اختیار بہت سارا پیار آیا ان سے جتنا پیار سے ہوسکا وہ بولے دوسری طرف کچھ پل خاموشی چھا گئی جیسے وہ ہمت جمع کر رہا ہو پھر وہ بولا "ماموں امی مجھے چھوڑ کے چلی گئیں دوسال

پہلے انکی ڈیتھ ہوئی تھی تب میں نے پاکستان کے ہر نمبر کو ٹرائی کیا پر سب بند تھے"۔۔۔حسام کا لہجہ بھیگ گیا تھا اور سلمان گنگ رہ گئے

ان میں جیسے ہمت ہی باقی نہ رہی ہو بولنے کی ایک منٹ میں زبان بے جان ہوگئی تھی "ماموں میری امی اپنے بھائیوں کو یاد کرتیں اس دنیا سے چلی گئیں وہ بہت یاد کرتی تھیں آپ لوگوں کو"۔۔۔وہ طنز نہیں کر رہا تھا نہ اسکا لہجہ تلخ تھا وہ سچ کہہ رہا تھا اور سلمان کو لگا جیسے ان کے سر پہ آسمان آگرا ہو ایک دم سے ہی گھر گھومنے لگا تھا کچھ بولنے کی جیسے سکت باقی نہ رہی ہو۔۔

"ک۔۔کی۔۔۔کیا"۔۔۔؟؟؟ سلمان کو اپنے کانوں پہ جیسے یقین نہ آیا "جی ماموں امی کو اس دنیا سے گئے دو سال ہوگئے انکی موت پہ میں نے پاکستان کے ہر نمبر کو ٹرائی کیا تھا پر سب بند تھے وہ بہت یاد کرتی تھیں آپ لوگوں کو"۔۔۔؟؟ دوسری جانب سانسیں ضبط سے بے ترتیب تھیں اور ادھر سلمان ششدر بیٹھ تھے یہ کیا ہو گیا۔۔؟؟ انکی بہن اب اس دنیا میں نہیں رہی۔۔؟؟ وہ انہیں چھوڑ کے چلی گئی اور اتنی خاموشی سے۔۔؟؟ یا پھر اتنے رابطوں کی مزاحمت کرتے۔۔؟؟ ہاتھوں میں لرزش آگئی تھی آنسوں آنکھوں سے بہنے لگے تھے عروش اور زینت دفعتاً پریشان ہوگئیں "کیا ہوا بابا"۔۔۔؟؟ عروش نے آگے بڑھ کے اپنے بابا کا ہاتھ پکڑا تو وہ جیسے ہوش میں آئے تھے

"م۔۔می۔۔میری بہن فوت ہوگئی زینت"۔۔۔۔وہ اتنا کہتے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگے تھے زینت خود انکی بات پہ دنگ رہ گئیں کال ابھی بھی چل رہی تھی اور دوسری طرف سے حسام مسلسل کچھ بول رہا تھا شاید اسے معلوم ہوگیا تھا کہ سلمان رونے لگ گئے ہیں "میری بہن ہمیں یاد کرتی اس دنیا سے چلی گئی"۔۔۔وہ بچوں کی طرح رو رہے تھے زینت کی آنکھیں بھی بھیگ گئیں تھی۔عروش نے

آج پہلی بار اپنے بابا کو یوں روتے دیکھا تھا اپنے بابا کو ایسے دیکھ کہ وہ تو ویسے ہی ہمت ہار گئی چند منٹوں میں کیا سے کیا ہوگیا شادیوں کی تیاری کرتے لوگ ماتم کرنے لگے تھے بہت دیر تک عروش کے بابا یونہی روتے رہے اور زینت اپنے آنسوں صاف کرتی انہیں حوصلہ دیتی رہیں عروش کو کچھ سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کرے۔۔؟ اس وقت وہ ایک ہی شخص کو کال کر سکتی تھی وہ تھا عبیر۔۔اس نے عبیر کا نمبر ڈائل کیا "ہیلو"۔۔۔؟؟ عبیر نے کال اوکے کرتے ہی پوچھا اس کے لیے یہ کسی معجزے سے کم نہیں تھا کے عروش نے اسے خود کال کی "عبیر تم ابھی گھر آسکتے ہو کوئی سوال مت کرنا پلیز جلدی آجاؤ اپنی امی کو بھی لے آنا"۔۔۔عروش نے ایک ہی سانس میں کہا

"پ۔پر۔۔ہوا کیا سب ٹھیک ہے"۔۔۔؟؟؟ عبیر پریشانی سے گویا ہوا

"عبیر ابھی جتنا کہا ہے کرو نا تم کیوں نہیں سمجھ رہے جلدی ہمارے گھر آؤ"۔۔۔عروش جھنجھلا کے بولی "ا۔۔چھا۔۔اچھا میں آرہا ہوں امی کو بھی لے کہ آتا ہوں تم پریشان نہ ہو"۔۔۔عبیر نے کہہ کر فون بند کردیا عروش دوبارہ اپنے بابا کے پاس بیٹھ گئی کال شاید کٹ گئی تھی اس لیے بار بار دوبئ کے نمبر سے کال آرہی تھی پر یہاں اچانک سے ہی اتنا ہنگامہ ہوگیا تو کسی کو فون اٹھانا یاد ہی نہیں رہا کچھ دیر میں عبیر اپنی امی سمیت عروش کے گھر موجود تھا "خیر تو ہے دیور جی کیوں روئے جا رہیں آخر ہوا کیا ہے"۔۔؟؟؟ صائمہ تائی کے چہرے پہ پہلی بار عروش نے اپنے بابا کے لیے پریشانی دیکھی تھی سلمان نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ زینت کی طرف گھومی "زینت تم بتاؤ ہوا کیا ہے ایسا"۔۔؟؟ صائمہ تائی جھنجھلا کے بولی تھیں "وہ۔۔بھابھی راحت باجی اس دنیا میں نہیں رہیں انہیں مرے دو سال ہوگئے آج سلمان نے دوبئ کال کی تو راحت کے بیٹے نے بتایا"۔۔۔صائمہ کے چہرے پہ افسوس

پھیل گیا عبیر سلمان کے کاندھے کو تھپک رہا تھا عروش کچن سے پانی لے کر آئی "بابا پانی پی لیں"۔۔۔عروش نے گلاس آگے کیا سلمان نے پانی کا گاس لے کر چند گھونٹ اندر اتاریں اور گلاس دوبارہ عروش کو دے دیا وہ اب کچھ سنبھل گئے تھے صائمہ تائی کی آنکھوں میں بھی آنسوں آگئے تھے کچھ دیر لاؤنج میں خاموشی چھائی رہی پھر سلمان نے عروش کو اسکا لیپ ٹاپ لانے کو کہا اور حسام کو ساتھ کال بھی کی۔اسے کہا کہ وہ ویڈیو کال کرے عروش لیپ ٹاپ لے آئی تو انہوں نے حسام کو ویڈیو کال کی حسام سے مسلسل ایک گھنٹہ بات ہوئی سلمان نے اسے صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ حسام جتنی جلدی ہوسکے پاکستان آئے یا پھر وہ دوبئ آرہے ہیں حسام نے انہیں منع کردیا کہ وہ نہ آئیں حسام آئے گا پہلی فلائٹ سے ہی سلمان نے بات کر کہ لیپ ٹاپ بند کردیا پر ایک دکھ انکی جان کو لگ گیا تھا انکی بہن چلی گئی اس دنیا سے پتہ نہیں ہم انسان یہ کیوں سوچ لیتے ہیں کہ چھوڑے ہوئے رشتہ اور انسان ہمیشہ ہمیں وہیں ملیں گے جہاں ہم چھوڑ کے گئے تھے پر شاید ہم بھول جاتے ہیں کہ یہ دنیا وقت پہ چلتی ہے اور وقت گزر جاتا ہے سب بدل جاتا ہے شاید پیچھے کچھ رہ جاتا ہے کیا۔؟ میرے خیال سے شاید دکھ پچھتاوا اور ان رشتوں اور انسانوں کے نشان جنہیں ہم کبھی چھوڑ گئے تھے صائمہ تائی کچھ دیر بیٹھیں پھر عبیر کے ساتھ گھر واپس چلی گئیں عروش کے بابا چپ سے ہوگئے تھے گھر میں جیسے منٹوں میں طوفان آیا اور سب تہاہ کر گیا زینت اپنے آنسوں بار بار صاف کررہی تھیں عروش اپنے بابا کے پاس آکر بیٹھ گئی اور ان کے سینے سے لگ گئی

"بابا اداس نہ ہوں سب نے ہی ایک دن تو جانا ہوتا ہے اللہ انکی آگے کی منزلیں آسان کریں"۔۔۔۔انہوں نے عروش کے گرد اپنا بازو پھیلایا

"عروش میں اداس نہیں ہوں میں پچھتا رہا ہوں یہ دکھ کے آنسوؤں سے کہیں زیادہ شرمندگی کے آنسوں ہیں یہ مجھے سزا ملی ہے بہن کو پلٹ کے نہ دیکھنے کی اسے دوبئ بھیج کہ ہمیں لگا ہم نے اپنا فرض پورا کردیا پر فرض تو ضرورتوں میں پورے کیے جاتے ہیں جو ضروری ہوں انکی دیکھ بھال کرنی پڑتی ہے ہمیشہ ہر پل اور رشتے ضرورت نہیں ضروری ہوتے ہیں اور کتنی عجیب بات ہے جب انسان اس دنیا میں آتا ہے تو رو کے اپنی آمد کی خبر دے دیتا ہے پر جب وہ اس دنیا سے جاتا ہے تو اتنی خاموشی سے کیوں چلا جاتا"۔۔۔؟؟وہ بھرائی آواز میں کہہ کر چپ ہوگئے عروش کو اپنے بابا کے وجود کی کپکپاہٹ محسوس ہورہی تھی جو آنسوں کے ضبط سے ہورہی تھی اس کے پاس اپنے بابا کے سوال کا جواب نہیں تھا وہ خاموش ہوگئ۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&_____

صائمہ گھر آئیں تو انہوں نے اپنے چھوٹی دیورانی کو بھی کال کرکہ بتا دیا صائمہ تائی بھی کچھ غمگین سی ہوگئ ایک خاموشی عبیر کے گھر میں بھی چھاگئ تھی اریج ثمن دونوں کی آنکھ پرنم تھیں بس ایک نارمل چہرے سے مناہل ہی بیٹھی تھی اسکے بقول اسکا کونسا کوئی سگا مرا ہے جو وہ ماتم کرتی پھیرے اور ویسے بھی وہ دو سال پہلے فوت ہوئی تھیں اور انہیں آج پتہ چلا اور یہ آج ایسے رو رہے ہیں جیسے آج ہی وہ بیچاری فوت ہوئی ہوں اور جب وہ زندہ تھیں تب تو کسی نے پوچھا نہیں اب یہ ڈھکوسلے کر رہے ہیں اداسی کے مناہل نے ناگواری سے سر جھٹکا اور پھر اپنے من پسند کام میں لگ گئ عبیر کو دیکھنے کے کام میں عبیر سر پکڑ کے بیٹھا تھا مناہل کے دماغ میں کچھ آیا وہ اٹھی اور کچن میں چلی گئ جب پندرہ منٹ بعد آئی تو اس کے ہاتھ میں ڈش تھی جس میں چائے کے کپ تھے پر کچن سے باہر

آکر اسے صدمہ ہوا جب اس نے عبیر کو لاؤن میں نہ دیکھا کہیں وہ باہر تو نہیں چلا گیا اس کے سامنے اچھا بنے کے لیے تو اس نےچائے بنائی تھی تاکہ وہ جان سکے کہ مناہل کو ان سب کی فکر ہے مناہل نے بے دلی سے سب کو چائے دی پھر ثمن سے پوچھا "بھابھی عبیر جی کہاں ہیں"۔؟"ان کے لیے بھی چائے بنائی تھی"۔۔۔

"اپنے کمرے میں گیا ہے جاؤ دیکھ لو آگر جاگ رہا ہوا تو چائے دے آنا"۔۔۔ ثمن نے عبیر کے کمرے کی طرف اشارہ کر کہ کہا اور مناہل کی جان میں جان آگئی اس نے چائے کے دو کپ اٹھائے اور عبیر کے کمرے میں چلی گئی عبیر کمرے میں لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھا کوئی کام کررہا تھا مناہل نے دروازے پہ ہلکی سی دستک دی عبیر نے دروازے کی طرف دیکھا "میں چائے لائی تھی"۔۔۔عبیر کے دیکھتے ہی مناہل شہد لہجے میں گویا ہوئی عبیر نے سر کے خم سے اسے اندر آنے کا اشارہ کیا مناہل نے ایک کپ عبیر کو دیا اور دوسرا کپ لے کر بیڈ پہ بیٹھ گئی عبیر کی کوئی خاص توجہ نہیں تھی مناہل پہ وہ لیپ ٹاپ پہ کچھ ٹائپ کر رہا تھا مناہل کو لگ رہا تھا وہ کسی سے چیٹ کررہا ہے "ضرور وہ عروش ہوگی"۔۔۔مناہل نے دل میں سوچا "چائے پی لیں عبیر جی ٹھنڈی ہورہی ہے"۔۔۔اس نے جان بوجھ کہ کہا تاکہ عبیر لیپ ٹاپ چھوڑ دے اور اسکی طرف متوجہ ہو عبیر نے مناہل کو دیکھا اسکا کوئی موڈ نہیں تھا مسکرانے کا پر وہ تشکر سے ہلکا سا مسکایا اور چائے کا کپ اٹھا لیا عبیر کی ہلکی سی مسکراہٹ سے مناہل کے پورے دانت باہر آگئے "کیسی بنی ہے"۔۔؟؟ عبیر کی پہلی سپ پہ ہی مناہل نے پوچھا عبیر نے کچھ بے زاری سے اسے دیکھا پتہ نہیں کیوں اسے مناہل سے کوفت سی ہونے لگی تھی "پینے کی محلت دو گی"۔۔۔؟؟ عبیر نے اسہی بے زاری سے کہا مناہل کی بے عزتی ہوئی پر اسنے ہضم کی مسکرائی

"جی جی پی لیں پھر بتانا عبیر جی کیسی بنی ہے"۔۔۔عبیر نے مناہل کو دیکھا وہ مسکرا رہی تھی اسکی آنکھوں میں سنجیدگی تھی۔عبیر نے چائے کو دو تین سیپ میں ختم کیا اور کپ ایک طرف رکھ دیا

"چائے جیسی ہی بنی ہوئی تھی مناہل"۔۔۔مناہل نے الجھن سے عبیر کو دیکھا "کیا مطلب"۔۔؟؟؟

"تم نے کہا تھا نا کہ پی کر بتانا کے چائے کیسی بنی ہے تو بتادیا بالکل چائے جیسی ہی بنی ہوئی تھی"۔۔۔ اس نے سنجیدگی سے کہا مناہل کو فیل ہورہا تھا کہ عبیر اسکی موجودگی سے بیزار ہورہا ہے پر وہ ابھی کسی صورت نہیں جائے گی مناہل ٹھان کے آئی تھی

"مذاق اچھا کر لیتے ہیں آپ ویسے اور کیا کررہے تھے لیپ ٹاپ میں"۔۔۔؟؟ اسنے ہلکا سا ہنس کے ماحول کو خوش گوار بنانا چاہا ساتھ ہی اپنے بالوں کی ایک مریل سی لٹ کو نزاکت سے کان کے پیچھے اڑیسا کانوں میں پہنے سونے کے جھمکو کے نیچھے جھولتے موتی ہلنے لگے

"میں کام کر رہا تھا مناہل اگر تم برا نہ مانو تو پلیز ابھی چلی جاؤ میں سو رہا ہوں"۔۔۔عبیر نے کہہ کر لیپ ٹاپ ایک طرف رکھ دیا اور چادر ٹھیک کرنے لگا وہ یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ وہ سچ میں سونا چاہتا ہے مناہل کا چہرہ شرمندگی سے پانی پانی ہوگیا اتنے آرام سے وہ مناہل کو اپنے کمرے سے نکال رہا تھا مناہل کو بہت برا لگا عبیر کا یوں کہنا وہ اپنی خفت چھپاتی خاموشی سے اٹھی اور کپ لے کر چلی گئی اسکے جاتے ہی عبیر نے ایک سکون کا سانس لیا اور فون اٹھا لیا اسے رہ رہ کر عروش سے کل ہونے والی بات یاد آرہی تھی وہ ایک دم سے اتنا مجبور کیسے پڑ گیا کہ اسے خود منت کرنی پڑ گئی عروش کی کہ وہ اس سے بات کر لے کیا اریج سچ کہہ رہی تھی عبیر عروش کے بعد عروش کا مریض بنتا جا رہا ہے۔۔؟؟

"نہیں میں ٹھیک ہوں میں کمزور نہیں ہوں وہ نہ کرے نہیں کرتی بات تو میں اب اسے دوبارہ میسج یا کال نہیں کروں گا جھکنا اس نے ہے میں نے نہیں اکڑتی وہ ہے غلطی بھی اسہی کی تھی میں اپنی بے عزتی تو بھول سکتا ہوں پر اپنی امی کی نہیں وہ معافی مانگے گی پہلے میری امی سے پھر میں اسے اپناؤں گا ورنہ میں رہ لوں گا اسکے بغیر"۔۔۔عبیر نے دماغ سے سوچا "کیا سچ میں رہ لوگے"۔۔؟؟ دل نے سوال کیا اور عبیر لاجواب ہوگیا۔۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&_____

اگلے دن حسام نے صبح ہی کال کر کے اپنے آنے کی خبر سلمان کو دے دی تھی کہ وہ کل پاکستان آرہا ہے سلمان اب کچھ بہتر محسوس کر رہے تھے جو چلا گیا اس پہ پچھتانے کا فائدہ نہیں جو ہے پر اسے دل سے لگانے کا وقت ہے تو انہوں نے حسام کے لیے کمرہ خالی کروایا اس میں پینٹ کروایا اور چند نئے کپڑے اور دوسری استعال کی چیزیں رکھوا دیں ایک ہی دن میں انہوں نے سب کروادیا تھا فرنیچر بیڈ وغیرہ سب نیا رکھوایا عروش جب اسکول سے گھر واپس آئی تو اس کی حیرانگی کا ٹھیکانہ نہیں تھا اس نے اپنے بابا کو دیکھا وہ بہت خوش لگ رہے تھے وہ گھر کو ایسے سیٹ کروا رہے تھے جیسے کوئی بہت خاص انسان آرہا ہو ایک پل کے لیے تو عروش کچھ جیلس بھی ہوگئی بابا اسکے اور اتنی فکر اور پیار سے انتظار کسی اور کا۔۔؟؟ عروش کا منہ سا بن گیا پر پھر بعد میں اسے اپنی سوچ پہ خود ہی شرم آگئی کہ وہ کیا سوچ رہی ہے اس کے بابا پہلے ہی بڑی مشکل سے کچھ بہتر ہوئے ہیں اب وہ اپنی کسی بے وقوفی کی وجہ سے انہیں دوبارہ دکھ ہو پر عروش کو کچھ تجسس ہو رہا تھا حسام کو دیکھنے کا ویڈیو کال کے وقت بھی وہ صوفے کے پیچھے کھڑی تھی اس لیے حسام کو دیکھ نہیں پائی تھی اور شاید اس نے بھی

عروش کو نہیں دیکھا تھا پر عروش کو اسکا ستائش اور نرم لہجہ ٹھہر ٹھہر کے بولنا بہت اچھا لگا وہ ایک فلو میں بول رہا تھا اسے حسام کی باتیں بہت اچھی لگیں اتنی دیر ویڈیو کال چلتی رہی پر اس نے ایک بار بھی کوئی طعنہ یا طنز نہیں کیا اور نہ ہی اسکے لہجے میں کوئی تلخی غصہ یا ناراضی محسوس کی عروش نے اگر عروش ہوتی تو اتنے سال بعد یاد کرنے پہ کہیں نہ کہیں تو تلخ ہو ہی جاتی یا کوئی گلہ کرتی کوئی شکوہ پر وہ کمال ہی تھا جس نے آپ، ماموں، آپ لوگ یاد آتے ہو، میری امی آپ لوگوں کو بہت یاد کرتی تھیں اور جلدی آؤں گا کے علاوہ کچھ نہیں کیا پر عروش نے ایک بات اور نوٹ کی حسام کی آواز سے کہ وہ بہت روندھلو سا ہے بات بات پہ رو رہا تھا پر جو بھی تھا اسکا ایک نیا کزن آرہا تھا اس بات کی اسے ایک الگ سی خوشی ہورہی تھی۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&_____

19 اگست۔۔۔۔

آج میں بہت خوش ہوں بلکہ آج سے نہیں کل سے بہت خوش ہوں کل کا دن میری زندگی کا سب سے بڑا دن تھا جس کال کا میں ہر روز انتظار کرتا تھا وہ کل آہی گئی جب کال آئی میں اس وقت اپنے کیبن میں بیٹھا تھا فون بجا تو میں نے بیزاری سے فون اٹھایا تھا کیونکہ کے اس سے پہلے کئی بار جعفر کال کر چکا تھا پر جب میں نے نمبر دیکھا تو دل اچانک سے ڈوب کے ابھرا اسکرین پہ پاکستان کا نمبر جگمجگا رہا تھا نمبر دیکھتے ہی میری آنکھیں نم سی ہوگئیں میں نے وقت نہ ضائع کرتے ہوئے کال اوکے کی اور سلام کیا دوسری طرف شاید مجھے پہچانا نہیں گیا تھا کیونکہ یہ نمبر امی کے پاس ہوا کرتا تھا۔پھر میں نے جب انکو ماموں کہا تو انہوں نے مجھے پہچان لیا ماموں کہہ کر ایک الگ سا سکون ملا تھا مجھے

میں اکثر یہ لفظ کہتا تھا کہ میرے ماموں پاکستان رہتے ہیں کبھی بھی وہ جذبہ نہیں محسوس کیا تھا میں نے اس لفظ کو کہتے جو جذبہ میں نے کل محسوس کیا شاید مجھ سے بات کرتے انکی آواز بھی بھرا گئی تھی انسان الفاظ سمجھے نہ سمجھے پر اسے لہجے سمجھنے کا ہنر آنا چاہیے کیونکہ آج کل کا دور الفاظ کا نہیں رہا اب لہجے سمجھنے پڑتے ہیں کہ کون میٹھا بول کہ اپنے اندر بھی آپ کے لیے وہی مٹھس رکھتا ہے اور کون میٹھا بول کے آپ کو زہر پلا رہا ہے میں اس وقت اتنا جذباتی ہوگیا تھا کہ ضبط کے باوجود بھی آنسوں بار بار چہرے پہ پھسل رہے تھے مجھ سے بولا بہت مشکل سے جا رہا تھا ماموں نے جب مجھے "میرے بچے" کہا تو میرا بچا کھچا ضبط بھی جواب دے گیا کسی مرد کے منہ سے یہ لفظ بہت عرصے بعد سنا تھا جب میرے ابو فوت ہوئے تھے تب میں بہت چھوٹا تھا اتنا کہ مجھے انکی شکل بھی ٹھیک سے یاد نہیں تو انکا لہجہ انکی محبت کیسے یاد ہوگی یہ ایک کمی مجھ میں ہمیشہ سے رہی تھی یہ ماموں بھی کتنے اچھے ہوتے ہیں نا ان کے لفظوں میں ایک الگ ہی شفقت ہوتی اور انکا پیار ایک الگ سا ہی احساس رکھتا ہے جتنا یہ اپنی بہن سے پیار کرتے ہیں اس سے کہیں ذیادہ بڑھ چڑھ کر یہ ماموں اسکی اولاد سے کرتے ہیں اور ایسی ہی آنٹیاں ہوتی ہیں جان وار دینے والی میں نے کتنے بچوں کی آنٹیوں کو دیکھا ہے جو اپنی اولاد سے تو محبت کرتی ہی ہیں پر بہن کے بچوں سے بھی بہت محبت کرتی ہیں تبھی تو ماں کے بعد آنٹی کو "ماسی" کہا جاتا ہے الگ الگ ان لفظوں کو پڑھیں تو فکر پتہ چلاتا ہے "ماں"۔۔۔

"سی"۔۔۔ماں جیسی میں آنٹی ماموں اس لیے ذیادہ کر رہا ہوں کیونکہ ہمارے برے وقت میں ماموں ہی ہمارے ساتھ تھے۔۔۔خیر ان باتوں کو یہیں ختم کرتا ہوں میں بات کو کہاں سے کہاں لے گیا تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ ماموں نے مجھ سے جب امی کا پوچھا تو مجھے سمجھ نہیں آیا کہ میں انکو کیسے بتاؤں

کہ میری امی چلی گئیں پھر بہت ہمت کر کے میں نے انہیں بتایا اور بتا کہ بہت پچھتایا بھی ماموں رونے لگ گئے تھے میں انکی آواز صاف سن سکتا تھا انکی ہلکی ہلکی ہچکیوں نے مجھے اتنی دور بھی اذیت پہنچائی انکی حالت شاید بات کرنے جیسی نہیں رہی تھی اس لیے کال کٹ گئی تھی میں نے ایک دوبار نمبر ٹرائی کیا پر انہوں نے اٹھایا نہیں پر مجھے اس بات کی تسلی ہوگئی تھی کہ ایک بار کال آگئی تو اب دوبارہ بھی آئے گی اور نہ آئی تو میں خود کرتا رہوں گا پر کچھ دیر میں ماموں کی کال آگئی تھی پھر انہوں نے ویڈیو کال کی ہم نے تقریباً ایک گھنٹہ بات کی میری بڑی ممانی چھوٹی ممانی ماموں سب میری آنکھوں کے سامنے تھے مجھے اس وقت امی بہت یاد آئیں اگر امی ہوتیں تو وہ کتنا خوش ہوتیں پر افسوس وہ یہ خوشی دیکھنے کے لیے رہی نہیں امی کی جب طبیعت خراب ہوئی تھی تو انہوں نے اسپتال میں مجھے کہا "حسام میرے جانے کے بعد اگر کبھی پاکستان سے کوئی رابطہ ہو تو تم انہیں اپنے پاس بلانا، ملنے سے رشتے مضبوط ہوتے ہیں اور اگر وہ لوگ تمہیں بلائیں تو دیر مت کرنا چلے جانا اور کوشش کرنا وہیں انکے قریب رہ جاؤ میں نہیں چاہتی حسام کہ تم بھی غیروں میں اپنی زندگی خراب کر دو اور اگر میں مر جاؤں تو میری قبر کی وجہ سے یہاں مت بیٹھے رہنا کہ میری امی یہاں دفن ہے میری قبر کی ایک مٹھی مٹی لے کر پاکستان چلے جانا اور وہاں اس مٹی کو دفنا دینا تمہیں تمہاری ماں وہیں ملے گی مرنے کے بعد انسان مٹی کو ہی روتے ہیں بیٹھ کر قبر کے اندر کا شخص تو کب کا ختم ہوجاتا ہے تم میری مٹی لے جانا۔وہاں میری قبر بنوانا اور کوشش کرنا میرے بھائی بھی ایک بار مجھے دیکھنے آجائیں"... تب میں نے امی کی بات کاٹی انکی آواز لرز رہی تھی سانس بہت مشکل سے آرہے تھے میں جانتا تھا کہ امی کی بیماری آخری اسٹیج پہ ہے پر میں پھر بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں تھا

میں نے امی کے آنسوں صاف کیے "امی ایسی باتیں نہ کریں آپ کو کچھ نہیں ہو گا میں جاؤں گا پاکستان ماموں وغیرہ سب کو لے آؤں گا"۔۔۔امی نے مجھے چپ رہنے کا اشارہ کیا "حسام یہ تم بھی جانتے ہو اور میں بھی جانتی ہوں کہ میرا بچنا مشکل ہے بس مجھے ایک بات کی پریشانی ہو گی جو ہر ماں کو ہوتی ہے کہ میرے بعد میری اولاد کا کیا ہو گا اور مجھے تو تمہیں یوں اکیلے چھوڑ کے جاتے بہت اذیت ہو رہی ہے میں جانتی ہوں میرا حسام باقیوں جیسا نہیں ہے اسکی تربیت میں نے کی ہے اور اسے رشتے لوگوں اور اپنوں کی قدر کرنا سکھایا ہے ویسے لگائی تو میں نے تمہیں گندی عادت ہے میں تمہیں دوسروں کا محتاج بنا کے جا رہی ہوں پر حسام یہ بات سچ ہے میں انتی مضبوط کبھی بن ہی نہ سکی کہ میں تمہیں اکیلا رہنا سیکھاتی میں چاہتی ہوں تمہیں سب نہ سہی پر کچھ شفقت بھرے لہجے تو نصیب ہوں"۔۔۔امی کی بات اور انکی آخری وقتوں میں مجھے لے کر جو فکر تھی وہ میں کبھی نہیں بھول سکتا سچ میں مائیں بہت پیار کرتی ہیں اپنی اولاد سے۔۔۔میری نظر میں دنیا میں ایک استاد عورت بھی ہے جو بچپن میں تربیت اپنی ماں سے سیکھتی ہے پھر بڑی ہو کہ بھائیوں باپ کی تربیت کرتی ہے یعنی انکی دیکھ بھال کرنا انکے کام کرنا پھر وہ اس کے بعد وہ ایک شوہر کی تربیت کرتی ہے اسے اچھا پہناتی ہے اچھا کھلاتی ہے پھر وہ اپنی اولاد کی تربیت کرتی ہے اس طرح یہ تربیت کا سلسلہ وہ اپنی آخری سانس تک نبھاتی ہے دادی بن کے نانی بن کے بہن بن کے اور بیوی بن کے اس لیے عورت ایک استاد ہے اور استادوں کی قدر بھی صرف وہی کرتے ہیں جن کو اللہ نے کامیاب کرنا ہو۔۔۔امی کہا کرتی تھیں کہ "حسام تم جب تھک جاؤ گے تو یہ رشتے فوراً تم پہ چھاؤں کرنے آجائیں گے"۔۔۔اور آج جب میں تھکتا جا رہا تھا تو میرے رشتے آگئے کل میں نے ڈائری بھی اس لیے نہیں لکھی تھی کیونکہ میں

رات سے ہی اپنی ٹکٹ بک کروا رہا تھا بہت کوشش کے بعد مجھے سب سے جلدی والی فلائٹ کی ٹکٹ ملی ہے اب بس ڈائر لکھ کر میں ائیرپورٹ جاؤں گا اور کل میں پاکستان پہنچ جاؤں گا اپنوں کے پاس اپنے رشتوں کے پاس میں امی کی قبر پہ بھی گیا تھا وہاں ان سے باتیں کرکہ میں وہاں سے مٹی لے آیا ہوں انکی آخری خواہش میں ضرور پوری کروں گا انکے بھائی انکی مٹی کو ضرور چھوئیں گے اب بس ڈائری رکھ رہا ہوں فلائٹ کا ٹائم ہونے والا ہے میں بہت خوش ہوں میں اپنے کزنز سے ملوں گا انہیں دیکھوں گا ویڈیو کال پہ تو مجھے کوئی نظر ہی نہیں آیا مین بہت بہت بہت خوش ہوں۔۔۔۔۔

خدا حافظ۔۔۔۔

اس نے ڈائری بند کر کے اپنے بیگ میں رکھ لی اور جعفر کو کال کردی کہ وہ اسے ائیرپورٹ چھوڑ آئے جعفر کچھ دیر میں ہی آگیا تھا اور جب حسام کو جہاز لے کر اڑ گیا تو وہ بھی واپس چلا گیا۔۔۔۔

تو حسام آرہا تھا پاکستان رشتوں سے ملنے رشتوں کو جاننے مٹھاس اور زہر میں فرق جاننے۔۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

صبح ہوتے ہی سلمان بار بار وقت دیکھنے لگے اور وہ حسام کو لینے جانے ہی لگے تھے کہ انکو بہت ایمرجنسی میں فیکٹری جانا پڑ گیا اگر نہ جاتے تو بہت بڑا نقصان ہوجاتا عروش اس وقت گھر ہی تھی سلمان نے عروش کو دیکھا "تم اتنی بڑی ہوگئی ہو کہ اپنے کزن کو ائیرپورٹ سے لے آؤ گی"۔۔؟؟

عروش فوراً کھڑی ہوئی

"بالکل ہو گئی ہوں میں لا سکتی ہوں آپ فکر نہ کریں"۔۔۔عروش نے پراعتماد لہجے میں کہا۔۔

"میں عبیر کو یا تمہارے چاچو کو بھی بھیج سکتا ہوں پر حسام کو ہم نے بلایا ہے وہ رہے گا بھی ہمارے ساتھ تو اسکی ذمہ داریاں بھی ہم ہی اٹھائیں گے"۔۔۔۔عروش اپنے بابا کے سینے سے لگ گئی

"بابا آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں میں ہوں نا میں لے آؤں گی پر میری ایک شرط ہے"۔۔۔۔وہ سلمان سے تھوڑی دور کھڑی ہو کہ بولی تھی سلمان نے چونک کہ عروش کو دیکھا

"کیا"۔۔؟؟ عروش شرارت سے مسکرائی "میں ہیوی بائیک پہ جاؤں گی جو ہمارے پورچ میں اپنے تالے لگا کر کھڑی کی ہوئی ہے"۔۔۔سلمان اب کی بار حیران ہوکر عروش کو دیکھ رہے تھے پھر انہوں نے نفی میں سر ہلادیا "بہت شکریہ آپ کا میں حسام کو خود لے آؤں گا میری لاڈلی"۔۔۔انکے صاف انکار سے عروش کا منہ بن گیا پر اس نے ہمت نہیں ہاری اور بہت دیر بحث کرنے کے بعد اس نے اپنے بابا کو منا لیا کہ وہ بائیک پہ جائے گی گاڑی میں نہیں سلمان نے اسے بہت سمجھایا کہ دھیان سے جائے اور ٹریفک میں بائیک سلو چالائے عروش جی جی کرتی چلی گئی

گھر سے مین روڈ تک تو اس نے بابا کی دی ہوئی ہدایات پہ عمل کیا اور مین روڈ پہ پہنچ کے اسنے سر پہ ہیلمٹ لیا پہنی ہوئی جیکٹ کی زیب بند کی اور بائیک کو ہوا میں اڑاتی کچھ دیر میں ہی ائیرپورٹ پہنچ گئی فلائٹ لینڈ ہوگئی تھی لوگوں کا بہت رش تھا عروش نے ہیلمٹ پہنے رکھا اور اندر چلی گئی اسکے ہاتھ میں ایک ایک بورڈ تھا جس پہ حسام لکھا ہوا تھا عروش نے بلیک گلوز جیکٹ اور بلیک جینز کی پینٹ پہنی ہوئی تھی ہیلمٹ کی وجہ سے اتنا معلوم نہیں ہورہا تھا کہ ہیلمٹ کے پیچھے ایک ماہِ حسن چھپا ہوا ہے عروش نے بورڈ اوپر کیا ہوا تھا اور حسام نے دیکھ بھی لیا تھا حسام اپنا سامان لے کر بہت پرجوش سا اس بورڈ پکڑے کھڑے شخص کے پاس آیا

"میں حسام ہوں"۔۔۔عروش بولی نہیں بس گردن ہلا دی اور ائیرپورٹ سے باہر چلی گئی حسام کا چہرہ اتر گیا اسے اچانک بہت دکھ ہوا اس نے نہیں سوچا تھا کہ اسکا ایسا استقبال ہو گا وہ دکھی دکھی سا اپنا سامان لے کر عروش کے پیچھے باہر چلا گیا۔۔۔عروش جلدی سے اپنی بائیک کے پاس گئی اور بائیک کے ہینڈلز پہ لگے گیس والے غبارے اتارے گلاب کے پھولوں کا بکے اٹھایا اور پلٹی حسام ابھی عروش سے کچھ دور تھا وہ متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا عروش نے گلوز پہنا ہوا ہاتھ ہلایا اور حسام کو اپنی طرف آنے کا کہا لیدر کی تیز براؤن جیکٹ وائٹ شرٹ اور تیز نیلے رنگ کی پینٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی وجیہہ چہرہ کلین شیو تھا حسام نے آنکھوں پہ بلیک گلاسسز لگا رکھے تھے وہ جب عروش کے قریب پہنچ گیا تو عروش نے بکے اور غبارے دوبارہ بائیک پہ رکھ دیئے حسام کی آنکھوں میں اب حیرت در آئی تھی عروش نے ہاتھوں کے گلوز اتارے حسام نے ہاتھوں کی طرف دیکھا دودھ جیسے سفید ہاتھ مخروطی انگلیاں جن کے ناخونوں پہ سرخ نیل پالش لگی ہوئی تھی پھر عروش نے اپنا ہیلمٹ اتارا ہیلمٹ اتارتے ہی اسکے بال اسکے شانوں اور کمر پہ بکھرتے چلے گئے عروش نے اپنی راج ہنس سی گرد کو ہلایا اور چند لٹیں جو چہرے پہ تھیں انہیں پیچھے کیا اور حسام منہ کھولے اسے ہی دیکھتا رہ گیا اس نے تو کسی لڑکے کا گمان کیا تھا اور۔۔۔عروش نے جلدی سے پھولوں کا بکے اٹھایا اور حسام کو دیا "ویلکم ڈیئر کزن، حسام پاکستان میں خوش آمدید"۔۔۔عروش حسام کو کہہ رہی تھی چہرے پہ بہت ساری خوشی تھی اور حسام کسی سحر کی حصار میں عروش کو دیکھ رہا تھا آنکھوں پہ لگے گلاسسز کی وجہ سے عروش اسکی حیرانی نہیں دیکھ پارہی تھی حسام نے کھوئے ہوئے انداز سے بکے پکڑا عروش نے گیس والے غبارے کچھ فضا میں چھوڑ دیئے اور کچھ ویلکم حسام کہتے ہاتھ میں پھوڑ دیئے غبارے پھٹنے

کے شور سے حسام ہوش میں آیا عروش ابھی بھی بول رہی تھی "ابھی ہلنا مت یہیں کھڑے رکھنا" عروش نے کہہ کر ہینڈل سے پھولوں کی پتیاں اتاریں اور حسام پہ اچھال دیں عروش کا چہرہ خوشی سے کھلا ہوا تھا "بہت خوشی ہوئی تم آئے بہت سارا ویلکم"۔۔۔عروش نے ساری پتیاں حسام پہ نچھاور کر دیں حسام اب کچھ حیران حیران سا مسکرایا "شکریہ"۔۔۔عروش نے ہاتھ ناں میں ہلایا "اس کی کوئی ضرورت نہیں اور سوری میں نے جان بوجھ کہ اندر کچھ نہیں کہا ورنہ سب کو پتہ چل جاتا کہ ہیلمٹ کے پیچھے لڑکی ہے اور میں نہیں چاہتی تھی کہ لوگ اپنے اپنے کام چھوڑ کے مجھے دیکھنے لگیں اب جلدی سے بیٹھو گھر جانا ہے"۔۔۔عروش کہہ کر بائیک پہ بیٹھ گئی "آپ بائیک پہ آئی ہیں"۔۔؟؟ حسام نے شہد لہجے اور ملائم آواز سے کہا وہ حیران تھا "نہیں جہاز پہ آئی ہوں بیٹھ جاؤ اور سیٹ بیلٹ لگانا مت بھولنا"۔۔۔حسام نے گلاسسز اتارے اسکی آنکھیں ہلکی بھوری تھیں بہت پیاری اور معصوم "مطلب"۔۔؟؟ اس نے الجھے ہوئے لہجے سے کہا عروش زور سے ہنسی "ہاں بھئی بائیک پہ آئی ہوں بابا کو کہیں کام جانا پڑگیا اس لیے انہوں نے مجھے بھیج دیا تمہیں لینے سامان تمہارا ٹیکسی میں رکھوا دیں گے تم میرے ساتھ بائیک پہ چلو"۔۔۔۔حسام کو اسکی کوئی بات پلے نہیں پڑی بس اس کے علاوہ کہ تم میرے ساتھ بائیک پہ چلو "ہم بائیک پہ جائیں گے"۔۔؟؟ وہ اسی حیرت سے بولا

"دیکھو ڈرو مت میں تمہیں نہیں گرواؤں گی میں بہت اچھی بائیک چلاتی ہوں"۔۔۔عروش کو لگا وہ ڈر رہا ہے حسام ہنسا "نہیں میں ڈر نہیں رہا بس حیران ہوں کہ آپ بائیک چلا لیتی ہیں"۔۔؟؟ عروش نے اپنی موٹی آنکھیں شرارت سے مٹکائیں "ہاں نا بہت اچھی بائیک چلاتی ہوں ایک زمانے میں یہ بابا میری ضد پہ ہی لائے تھے اب بیٹھو بھئی"۔۔۔اس نے کہہ کر ہیلمٹ پہن لیا حسام بیچارا سامان ٹیکسی

میں رکھوا کہ خود اس کے پیچھے بیٹھ گیا اور عروش نے بائیک کو کیک لگائی اور بھوں بھوں کرتی بائیک کو ہوا میں اڑاتی ہوئی حسام کو لے گئی۔۔۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&

"ویلکم ڈیئر کزن"۔۔۔۔عروش نے گھر کی راہ داری میں کھڑے ہو کر کہا اور حسام کے آنے کے لیے جگہ چھوڑ دی اور حسام اس ماہ رخ کی حرکتوں کو حیرت سے دیکھ رہا تھا اس نے ایویں ہی سوچ لیا کہ اسکا استقبال برا ہوا ہے پر جیسا استقبال حسام کا ہوا ہے ایسا شاید ہی کسی کا ہوا ہو اور کرنے والا عروش جیسا ہو تو استقبال، استقبال کہاں رہتے ہیں خوش نصیبی بن جاتی ہے حسام اندر داخل ہوا اسکے ہاتھ میں اسکا بڑا سا بیگ تھا

"دو میں اندر لے جاتی ہوں"۔۔۔عروش نے بیگ لینا چاہا حسام مسکرایا "نہیں شکریہ یہ بہت بھاری ہے آپ سے نہیں لے جایا جائے گا میں لے جاؤں گا اٹس اوکے"۔۔۔عروش نے آنکھیں سکیڑیں "ہاؤ از اٹ اوکے تم مہمان ہو ابھی اس لیے میں تمہیں یہ اسپیشل ٹریٹ مینٹ دے رہی ہوں پر کل تک تم مہمان سے میرے کزن بن جاؤ گے پھر اپنے کام خود کرنا بلکہ میرے بھی کر دینا"۔۔۔۔عروش نے شرارت سے کہا حسام کی مسکراہٹ بے اختیار گہری ہوگئی

"کوئی بات نہیں میں دوسری طرح کا مہمان ہوں میں آج سے ہی آپکے اور اپنے کام کرنا شروع کر دوں گا"۔۔۔۔عروش ہنسی

"ارے نہیں میں تو مذاق کر رہی تھی چلو بیگ کو دونوں پکڑ لیتے ہیں"۔۔۔اس نے کہہ کر بیگ پکڑ بھی لیا حسام نے ویسے ہی مسکرا کے عروش کو دیکھا اسے عروش کی ہر ادا بہت دلربا لگی۔۔عروش اسکے ساتھ بیگ لے کر حسام کے کمرے میں لے گئی "تمہیں گھر خالی لگ رہا ہو گا وہ دراصل امی یعنی تمہاری ممانی گئی ہیں عبیر کی امی کے گھر عبیر"۔۔۔وہ رکی "عبیر کو تو تم جانتے ہی نہیں ہوگے نام تو تمہیں میرا بھی نہیں پتہ ہو گا میرا نام ہے عروش عبیر میرا کزن ہے جیسے تم میرے کزن میرے تایا ابو کا بیٹا جو تمہارے بڑے ماموں ہیں عبیر کی دو بہنیں ہیں" اسنے بولتے بولتے حسام کو باہر لاؤنج میں چلنے کا اشارہ کیا حسام نے گردن ہلا دی عروش نے بات جاری رکھی "پھر میں ہوں عروش تمہاری کزن یعنی تمہارے چھوٹے ماموں کی اکلوتی بیٹی پھر تمہارے سب سے چھوٹے ماموں ہیں صمد ماموں جو میرے چاچو ہیں انکی دو بیٹیاں ہیں اور ایک بیوی"۔۔۔وہ رکی پھر ہنسی "سب کی ایک ہی بیوی ہوتی ہے بیٹھو کھڑے کیوں ہو ویسے کسی کسی کی دو بھی ہوتی ہیں"۔۔۔۔؟؟ عروش نے اسے بیٹھنے کے اشارہ کے ساتھ آنکھ دبا کہ کہا اور حسام نا جانے کیوں حیرت سے شرما گیا وہ عروش کی قینچی کی طرح چلتی زبان دیکھ رہا تھا حسام خاموش بس اسے دیکھ رہا تھا عروش کے بیٹھ جانے کا کہنے پہ وہ جلدی سے بیٹھ گی جیسے کسی اسکول کے بچے کو ٹیچر نے کہا ہو۔عروش سنگل صوفے پہ بیٹھ گئی اور بات کا آغاز پھر سے کیا "تو میں یہ کہہ رہی تھی امی گئی ہیں عبیر وغیرہ کے گھر اور بابا گئے ہیں فیکٹری انہیں کچھ ضروری کام تھا ابھی آجائیں گے"۔۔۔عروش بول کہ چپ ہوگئی حسام کو تو لگا ہی نہیں تھا گھر خالی جہاں اتنا بولنے والی لڑکی ہو وہ گھر خالی کیسے ہو سکتا ہے۔؟

"کوئی بات نہیں اٹس اوکے"۔۔۔حسام کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ اور کیا کہے اس لیے وہ اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا "اچھا کیا لو گے ٹھنڈا پانی یا گرم پانی کیونکہ اس لے علاوہ مجھے کچھ نہیں آتا کافی یا چائے کے لیے تمہیں امی کا انتظار کرنا پڑے گا"۔۔۔اس نے اپنے بالو کی لٹ پیچھے کی "ایک گلاس پانی دے دیں ٹھنڈا"۔۔۔عروش گردن ہلا کے کچن میں چلی گئی حسام ہلکا سا ہنسا "سچ میں امی ٹھیک کہتی تھیں رشتے بہت پیارے ہوتے ہیں"۔۔۔حسام نے خود کلامی کی عروش پانی لے آئی تھی حسام نے پانی پیا "تم آرام کر لو اتنے امی اور بابا بھی آجائیں گے بلکہ امی کو میں ابھی کال کرکے بلا لیتی ہوں"۔۔۔ عروش نے فون اٹھایا "نہیں رہنے دیں انہیں مت بلائیں جب آئیں گی تو مل لوں گا انہیں پریشان مت کریں"۔۔۔حسام نے منع کیا عروش مسکرائی "اس میں پریشانی والی کونسی بات ہے امی آجائیں گی تو تم کچھ کھا بھی لینا پھر آرام کرلینا"۔۔۔عروش نے کہہ کر فون کان سے لگا لیا اور اپنی امی کو گھر آنے کا کہہ دیا حسام تب تک فریش ہونے چلا گیا وہ جب فریش ہوکر آیا تو زینت آچکی تھیں وہ ان سے ملا زینت نے کھانا بنالیا تھا اور حسام کو بہت اصرار اور پیار سے کھانا کھلایا عروش اسکے ساتھ بیٹھ کے اس سے باتیں کرتی رہی پھر حسام آرام کرنے چلا گی تو عروش بھی اپنے کمرے میں چلی گئی وہ بیڈ پہ لیٹی ہی تھی کے اسے قدموں کی چاپ سنائی دی اتنے میں اسکے کمرے کا دروازہ دھڑام سے کھلا عروش فوراً بیڈ پہ بیٹھ گئی اسنے دروازے کو دیکھا تو عبیر کھڑا تھا عروش نے بھنو اچکائی "کیا بد تمیزی تھی یہ"۔۔۔؟؟ عروش بیڈ سے کھڑی ہوگئی "کہاں سے آرہی ہو"۔۔؟؟؟ عبیر سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا "میں عمرہ کرکے آرہی ہوں کھجوریں اور آبِ زم زم دوں تمہیں"۔۔۔؟؟ عروش نے مصنوعی مسکراہٹ سے جواب دیا اور عبیر اسکے جواب سے جل گیا "جتنا پوچھ رہا ہوں اتنا بتاؤ الٹی سیدھی

باتیں نہ کیا کرو"۔۔۔عروش نے دونوں بھنویں اوپر چڑھائیں آنکھیں بڑی بڑی کیں "اچھا جی"۔۔۔ اور اچھا کو کھینچ کر جی کہا اور خاموش ہوکر واپس پلٹنے لگی کے عبیر نے اسکی کلائی پکڑ کہ مروڑ دی "عبیر یہ کیا بد تمیزی ہے"۔۔۔؟؟ وہ درد سے چلائی "تم میری باتوں کا جواب ٹھیک سے دیا کرو ورنہ کسی دن یہ ہاتھ ٹوٹ جائے گا"۔۔۔۔اس نے کہہ کر کلائی چھوڑ دی عروش نے اپنی کلائی مسلی اور عبیر کو دیکھا عروش کی آنکھوں میں درد تھا اور عبیر کی آنکھوں میں غصہ عروش کا دل بھر آیا "تم کیوں آتے ہو بار بار میرے گھر۔نہ کیا کرو مجھ سے سوال میں ایسے ہی جواب دوں گی کیونکہ تم اسہی لائق ہو میری جان چھوڑ دو الفاظ سے تو تکلیف دیتے ہی تھے اب تم مجھ پہ ہاتھ بھی اٹھاؤ گے۔؟ مجھے تم سے بات نہیں کرنی چلے جاؤ"۔۔۔۔عروش نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اور عبیر کو دھکا دیا عبیر حیران سا عروش کو دیکھ رہا تھا اسنے تو ہلکی سی کلائی مروڑی تھی اور عروش رونے لگ گئی۔۔؟؟ جو باتیں ہمیں چھوٹی لگتی ہیں وہ کسی دوسرے پہ پہاڑ کی طرح گرتی ہیں ہمیں بس آپ بیتی سمجھ آتی دوسرے پہ کیا گزرتی ہے ہماری وجہ سے یہ کبھی نہیں جان پاتے ہم عروش کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں اس نے ہاتھ کی پشت سے آنسوں صاف کیے "جاتے کیوں نہیں تم جاؤ یہاں سے اور دوبارہ میرے کمرے میں مت آنا میں تمہیں جان سے مار دوں گی"۔۔۔۔وہ عبیر کے کھڑے رہنے سے جھنجھلا گئی تھی اسنے آگے بڑھ کے عبیر کو پھر دھکا دیا تو اسکا ہاتھ ہوا میں ہی عبیر نے پکڑ لیا یہ وہی ہاتھ تھا جسے عبیر نے کچھ دیر پہلے مروڑا تھا اب کی بار اس کی گرفت نرم تھی اس نے عروش کی کلائی دیکھی۔کلائی سرخ ہورہی تھی وہ شرمندہ ہوگیا۔اسنے دوسرے ہاتھ سے کلائی سہلائی اور عروش کی نم آنکھوں کو دیکھا "سوری عروش مجھے نہیں پتہ تھا کی میں نے اتنی زور"۔۔۔۔عبیر کی بات اسکے

منہ میں ہی رہ گئی عروش نے اسکا ہاتھ جھٹکا "مجھے کوئی صفائی نہیں سنی عبیر مجھے درد دینا تمہارا محبوب مشغلہ ہے کبھی باتوں سے تو کبھی ہاتھوں سے تم سمجھتے کیا ہو خود کو۔؟ نہیں تم مجھے کیا سمجھتے ہو میں انسان نہیں ہوں کیا تمہاری نظر میں کیوں مجھے اذیت دینے کے نئے راستے تلاش کرتے رہتے ہو کبھی کبھی لگتا ہے تم مجھے مار کے دم لو گے میں مرنے کے لیے بھی تیار ہوں" بہتے آنسوں بے دردی سے صاف کیے "پر مجھے ایک بار ہی مار دو یہ پل پل کی موت بہت اذیت ناک ہے"۔۔۔عروش سسک رہی تھی عبیر اسے ہاتھ لگا کے پچھتا رہا تھا "عروش میری بات سنو"۔۔۔وہ بولنے لگا پھر عروش نے ہاتھ کے اشارے سے اسے چپ کروادیا "مجھے کچھ نہیں سنا تم جاسکتے ہو مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی"۔۔۔اسنے اپنے آنسوں صاف کیے سنبھلی گہرا سانس لے کر کہا عبیر شرمندہ سا کھڑا عروش کو دیکھ رہا تھا یہ اس نے کیا کر دیا وہ عروش کو اتنی تکلیف دینے تو نہیں آیا تھا وہ تو بس یہ جاننے آیا تھا کے وہ کس لڑکے کو ساتھ بائیک پہ بیٹھا کے لارہی تھی وہ اسپتال سے نکل رہا تھا تب اسنے عروش کو بائیک پہ کسی کو ساتھ لاتے دیکھا تھا اور تب سے بے چین تھا "عروش میں بس یہ پوچھ رہا تھا کہ تم کس لڑکے کو بائیک پہ لے کر جارہی تھیں"۔۔۔؟؟؟ وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا "وہ میرا بوائے فرینڈ تھا بہت جلد اس سے شادی کروں گی تمہیں کوئی مسئلہ ہے"۔۔۔عروش اب پوری طرح سے غصے میں تھی اور غصے میں جو اسکے منہ میں آتا تھا بول دیتے تھی اس بات سے عبیر بھی واقف تھا پر پھر بھی یہ بات عبیر کو بری لگی ناگواری اسکی آنکھوں میں اتر آئی "کیا بکواس کر رہی ہو دیکھو تم خود الٹی سیدھی باتیں کرتی ہو بندہ سیدھا جواب بھی دے دے"۔۔۔وہ خود پہ قابو کرتا نرمی سے بول رہا تھا

عروش نے کھا جانے والی نظروں سے عبیر کو دیکھا "تمہیں میرا باپ بنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میرے بابا کو پتہ ہے میں کس لڑکے کے ساتھ بائیک پہ پھر رہی تھی"۔۔۔۔

"مجھے بھی بتاؤ کون تھا وہ"۔۔۔عبیر پھر سے بے چین ہوگیا یا وہ جیلس ہورہا تھا عروش نے تاسف سے عبیر کو دیکھا "میں نہیں بتاؤں گی اپنی شکل لے کر گم ہوجاؤ"۔۔۔۔عبیر کا منہ بن گیا "ٹھیک ہے جا رہا ہوں"۔۔۔۔اس نے کہا پر وہ گیا نہیں عروش نے دروازے کی طرف اشارہ کیا کہ کھڑے کیوں ہو جاؤ "تم دوبارہ مجھے کسی لڑکے کے ساتھ نظر مت آجانا"۔۔۔۔عبیر نے انگلی اٹھا کہ کہا اور چلا گیا عروش کو بہت دکھ ہوا وہ کیا سمجھ رہا تھا کے عروش کسی لڑکے کے ساتھ آوارہ گردی کرتی پھر رہی تھی۔؟ وہ عروش کو ایسی لڑکی سمجھتا تھا۔؟ عروش کی آنکھوں سے ایک بار پھر آنسوں جاری ہوگئے وہ بیڈ پہ آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&_____

وہ گھر آ تو گیا پر اسکی بے چینی ویسی ہی تھی آخر وہ لڑکا تھا کون جس کے ساتھ عروش تھی اور عروش اسے کچھ بتا کیوں نہیں رہی تھی وہ لاؤنج میں سب کے ساتھ بیٹھ کر بھی سب کے ساتھ نہیں تھا صائمہ تائی اریج ثمن اور مناہل سب اپنی باتوں میں مصروف تھیں اور عبیر ٹی کو دیکھتے سوچ عروش اور اس لڑکے کے بارے میں رہا تھا بے چینی بڑھتی جارہی تھی آخر وہ اٹھ کہ اپنے کمرے میں آگیا اور فون نکال کر عروش کا نمبر ڈائل کیا بیل جا رہی تھی پر عروش کال اٹھا ہی نہیں رہی تھی وہ جھنجھلا گیا پتہ نہیں کیوں عروش کا کسی لڑکے کے ساتھ پھرنا اسے اتنا کھل رہا تھا وہ بھی تو مناہل کو لے کر گیا تھا عروش کے پاس اور اس نے تو کرنی ہی نہیں شادی عروش سے تو پھر وہ جس مرضی کے ساتھ

پھرے اسے تو کوئی مسئلہ ہونا ہی نہیں چاہیے پر یہ جلن تھی یا کچھ اور جو عبیر کو عروش کا کسی اور لڑکے کے ساتھ پھرنا گوارہ ہی نہیں تھا یہ بات عبیر سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&

سلمان فیکٹری سے آگئے تھے اور آتے ہی انہوں نے حسام کا پوچھا زینت نے انہیں بتادیا تھا کہ وہ کھانا کھا کر آرام کر رہا ہے اس لیے وہ لاؤنج میں بیٹھ گئے تاکہ جب وہ اٹھے تو وہ بھی اس سے مل لیں "ماشاءاللہ سے باجی راحت کا بیٹا بہت خوبصورت اور تمیز دار ہے دیکھنے سے ہی بہت شریف لگتا ہے"۔۔۔۔سلمان مسکرائے

"یہ پرورش کی بات ہوتی ہے بیگم"۔۔۔زینت نے سر ہلا دیا

"اوہ میری چڑیا اٹھ گئی"۔۔۔؟؟ عروش کو نیچے آتا دیکھ سلمان نے پیار سے بانہیں پھلائیں عروش ان کے ساتھ صوفے پہ آکر بیٹھ گئی اور انکے سینے سے لگ گئی "ٹھیک سے پہنچ گئی تھیں ائیرپورٹ"۔؟؟؟ وہ اسکے بال سہلانے لگے "بالکل ٹھیک سے میں بہت اچھی بائیک چلاتی ہوں آپ یونہی مجھے بائیک نہیں چلانے دیتے"۔۔۔۔وہ روٹھے روٹھے لہجے سے بولی "اور یہ آج تم آخری بار بائیک لے کر گئی ہو اب آئندہ نہیں لے کر جاؤ گی مجھے چابی لاکر دو بائیک کی"۔۔۔۔عروش ان کے سینے سے الگ ہوئی اور ناراضی سے اپنے بابا کو دیکھا "یہ کیا بات ہوئی اپنا کام ہوگیا تو بائیک کی چابی واپس مانگ رہے ہیں میں نہیں لے کرجاؤں گی ہر روز بائیک پر کبھی کبھی چلاؤں گی پلیز بابا"۔۔۔؟؟ سلمان نے نف میں سر ہلایا "میں تمہیں گاڑی نہیں چلانے دیتا اور تم بائیک کی بات کر رہی ہو میں نہیں بھولا تمہارا ایکسیڈینٹ کتنا برا گری تھیں تم بائیک سے کتنی چوٹیں آئی تھیں تمہیں میں بار بار ریسک نہیں لے

سکتا"۔۔۔عروش ہنسی "ہاں بابا بڑا برا گری تھی بے ہوش ہوگئی تھی میں پر وہ بہت پرانی بات ہے بابا تب تو مجھے ٹھیک سے چلانی بھی نہیں آتی تھی پر اب مجھے بہت اچھی چلانی آتی ہے"۔۔۔۔وہ چاہتی تھی کہ اس کے بابا اسکی بات مان جائیں پر سلمان نے پھر نا میں سر ہلایا "نہیں بالکل نہیں اور عروش اب تم ضد نہیں کرو گی اس بات پہ میں نہیں مانوں گا اور یہ بات میں آخری بار کر رہا ہوں"۔۔۔ انہوں نے اٹل لہجے میں کہا "ٹھیک ہی تو کہہ رہے ہیں بابا دوبارہ کوئی حادثہ ہوگیا پھر۔؟ جاؤ لا دو بابا کو چابی"۔۔۔زینت نے پیار سے کہا عروش نے ناراضی سے دونوں کو دیکھا وہ منہ بنا کہ کھڑی ہوگئی اور کمرے سے چابی لادی اور دوسرے سنگل صوفے پہ منہ دوسری طرف کرکہ بیٹھ گئی "میری چڑیا تو ناراض ہوگئی اور میں تو سوچ رہا تھا کہ آج میں اپنی چڑیا سے سر میں مالش کرواؤں گا سر درد ہورہا تھا آج"۔۔۔وہ بیچارگی سے بولے زینت مسکرادیں اور شام کے کھانے کا انتظام کرنے کچن میں چلی گئیں عروش اسہی خاموشی سے اٹھی اور تیل لے کے اپنے بابا کے سر میں مالش کرنے لگی سلمان ابھی عروش کو کچھ کہتے ہی کہ حسام اپنے کمرے سے باہر آگیا وجیہہ چہرے پہ گہری مسکراہٹ لے کر وہ سلمان کے پاس آگیا سلمان اس سے ملنے کے لیے کھڑے ہوگئے سلمان نے اس لمبے چوڑے وجیہہ اور معصوم چہرے والے حسام کو دیکھا اور پھر بڑھ کے اسے اپنے گلے لگا لیا سلمان کی آنکھیں نم ہوگئی تھیں "مجھے معاف کردو میرے بچے میں نے تم لوگوں کو اپنے آپ سے اتنا دور رکھا ہم کبھی اپنے ماموں ہونے کا فرض ادا نہیں کر پائے"۔۔۔۔انکی آواز رندھ گئی تھی حسام نے انہیں مضبوطی سے پکڑا "ایسی بات نہیں ہے ماموں آپ لوگ بہت اچھے ہیں آپ لوگوں نے ہم پہ بڑے احسان کیے ہیں میں چھوٹا تھا پر مجھے یاد ہے کیسے آپ لوگوں ہمارے برے وقت میں ہمارا سہارا بنے

تھے"۔۔۔حسام ان سے مل کر ان کے ساتھ ہی صوفے پہ بیٹھ گیا عروش ہاتھ دھونے چلی گئی تھی "مجھے اس بات کا ہمیشہ ملال رہے گا کہ میں اپنی بہن کو اس کے آخری وقتوں میں نہ دیکھ سکا یہ بات ہمیشہ میرے دل پہ بوجھ بنی رہی گی کیا سوچتی ہوگی میری بہن کہ اسکے بھائی اسے اتنی جلدی بھول گئے"۔۔۔

"نہیں ماموں ایسی بات نہیں ہے امی کو آپ لوگوں سے کبھی کوئی گلہ نہیں رہا آپ اپنا دل برا نہ کریں جو ہونا تھا ہوگیا پر امی کہا کرتی تھیں کہ جب بھی میں پاکستان جاؤں تو انکی قبر کی مٹی اپنے ساتھ لے جاؤں وہ چاہتی تھیں کہ انکے بھائی ایک بار اس مٹی کو چھو لیں میں اپنے ساتھ انکی قبر کی مٹی لایا ہوں"۔۔۔حسام بول رہا تھا اور سلمان ششدر رہ گئے اتنی محبت تھی ان کی بہن کو ان سے۔؟ انہوں نے کتنا غلط کیا اپنی بہن کے ساتھ انکی آنکھیں بھر آئیں حسام نے فوراً آگے بڑھ کے ان کے آنسوں صاف کیے اور انکا ہاتھ پکڑ کے بیٹھ گیا "بس کریں ماموں"۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اب سلمان کو کیسے چپ کروائے اتنے میں عروش بھی آگئی اس نے دیکھا کہ اسکے بابا پھر رو رہے ہیں پھر اسنے حسام کو دیکھا وہ بیچارا انہیں چپ کروانے کی بھر پور کوشش کر رہا تھا "سلمان صاحب اب چپ ہوجائیں کتنے روندھلو ہوگئے ہیں آپ ہر بات پہ رونے لگ جاتے ہیں بہت غلط بات ہے"۔۔۔عروش نے آگے بڑھ کے اپنے بابا کا چہرہ اوپر کیا "اب روئے تو میں بھی رونے لگ جاؤں گی اور آپ کو پتہ ہے میں چیخ چیخ کر روتی ہوں"۔۔۔سلمان اداس سا مسکرا دیئے "ایسے ہی مسکراتے رہا کریں اور یہ مت سمجھئے گا کے میں اب آپ سے ناراض نہیں ہوں میں ابھی بھی آپ سے اتنا ہی ناراض ہوں"۔۔۔وہ اپنے بابا سے باتیں کرہی تھی اور حسام اسکی باتیں اتنے غور سے سن

رہا تھا جیسے وہ اسی سے مخاطب ہو "کزن تم ان کے چہرے پہ مت جانا یہ شکل سے معصوم لگتے ہیں ورنہ یہ بہت چالاک ہیں اور ظالم بھی"۔۔۔عروش نے اچانک سے ہی حسام کو مخاطب کی تو اسنے گڑبڑا کہ اپنی نظریں اس پہ سے ہٹائیں پھر اسے حیرت ہوئی عروش اپنے بابا سے ایسے بات کر رہی تھی۔۔؟؟ اور اسکے بابا ہنس رہے تھے عروش حسام اور اپنے بابا سے باتیں کرنے لگی ماحول کو خوش گوار بنانے کی کوشش کامیاب ہوگئی تھی زینت نے کھانا بنا لیا حسام اور وہ سب کھانا کھا رہے تھے جب سلمان نے حسام کو مخاطب کیا "کھانا کھا کر ہم تمہاری بڑی ممانی کی طرف چلیں گے تم ان سے بھی مل لینا"۔۔۔حسام نے فوراً گردن ہلا دی عروش نے کھانا چھوڑ کے پہلے اپنے بابا کو دیکھا پھر حسام کو "کیوں یہ کیوں جائے گا وہاں یہ آیا ہے یا وہ لوگ۔؟ اور تم بھی کیا گردن ہلا رہے ہو تم نہ جانا جہسے ملنا ہو گا وہ خود آکر مل لے گے"۔۔۔وہ ناک چڑھا کے بولی زینت نے فوراً عروش کو آنکھیں دکھائیں کہ وہ کیسے بات کررہی ہے "یہ یہ" کر کے تھوڑی تمیز سے بول لے عروش نے اپنی امی کی آنکھیں ہمیشہ کی طرح نظر انداز کردیں اور حسام پھر اسے حیرت سے دیکھنے لگا یہ لڑکی ہے کیا چیز کتنے آرام سے اسے منع کر رہی ہے جیسے وہ اسے صدیوں سے جانتی ہو "عروش بچے ایسے نہیں کہتے وہ بڑی ہیں اس لیے ہمارا کچھ فرض بنتا ہے"۔۔۔سلمان نے نرمی سے عروش کو سمجھانا چاہا عروش نے ناگواری سے سر جھٹک دیا پھر حسام کو دیکھا "تم پھر ایک کام کرنا عبیر کی امی سے ہی مل لینا اور کسی سے ملنے کی ضرورت نہیں ہے باقی سب وہاں تمہارے ہم عمر ہیں اگر وہ خود ملیں تو مل لینا ورنہ منہ لگانے کی ضرورت نہیں ہے وہاں کسی کو بس ایک اریج کے علاوہ کیونکہ وہ میری دوست ہے"۔۔۔ ساری بات سنجیدگی سے کرکے آخر میں وہ شرارتی سا مسکرائی اور اسکی مسکراہٹ دیکھ کر حسام بھی

بے ساختہ مسکرادیا "کیا کہہ رہی ہو تم الٹی باتیں نہ کیا کرو چپ رہا کرو آپ اسے کچھ کہتے کیوں نہیں بہت بدتمیز ہوگئی ہے یہ سب آپکے پیار کا نتیجہ ہے"۔۔۔۔زینت نے دبے دبے غصے سے عروش کو دیکھا پھر سلمان کو ملال سے کہا "عروش بری بات ہوتی ہے ایسے نہیں کہتے"۔۔۔سلمان نے عروش کو آنکھوں سے اشارہ کیا کہ تمہاری امی غصے میں ہیں چپ ہوجاؤ عروش خاموش ہوگئی کھانے سے فری ہوکر سلمان زینت اور حسام عبیر وغیرہ کی طرف جانے لگے عروش انکو دروازے تک چھوڑنے گئی تب حسام نے پہلی بار عروش سے خود بات کی "آپ نہیں جائیں گی"۔۔۔؟؟ اس نے جھجھکتے ہوئے پوچھا عروش نے نفی میں سر ہلادیا "میری ان سے لڑائی چل رہی ہے میں نہیں جاتی انکے گھر"۔۔۔۔ حسام کو لگا وہ مذاق کر رہی ہے اسلیے وہ مسکرا کر چلا گیا۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&&____

حسام جب صائمہ تائی کے گھر آیا تو سب اسے دیکھتے رہ گئے لمبہ چوڑا خوبصورت اور اٹریکٹیو پرسنیلٹی پہ اسکی معصوم سی مسکراہٹ عبیر اسے دیکھ کہ خود سے ہی کچھ ڈیگریٹ ہوگیا اور حسام انتے سارے لوگوں کے درمیان میں بیٹھا کچھ کنفیوژ سا ہورہا تھا صائمہ اس سے بہت خلوص سے ملیں ثمن ارتیج بھی بہت احترام سے پیش آئیں عبیر بھی کمپلیکشن چھپاتے ہوئے حسام سے بہت گرم جوشی سے ملا تھا اور وہ بھی صرف اس لیے کیونکہ اسے ابھی یہ نہیں پتہ تھا کہ یہ وہ ہی لڑکا ہے جس کو عروش بائیک پہ لے کر پھر رہی تھی اور مناہل اپنی عادت سے مجبورا حسام کو ویسے ہی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کہ دیکھ رہی تھی جب وہ اندر داخل ہوا تھا تب سے وہ یونہی حسام کو دیکھ رہی تھی اس نے عبیر کو آج چھٹی دے

دی تھی یا حسام کی شخصیت اسے عبیر سے زیادہ متاثر کر گئی تھی بہت دیر تک باتیں کرتے رہنے کے بعد عبیر کو پتہ چلا کہ حسام عروش وغیرہ کے گھر ہی رہے گا اور اسکی سانسیں اٹکنے لگیں

&&&&&&&&&&&&&&&&

"کیوں یہ عروش کے گھر کیوں رہے گا"۔۔۔؟؟ اسکی اٹکٹی سانسوں نے اسے بولنے پہ مجبور کر دیا سب نے چونک کہ عبیر کو دیکھا اسکے لہجے میں ناگواری تھی حسام کی مسکراہٹ مدھم سی ہوگئی سب کو اپنی طرف دیکھتے وہ خود کنفیوژ ہوگیا وہ کھنکھارا پھر بولا "میرا مطلب یہ تھا کہ میرے ساتھ رہے لینا تم حسام ہم گھومیں گے میں تمہیں اپنا شہر دکھاؤں گا"۔۔۔عبیر نے بات سنبھالنا چاہی اسکی بات سے حسام کی مسکراہٹ دوبارہ اسکے چہرے پہ آگئی پر صائمہ نے عبیر کو آنکھیں دکھائیں کہ کوئی ضرورت نہیں ہے روکنے کی پر اب تو عبیر بول چکا تھا اس نے صائمہ تائی سے نظریں چرائیں سلمان انکی یہ آنکھوں کی گفتگو سمجھ گئے تھے "نہیں شکریہ عبیر تمہارا حسام کو میں نے بلایا ہے اور یہ اپنے ماموں کے پاس رہے گا تم پریشان مت ہو"۔۔۔انہوں نے سنجیدہ لہجے میں کہا "پر چاچو"۔۔۔عبیر کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو وہ بولنے لگا کی صائمہ تائی نے بات درمیان میں ہی کاٹ دی "ہاں سہی تو کہہ رہے ہیں دیور جی وہ رکھے گے اپنے بھانجے کو ہمیں کہاں ناز اٹھانے دیں گے ہمارے بچے کے ہم سے تو یہ بس مہمان نوازیاں کروائیں گے"۔۔۔انہوں نے ناراضی سے مسکرا کہ کہا سلمان کو انکا یہ ہی دوغلا پن برا لگتا تھا کتنی بناوٹی ہے یہ عورت سلمان نے ناپسندیدگی سے سر جھٹکا "ہاں حسام ہمارے ساتھ رہے گے اور شہر اسے عروش دکھا دے گی"۔۔۔سلمان نے حسام کو مسکرا کہ دیکھا وہ

جو شرمیلی سی مسکراہٹ کے ساتھ سب کے درمیان میں بیٹھا تھا اور کن نظروں سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو صوفے کہ پیچھے کھڑی ایک ٹک ٹکی سے اسے دیکھ رہی تھی مناہل کے ایسے دیکھنے سے وہ غیر آرامدہ محسوس کر رہا تھا "چاچو میں دکھا دوں گا نا عروش کو دکھانے کی کیا ضرورت ہے"۔۔۔وہ جھنجھلا سا گیا ارتیج نے عبیر کو دیکھا اور اسکی ہنسی نکل گئی اسنے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھا خود پہ کنٹرول کیا اس وقت عبیر کا چہرہ دیکھنے والا تھا وہ بیچارا شدید قسم کا مضطرب ہوگیا تھا "نہیں عبیر تمہارے گھر میں شادی ہے تم گھر کے کام دیکھنا، تم نے اتنا سوچ لیا کافی ہے"۔۔۔سلمان عبیر کو کہہ کر صائمہ تائی کی طرف متوجہ ہوئے "اچھا بھابھی اب ہم گھر جارہے ہیں کل آپ سب آجایئے گا کھانے پہ"۔۔۔وہ کہہ کر کھڑے ہوگئے حسام اور زینت بھی فوراً کھڑے ہوگئے ثمن آئی ہوئی تھی اور اب حسام بھی آگیا تھا تو سلمان نے سب کا کل شام کھانا اپنی طرف رکھا تھا صائمہ تائی نے سر ہلا دیا "جی جی ضرور آئیں گے"۔۔۔سلمان سر کو جنبش دیتے حسام کے ہمراہ راہ داری کی جانب بڑھ گئے جاتے وقت حسام کی نظر لاشعوری طور پہ مناہل پڑی تو مناہل نے ایک گہری مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی حسام نے فوراً اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیا اور مناہل کا منہ سا بن گیا زینت بھی صائمہ تائی وغیرہ سے مل کر سلمان وغیرہ کے پیچھے چلی گئیں۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&_____

وہ گھر واپس آگئے تھے لاؤنج خالی پڑا تھا حسام نے آتے ہی عروش کو ڈھونڈا۔پورے لاؤنج میں نظریں دوڑا کہ سے نا امیدی سی ہوئی اس نے پھر سلمان اور زینت کو دیکھا وہ دونوں اسے تھکے تھکے لگے "ماموں میں سونے جا رہا ہوں آپ بھی آرام کر لیں تھک گئے ہوں گے"۔۔۔سلمان نے اسکی

بیٹھ تھپکی "سہی ہے بیٹا کل صبح ملتے ہیں پھر"۔۔۔وہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگے پھر رکے "تمہیں کمرہ پسند تو آگیا نا"۔۔۔؟؟ انہیں کمرے کا پوچھنا اب یاد آیا تھا "جی جی ماموں مجھے کمرہ بہت اچھا لگا آپ نے میری ضرورت کا سارا سامان رکھوا دیا بہت شکریہ ماموں"۔۔۔وہ کہہ کر انکے گلے لگ گیا زینت نے اداس سی مسکراہٹ سے حسام کو دیکھا سلمان نے اسے خود سے الگ کیا "ماموں کو شکریہ نہیں کہتے پاگل لڑکے تم میرے بھانجے نہیں ہو میرے بیٹے ہو اور اپنی اولاد کے لیے ماں باپ اتنا تو کر ہی سکتے ہیں"۔۔۔حسام نے سر ہلا دیا اسکا چہرہ آج ایک الگ ہی خوشی سے دمک رہا تھا "اب تم بھی آرام کرلو سفر کی تھکن ہوگی"۔۔۔سلمان کہہ کر چلے گئے زینت نے جاتے جاتے اسکے سر پہ ہاتھ پھیرا تھا۔حسام انہیں الوداعی مسکراہٹ دہتا زینے چڑھ کہ اپنے کمرے میں آگیا اس نے اپنا بیگ کھول تو اسنے افسوس سے ماتھے پہ ہاتھ رکھا وہ جو سامان سلمان ماموں اور اپنے کزنز کے لیے کے کہ آیا تھا وہ تو حسام دینا ہی بھول گیا تھا "اب کل دے دوں گا"۔۔۔اس نے خود کلامی کی بیگ سے کپڑے نکال کر الماری میں سیٹ کئے بیگ اور گفٹس ٹیبل پہ رکھ کہ وہ اپنی ڈائری لے کر بیٹھ گیا ڈائری کے کوور پہ لگی اپنی امی کی تصویر پہ اسنے ہاتھ پھیرا اسکی آنکھیں ڈبڈبا گئی تھیں اتنے سارے لوگ تھے یہاں پھر بھی وہ اپنی امی کو بھولا نہیں ہر شخص سے ملتے اسے اپنی امی بہت یاد آئیں کاش اللہ انہیں اتنا وقت دے دیتے کہ وہ ان سب سے مل لیتیں یوں ان سے ملنے کی حسرت لے کہ تو نہ جاتیں حسام بیڈ پہ سیدھا ہوکر بیٹھ گیا اور ڈائر لکھنے لگا۔۔۔۔

20 اگست۔۔۔

وقت کتنی جلدی بدل جاتا ہے ہمیں پتہ ہی نہیں چلاتا ابھی کل کی ہی بات ہے جب میں پاکستان آنے کے لیے ترس رہا تھا میں نے کل ڈائری دوبئ میں بیٹھ کہ لکھی تھی اور آج میں پاکستان میں بیٹھا ڈائری لکھ رہا ہوں یہاں آنے کے لیے میں نے بہت انتظار کیا امی کے جانے کے بعد تو بہت ذیادہ مجھے ڈر لگتا تھا کہ کہیں میں ہمیشہ اکیلا ہی نہ رہ جاؤں پر ایسا نہیں ہوا اللہ نے میری دعا سن لی جعفر کا بتائے وظیفے سے سچ میں بہت فائدہ ہوا مجھے نہیں پتہ تھا کہ یٰسین صورت کو تیں ن بار پڑھنے سے اللہ اتنی جلدی دعا سن لیتے ہیں مجھے بہت خوشی ہوئی کہ اللہ نے میری فریاد اتنے قریب ہوکر سنی مجھے آج امی بہت یاد آئیں بلکہ آج ہی نہیں کل بھی جب میں جہاز میں بیٹھا تھا پورے راستے میں دل ہی دل میں امی سے باتیں کرتا رہا کہ امی میں اپنے اپنوں اپنے رشتوں سے ملنے جا رہا ہوں وہ ہمیں نہیں بھولے تھے میں غلط تھا جو سمجھ نہ سکا امی ٹھیک کہتی تھیں کہ اپنے کبھی اپنوں کو نہیں بھولتے میں یونہی ڈرتا تھا یہاں آنے سے یہ لوگ بہت اچھے ہیں مجھے ایک بار بھی اس بات کا احساس نہیں ہونے دیا کہ میں یہاں پہلی بار آیا ہوں سلمان ماموں بہت اچھے ہیں انکے لہجے میں، میں نے اپنے لیے ایک الگ سی ہی محبت محسوس کی انہوں نے میرے آنے سے پہلے ہی میری ضرورت کی ایک ایک چیز میرے کمرے میں رکھوادی نئے کپڑے جوتے سب کچھ تاکہ مجھے کسی بھی چیز کے لیے پریشان نہ ہونا پڑے اور زینت ممانی سے مل کہ مجھے امی کے قریب ہونے کا احساس ہوا وہ بھی بالکل امی جیسی لگیں مجھے مسکرانے والے بھولی سی بہت پیار کرنے والی باقی بڑی ممانی شاید تھوڑے الگ مزاج کی ہیں وہ مجھے کچھ الگ سی لگیں بات یہ نہیں ہے کہ وہ مجھ سے ٹھیک طرح نہیں ملیں یا مجھ سے ٹھیک سے

بات نہیں کی۔وہ بہت اچھے طریقے سے مجھ سے ملیں بولیں پر پھر بھی وہ کچھ الگ سی ہی ہیں مجھے شاید انہیں سمجھنے میں وقت لگے اریج ثمن اور عبیر بھی اچھے ہیں "عبیر" یہ میرا کزن مجھے دیکھ کر میرے خیال سے کچھ خاص خوش نہیں ہوا وہ مجھ سے بات کرتے وقت ہنسانا چاہ رہا تھا پر ہنس نہیں پا رہا تھا اور تب پتہ نہیں اسنے یہ کیوں کہا کہ میں سلمان ماموں کے گھر نہیں رہ سکتا میں پل بھر میں شرمندہ سا ہو گیا پر پھر میں نے عبیر کے چہرے کو بغور دیکھا تو مجھے وہ بے چین سا لگا جیسے کسی الجھن یا کسی پریشانی کا شکار ہو اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا بولے پر سلمان ماموں نے اسے کہہ دیا کہ میں انکے گھر ہی رہوں گا یہ سن کہ اسکا چہرہ مرجھا گیا تھا خیر وہ مجھے اچھا لگا میرا ایک بھائی بھی ہے جو میرا ہم عمر ہے بچپن سے خواہش تھی کہ میرا کوئی بھائی یا کزن ہوتا جس سے میں بھی باتیں کرتا ہم دونوں باہر گھومنے جاتے کھاتے پیتے پر تب میرے پاس نہ بھائی تھا اور نہ ہی کزن پر اب میں اس کزن کو اپنا بھائی بناؤں گا بڑی ممانی کے گھر ایک لڑکی بھی آئی ہوئی تھی اسے میں نہیں جانتا تھا عروش نے مجھے بتایا تھا کہ بڑی ممانی کی دو بیٹیاں ہیں اریج اور ثمن چھوٹے ماموں تو آئے ہی نہیں تھے وہ کل آئیں گے اپنی فیملی کے ساتھ اس لیے وہ انکی بیٹیوں میں سے بھی کوئی نہیں تھی اور لڑکی آئی بھی بعد میں تھی کمرے سے جب زینت ممانی نے میرا تعارف سب سے کروادیا تھا پر وہ لڑکی جو کوئی بھی تھی مجھے ہی دیکھے جا رہی تھی مجھے بڑا عجیب لگ رہا تھا کہ کسی نے اسے ایسے مجھے دیکھتے دیکھ لیا تو کیا سوچے گا۔؟ میں نے اس لڑکی کو جتنا ہو سکا اگنور کیا واپسی پہ اسنے مجھے گہری مسکراہٹ دی پر تب بھی میں نے اس پہ کوئی خاص توجہ نہیں کی خیر وہ جو کوئی بھی تھی اللہ اسے ہدایت دے آمین۔پر میں نے ابھی کسی اور کے بارے میں لکھنا ہے "عروش" میری کزن عروش جو

مجھے ائیرپورٹ سے پک کرنے آئی تھی جب میں نے اپنے نام کا بورڈ دیکھا تو میں خوشی سے آگے بڑھا وہاں ایک مکمل کوور ہیلمٹ پہنے کوئی کمزور سا شخص کھڑا تھا مجھے لگا وہ کوئی لڑکا ہے میرا کزن وغیرہ پر جب میں ائیرپورٹ سے باہر گیا اور اس شخص نے گلوز اور ہیلمٹ اتارا تو میری دنیا ہی تھم گئی پہلے ائیرپورٹ پہ بہت شور تھا پر ایک دم سے ہی سارا شور ختم ہوگیا بس ہوا چلنے کی سرسراہٹ تھی جو میرے کانوں میں سنائی دے رہی تھی ہیلمٹ کے اترتے ہی اسکے ریشم سے بال ہوا سے بکھرتے اسکے شانوں پہ گر گئے چند لٹیں اسکے چہرے پہ بھی تھیں اس نے ان لٹوں کو پیچھے کیا وہ مجھ سے بول رہی تھی پر مجھے اسکی آواز سنائی ہی نہیں دے رہی تھی اسکے لب ہلاتے ہی کسی پرانے مندر کی مدھر من موہنی سی گھنٹیاں بجنے لگی تھیں پل بھر میں، مجھے اپنا آپ اس مندر کا پُجاری لگا جو صدیوں سے کسی دیوی کے درشن پانے کی تپسیا کررہا ہو اور اچانک ہی وہ دیوی شاخسات اپنے درشن دینے روبرو آکھڑی ہو اور اب اس پُجارج کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ دیوی سے وارتلاپ (بات چیت) کرے یا اسکے درشن کرے پُجاری تو پل بھر میں ہی اپنی سوج بوجھ سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا خود پہ بہت مشکل سے قابو پاتے میں نے اس جدید لباس میں ملبوس دیوی کو سنا چاہا وہ مجھے ویلکم کہہ رہی تھی اس نے مجھے پھولوں کا گلدستہ دیا میں تو پُجاری تھا اب بھلا پجارج کے ہاتھ میں گلدستے کا کیا کام اسکے ہاتھ میں تو آرتی کی تھال ہوتی ہے جس سے وہ شاخسات درشن دیتی دیوی کے چاند مکھ کی آرتی اتار سکے وہ مجھ پہ پھول کی بتیاں نچھاور کررہی تھی پُجاری بہت مشکل سے سنبھلا تھا کہ پنکھڑیوں کی برسات سے بھیگتا پھر کسی جادو میں جکڑا جانے لگا اپنے آپ پہ قابو کرنا بڑا مشکل تھا اس وقت میرے لیے اور وہ سفر میری زندگی کا یاد گار سفر رہے گا جب میں عروش کے پیچھے بائیک پہ بیٹھا تھا وہ اتنی

تیز بائیک چلاتی ہے کہ شاید ہی اتنی تیز میں نے اپنی زندگی میں چلائی ہوں اور کیا کٹ مارتی ہے وہ بائیک پہ اتنے رش میں وہ ایسے مکھن کی طرح بائیک نکال لے گئی تھی میں ہوتا تو شاید پیچھے ہی رک جاتا دوبئ میں سڑکوں پہ اتنا رش نہیں ہوتا وہاں سپیڈ کی ایک لیمٹ ہوتی ہے پر یہاں تو ہر ایک کو جلدی تھی جانے کی اور عروش کو سب سے زیادہ جلدی تھی مجھے شرم بھی آرہی تھی کہ میں ایک لڑکی کے پیچھے بائیک پہ بیٹھا ہوں لوگ کیا سوچیں گے پر جب میں نے ادھر ادھر دیکھا تو مجھے علم ہوا کہ بائیک ایک لڑکی چلا رہی ہے یہ صرف مجھے ہی پتہ ہے باقی کوئی یہ اندازہ بھی نہیں کر سکتا کہ ہیلمٹ کے پیچھے ایک ماہ رخ چھپی ہے گھر کے داخلی دروازے میں اسنے پھر مجھے ویلکم کیا میں اسکے سامنے اتنا ہونق ہوگیا کہ مجھے سمجھ ہی نہیں آرہی تھے کہ ویلکم کے جواب میں، میں اسے کیا کہوں مجھے ایک پل کو یہ احساس نہ ہوا کہ عروش پہلی بار مجھ سے مل رہی ہے اسکے ملتے بولتے اور بات کرتے ہر انداز میں اتنی اپنائیت تھی کہ میں خود حیران تھا حتیٰ کہ وہ میرا اتنا بھاری بیگ بھی میرے ساتھ اٹھاوا کے اندر لے گئی مجھے اسکی اپنائیت بہت اچھی لگی میں نے ایک بات سوچی ہے کی میں اب سے ڈائری لکھتے وقت اوپر تاریخ نہیں لکھا کروں گا تاریخ لکھوں گا تو مجھے یاد رہے گا کہ میں یہاں کتنے دن رکا ہوں میں چاہتا ہوں کہ میں یہاں سے صرف یادیں اور پیار ہی لے کر جاؤں دنوں کا حساب نہیں باقی سب کل لکھوں گا اب تو لکھنے کے لیے ہر روز ہی کچھ نہ کچھ ہو گا میری زندگی کے اچھے دن جو شروع ہوگئے ہیں خدا حافظ۔۔۔۔۔۔

حسا نے ڈائر بند کر کہ سائیڈ ٹیبل پہ رکھ دی۔وہ ابھی سیدھا ہوا ہی تھا کہ اسکے کمرے کا دروازہ بجا اور پھر کھل گیا عروش نے گردن اندر کی "کزن سو رہے ہو"۔۔؟؟؟ حسام نے فوراً نا میں گردن ہلا دی

عروش مسکراتی ہوئی اندر آگئی "مجھے لگا تم سو گئے ہو گے پر پھر سوچا ایک بار چیک کر آتی ہوں اگر تم اٹھے ہوئے تو تم سے باتیں کر لوں گی پر اگر تم تھکے ہوئے نہیں ہو تو"۔۔۔وہ سینے پہ ہاتھ باندھ کے کھڑی ہوگئی "ن۔نہ۔نہیں میں نہیں تھکا ہوا آپ بیٹھیں کھڑی کیوں ہیں"۔۔۔؟؟ حسام بیڈ سے کھڑا ہوگیا عروش بیڈ کے دائیں جانب رکھی کرسی پہ بیٹھ گئی حسام ایسے کھڑا تھا جیسے میزبان ہو اور عروش مہمان "تم نہیں بیٹھو گے"۔۔۔؟؟؟ عروش نے پوچھا تو حسام جلدی سے بیڈ پہ بیٹھ گیا سیدھا بالکل اپنی ساری توجہ عروش کی طرف کر کہ "جی"۔۔۔اسنے سوالیا لہجے میں کہا

"کیسا لگا ہمارا گھر تمہیں"۔۔؟؟؟ عروش نے بات کا آغاز کیا

"جی بہت اچھا"۔۔۔حسام نے مسکرا کہ جواب دیا "دوبئ میں کیا کرتے ہو تم"۔۔۔؟؟

"میرا ایک چھوٹا سا مال ہے جہاں ضرورتِ زندگی کی تقریباً ہر چیز ہے"۔۔۔

"واہ بھئی بہت اچھے"۔۔۔عروش نے داد دینے والے انداز سے کہا

"اچھا تمہاری ایکجوکیشن کتنی ہے"۔۔۔؟؟ عروش نے ٹانگ پہ ٹانگ رکھی اسکی پہنی جینز ٹخنو سے تھوڑی اوپر چڑھ گئی پاؤں میں پہنا پینک سلیپر اور ناخونوں پہ لگی ناخون پالیش اسکے گورے پاؤں کو بہت خوبصورت بنا رہے تھے "میری پڑھائی زیادہ تو نہیں ہے کیونکہ میں ساتھ ساتھ جاب بھی کرتا تھا اور امی جو ہوم میڈ کپڑے بناتی تھیں انکی ڈلیوری بھی میں ہی کرتا تھا اس لیے وقت بہت کم ملتا تھا"۔۔۔حسام بول کر خاموش ہوگیا

"یعنی ہمارا کزن بہت محنتی ہے"۔۔۔عروش کے لہجے میں فخر کی رمق تھی "جی شاید"۔۔۔حسام نے شانے اچکا دیئے "آپ کیا کرتی ہیں"۔۔؟؟؟ حسام نے پوچھا "میں"۔۔۔؟ عروش نے سینے پہ انگلی

رکھی حسام نے اثبات میں سر ہلا دیا "میں نے ایم اے انگلش کیا ہے اور اب ایک اسکول میں ٹینچن کر کہ ٹائم پاس کرتی ہوں"۔۔۔۔اسنے اپنے نازک ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پھنسا کے گھٹنے کے اوپر رکھ لیے "تو آپ ٹیچر ہیں"۔۔۔؟ عروش نے گرن ہلا دی دونوں کی باتیں ختم ہوگئی تھیں حسام خاموش ہوگیا وہ ویسے بھی اکیلا رہا تھا اس لیے اسے باتیں کم ہی آتی تھیں اور عروش کو اور کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اپنے نئے کزن سے کیا بات کرے کمرے میں کچھ دیر خاموشی چھائی رہی پھر عروش بولی "حسام کل جب میں اسکول سے آجاؤں گی تو میں تمہیں گھمانے لے کر جاؤں گی مجھے بھی اس شہر کو دیکھے کافی عرصہ ہوگیا چلو اب تم آگئے ہو تو ساتھ مل کر دیکھے گے شہر کو"۔۔۔۔وہ کہہ کر اٹھ کہ جانے لگی پھر جیسے اسے کچھ یاد آیا "اوہ سوری کل نہیں جا پائیں گے کل تو چاچو وغیرہ آئیں گے ہم پرسوں چلیں گے امید کرتی ہوں تم تب تک بور نہیں ہوگے"۔۔۔۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے میں بھی تھوڑا مال کا کام چیک کرلوں گا پھر آرام سے گھوم لوں گا"۔۔۔۔اس نے مسکرا کہ کہا تو عروش پرسکون سی اپنے کمرے میں واپس آگئی کمرے میں آکر اس نے اپنا فون اٹھایا تو اسے جھٹکا لگا عبیر کی بیس کالز آئی ہوئی تھیں عروش پریشان ہوگئی اسنے جلدی جلدی عبیر کو بیک کال کی پہلی رنگ پہ عبیر نے فون اٹھا لیا "کہاں تھیں تم کب سے کالز کر رہا ہوں ایک بھی کال نہیں اٹھائی وجہ بتاؤ مجھے جلدی"۔۔۔۔عبیر بول کہ جب چپ ہوگیا تو عروش نے حیرت سے فون کی اسکرین کو دیکھا یہ عبیر کا دماغ تو خراب نہیں ہوگیا۔؟ اتنے بے چینی "میں عروش ہوں عبیر"۔۔۔اسے یقین سا نہ آیا کہ عبیر اس سے بات کرنے کے لیے اتنا بے چین تھا اور اب کال کرنے پہ اتنے سوال اور لہجے میں اتنی پریشانی "میں جانتا ہوں تم عروش ہی ہو پر تم شاید بھول گئی ہو

کہ میں عبیر ہوں جسے تم چاہتی تھیں"۔۔۔وہ خفگی سے بول رہا تھا عروش نے بے زاری سے سانس کھینچا "یہ بتانے کے لیے اتنی کالز کی تھیں"۔۔۔؟؟

"نہیں میں نے تم سے کوئی اور بات کرنی ہے"۔۔۔اسکی بے چینی ویسی ہی تھی "پر مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی عبیر میں بھولی نہیں ہوں تمہاری آج دوپہر والی حرکت اور تم کیوں بار بار مجھے کل کر رہے ہوں تم نے ہی کہا تھا نا اس دن کہ میں تم سے دور رہا کروں اب میں دور رہ رہی ہوں تو تمہیں یہ بھی ہضم نہیں ہورہا تم کیا چاہتے ہو عبیر"۔۔۔؟؟ وہ جھنجھلا کے بولی تھی

"عروش میں کیا چاہتا ہوں مجھے خود سمجھ نہیں آرہی پر کچھ بھی ہے میں بہت بے چین ہورہا ہوں عروش مجھے تم سے ملنا ہے"۔۔۔۔

"پر مجھے تم سے نہیں ملنا"۔۔۔عروش نے صاف انکار کردیا

"تم نہ ملو پر میں نے تم سے ملنا ہے اور ابھی ملنا ہے"۔۔۔اس نے فیصلہ سنایا "میں نہیں ملوں گی تو نہیں ملوں گی بات سمجھو میری عبیر بابا وغیرہ سب سو رہے ہیں اور بابا اور مجھے نہیں پسند اب تم سے ملنا"۔۔۔وہ فون بند کرنے لگی کہ عبیر بولا

"میں کچھ نہیں جانتا میں نے ملنا ہے تو ملنا ہے بات ختم ورنہ میں یونہی باہر کھڑا رہوں گا"۔۔۔۔

عروش چونکی "تم باہر کھڑے ہو"۔۔؟؟؟ وہ بیڈ سے اٹھ گئی "ہاں باہر کھڑا ہوں آؤ جلدی"۔۔۔

عروش کمرے سے نکل کہ بالکونی میں گئی انکے گھر کے گیٹ کے ساتھ بائیک کھڑی کر کہ عبیر بائیک پہ بیٹھا ہوا تھا "اوپر دیکھو میں بالکونی میں کھڑی ہوں"۔۔۔عروش ریلنگ پہ جھک گئی عبیر نے اوپر دیکھا "تم نیچے آؤ"۔۔۔اسنے نیچے آنے کا اشارہ کیا "عبیر میں نے کہا نا میں نہیں آؤں گی تو نہیں

آؤں گی تم مجھے یہ بتاؤ بات کیا ہے"۔۔۔؟؟ عبیر نے نیچے سے عروش کو گھور کہ دیکھا "تم نے قسم کھائی ہوئی ہے میری کوئی بات نہ مانے کی"۔۔؟؟ وہ اسے ویسے ہی گھورتے ہوئے بولا تھا عروش اسکی ناراضی صاف اسکے چہرے پہ دیکھ سکتی تھی "عبیر بتاؤ بات کیا ہے"۔۔؟؟ وہ ریلنگ پہ جھکی ہوئی عبیر کو دیکھتے بولی "بتا دوں گا پر میں جو پوچھوں وہ سچ بتانا الٹی سیدھی باتیں نہ کرنا پلیز"۔۔۔عروش کا دل دھک دھک کرنے لگا پتہ نہیں عبیر نے اس سے ایسی کونسی بات کرنی تھی "اچھا بولو جلدی"۔۔۔ عبیر دو قدم پیچھے ہوا اب وہ عروش کو بالکل سامنے سے دیکھ سکتا تھا عروش بھی ریلنگ سے پیچھے ہوگئی "عروش آج تم بائیک پہ کس کے ساتھ تھیں"۔۔؟؟"عروش جو پوچھ رہا ہوں وہ بتانا میں اس بات سے بہت ڈسٹرب ہوں"۔۔۔وہ گردن اوپر کرکہ عروش کو دیکھ رہا تھا اور اسکے سوال سے عروش جل کے رہ گئی وہ یہ بات کرنے اتنی رات کو آیا تھا۔؟ اتنی ٹینشن اس نے اس بات کی پھیلائی ہوئی تھی۔؟ عروش کا دل کیا بالکونی میں رکھے گملوں میں سے ایک اٹھا کہ عبیر کے سر میں مار دے "عبیر مجھے تمہاری سوچ پہ افسوس ہے"۔۔۔ابھی عروش نے اور کچھ بھی بولنا تھا کہ عبیر بولنے لگا "عروش تم اب افسوس کرو یا ماتم کرو میری سوچ پہ پر میں ایسا ہی ہوں تم بتاؤ مجھے بس، اس کے بعد میں نے تم سے ایک اور بات بھی کرنی ہے"۔۔۔عبیر نے ایک اور تجسس پھیلا دیا پر اب کی بار عروش نے اسکی بات کو ذیادہ سنجیدگی سے نہ لیا وہ جان گئی تھی دوسری بات بھی کوئی ایسی ہی غیر اہم ہی ہوگی خیر عروش نے عبیر کو افسوس سے دیکھا اور پھر بتانے لگے "میں اس وقت حسام کے ساتھ تھی بابا کو فیکٹری میں ضروری کام تھا اس لیے وہ حسام کو ائیرپورٹ سے لینے نہیں جا سکے تو میں لینے چلی گی"۔۔۔عبیر کے رنگ اڑ گئے وہ حسام تھا جو عروش کے پیچھے بیٹھا تھا جب وہ اسپتال سے نکل رہا تھا

تو اسکی نظر عروش پہ پڑی تھی اسکے مکمل کوور ہونے کے باوجود بھی وہ عروش کو پہچان گی تھا پر پیچھے بیٹھے ہوئے کی شکل وہ نہیں دیکھ سکا تھا تبھی وہ اتنا بے چین تھا اور اب یہ پتہ لگنے کے بعد کہ عروش حسام کے ساتھ تھی تو اسکی بے چینی اور پریشانی مزید بڑھ گئی اسکی دوسری بات تو تھی ہی یہ ہی کہ عروش حسام سے دور رہے پتہ نہیں وہ کیوں حسام کے آتے ہی اتنا انسکیور ہوگیا تھا یہ تو حسام کی صرف انٹری تھی تو عبیر کا یہ حال تھا اب آگے پتہ نہیں اسکا کیا بنے گا۔۔؟؟

_____&&&&&&&&&&&&&&&&_____

وہ نیچے ویسے ہی فون کان سے لگائے حیرت کے آخری مقام کو پہنچا ہوا تھا گردن اوپر کئے وہ اس وقت ڈرا ہوا رومیو لگ رہا تھا جس کی جولیٹ اوپر کھڑی تھی چاند بن کے جسے وہ خود سے دور ہوتا دیکھ رہا تھا خیر جولیٹ اس بات سے بالکل بے خبر تھی اسے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ ایک رومیو یوں اسکے پیچھے پگلا گیا ہے اور دوسرا پوری تیاری سے پگلانے کے لیے کھڑا ہے "اب کیا ہوا یو سن کیوں پڑ گئے"۔۔۔؟؟ عروش کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر ریلنگ کے پاس آئی تھی وہ اسکا چہرہ قریب سے دیکھنا چاہتی تھی کہ آخر اسکے رومیو کو ہو کیا گیا ہے۔؟؟ "کچھ نہیں ہوا"۔۔۔وہ مریل سی آواز میں بولا تھا چہرہ نیچے کرلیا تھا عروش اسکا چہرہ اب نہیں دیکھ پا رہی تھی "اچھا دوسری بات کیا تھی"۔۔؟؟؟ عروش نے ریلنگ پہ ہاتھ رکھا "اب بتانے کا فائدہ نہیں ہے تم نہیں مانو گی"۔۔۔وہ ویسے ہی کمزور لہجے میں بول رہا تھا "اچھا ٹھیک ہے خدا حافظ اپنا خیال رکھنا"۔۔۔عروش نے کہہ کر فون کان سے دور ہی کیا کہ عبیر کے ہلتے ہاتھ اور فون سے آتی آواز سے رکی اور دوبارہ کان سے لگا

لیا "عروش میری ایک بات مان لو"۔۔۔اب کی بار اسکے لہجے میں التجا تھی اپنی نظریں اوپر کیے رومیو جولیٹ سے فریاد کرنے جا رہا تھا "بولو"۔۔۔؟؟ جولیٹ سرد لہجے سے بولی جیسے وہ رومیو کی بے وفائی اور بدل جانے کے بعد سے بولتی آرہی تھی "تم حسام سے دور رہنا مجھے غلط مت سمجھنا پر پھر بھی بس تم اس سے دور رہنا اسے گھمانا پھرانا میرا کام ہے میں کل ہی اسپتال سے چھٹیاں لے لوں گا میں اسے پورا شہر دکھا دوں گا بس تم اس سے دور رہنا میری یہ بات مان لو حسام سے دور رہو"۔۔۔۔ رومیو نے اپنے دل کی بات کہہ دی اور جولیٹ نا سمجھی سے رومیوں کو دیکھنے لگی اسے کچھ پل لگے رومیو کو سمجھنے میں پر پھر وہ سمجھ گئی اس نے افسوس بھرا سانس لیا "عبیر وہ میرا کزن ہے جیسے تم ہو اور وہ میرے گھر آیا ہے اور گھر آئے مہمان کو میں نظر انداز نہیں کر سکتی ہمارے گھر میں ہے ہی کون اس سے بات کرنے یا بولنے والا اسکی ہم عمر میں ہی ہوں اگر میں بھی اس سے ایک فاصلے پہ بات کروں گی تو اسے کتنا برا لگے گا کیا سوچے گا کہ اتنے سالوں کے بعد بھی میرے کزنز ایسی سرد مہری سے مجھ سے مل اور بات کر رہے ہیں میں ایسا کچھ نہیں کروں گی وہ مہمان ہے اور اسکی عزت اور احترام کرنا میرا فرض ہے اسکی ضرورتوں اور گھمانے پھرانے کی بھی ذمہ داری میری ہی ہے تم پریشان مت ہو"۔۔۔اسنے سمجھانے والے لہجے سے بات مکمل کی "عروش تم میری بات سمجھ کیوں نہیں لیتی"۔۔؟"میں نے جب کہہ دیا کہ تم اس سے دور رہو گی تو دور رہو گی بس بات ختم"۔۔۔ عبیر اس پہ بہت حق سے حق جتا رہا تھا "عبیر آدھی رات کو میرا کوئی موڈ نہیں ہے تم سے لڑنے کا تم جانتے میں تمہاری بات نہیں مانوں گی کیونکہ تم یہ حق کھو چکے ہو تم حسام کی فکر مت کرو تمہارے گھر بھی مہمان آئی ہوئی ہے مناہل، اسے گھماؤ اسکا دھیان رکھو میرے مہمان کا میں خیال رکھ لوں

گی میں بھی اسکول سے کل چھٹیاں لے لوں گی پھر میں حسام کو خود گھما دوں گی شہر اور اب میں سو رہی ہوں"۔۔۔۔عروش نے کہہ کر فون بند کردیا پر وہ بالکونی میں کھڑی رہی عبیر نے فون جیب میں ڈالا اور ایک غصے سے بھری نظر عروش پہ ڈالی اور بائیک کو جاکہ پوری قوت سے کک کیا عروش اسے افسوس سے دیکھتی اندر چلی گئی عبیر کیسا سوچتا ہے کہ حسام اور اسکے درمیان۔۔۔عروش کو آج پہلی بار اپنی محبت پہ رونا نہیں کراہت محسوس ہوئی کس سے دل لگا بیٹھی تھی وہ جو اسے اپنا بھی نہیں رہا تھا اور اسے کسی دوسرے کے ساتھ دیکھتے ہی اپنی رائے قائم کر لیتا تھا وہ بولڈ ہے مغربی لباس پہنتی پر وہ بے حیا تو نہیں ہے اس نے محبت انتخاب پہ تو نہیں کی تھی کہ وہ نہ ملا تو کوئی اور سہی اس نے تو بس محبت کی تھی وہ عبیر کا نام نہیں اسکی تسبیح پڑھتی تھی اس نے جب سے ہوش سنبھالے تو اپنا نام عبیر سے ہی جُڑا ہوا پایا۔تایا ابو کتنے لاڈ سے اسے میری بہو کہتے تھے اور جیسے جیسے وہ بڑی ہوتی رہی اس نے عبیر کی بنتی کچی عمارت کو خود اپنے دل میں مضبوط بنا لیا تھا اس کے لیے اب بس عبیر تھا اور کوئی کیسے بھی اسکی جگہ لے ہی نہیں سکتا عروش کبھی اپنی زبان سے کبھی نہیں پھرتی اور اس بات سے بھی نہیں پھرے گی کہ اگر عبیر اسکی ڈولی نہیں لائے گا تو وہ اسکے نام پہ زندگی گزار دے گی اور اگر وہ کسی اور کو عروش کی جگہ لا کھڑا کرے گا پھر وہ عروش کو اپنے کاندھوں پہ قبرستان چھوڑ کہ آئے گا عروش بیڈ پہ لیٹ گئی وہ عبیر سے محبت کرتے بہت کرتی ہے اور کرتی رہے گی پر اس محبت میں اب وہ اندھی نہیں ہوگی وہ ہر رشتے کو اہمیت دے گی چاہے وہ ماں باپ ہوں یا کوئی کزن ہو اور حسام کو تو وہ ہرگز نظر انداز نہیں کرسکتی اسکے بابا نے حسام کو اپنا بیٹا کہا ہے اسکے بابا نے حسام کو بلایا ہے اور حسام کا اس سب میں قصور کیا ہے وہ کیوں کسی بھی قسم کی سرد مہری یا سرد

لہجہ سہے عروش سے جتنا ہوسکے گا وہ حسام سے بنا کے رکھے گی پھر چاہے عبیر کچھ بھی سوچے اور اگر آج اسنے عبیر کی اس غیر اہم اور چھوٹی سوچ کو ترجیح دے دی تو اسے عادت ہو جائے گی اسطرح کی فضول سوچیں سوچنے کی وہ عبیر کو دکھا دے گی کہ حدود میں رہ کر بھی رشتے نبھائے جاتے ہیں عروش نے سوچتے سوچتے اپنی آنکھیں بند کرلیں اور نیند مہربان ہوتی گئی۔۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&&&

عروش تو سو گئی تھی پر عبیر کی نیندیں اڑگئی تھیں اسے رہ رہ کر عروش پہ غصہ آرہا تھا اور حسام سے تو ایک عجیب سی چڑ ہوگئی تھی اسے، پتہ نہیں وہ کیوں آگیا پاکستان اور اسکے چاچو کو ضرورت ہی کیا تھی اسے بلانے کی اور اگر بلا ہی لیا تھا تو عروش کو لینے بھیجنے کی کیا ضرورت تھی اور وہ بھی بائیک پہ اسکی امی سہی کہتی ہیں کہ سلمان چاچو نے بہت آزادی دی ہوئی ہے عروش کو، اور ایسی آزادیاں، آزادیاں کم بے باکی اور بے حیائی زیادہ ہوتی ہے پر ٹھیک ہے عروش کر لے اپنے دل کی وہ بھی اب اپنے دل کی کرے گا وہ نبھائے اپنے فرض اپنے مہمان کے ساتھ وہ بھی نبھائے گا اپنے فرض اپنے مہمان کے ساتھ پھر لگے گی عروش کی عقل ٹھکانے وہ مضطرب سا سوچتا بیڈ پہ لیٹ گیا۔۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&&&

اگلے دن جب حسام فریش ہوکر نیچے آیا تو عروش اسکول کے لیے جا چکی تھی اسے گھر بالکل سناسان لگا ناشتہ کرکہ وہ کچھ دیر زینت کے پاس بیٹھا رہا پھر اٹھ کہ کمرے میں دوبارہ آگیا لیپ ٹاپ اٹھا کہ اسنے جعفر کو کال کی مال کی تفصیلات لیں کچھ اور معلومات لیں اور پھر لیپ ٹاپ میں نئ ڈیلز کے اسٹیٹس چیک کرنے لگا وہ گاہے بگاہے گھڑی کو بھی دیکھ رہا تھا کہ کب چھٹی کا وقت ہو اور عروش

واپس آئے پر اسکا کام ہوگیا لیکن عروش کی چھٹی میں ابھی بھی وقت تھا وہ دوبارہ نیچے آیا تو زینت لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھیں "لگ رہا ہے تم بور ہورہے ہو"۔۔؟ اسے آتا دیکھ زینت نے پوچھا تو وہ اپنے بیزار سے چہرے پہ مسکراہٹ سجا کے ان کے پاس بیٹھ گیا "نہیں ممانی ایسی بات نہیں ہے وہ دراصل میں فارغ بیٹھتا نہیں نا مال میں تو میں چیکنگ کرنے کے لیے پھیراتا ہی رہتا ہوں اور پھر میں اتنا اکیلا رہا ہوں کہ اب میرا دل کرتا ہے کہ میرے اردگرد بہت سارے لوگ ہر وقت رہیں"۔۔۔زینت روہانسی ہوگئیں "بس کوئی بات نہیں بیٹا اللہ نے کچھ بہتر ہی سوچا ہوگا اور اب تم آگئے ہونا پاکستان تو اب تم اکیلے نہیں ہو ہم سب تمہارے ساتھ ہیں بتاؤ کچھ کھاؤ گے"۔۔؟؟؟ وہ پوچھ کہ کھڑی ہونے لگیں حسام نے انکا ہاتھ پکڑلیا "نہیں ممانی آپ بیٹھ جائیں میرے پاس" اس نے انہیں دوبارہ اپنے ساتھ صوفے پہ بیٹھا لیا اور ایک ٹانگ صوفے پہ رکھ کہ انکی طرف چہرہ کرکہ بیٹھ گیا "آپ کو پتہ ہے ممانی آپ مجھے میری امی جیسی لگتی ہیں آپ بھی بہت معصوم ہیں امی بھی ایسی ہی تھیں بہت پیار کرتی تھیں مجھ سے ان کے جانے کے بعد میں بہت ترس گیا تھا ماں کے لمس کو پر اب آپ جب جب میرے سامنے آتی ہیں مجھے اپنی امی آپ میں نظر آتی ہیں"۔۔۔حسام نے انکا ہاتھ تھامے تھامے ہی ساری بات کہی زینت کا دل بھر آیا انہوں نے حسام کے چہرے پہ ہاتھ پھیر کہ ٹھوڑی کے نیچے رکھ لیا "تم لگتے ہی نہیں اتنے بڑے ہوگئے آج بھی بولتے ہوئے وہ دو سال کے معصوم سے حسام لگتے ہو"۔۔۔حسام ہلکا سا ہنسا "پر میں پورے ستائیس کا ہوگیا ہوں"۔۔۔زینت اسکی بات پہ گہرا سا مسکرا دیں "اچھا تم ایک کام کیوں نہیں کرتے تم عروش کو اسکول سے لے آؤ ایسے تم تھوڑا باہر بھی پھر لو گے اسکا اسکول قریب ہی ہے"۔۔۔زینت نے اسے سارا راستہ سمجھا دیا

اور عروش نام سنتے ہی حسام کے دل میں الگ سی ہی خوشی ہونے لگی "بائیک کی چابی لا کہ دیتی ہوں میں تمہیں"۔۔۔زینت حسام کو کہتی اندر کمرے سے چابی لینے چلی گئیں اور حسام نے فوراً اپنے کپڑے دیکھے راہ داری میں لگے شیشے کے سامنے اسنے ایک نظر خود کو دیکھا بلیک ٹراؤزر شرٹ جس میں اسکا نکھرا ہوا چہرہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا کالے بال ہمیشہ کی طرح ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے آنکھوں میں چمک در آئی تھی زینت نے حسام کو بائیک کی چابی لادی تو وہ بائیک لے کہ گھر سے نکل گیا بتائے ہوئے رستے پہ بائیک چلاتا وہ عروش کے اسکول تک پہنچ گیا راستہ مشکل نہیں تھا اور عروش کا اسکول شہرے کے نامور اسکولز میں سے ایک تھا اس لیے ٹھونڈے میں ذیادہ پریشانی نہیں ہوئی حسام نے بائیک ایک طرف کھڑی کی اور گارڈ کے پاس گیا "کتنا ٹائم ہے چھٹی ہونے میں"۔۔؟؟ ستائشگی سے پوچھے جانے پہ گارڈ کے چہرے پہ بے ساختہ ہلکی سی مسکراہٹ آگئی "جناب بس پندرہ منٹ"۔۔۔حسام نے مسکرا کہ سر کو جنبش دی اور بائیک پہ جا کہ بیٹھ گیا اِدھر اُدھر نظریں دوڑاتا وہ خود کو مصروف کرنا چاہ رہا تھا آنکھوں پہ بلیک سن گلاسسز لگا کہ وہ بہت خوش خوش سا بائیک پہ بیٹھا تھا کچھ دیر آنکھوں کو دوڑانے کے بعد اسنے اپنا موبائل نکالا چھٹی ہونے میں ایک منٹ تھا اس نے ساٹھ سے الٹی گنتی گنا شروع کی گنتے گنتے وہ ساٹھ سے دس پہ آگیا دس سے پانچ پھر جب اسنے "ایک اور بیل"۔۔۔کہا اور جب بیل بج گئی تو وہ ایسے ہنسا جیسے کوئی چھوٹا بچہ من چاہی چیز ملنے پہ بہت خوش ہوجاتا ہے اس کی نظریں اب گیٹ پہ تھیں بچے ایک کے بعد ایک نکلتے جارہے تھے بہت سارے بچے چلے گئے اور رش کچھ کم ہوگیا تو وہ ماہِ حسن بھی نکل آئی عروش کے ساتھ کوئی دوسری ٹیچر بھی تھی حسام نے رش ہونے کی وجہ سے وہیں سے ہی ہاتھ ہلایا عروش نے حیرت سے کچھ فاصلے

پہ کھڑے اس لڑکے کو دیکھا جو اسے ہاتھ ہلا کہ اشارہ کر رہا تھا وہ ایک پل کے لیے تو حسام کو پہچان ہی نہ سکی پھر کچھ غور کیا تو اسے حیرت بھی ہوئی اور وہ اسی حیرت سے گہرا سا مسکرائی بھی تھی ساتھ والی ٹیچر عروش سے زیادہ حیران تھی "یہ کون ہے"۔۔۔؟؟؟ عروش کی مسکراہٹ سے وہ سمجھ گئی تھی کہ عروش اسے جانتی ہے "میرا کزن ہے کل ہی دوبئ سے آیا ہے"۔۔۔۔عروش نے بھی جوابی حسام کو اشارہ کیا اور اس کی طرف بڑھ گئی ٹیچر ساتھ ہی تھی "اور آج تمہیں لینے آگیا اہمم اہمم واہ کیا بات ہے"۔۔۔۔ٹیچر نے کچھ معنی خیز مسکرا کہ کہا "اوہ گندی سوچ کی ملکہ وہ میرا کزن ہے بس"۔۔۔۔عروش کو ٹیچر کا لہجہ اور سوچ بری لگی پتہ نہیں کیوں لوگ خود سے ہی رائے قائم کرلیتے ہیں کسی کے لیے پر ٹیچر ویسے ہی مسکراتی ہوئی اپنے گھر کے رستے پہ چلی گئی اور عروش حسام کے پاس آگئی "کزن تم نے تو کمال کردی نئے شہر میں مجھے ڈھونڈ لیا"۔۔۔۔عروش کی بات پہ حسام بے ساختہ ہنس دیا "بس گھر بیٹھے بیٹھے بور ہوگیا تھا تو ممانی نے کہا تمہیں اسکول سے لینے چلا جاؤں ایسے میں شہر بھی دیکھ لوں گا"۔۔۔۔عروش نے سینے پہ ہاتھ باندھے "اور ایسے شہر دیکھنے کے چکروں میں تم گم ہوجاتے تو ہم تمہیں کہاں سے ڈھونڈتے"۔۔۔؟؟ عروش کہہ کر بائیک پہ بیٹھ گئی حسام اسکی بات پہ پھر ہنسا "اتنی جلد گم نہیں ہوتا میں کزن اتنا تو پتہ ہی ہے راستوں کا"۔۔۔۔عروش بیٹھ گئی تو حسام نے بائیک چلالی "اچھا جی مان لیتے ہیں آپ بہت سمجھ دار ہیں"۔۔۔عروش نے مسکرا کہ کہا حسام نے بیک ویو مرر سے عروش کو دیکھا دمکتا چہرہ جس پہ من موہنی سی مسکراہٹ تھی بڑی بڑی آنکھیں قدرت کا ایک حسین اور کمال شہکار حسام نے بائیک اسٹارٹ کرلی جن رستوں سے وہ آیا تھا انہیں رستوں سے وہ واپس عروش کے گھر پہنچ گیا "واہ تم تو سچ میں بہت سمجھ دار ہو ایک بار میں ہی راستہ

یاد ہو گیا"۔۔۔عروش نے داد دی حسام بس مسکرادیا اب وہ کیا کہتا کہ جس در ستلے جوگ ملنے والا ہو وہ در بھلائے نہیں بھلتے "سہی سے پہنچ گئے تھے تمہیں بھیج کہ میں خود پریشان ہوتی رہی کہ اگر تم گم ہوگئے تو تمہارے ماموں مجھے سنائیں گے کہ دھیان نہیں رکھا اور بھیج دیا"۔۔۔ان کے اندر آتے ہی زینت بولیں تو حسام پھر ہنسا "ممانی میں گم کیسے ہو سکتا ہوں مجھے اتنے تو راستے سمجھ آہی جاتے ہیں اور ان کے اسکول کا رستہ اتنا سمپل تھا کہ کہ میں آرم سے پہنچ گیا"۔۔۔حسام مسکرا کر کہتا صوفے پہ بیٹھ گیا اور عروش تھکن سے چور ہوتی گرنے کے انداز سے بیٹھ گئی "امی پانی دے دیں پھر میں فریش ہو کہ سونے جاؤں گی بہت تھک گئی ہوں"۔۔۔اسنے زینت کو کہا۔زینت اٹھ کہ پانی لائیں اور پھر کچن میں کھانا گرم کرنے لگیں "تم نے کر لیے اپنے مال کے کام"۔۔۔؟؟ عروش نے پانی کی گھونٹ اپنے اندر اتار کہ پوچھا "جی کر لیا وہ کام تو بہت جلدی ہو گیا تھا"۔۔۔حسام نے جواب دیا۔ عروش نے گردن ہلا کہ دوبارہ گلاس منہ سے لگا لیا زینت نے کھانا گرم کر دیا۔اس نے کھانا کھایا اور سونے چلی گئی حسام ایک بار پھر بور ہونے لگا تھا پھر اسنے اپنا فون نکالا اور اس میں مصروف ہو گیا زینت بھی کمرے میں دوپہر کی نیند لینے چلی گئیں حسام کچھ دیر لاؤن میں بیٹھا پھر خود بھی اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&_____

عبیر ابھی اسپتال سے گھر آیا تھا فریش ہو کہ وہ نیچے آیا تو تتلی پھڑپھڑاتے اسکے گرد منڈلانے لگی "آج دن کیسا رہا عبیر جی"۔۔۔اسنے بہت مٹھے لہجے میں کہا عبیر نے شانے اچکا دیئے "ہر روز جیسا"۔۔۔

اتنا کہہ کر وہ خاموش ہوگیا اسکا موڈ رات سے ہی خراب تھا اور اسپتال میں بھی وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پہ بے مقصد غصہ کرتا رہا تھا "تھک گئے ہوں گے آپ میں چائے بنا دوں"۔۔۔؟؟ عبیر کے صوفے بیٹھتے ہی وہ کھڑی ہوگئی عبیر نے سر ناں میں ہلایا "نہیں میں پہلے کھانا کھاؤں گا امی کہاں ہیں"۔۔۔؟؟؟ عبیر نے ادھر ادھر دیکھا "وہ سورہی ہیں شاید اپنے کمرے میں، بھابھی ثمن بھی انہیں کے کمرے میں ہیں اور ارتج بھی شاید سو رہی ہے"۔۔۔۔اسنے سب کی تفصیل دے دی وہ عبیر کو یہ جتنا چاہ رہی تھی کہ صرف وہی ہے جو اسکا انتظار کر رہی تھی "میں لگا دوں کھانا"۔۔؟؟؟ عبیر کے کوئی جواب نہ دینے پہ مناہل نے پوچھا عبیر نے لب بھینچ کہ سر کو جنبش دی "ٹھیک ہے میں بس پانچ منٹ میں لگا دیتی ہوں"۔۔۔مناہل چہک کہ کہتی کچن میں چلی گئی عبیر نے ٹی وی آن کرلیا مناہل کچن میں جلدی جلدی ہاتھ چلا رہی تھی اسے ڈر تھا کہ کبھی کوئی آ ہی نہ جائے کباب میں ہڈی بنے کے لیے اسنے پورے پانچ منٹ میں کھانا گرم کردیا اور ٹیبل پہ لگا دیا "آجائیں عبیر جی کھانا گرم کردیا میں نے"۔۔۔۔عبیر اٹھ کہ ٹیبل کے پاس رکھی سربراہی کرسی پہ بیٹھ گیا مناہل نے کھانا نکال کہ پلیٹ اسکے سامنے کردی اور گلاس میں پانی بھی ڈال کے قریب ہی رکھ دیا "تم نے کھانا کھا لیا"۔۔؟؟؟ عبیر نے لقمہ بنا کہ منہ میں رکھا مناہل نے اثبات میں سر ہلا دیا "جی کھا لیا تھا"۔۔۔اس نے مسکرا کہ جواب دیا "بیٹھ جاؤ کھڑی کیوں ہو"۔؟؟؟ عبیر نے ایک نظر اس پہ ڈال کہ کہا چہرہ سنجیدہ تھا اور لہجے میں بھی کچھ خاص نہیں تھا مناہل فوراً بیٹھ گئی عبیر خاموشی سے کھانا کھا رہا تھا اسکی نظر مناہل پہ پڑی وہ بار بار اپنی انگلیوں پہ پھونکیں مار رہی تھی "کیا ہوا"۔۔۔؟؟ عبیر نے ویسے ہی پوچھا لیا "کچ۔۔کچھ۔۔نہیں بس ویسے ہی"۔۔۔۔اسنے جان بوجھ کچھ چھپانے والے انداز سے کہا تاکہ عبیر

پوری توجہ سے اس سے وجہ پوچھے پر ایسا کچھ نہ ہوا عبیر نے پوچھا ہی نہیں وہ دوبارہ کھانا کھانے لگا مناہل کو غصہ سا آیا عبیر پہ بھلا یہ کیا بات ہوئی اسے پوچھنا تو چاہیے تھا "کھانا گرم کر رہی تھی تو لاشعوری میں ہاتھ کو آگ چھو گئی تھی"۔۔۔اسنے خود ہی بتا دیا اب اسنے عبیر کی ہمدردی بھی تو حاصل کرنی تھی ویسے ایک بات میں یہاں واضح کرتا جاؤں کہ اسکے ہاتھ کو کوئی آگ واگ چھو کہ نہیں گئی وہ بس ڈرامے کر رہی ہے "اوہ تو کچھ لگا لو"۔۔۔عبیر نے اسکی انگلیوں کو دیکھ کہ کہا جو اسنے دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے مسل مسل کہ سرخ کر لی تھیں "نہیں اتنا ذیادہ نہیں جلا میں ٹھیک ہوں"۔۔۔مناہل نے اپنی انگلیوں پہ ہاتھ پھیر کہ منع کیا چہرے پہ وہ درد لے آئی تھی "رکو میں ٹیوب لگا دیتا ہوں جلن کم ہوجائے گی"۔۔۔وہ کھانا چھوڑ کہ اٹھنے لگا "ارے عبیر جی رہنے دیں میں بعد میں لگا لوں گی"۔۔۔مناہل نے منع کیا عبیر ہلکا سا مسکرایا "کوئی بات نہیں میں لگا دیتا ہوں آکہ کھانا کھا لوں گا"۔۔۔وہ میڈیکل باکس لینے چلا گیا مناہل اپنی انگلیاں دیکھ کے مکار سا مسکرائی "ہائے یہ تو بہت ذیادہ جل گئی ہیں"۔۔۔یہ کہہ کر اسنے ہلکا سا قہقہہ لگایا اور ساتھ ہی اپنی مریل بالوں کی لٹ کو پھونک سے اڑایا "ویسے کمال ہو تم بھی مناہل تمہیں تو ڈراموں میں کام کرنا چاہیے"۔۔۔اسنے خود کو ہی داد دی عبیر ٹیوب لے کہ آرہا تھا وہ سنجیدہ ہو کہ بیٹھ گئی "دکھاؤ میں لگا دیتا ہوں"۔۔۔ مناہل نے ہاتھ فوراً عبیر کے سامنے کر دیا عبیر نے انگلیوں پہ ٹیوب لگا دی "جلن کم ہوجائے گی اب"۔۔۔ٹیوب کا ڈھکن بند کر کہ عبیر نے ٹیبل پہ ہی رکھ دی "بہت شکریہ میرا احساس کرنے کے لیے عبیر جی"۔۔۔مناہل نے گہری مسکراہٹ سے کہا عبیر نے سر کو خم دیا اور ہاتھ دھو کہ دوبارہ کھانا کھانے لگا مناہل بیٹھ کہ اسے دیکھتی رہی جب اسنے کھانا کھا لیا تو مناہل نے برتن سمیٹے اور کچن

میں لیجا کہ دھونے لگی "میں تو آج بہت بور ہوگئی تھی عبیر جی یہاں تو کوئی کام ہوتا ہی نہیں آنٹی صائمہ کچھ کرنے ہی نہیں دیتیں وہاں گھر میں تو میں ایک منٹ نہیں بیٹھتی سارے کام بھابھی کے ساتھ کرتی تھی"۔۔۔وہ مسکرا کہ بول رہی تھی پھر بات مکمل ہونے پہ کچھ دیر خاموش رہی باہر سے کوئی جواب ہی نہیں آیا "عبیر جی"۔۔۔؟؟ اسنے آخری برتن دھویا اور اسے رکھ کہ باہر آئی اور اسکا دل بری طرح سے ٹوٹ گیا عبیر جا چکا تھا اور اتنی دیر سے وہ خود سے باتیں کر رہی تھی اسنے برہمی سے سر جھٹکا "بھاڑ میں جائے"۔۔۔وہ بڑبڑ کہ خود بھی کمرے میں چلی گئی۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

عروش کی آنکھ کھلی تو شام کہ پانچ بج رہے تھے وہ آنکھیں مسلتی بیڈ سے کھڑی ہوگئی اور شیشے کے سامنے کھڑی ہوگئی یہ اسکی عادت تھی دوپہر میں سو کہ جب اٹھتی تھی تو اپنا چہرہ لازمی شیشے میں دیکھتی اسکا منانا تھا کہ دوپہر میں سونے سے چہرے پہ ایک الگ سا ہی گلو آتا ہے اور اسہی گلو کے چکروں میں وہ سوتی تھی اور اٹھ کہ چہرہ دیکھتی کہ آج کتنا گلو آیا اسکا چہرہ پہلے ہی چاند کی عکاسی کرتا تھا اسے گلو کی کیا ضرورت تھی پر پھر بھی اسے شیشہ دیکھ کہ خوشی ہوتی تھی شیشہ دیکھ کہ وہ فریش ہونے چلی گئی اسنے اریج کے ساتھ شاپنگ پہ جانا تھا آج شام کو پہنے کے لیے اس کے پاس تو کچھ تھا ہی نہیں جبکہ اسکا واڈروب کپڑوں سے بھرا پڑا تھا وہ فریش ہوکہ باہر آئی تو اسنے اپنے فون سے اریج کا نمبر ڈائل کیا "ہیلو تم تیار ہو"۔۔۔؟؟؟ کال اوکے ہوتے ہی عروش نے پوچھا "ہاں تیار ہوں بس چادر لے کر تمہاری طرف ہی آرہی تھی"۔۔۔اریج نے دوسری طرف سے جواب دیا عروش نے گرد ہلائی "ہاں اور سنو میں سوچ رہی ہوں حسام کو بھی ساتھ لے چلتی ہوں تھوڑا گھوم لے گا تم اپنی

امی صاحبہ کو بتا دو کہ تم صرف مجھ بدتمیز کے ساتھ ہی نہیں جا رہی حسام بھی ہمارے ساتھ ہو گا"۔۔۔ارتج ہنسی "عروش تم بھی نا امی اب تمہیں بدتمیز بھی نہیں کہتی ہر وقت"۔۔۔عروش نے سر جھٹکا "بس کرو جانتی ہوں اتنے تو وہ دن میں سانس نہیں لیتی ہوں گی جاتنا مجھے برا بھلا کہتی ہوں گیں"۔۔۔وہ شیشے کے سامنے کھڑی ہوگئی اور برش بالوں میں چلانے لگی "دیکھ لو ایک ساس ہر سانس میں اپنی بہو کو یاد کرتی ہے"۔۔۔ارتج نے اسے چھیڑا "بس کرو یار وہ تو مجھے اپنی بھتیجی نہیں مانتیں بہو کیا مانے گیں"۔۔۔عروش نے برش رکھ دیا "اچھا چھوڑو ان باتوں کو میں آرہی ہوں بس پانچ منٹ میں"۔۔۔ارتج نے کہہ کر کال کاٹ دی عروش نے اپنے بالوں کی دو موٹی لٹیں سینے پہ گرائیں ہلکے بادامی رنگ کا ٹاپ اور بلیک چست جینز، بادامی ٹاپ گھٹنوں تک آتا تھا سینے سے پورے دامن پہ ایک باریک سی پھولوں کی بیل بنی ہوئی تھی باقی پورا ٹاپ سمپل تھا گلے میں وہی گولڈ کی چین جس میں "A" لٹک رہا تھا یہ اسنے اپنی آڑھارویں سالگرہ پہ اپنے بابا کہ ساتھ جاکہ اپنی پسند سے بنوائی تھی۔اسے اپنا نام بھی اس لیے اچھا لگتا تھا کیونکہ اسکا نام اسہی حرف سے شروع ہوتا تھا جس سے عبیر کا شروع ہوتا تھا "ع" سے اور اسہی "ع" سے عشق بھی شروع ہوتا ہے جو وہ عبیر سے کرتی ہے وہ یہ بات بڑے فخر سے اپنی دوستوں کو بتایا کرتی تھی عروش نے پینسل ہیل کو اپنے نازک پاؤں میں پہن کہ اپنا کلچ اٹھایا اور ٹک ٹاک کرتی کمرے سے نکل گئی حسام کے کمرے کے دروازے پہ پہنچ کے اسنے دروازہ بجایا "کون"۔۔۔؟؟ اندر سے آواز آئی تو عروش نے دروازے کو دھکیلا دروازہ کھلتا چلا گیا "کزن اٹھ گئے"۔۔۔؟؟ عروش نے پوچھا حسام بیڈ پہ لیٹا ہوا تھا وہ جلدی سے کھڑا ہوگیا "میں تو کب کا اٹھا ہوا تھا"۔۔۔اسنے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا بکھرے بالوں کو سنوارنا چاہا

اسنے عروش کو نیچے سے اوپر تک دیکھا اسے عروش بہت اچھی لگی "اوہ اچھا جی کزن جلدی سے ریڈی ہوجاؤ ہم شاپنگ پہ چل رہے ہیں تمہارے پاس صرف پانچ منٹ ہیں جلد کرو میں نیچے تمہارا ویٹ کر رہی ہوں ارتیج آنے والی ہے"۔۔۔وہ جلدی جلدی بولتی کمرے سے چلی گئی حسام تو اسے دیکھتا ہی رہ گیا نہ ہاں کر سکا اور نہ ناں پھر وہ گہرا مسکرایا کچھ تو بات ہے اس لڑکی میں جو وہ ہر بار اسے دیکھتا ہی رہ جاتا ہے "تمہارے پاس چار منٹ رہ گئے کزن"۔۔۔عروش نیچے لاؤنج سے ہی چلائی تو حسام بھاگا اور کپڑے نکالا کہ واش روم میں گھس گیا۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

ارتیج چادر لے کر لاؤنج میں اپنی امی کے سامنے کھڑی تھی ثمن اور مناہل بھی وہیں بیٹھی تھیں عبیر اپنے کمرے میں ہی تھا

"نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے جانے کی لاکھ بار کہہ چکی ہوں کہ تیری شادی ہونے والی ہے یوں دندناتی نہ پھیر اور شاپنگ اسنے کرنے ہیں تو کیوں ملازمہ کے فرائض سرانجام دینے ساتھ جا رہی ہے"۔۔۔؟ صائمہ کے تاثر ویسے ہی تھے جیسے عروش کے نام پہ ہوتے ہیں تھوڑا غصہ تھوڑی تلخی اور بھنویں چڑھی ہوئیں "امی میں نے بھی سامان لینا ہے شام کو چاچو کے گھر جانا ہے تو پہنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے جانے دیں آپی کہیں نا امی کو"۔۔۔ارتیج نے اپنا حلقہ مضبوط کرنے کے لیے ثمن کو مخاطب کیا "امی جانے دیں نا کچھ نہیں ہوتا"۔۔۔ثمن کو اپنی چھوٹی بہن سے محبت تھی اس لیے اسکی طرفداری کررہی تھی ورنہ عروش کو لے کہ تو اسکے خیالات بھی اپنی امی جیسے ہی تھے وہ بھی بیچاری مجبور تھی اسنے اپنی نند کو جو اپنے بھائی سے بیاہنا تھا تبھی تو وہ اپنے سسرال میں اپنی ساس کے

سر پر چڑھ سکے گی کہ دیکھو آپکی قبول صورت بیٹی کی اپنے چاند سے بھائی کی شادی کروا دی "بس تو اسکی طرفداری نہ کر یہ بہت سر پہ چڑھ گئی ہے نہیں جانا تو نہیں جانا"۔۔۔صائمہ نے اٹل لہجے میں کہا "جانے دیں نہ آنٹی کچھ دنوں کی ہی تو مہمان ہے اب ہماری اریج"۔۔۔مناہل نے بھی گفتگو میں حصہ لیا "امی جانے دیں کیا ہوگیا ہے آپ کو کیوں اب آپ ہر بات سے منع کردیتی ہیں"۔۔۔اریج نے دبی دبی ناراضی سے کہا "کیا ہوا کیوں شروع مچایا ہوا ہے کہاں جانے کی ضد کر رہی ہو اریج"۔۔۔؟؟؟ عبیر زینے اتر کے لاؤنج میں آگیا اریج عبیر کی طرف پلٹی "بھائی میں عروش کے ساتھ شاپنگ پہ جارہی ہوں اور امی منع کررہی ہیں شام کو چاچو کی طرف جانا ہے میں وہاں کیا پہن کے جاؤں گی میرے پاس کوئی اچھا سوٹ نہیں ہے"۔۔۔عروش کا نام سن کہ عبیر کے چہرے پہ کچھ ناگواری سی آگئی "تو ٹھیک کہہ رہی ہوں اس عروش کے ساتھ نہیں جانا اب کچھ دن اس سے دور رہ اور سکون سے شادی کروا کہ چلی جا یہاں سے"۔۔۔صائمہ نے اریج کی پشت دیکھتے ہوئے کہا "اتنی تنگ ہیں آپ مجھ سے امی"۔۔۔؟؟ اسے جیسے صدمہ ہوا ماں کی بات سے اسے رونا سا آگیا "ٹھیک ہے نہیں جاتی اور اب کوئی کہیں پہ بھی لیجانے کا کہے گا تو نہیں جاؤں گی شام کو چاچو کے گھر بھی نہیں جاؤں گی"۔۔۔اریج کی آواز رندھ گئی۔وہ پیر پٹختے اپنے کمرے میں جانے لگی کہ عبیر نے اسے روکا "کیوں نہیں جاؤ گی تم۔؟ تم ابھی شاپنگ پہ بھی جاؤ گی اور شام کو چاچو کے گھر بھی جاؤ گی اور جہاں تمہارا دل کرے گا جانا سمجھیں"۔۔۔عبیر نے اسے سینے سے لگا کہ اسکے آنسوں صاف کیے "نہیں میں نہیں جاؤں گی بھائی امی یونہی کرتی ہیں ہر بار"۔۔۔وہ اب باقاعدہ رونے لگی تھی "بس بھئی چپ رو کیوں رہی ہو بھائی کہہ رہے ہیں نا اپنی بہن کو کے وہ جائے گی تو بس پھر وہ جائے گی

چپ ہو جاؤ"۔۔۔؟؟؟ عبیر نے اسکے آنسو صاف کر کہ نرمی سے کہا اریج چپ ہو گئی اسنے بھگی آنکھیں صاف کیں "امی جانے دیں اریج کو اور آپ اسے نہ روکا کریں بلکہ اریج تم نے کہیں بھی جانا ہو تو مجھے بتا دیا کرو میں لیجایا کروں گا"۔۔۔عبیر نے آنکھ دبا کہ کہا تو اریج مسکرا دی صائمہ نے سر جھٹک دیا "جاؤ گی کیسے تم دونوں"۔۔۔؟؟ عبیر نے پوچھا "بھائی ٹیکسی میں جائیں گے"۔۔۔اریج نے جواب دیا "نہیں ٹیکسی میں جانے کی ضرورت نہیں ہے میں لے جاتا ہوں تم دونوں کو گاڑی میں"۔۔۔صائمہ نے چونک کہ عبیر کو دیکھا مناہل کا تو منہ ہی بن گیا "اب تمہیں جانے کی کیا ضرورت ہے انہیں کوئی کھا تو جائے گا نہیں"۔۔۔صائمہ تلخی سے بولیں "امی ماحول ٹھیک نہیں ہے آج کل میں لیجاؤں گا ان دنوں کو"۔۔۔عبیر نے صائمہ کو دیکھ کہ جواب دیا "ماحول تو بس ہماری بچی کے لیے ٹھیک نہیں ہے ورنہ دوسری محترمہ کو ایسے ماحول کی عادت ہے"۔۔۔وہ ویسے ہی تلخ لہجے میں بولیں "چھوڑیں ان باتوں کو امی میں اپنی بہن کی وجہ سے ہی جا رہا ہوں"۔۔۔اسنے صائمہ کو دیکھ کہ کہا پھر اریج کو دیکھا "تم رکو میں گاڑی کی چابی لے کہ آرہا ہوں"۔۔۔وہ کہہ کر جانے لگا پھر رکا "مناہل تم بھی تیار ہو جاؤ تم بھی چلنا ساتھ"۔۔۔وہ کہہ کر کمرے میں چلا گیا مناہل کے چہرے پہ خوشی پھیل گئی اور اب کی بار اریج کا منہ بن گیا "میں چلی جاؤں آنٹی"۔۔۔؟؟؟ اسنے صائمہ سے پوچھا "ہاں ہاں کیوں نہیں تم تو لازمی جاؤں عبیر کے ساتھ"۔۔۔انہوں نے معنی خیز مسکراہٹ سے کہا تو مناہل شرما سی گئی وہ بھی جلدی سے اپنے کمرے میں ٹش اپ کرنے چلی گئی۔۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

"پتہ نہیں کہاں رہ گئی یہ ارہج کی بچی"۔۔۔عروش نے گھڑی کو دیکھ کہ کہا حسام بھی اسکے ساتھ ہی لاؤنج میں تیار ہو کہ کھڑا تھا وائٹ پینٹ شرٹ اور بلیک جیکٹ میں وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا"کہیں نہیں رہی اریج کی بچی آگئی میں جلدی آؤ اب تم باہر، باہر بھائی گاڑی میں انتظار کر رہے ہیں"۔۔۔اریج راہ داری سے بولتی ہوئی لاؤنج میں آگئی "اسلام علیکم حسام بھائی"۔۔۔اس نے حسام کو سلام کیا اور عروش سے گلے ملی حسام نے مسکرا کہ سلام کا جواب دیا اور عروش حیران تھی اریج کی بات پہ "کیا باہر عبیر آیا ہوا ہے"۔۔۔؟؟؟ عروش نے پوچھا "ہاں وہ ساتھ جائیں گے اور بھائی کے ساتھ"۔۔۔اریج اتنا کہہ کہ رکی پھر عروش کے کان کے قریب ہوئی "اور بھائی کے ساتھ وہ سپولی مناہل بھی ساتھ ہے منحوس کہیں کی قسم سے زرا شرم نہیں ہے اس لڑکی میں جہاں کہہ دو منہ اٹھا کہ چل پڑتی ہے"۔۔۔اریج عروش کے کان سے دور ہوئی حسام نے جان بوجھ کے ان پہ سے نظریں ہٹا لی تھیں تاکہ وہ آرام سے بات کر لیں "دفعہ کرو آنے دو ہم نے کونسا اسے منہ لگا لینا ہے"۔۔۔عروش سمجھ گئی تھی کہ عبیر ہی لایا ہو گا مناہل کو اس نے جو رات کو کہہ دیا تھا کہ اپنے مہمان کی فکر کرو تو اب وہ اسکے سامنے مناہل کی فکر کرے گا تاکہ عروش کو فرق پڑے وہ جلے اسے دکھ ہو پر عروش ایسا کچھ ظاہر نہیں کرے گی عروش نے سوچ لیا تھا وہ اریج اور حسام کے ساتھ باہر آگئی انکے گیٹ کے سامنے ہی گاڑی میں وہ بیٹھا تھا۔فرنٹ سیٹ پہ اسنے جان بوجھ کے مناہل کو بیٹھایا تھا پر عبیر حسام کو عروش کے ساتھ آتا دیکھ چونکا اور گاڑی سے باہر آگیا حسام کو لگا وہ اس سے ملنے آیا ہے اس لیے اسنے مصافحہ کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا عبیر نے بغیر کسی جوش کے اسے مصافحہ کیا چہرے پہ مصنوعی سی مسکراہٹ تھی "تم بھی جاؤں گے شاپنگ پہ"۔۔۔؟؟؟ عبیر نے حسام سے پوچھا

"جی حسام بھی جائے گا اریج تم لوگ گاڑی میں چلے جاؤ میں اور حسام بائیک پہ آرہے ہیں"۔۔۔۔
عروش عبیر کے چہرے سے جان گئی تھی کہ اسے حسام کا ساتھ جانا کچھ پسند نہیں آیا "کیوں تم اس کے ساتھ بائیک پہ کیوں آؤ گی گاڑی میں جگہ ہے دو لوگوں کے لیے بیٹھ جاؤ تم پیچھے اریج کے ساتھ حسام میرے ساتھ آگے بیٹھ جائے گا مناہل تم پیچھے جاکہ بیٹھ جاؤ"۔۔۔۔عبیر نے جلدی جلدی سب کو انکی جگہ بتائی مناہل کا منہ بن گیا اسنے کیا کیا سوچ لیا تھا کہ وہ عبیر کے ساتھ آگے بیٹھ کے جائے گی اور پل پل جلتی عروش کو دیکھے گی پر خیر حسام کو دیکھ کے اسے بھی بہت خوشی ہوئی تھی تو وہ گاڑی سے باہر نکل آئی اور پچھلی سیٹ پہ بیٹھ گئی عروش منع کرنے لگے تھی پر اریج نے اسکا ہاتھ پکڑ کہ گاڑی میں بیٹھا لیا وہ یوں بیٹھی تھیں کی فرنٹ سیٹ جہاں حسام بیٹھا تھا اسکے پیچھے عروش بیٹھی تھی درمیان میں اریج اور پھر مناہل عبیر کو یہ بھی برا لگا کہ وہ اس طرف کیوں بیٹھی عبیر کی سیٹ کے پیچھے کیوں نہیں بیٹھی خیر اسنے گاڑی چلا لی "کزن اپنے کان اب میری طرف رکھنا میں تمہیں اب اپنے شہر کے بارے میں بتاؤں گی"۔۔۔۔عروش نے پیچھے سے حسام کے کاندھے پہ ہاتھ لگا کہ کہا اور عبیر کا دل جیسے کسی نے مسل دیا ہو عروش زبان سے بول لے پر حسام کو ہاتھ کیوں لگا رہی ہے۔؟ عبیر نے دل میں سوچا تھا۔حسام مسکرایا "جی ٹھیک ہے"۔۔۔اسنے ترچھے ہوکہ جواب دیا اور عبیر نے غصے سے حسام کو دیکھا اور گاڑی کی سپیڈ تیز کرلی اسکی اس حرکت پہ کسی نے زیادہ توجہ نہیں دی عروش مسلسل حسام سے بول رہی تھی ہر جگہ کا نام بتاتی اور وہاں کی دکانوں اور وہاں کیا کیا ملتا ہے اور وہ یہاں کب کب آئی تھی سب بتا رہی تھی اریج بھی عروش کو دیکھ رہی تھی اور ساتھ ساتھ کوئی نہ کوئی بات بھی کر رہی تھی البتہ مناہل اس سارے معاملے میں خاموش ہی تھی وہ جانتی تھی

اسے کوئی منہ نہیں لگا رہا "کیا ہے تم چپ نہیں ہوسکتیں وہ دیکھ سکتا ہے سب اور پڑھا لکھا بھی ہے نام بھی پڑھ لے گا تمہیں ہر جگہ کو تفصیل سے بتانے کی کیا ضرورت ہے"۔۔۔؟؟؟ عبیر کافی دیر سے جو اپنے آپ پہ قابو کیے ہوئے تھا ایک دم سے بولا تو گاڑی میں پل بھر کی خاموشی چھا گئی حسام نے حیرت سے عبیر کو دیکھا وہ اتنا غصے میں کیوں آگیا۔۔؟؟ عروش نے بھنو اچکا کہ عبیر کو دیکھا "میں یونہی بولوں گی اور جسے مسئلہ ہے وہ اپنے کان بند کرلے یا تو ہمیں اتار دیے ہم ٹیکسی سے چلے جائیں گے اور میری ایک بات سن لو مسٹر اگر اب تم دوبارہ ایسے بولے تو میں خود اتر جاؤں گی گاڑی سے ہمارے ساتھ جا کہ تم احسان نہیں کر رہے سمجھے اپنی مرضی سے آئے ہو"۔۔۔عبیر نے عروش کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا "سامنے دیکھو تمہاری نظروں کی سڑک پہ ضرورت ہے"۔۔۔۔ عروش نے انگلی سے سامنے کی طرف اشارہ کیا "ہاں تو میں حسام تمہیں بتا رہی تھی کہ یہاں میں دو سال بعد آرہی ہوں لاسٹ ٹائم میں اپنی دوستوں کے ساتھ آئی تھی"۔۔۔۔۔۔وہ دوبارہ حسام سے بات کرنے لگی عبیر کا دل کیا وہ گاڑی کہیں مار لے اسنے اور سپیڈ تیز کرلی "عروش بہن کچھ تو خیال کرو میرا بھائی جل رہا ہے بس کردوں رحم کرو میرے معصوم سے بھائی پہ"۔۔۔۔اریج نے اسکے کان میں کہا "تمہارے بھائی کے دماغ کا علاج کرواؤ تم لوگ اور وہ فضول میں ہی جل رہا ہے ورنہ میرا کوئی ارادہ نہیں ہے اسے جلانے والنے کا"۔۔۔۔۔اسنے ہلکی آواز میں کہا اور پھر حسام سے بات کرنے لگی مناہل بھی یہ سارا تماشا دیکھ رہی تھی اور اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ اس عروش کو ہی گاڑی سے اٹھا کہ باہر پھینک دے ایک جو گاڑی چلا رہا ہے وہ عروش کو نہیں دیکھ رہا تو کسی دوسرے کو بھی نہیں دیکھ رہا اور ایک جو فرنٹ سیٹ پہ بیٹھا ہے اس سے عروش اتنا بول رہی ہے کہ اسے کسی دوسرے

کو دیکھنے ہی نہیں دے رہی اسکا آنا تو فضول ہی ہوا۔۔۔مال آگیا تھا عبیر نے گاڑی پارکنگ ایریا میں کھڑی کی عروش گاڑی رکتے ہی دروازہ کھول کے باہر نکل گئی اسے عبیر کا یوں بولنا اچھا نہیں لگا اور حسام کے سامنے تو بالکل بھی اسے ایسے نہیں بولنا چاہیے تھا ارتیج اور حسام بھی گاڑی سے اتر گئے "تم میرے ساتھ ہی رہنا حسام"۔۔۔عروش نے حسام کو کہا اور ارتیج کے ساتھ مال میں چلی گئی حسام بھی اسکے پیچھے اندر چلا گیا پیچھے رہ گئے مناہل اور عبیر، عبیر کا تو خون جل جل جا رہا تھا وہ بھی گاڑی لاک کر کہ مناہل کو آنے کا اشارہ کر کہ مال میں چلا گیا مال کے اندر ارتیج عروش اور حسام ایک ساتھ، عبیر انکے پیچھے، اور مناہل ان سب کے پیچھے مناہل کو اسطرح پونچھڑ کی طرح انکے پیچھے پھرنا بہت برا لگ رہا تھا وہ سب کپڑے دیکھنے لگے عروش پر اعتماد سی ہر کپڑا دیکھ اور ٹرائی کر رہی تھی پر مناہل کچھ ڈری ڈری سی سنبھل سنبھل کے ہر چیز کو چھو رہی تھی وہ اتنے بڑے مال میں پہلی بار آئی تھی کیونکہ وہ تو ہمیشہ سے لوکل دکانوں سے شاپنگ کیا کرتی تھی اور مال کے ریٹ دیکھ کہ تو اسکے ہاتھ ویسے ہی کانپنے لگے وہ سب کچھ چھوڑ کہ عبیر کے ساتھ جا کہ کھڑی ہوگئی۔عروش نے اپنے لیے کپڑے لے لیے تو اس نے حسام کو دیکھا "تم کیوں نہیں کچھ لے رہے"۔۔؟؟؟ حسام نے شانے اچکائے "سمجھ ہی نہیں آرہا کہ کیا لوں"۔۔؟؟ عروش ہنسی "تو میں کس لیے آئی ہوں آؤ مل کے لیتے ہیں ادھر آؤ"۔۔۔وہ حسام کا ہاتھ پکڑ کہ جینٹس کلیکشن کے پاس لے گئی عبیر پیچھے سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ عروش کی گردن مروڑ دے اس نے حسام کے لیے آسمانی رنگ کا کرتہ اور شلوار پسند کی "کیسی ہیں"۔۔۔؟؟؟ عروش نے حسام کے سینے پہ کرتہ لگا کے پوچھا وہ شیشے کے سامنے کھڑا تھا جہاں اسکا عکس نظر آرہا تھا پر وہ اپنا عکس ان جھیل آنکھوں میں دیکھ رہا تھا

جو اس سے بہت ساری باتیں کر رہی تھیں "اچھا ہے"۔۔۔اسنے کھوئے ہوئے انداز سے کہا عروش نے گرد ہلادی اور پیکنگ کے لیے دے دیا

"تم بھی کچھ لے لو"۔۔۔۔عبیر نے مناہل کو اپنے ساتھ کھڑے دیکھا تو اسے کہا "نہیں میرے پاس ہیں کپڑے عبیر جی"۔۔۔۔اسنے پھیکی سی مسکراہٹ سے منع کیا اسکا دل تو بہت کر رہا تھا کپڑے لینے کے لیے پر اتنے مہنگے کون لے بھئی "لے لو کچھ نہیں ہوتا اریج مناہل کو بھی کچھ دکھاؤ"۔۔۔۔اریج جو جوتے دیکھ رہی تھی عبیر کی آواز پہ پلٹی "کیوں یہ اندھی ہے"۔۔۔؟؟؟اریج نے سنجیدگی سے پوچھا مناہل کچی سی ہوگئی اور عبیر نے غصے سے اریج کو دیکھا اریج ہنسی "مذاق کررہی تھی بھائی آؤ جلدی ادھر مناہل"۔۔۔۔اریج کا ہنسنے کا کوئی موڈ نہیں تھا اور نہ ہی اسنے مذاق کیا تھا انسان 99.9٪ دل کی باتیں کہنے کے بعد اگلے کے تاثر دیکھ کہ اسے مذاق کا نام دے دیتا ہے اب وہ بات پھر اظہارِ محبت ہو یا کوئی برائی پر انسان کہہ کر خود کو پھنستا دیکھ ہنس کہ کہتا ہے میں تو مذاق کر رہا تھا مناہل نے جب سوٹ لے لیا تو عبیر نے بل پے کرنے کے لیے وائلٹ نکال کہ سامنے کھڑے لڑکے کو کارڈ دیا "سنیں ان کا بل الگ بنا دیجئے گا"۔۔۔۔عروش نے پیچھے سے اپنے اور حسام کے سامان کی طرف اشارہ کیا "میں جب بل بھر رہا ہوں تو"۔۔۔؟؟؟ چہرے پہ شدید قسم کا غصہ اور بھنوں کو اچکا کہ عبیر نے پوچھا "تو یہ کہ میں پیسے لائی ہوں مجھے کسی کے احسان کی ضرورت نہیں تمہارا بہت شکریہ"۔۔۔۔عروش بھی کاؤنٹر کے پاس آگئی حسام ان سے کچھ قدم فاصلے پہ تھا اریج وغیرہ کے ساتھ۔وہ انکی باتیں سن رہا تھا عروش کے بل پہ کرنے والی بات سے وہ آگے بڑھا "میں پے کردیتا ہوں یہ شاپنگ میری طرف سے آپ لوگوں کو"۔۔۔۔حسام نے دونعس کو دیکھ کہ کہا تھا عبیر نے

سخت تاثر سے حسام کو دیکھا "نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے تم مہمان ہو اور میں پے کر رہا ہوں بات ختم"۔۔۔اسنے دو ٹوک لہجے میں کہا حسام کا وائلٹ نکلاتا ہاتھ جیب میں ہی رک گیا "عبیر بابا نے پیسے دیئے تھے مجھے اور پلیز ہر جگہ بحث مت کیا کرو"۔۔۔اسنے عبیر کو کہا اور کاؤنٹر پہ کھڑے لڑکے کو اپنے بابا کا اے ٹی ایم کارڈ دے دیا "آپ اس سامان کا بل اس میں سے کاٹ لیں"۔۔۔

"نہیں میں دیتا ہوں نا آپ رہنے دیں"۔۔۔حسام اب کی بار بس عروش سے مخاطب تھا عروش نے مسکرا کہ حسام کو دیکھا "نہیں شکریہ جناب بابا نے منع کیا ہے اور ویسے بھی تم مہمان ہو ابھی کچھ دن، پھر جب تم کزن بن جاؤ گے تو ہر بل تم ہی پے کرو گے میں بہت کنجوس ہوں اور تمہیں پتہ ہی ہو گا ا تتھتھی دیو بھوے"۔۔۔عروش نے آنکھ دبا کہ کہا اور حسام بے ساختہ ہنسا "تمہیں سمجھ آگیا میں نے کیا کہا ہے"۔۔۔؟؟؟ عروش نے پر جوش لہجے میں پوچھا وہ دونوں بھول گئے تھے کے ایک عبیر نام کا شخص انکے پیچھے کھڑا ہے جو تقریباً جل بھن چکا ہے حسام نے ہنستے ہوئے گردن ہلا دی "جی سمجھ آگیا"۔۔۔عروش چونکی "تو بتاؤ میں نے کیا کہا"۔۔؟؟؟ اسے حسام کی بات پہ یقین سا نہیں آرہا تھا "آپ نے کہا ہے مہمان بھگوان کا روپ ہوتا ہے یا مہمان بھگوان سمان ہوتا ہے"۔۔۔

وہ کہہ کر پھر ہنسا عروش حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی "تمہیں ہندی آتی ہے تم بھی انڈین ڈرامے دیکھتے ہوں"۔۔۔؟؟؟ حسام نے جاندار قہقہہ لگایا "نہیں بھئی میرے کالج میں ایک کلاس فیلو تھی وہ انڈین تھی ہماری کافی اچھی دوستی تھی وہ اکثر بات کرتے ہوئے ہندی بولتی تھی اس لیے مجھے بھی کچھ کچھ آگئی"۔۔۔۔اسنے شانے اچکا کہ کہا "واہ بھئی تم تو کافی لائق فائق ہو اب ان باتوں کو چھوڑو میں بل دے رہی ہوں ورنہ بابا کو بتا دوں گی پھر وہ تمہیں ڈانٹے گے تو پھر منہ نہ بنا لینا ابھی تم نے بابا کا

بس پیار دیکھا ہے ان کا غصہ بھی بہت برا ہوتا ہے"۔۔۔وہ حسام کو کہہ کر کاؤنٹر پہ کھڑے لڑکے کی طرف متوجہ ہوئی جو بہت دلچسپی سے انکی باتیں سن رہا تھا "آپ لیں کارڈ اور بل کاٹیں اس میں سے"۔۔۔لڑکے نے گردن ہلا کہ رقم کاٹ کہ عروش کو کارڈ واپس کردیا عبیر اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ بہت مشکل سے خود کو قابو میں کیئے ہوا تھا اسے بہت غصہ آرہا تھا عروش پہ وہ حسام کے سامنے بھی اسکی بے عزتی کر رہی تھی اور پھر بھی وہ کہتی ہے کہ اسے عبیر سے محبت ہے عروش کارڈ لے کر حسام کے ساتھ ارتیج اور مناہل کے پاس جا کہ کھڑی ہوگئی عبیر نے بل پے کیا اور باہر نکل گیا وہ سب بھی اسکے پیچھے باہر آگئے واپسی پہ پورے راستے عبیر نے گاڑی ہوا میں اڑائی ایک دو بار ارتیج نے ہی اسے کہا کہ "بھائی گاڑی ہلکی چلا لیں"۔۔۔پر عبیر نے بات انسنی کردی گھر پہنچ کہ بھی وہ بغیر کسی سے بات کیئے اپنے کمرے میں چلا گیا اسکا سر ایک بار پھر درد سے پھٹنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

زینت نے شام کے کھانے کے لیے سب کچھ تیار کر لیا تھا عروش اپنی امی کے ساتھ ہلکا پھلکا کام کروا رہی تھی حسام عروش کے بابا کے ساتھ بیٹھا تھا سلمان آج جلدی فیکٹری سے آگئے تھے اب وہ حسام سے باتیں کررہے تھے عروش نے جب اپنی امی کے ساتھ کام کروادیا تو وہ لاؤنج میں اپنے بابا کے ساتھ صوفے پہ بیٹھ گئی اور حسام اور انکی باتیں سنے لگی حسام انہیں اپنے مال کے بارے میں بتا رہا تھا عروش کافی دھیان سے اسکی باتیں سن رہی تھی اسے حسام بات کرتا بہت سمجھ دار لگا اسکے بزنس کو لے کہ آئیڈیاز کمال تھے عروش کو حیرانی ہوئی وہ تو حسام کو بونگا سا سمجھتی حسام اسکے سامنے رہتا ہی

ایسے تھا جیسے اسے کچھ پتہ ہی نہ ہو مسکراتے رہنا یا آپ آپ کر کے بات کرنا عروش سوچ رہی تھی کہ وہ حسام کو منع کرے گی کہ اتنی فارمیلٹی سے بات کرنے کی ضرورت نہیں جیسے باقی سب کزنز تم کر کہ بات کرتے ہیں وہ بھی کر سکتا ہے پر وہ عبیر کے چکروں اور نکھروں میں سب بھول جاتی تھی "سلمان ادھر آئیں"۔۔۔زینت نے انہیں کھانے کی ٹیبل کے پاس بلایا تو وہ اٹھ کے چلے گئے حسام نے عروش کو مسکرا کے دیکھا اور نیچے منہ کر کے بیٹھ گیا۔۔

"کتنی غلط بات ہے حسام تم بابا سے اتنی باتیں کر لیتے ہو اور میرے آتے ہی چپ"۔۔۔اسنے منہ سا بنا کہ کہا تو حسام بھولا سا مسکرایا "ماموں سے تو کاروباری باتیں کر رہا تھا آپ سے کروں گا تو آپ بور ہو جائیں گی"۔۔۔عروش نے ایک آنکھ بھینچ کے سر کھجایا "ویسے کہہ تو تم ٹھیک ہی رہے ہو میں تو اسکول میں پڑھا کہ پاگل ہو گئی ہوں"۔۔۔۔حسام ہنسا "کیوں"۔۔۔؟؟ عروش نے گندا سا منہ بنایا "بس اتنا کام ہوتا ہے اسکول میں اور بچے اتنا تنگ کرتے ہیں کہ کیا بتاؤں پورا دن چوں چوں کرتے رہتے ہیں"۔۔۔۔حسام کھکھلا کے ہنسا "چوں چوں"۔۔۔؟؟ اسنے عروش کی بات کو دوہرایا عروش نے اپنے چہرے کا زاویہ درست کیا اور مسکرائی "ہاں سہی کہہ رہی ہوں پورا دن تنگ کرتے ہیں"۔۔۔۔ حسام نے اپنی کہنیاں گھٹنوں پہ جمائیں اور ہاتھوں کا آپس میں ملا کہ ان پہ ٹھوڑی رکھ لی "کونسی کلاس ہے آپ کے پاس"۔۔۔؟؟ اسنے دلچسپی سے پوچھا تھا "میرے پاس نرسری ہے"۔۔۔عروش نے جواب دیا تو حسام کی حیرت سے آنکھیں پھیل گئیں "نرسری"۔۔؟؟؟ اسے جیسے یقین نہ آیا عروش نے اثبات میں سر ہلا دیا "آپ ایم اے انگلش کر کہ نرسری کو پڑھا رہی ہیں"۔۔۔؟؟؟ وہ بے یقینی سے گویا ہوا "ہاں بھئی نرسری کو پڑھا رہی ہوں یہ کلاس میں نے خود لی ہے مجھے چھوٹے بچے بہت

پسند ہیں میری کلاس میں اتنے اتنے سے بچے ہیں"۔۔عروش نے فرش سے کچھ اوپر ہاتھ لہرا کر کہا "اور تمہیں پتہ ہے حسام وہ توتلا بولتے ہوئے بہت اچھے لگتے ہیں وہ جب مجھے تیچر (ٹیچر) کہتے ہیں تو مجھے ان پہ بہت پیار آتا ہے کہتے ہیں ہم آپکی گود میں بیٹھ کے کام کریں گے"۔۔۔۔عروش نے ہنس کے سر جھٹکا حسام بڑی دلچسپی سے اسے سن رہا تھا پھر جب عروش خاموش ہوگئی تو وہ بولا "آپ بچوں کو مارتی بھی ہیں"۔۔؟؟؟ عروش نے شانے اچکائے "بالکل اور میں تو بہت برا مارتی ہوں"۔۔۔۔

"غلط بات ہوتی چھوٹے بچوں کو کون مارتا ہے"۔۔۔؟؟ اس نے نرمی سے پوچھا "چلو جی تم یہ بتاؤ جب تم چھوٹے تھے تو تمہیں تمہاری ٹیچر مارتی تھیں یا نہیں"۔۔۔؟؟؟ حسام نے ناں میں سر ہلایا "میں سبق یاد کر کہ جاتا تھا"۔۔۔اس کے لہجے میں ہلکی سی شرارت تھی عروش بے ساختہ مسکرادی "تم نا بڑے چھپے رستم ہو ایویں ہی میں تمہیں بونگا سمجھتی ہوں"۔۔۔حسام نے نا سمجھی سے اسے دیکھا "بونگا"۔۔؟؟یہ کیا ہوتا ہے"۔۔۔؟؟ اسنے پوچھا تو عروش ہنسی "تمہیں بونگے کا نہیں پتہ"۔۔؟؟ حسام نے معصومیت سے سر ہلا دیا عروش نے اپنی ہنسی کنٹرول کی "اچھا میں بتاتی ہوں"۔۔۔اسنے سینے پہ ہاتھ رکھا پھر بالوں کی لٹ کو پیچھے کیا "بونگا وہ ہوتا ہے جو بہت بھولا ہو"۔۔۔۔

"اب یہ بھولا کیا ہوتا ہے"۔۔۔؟؟ وہ تھوڑا سا جھنجھلایا عروش کو امید تھی اسے یہ بھی سمجھ نہیں آئے گا عروش ہنس ہنس کہ بے حال ہوگئی "وہ۔۔وہ۔بھولا وہ ہوتا ہے جو بہت معصوم ہو جیسے تم ہو"۔۔۔۔وہ اپنی ہنسی قابو میں کر کہ بولنا چاہ رہی تھی پر وہ اتنا ہی بول سکی اور پھر ہنسنے لگی حسام جیسے آسمان سے پھول کی پتیاں جھڑنے لگی ہوں "آج سے تم ہمارے بونگے ہو"۔۔۔عروش اپنی

دھن میں ہنس ہنس کے بول رہی تھی حسام کو یہ "بونگا" لفظ بہت اچھا لگا جیسے اسے کسی نے عزاز دے دیا ہو۔۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&

عبیر اپنے کمرے میں لیٹا ہوا تھا لاکھ کوشش کے بعد بھی اسے نیند نہیں آئی تھی اب اسکا شام کو عروش کی طرف جانے کا بھی کوئی ارادہ نہیں تھا اسے حسام زہر لگنے لگا تھا اور عروش کے لیے تو اسکا دل تھا کہ وہ عروش کا گلہ دبا دے کیوں وہ اسے ساتھ ساتھ لے کہ پھر رہی تھی دو دن کا آیا کزن اس کے لیے عبیر سے ذیادہ اہمیت رکھنے لگا تھا پہلے تو ایسا نہیں ہوتا تھا انکے جتنے مرضی کزنز آجائیں پر عبیر کی جگہ عبیر کی ہی رہتی تھی پر کیا وہ تب وہ جگہ لیتا تھا عروش ہی اسے مجبور کرتی تھی اور وہ اسکے بار بار پیچھے لگنے سے عاجز آجاتا تھا وہ عروش کی باتوں سے زچ ہوتا تھا ایک بار عبیر اور عروش کی کسی بات پہ لڑائی ہوگئی تھی لڑائی بھی عبیر نے شروع کی تھی اور عبیر ہی پورے ایک ہفتے عروش سے نہیں بولا تھا اور عروش ہر روز انکے گھر آتی اسکے کمرے کا دروازہ بجاتی روتی اور چلی چلی جاتی پر وہ دروازہ ہی نہ کھولتا کالج میں بھی وہ جب بھی عبیر سے بولنے کی کوشش کرتی تو وہ اسے نظر انداز کر جاتا ایک ہفتے کی عبیر کی بے رکھی نے عروش کا اتنا بیمار کردیا کہ وہ اسپتال میں داخل ہوگئی پھر کہیں لاکھ کالز کے بعد عبیر کو عروش پہ ترس آیا تھا تو اس سے ملنے جب وہ اسپتال سے گھر شفٹ ہوگئی تو ملنے آگیا تب بھی وہ نروٹھے پن سے ہی بول رہا تھا پر عروش کو اس بات کی تسلی ہوگئی تھی کہ وہ لوٹ آیا ہے عروش ایسی ہی تھی وہ بات نہیں کرتا تھا تو کھانا چھوڑ دیتی پوری پوری رات اسکی منتیں کرتی روتی اسکے پیچھے پیچھے پھرتی تبھی وہ خاندان میں مشہور ہوگئی تھی۔اسکے باقی دور کے بہت

سے کزنز عبیر کی قسمت پہ رشک کرتے کہ اتنی پیاری لڑکی اسکے خود پیچھے لگی ہوئی ہے اور وہ ہے کہ اسے لفٹ ہی نہیں کرواتا اس بات سے صائمہ تائی بڑی خوش ہوتی تھیں کہ خاندان کی سب سے حسین لڑکی انکے بیٹے کے پیچھے ہے اور انکا بیٹا اسے منہ نہیں لگاتا وہ عبیر کو اکثر کہتی تھیں کہ عروش ایسی ہی ہے اسکی عادت ہے ہر لڑکے سے فری ہونے کی لڑکوں کو ادائیں دکھاتی ہے اور اپنے پیچھے لگا لیتی ہے تبھی تو خاندان کے سب ہی لڑکے اسکے پیچھے ہیں ہر دوسرے تیسرے دن کسی کا رشتہ آیا ہوتا ہے کسی کا بیٹا ضد لگا کے بیٹھا ہوتا ہے کہ وہ عروش سے ہی شادی کرے گا اور عروش ہر رشتے کہ لیے انکار کردیتی تھی صائمہ تائی عبیر کو یہ ہی کہتی کہ عروش کبھی ایک ہو کہ نہیں رہ سکتی۔وفا نہیں ہے اس لڑکی میں اگر کسی کے بیٹے کو پیچھے لگا لیتی ہے تو اس سے شادی کیوں نہیں کرتی۔۔؟ شادی بھی کرے لوگوں کے بچوں کو خراب کرتی پھیرتی ہے اور عبیر نے یہ بات اپنے ذہن میں بیٹھا لی تھی وہ یہ کبھی سمجھ ہی نہیں سکا کہ وہ ہر رشتے کو کیوں منع کردیتی تھی کیوں وہ سب کو چھوڑ کے عبیر کے پاس بھاگتی تھی عروش کا قصور بس یہ تھا کہ وہ مغربی لباس پہنتی ہر ایک سے حد میں بات کرتی۔چاہے پھر کوئی لڑکا ہو یا لڑکی وہ سب سے ہی بول لیتی تھی اور گھر آئے مہمان سے اس نے کبھی رکھائی سے بات نہیں کی تھی اور نہ اسکی عادت تھی ہر ایک کو بھائی بنانے کی وہ سب کو رشتوں سے ہی جانتی تھی اللہ نے اسے بھائی نہیں دیا تھا اور خاندان کا کوئی لڑکا شاید اسکا بھائی تھا بھی نہیں عروش ان لڑکیوں میں سے نہیں تھی جو بھائی بھائی کہہ کر کزنوں کے پیچھے لگ جاتی ہیں یا کسی کزن کے بہن کہنے سے اسے خود سے فری ہونے مذاق کرنے اور گھومانے پھیرانے کی اجازت دے دیتی ہیں وہ حد میں رہتی تھی اور حد میں رکھتی اب کسی کا بیٹا اسکے لیے گھر میں جنگ کر کے کھڑا ہے تو

اس میں عروش کا تو کوئی قصور نہیں ہے اسکا تو نمبر بھی عبیر کے علاوہ کسی دوسرے کزن کے پاس نہیں تھا اور نہ وہ خود کسی سے جا کہ بات کرتی تھی ہاں ان کے گھر کوئی آیا تو عیلک سیلک اور حال چال وہ بھی اپنے بابا یا امی کے ساتھ بیٹھ کے پوچھ لیتی پر ہم ظاہر پرست ہیں جو دیکھ لیتے ہیں اسے مان لیتے ہیں جو سن لیتے ہیں اس پہ ایمان لے آتے ہیں نہ خود کبھی کچھ خود سے جانے کی کوشش کرتے نہ کسی کے دل کے جذبات سمجھ سکتے ہیں عبیر اپنی سوچوں میں گم تھا کہ اسکے کمرے کا دروازہ بجا "کون"۔۔۔؟؟ وہ نیم دراز ہو گیا۔دروازہ کھلا اور ارتیج اندر داخل ہوئی "بھائی آپ تیار نہیں ہوئے ابھی تک"۔۔۔؟؟؟ اسنے اندر آکہ پوچھا تھا "میں نہیں جا رہا"۔۔۔اس نے بے دلی سے کہا پر دل اس بات پہ آمادہ نہیں تھا اس گھر میں حسام رہتا ہے یہ خوف اسے پل پل ڈراتا تھا "کیوں آپ کیوں نہیں جارہے"۔۔۔؟؟ وہ بیڈ کے قریب آگئی عبیر نے ارتیج کو دیکھا عبیر کی آنکھیں آج عجیب ہی رنگ اپنے اندر لیے ہوئی تھیں "تمہاری دوست کی وجہ سے وہ مجھے جلانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی اسے لگتا ہے میں ان حرکتوں سے اس کے پاس واپس چلا جاؤں گا"۔۔۔وہ تمسخر سے مسکرایا تھا "یہ بھول ہے اسکی وہ ان حرکتوں سے اپنی بچی کھچی عزت بھی میری نظروں سے گراتی جارہی ہے"۔۔۔۔اسنے زہریلے لہجے میں کہا ارتیج کو اسکے ہر لفظ سے جلن کی بو آرہی تھی "بھائی وہ ایسا کیا کر رہی ہے یا اسنے پہلے کبھی ایسا کیا کر دیا کہ آپ کی نظر میں اسکا مقام ہی گر گیا"۔۔۔؟؟؟ ارتیج نے یہ پوچھنا ضروری سمجھا وہ جانا چاہتی تھی کہ عروش نے ایسی کونسی غلطی کر دی "تمہیں نہیں پتہ وہ کیا کرتی پھیر رہی ہے دیکھا نہیں گاڑی میں وہ کیسے حسام حسام کر رہی تھی مال میں بھی حسام کو ساتھ ساتھ لے کہ پھیر رہی تھی یہ کوئی ٹُک ہے یوں چار دن کے مہمان سے کون اتنا فری ہوتا ہے

کہ اسے کپڑے دلواتی پھیرے اسکا ہاتھ پکڑ کہ چلے"۔۔۔۔۔اریج نے تاسف اور دکھ سے عبیر کو دیکھا وہ عبیر کے سامنے بیٹھ گئی "بھائی حسام بھائی کے ساتھ وہ اکیلی نہیں تھی میں ہر جگی اسکے ساتھ اور ہاتھ تو اسنے میرا بھی پکڑا ہوا تھا۔حسام بھائی کا تو اسنے لاشعوری میں پکڑا تھا شاید بیس سیکنڈز کے لیے وہ بھی عروش انہیں جینٹس کلیکشن تک لے جارہی تھی وہ کچھ لینے سے منع کررہے تھے اس لیے"۔۔۔۔۔اریج آرام آرام سے بول رہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ سارا غصہ اسہی پہ اتر جائے "اگر وہ نہیں لے رہا تھا تو منتیں کرنے کی کیا ضرورت تھی اور ساتھ تو ہمارے مناہل بھی تھی عروش کو اسکا خیال کیوں نہیں آیا"۔۔۔۔؟

"اسکا خیال آپکو جو آگیا تھا آپکو عروش کا خیال کیوں نہیں آیا وہ بھی تو آپ ہی کہ ساتھ گئی تھی"۔۔۔۔۔اریج نہ چاہتے ہوئے بھی تلخی سے بولی عبیر کو اسکی بات پہ غصہ آگیا "تم ہمیشہ سے اسہی کی وکالت کرتی آئی ہو اور مناہل مہمان ہے یوں اسے کہیں لیجا کے اگنور کرنا کتنی غلط بات ہے"۔۔۔۔اریج پھیکا سا ہنسی "آپ بھی تو حسام بھائی کو اگنور کر رہے تھے جبکہ وہ آپ سے بولنے کی کوشش کر رہے تھے بھائی اگر آپ انہیں کمپنی دیتے تو شاید عروش کو انہیں اتنی توجہ نہ دینی پڑتی"۔۔۔وہ کہہ کر کھڑی ہوگئی "ہم سب تیار ہیں آپ کا انتظار کر رہے ہیں نیچے آپ تیار ہو کہ جلدی نیچے آجائیں آپکا سوٹ میں نے پریس کردیا تھا ابھی لا کے دیتی ہوں"۔۔۔۔اریج کہہ کر کمرے سے نکل گئی عبیر خاموشی سے کھڑا ہوا اور فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&_____

عروش نے حسام کے کمرے کا دروازہ کھولا تو حسام نے چونک کے دروازے کی طرف دیکھا حسام کے ہاتھ میں اسکا کرتہ تھا "میں یہ ہی لینے آئی تھی دو میں بابا کے کپڑے استری کرنے جارہی ہوں تمہارا بھی کردوں گی"۔۔۔۔۔اسنے آگے بڑھ کہ کرتہ لینا چاہا "نہیں نہیں میں خود کرلوں گا"۔۔۔۔کو گھبرا کے دو قدم پیچھے ہوا عروش نے حیرت سے اسے دیکھا "کمال کرتے ہو تم بھی لاؤ میں کر دیتی ہوں دیکھو جلاؤں گی نہیں مجھے کپڑے استری کرنے کا بڑا تجربہ ہے بچپن سے بس ایک یہ کپڑے استری کرنا ہی آتے ہیں بہت شوق تھا مجھے کہ میں بابا کے کپڑے استری کرکہ دوں انکے کتنے سوٹ اس شوق کی بھینٹ چڑھ گئے"۔۔۔۔اسنے مصنوعی اداسی سے کہا "اچھا اب دو سوٹ میں جلدی سے کردیتی ہوں ارتیج وغیرہ آنے والے ہی ہوں گے چھوٹے چاچو تو شاید آگئے بس چاچی وغیرہ تھوڑی دیر میں آئیں گے"۔۔۔۔عروش نے بولتے بولتے اسکے ہاتھ سے کرتہ لے لیا اور چلی گئی کچھ دیر میں اسنے کرتہ لاکر حسام کو دے دیا اور حسام اسکا شکریہ ادا کرتا فریش ہونے چلا گیا

عروش بھی اپنے کمرے میں آگئی تھی فریش ہوکہ وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی تھی تیز نیلے رنگ کا ٹاپ سفید جینز ٹاپ کے گلے سے ایک کاندھے سے شروع ہوتی سلائی کی لکیر دوسرے کاندھے تک جاتی تھی اس لکیر کے نیچے ٹاپ کے کپڑے کی چُنٹوں ڈلی ہوئی تھیں جس سے دامن کا اگلا حصہ ذیادہ کھلا ہوا لگ رہا تھا ٹاپ کی بیک سمپل تھی گلے سے ایک ڈوری بٹر فلائی گرہ میں بندھی تھی اسنے ڈرائیر سے بال خوش کیے اور انہیں پیچھے کمر پہ پھیلا لیا دو موٹی لٹوں کو اسنے سینے پہ گرایا ان میں برش پھیرا ہلکے گلابی رنگ کی لپ گلوز لگائی جس سے اسکے گلابی ہونٹوں کی چمک بڑھ گئی تھی آنکھوں پہ ہلکا ہلکا آئی شیڈو لگایا بلیشر کو اپنے گلاب گالوں پہ پھیر کر اسنے ڈریسنگ پہ رکھ دیا ناک کی لونگ کو اسنے انگلی

لگا کہ درست کیا کانوں میں چوڑی کی طرح کے گول اور بڑے ائیر رنگز پہن کہ اسنے انگلی میں نیلے رنگ کے موتی کی انگوٹھی پہنی اور خود کو شیشے میں دیکھا وہ تیار تھی سب کچھ چمک دمک رہا تھا بس آنکھیں اداس تھیں جن کو لائنر اور مسکارے نے چار چاند لگا دیے تھے بڑی آنکھیں لائنر سے اور بھی واضح ہوگئ تھیں وہ ہیلز پہن کے اپنے کمرے سے نکل کہ نیچے جا رہی تھی پھر رکی اسنے سوچا ایک بار حسام کو دیکھ لے کہ وہ نیچے چلا گیا یا نہیں کیونکہ نیچے تقریباً سب لوگ آگئے تھے چھوٹے چاچو انکی فیملی اور اریج وغیرہ بھی وہ سب کی آواز سے اندازہ لگا سکتی تھی کہ سب ہی آئے ہیں۔
حسام کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا وہ اندر داخل ہوئی تو وہ باہر ہی نکل رہ تھا "میں تمہیں ہی لینے آرہی تھی سب آگئے ہیں"۔۔۔۔وہ کہہ کر واپس پلٹ گئ حسام ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے اسکے پیچھے چلنے لگا وہ دونوں زینوں سے اتر رہے تھے "تمہیں پتہ ہے ایک بار میں سیڑھیوں سے اترہی تھی اور میرا پاؤں پھیسلا اور میں بغیر کسی مشقت کے نیچے پہنچ گئ"۔۔۔۔عروش کہہ کے ہنسی اور حسام کا قہقہہ بلند تھا اسے عروش کی بات پہ بہت ہنسی آئی وہ دونوں ہنستے ہوئے اتر رہے تھے سامنے سنگل صوفے پہ عبیر بیٹھا تھا اور وہ ان دونوں کو ساتھ اترتے ہنستے ہوئے دیکھ رہا تھا چہرہ لال ہوگیا تھا آنکھوں میں لال سرخی کی لکیریں پڑنے لگیں تھیں عروش سب سے سلام کرتی ملنے لگی اور حسام عبیر وغیرہ کے پاس بیٹھ گیا لاؤنج میں رکھے صوفوں پہ سلمان چھوٹے چاچو اور عبیر بیٹھے باتیں کر رہے تھے اب حسام بھی ان سے مل کہ وہیں بیٹھ گیا عبیر سے وہ بہت گرم جوشی اور خوشی سے ملا تھا پر عبیر کا انداز کافی سرد تھا وہ مل کے حسام کی طرف سے رخ موڑ کہ بیٹھ گیا حسام نے یہ بات محسوس نہیں کی تھی وہ سلمان اور چھوٹے چاچو سے باتیں کرنے لگا تھا

عروش سب سے مل کہ مناہل تک پہنچی "ارے تم پھر آگئیں"۔۔۔؟؟ اس نے حیران ہونے کی اداکاری کی اسے پتہ تھا اس نے لازمی آنا ہے صائمہ تائی بھلا اسے گھر چھوڑیں گی "بالکل آگئی دیکھو مجھے عبیر نے سوٹ لے کہ دیا ہے بتاؤ کیسا لگ رہا"۔۔۔؟؟ اسنے قمیص کا دمن پکڑ کے کہا وہ عروش کا جتنا چاہ رہی تھی کہ عبیر اب مناہل کی پرواہ کرنے لگا ہے "مہنگا لگ رہا ہے پر تم پہ سوٹ نہیں کر رہا تم ان کپڑوں میں ہی اچھی لگتی وہ جو بدھ بازار سے ملتے ہیں تم جیسے گھٹیا، پر خیر "عروش نے مناہل کے کاندھے پہ ہاتھ رکھا "تمہارے تو مزے ہوگئے کھانا ٹھیک سے کھا کہ جانا"۔۔۔ تھپتھپا کہ کہا تو مناہل نے نکھرے میں اسکا ہاتھ جھٹکا "اس بات کا جواب ہے میرے پاس"۔۔۔۔

"اششششش"چپ"۔۔۔۔عروش نے اسکی بات کاٹ کے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا "جواب مت دینا جو جواب ہے اپنے منہ میں ہی رکھنا اگر جواب منہ سے نکلا تو منہ توڑ دوں گا اور تم تو مجھے جانتی ہی ہو"۔۔۔۔عروش نے بڑے مزے سے سینے پہ ہاتھ باندھ کے کہا اور مناہل چپ ہوگئی وہ جانتی تھی عروش کو اس لیے وہاں سے جانے لگی "مجھے تمہارے منہ ہی نہیں لگنا"۔۔۔۔مناہل نے تیور سے کہا "کیونکہ تم خود کو اس لائق سمجھتی ہی نہیں کہ تم کسی کے منہ لگو اور لڑکیوں کے منہ تم لگتی بھی کہاں ہو جاؤ وہاں بابا وغیرہ کے ساتھ جا کہ بیٹھو وہاں ہے عبیر"۔۔۔۔عروش نے صوفوں کی طرف اشارہ کر کہ کہا "کیا باتیں کر رہی ہو تم دونوں"۔۔۔ ثمن اور اریج بھی انکے پاس آگئی تھیں ثمن نے شائستگی سے پوچھا "بس کچھ خاص نہیں اوقات یاد دلوا رہی تھی"۔۔۔۔عروش نے طنزیہ نظر مناہل پہ ڈال کہ کہا آواز مدھم تھی پر مناہل نے سن لیا تھا اور اسکا منہ غصہ سے لال ہوگیا تھا وہ وہاں سے صائمہ تائی وغیرہ کے پاس چلی گئی کچھ دیر میں زینت نے کھانا ٹیبل پہ لگ دیا تھا سب کھانا کھا رہے

تھے چھوٹی چاچی حسام سے بہت لاڈ سے ملی تھیں "ماشاءاللہ بہت خوبصورت ہے باجی راحت کا بیٹا"۔۔۔۔چاچی نے حسام کو دیکھ کہ کہا تھا جو لاؤنج میں سلمان وغیرہ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا زینت نے تائیدی گردن ہلائی "ہمارے خاندان میں عروش سب سے پیاری تھی اور اب حسام لڑکوں میں سب سے پیارا ہے"۔۔۔۔انہوں نے بات میں مزید اضافہ کیا تو صائمہ تائی نے بھنویں چڑھا کہ چاچی کو دیکھا "خیر ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے بہن میرا عبیر کہاں کسی سے کم ہے"۔۔۔۔۔انہیں چاچی کی بات تیر کی طرح لگی تھی سلمان اٹھ کہ ٹیبل کے پاس آگئے تھے انہوں نے زینت سے بات کرنی تھی وہ زینت سے بات کر رہے تھے اور صائمہ تائی اور چاچی کی باتیں بھی انکے کانوں میں پڑ رہی تھیں "ہاں بھابھی عبیر بھی پیار ہے پر حسام بہت معصوم لگتا ہے کتنا پیارا بولتا ہے"۔۔۔۔۔چاچی پوری فدا تھیں حسام پہ "ہاں تمہاری دو بیٹیاں جو کنواری بیٹھی ہیں تمہیں تو لگے گا ہی وہ حسین اور معصوم نہ ماں نہ باپ اور اتنے بڑے مال کا مالک اور دوبئ میں رہنے والا ایسے لڑکے تو لنگڑے اندھے بہرے بھی ہوں تو انکی شہزادوں میں گنتی ہوتی ہے"۔۔۔۔۔صائمہ تائی نے تمسخر سے کہا تھا چاچی نے پہلو بدلہ بھلا صائمہ تائی کو کیسے انکے دل کی بات پتہ چل گئی۔؟ ویسے کہیں نہ کہیں تو صائمہ تائی کو بھی دکھ تھا کہ حسام پہلے کیوں پاکستان نہیں آیا انکی ارتیج کا رشتہ ہوجاتا پر خیر اب انگور کھٹے ہیں مناہل یہ ساری بات بڑے غور سے سن رہی تھی اور عروش کو ان باتوں سے کوفت ہونے لگی تھی اس لیے وہ کھانا چھوڑ کہ ٹیبل سے اٹھ گئی "اور بہن میری وہ ہمارا خاندان نہیں ہے اسلیے اسے خاندان میں گنا چھوڑ دو"۔۔۔۔صائمہ تائی نے جیسے چاچی کو یاد کروانا ضروری سمجھا سلمان اب کی بار خاموش نہ رہ سکے "اگر گنا جائے تو بھابھی سارے رشتے خاندان میں ہی شمار ہوتے ہیں اور حسام کہ

سامنے ایسی کوئی بات مت کیجئے گا مہربانی ہو گی آپ کی"۔۔۔۔وہ کہہ کر چلے گئے "توبہ یہاں تو سب نے ہی انگارے دبا رکھے ہیں منہ میں"۔۔۔۔انہوں نے کانوں کو ہاتھ لگایا سب کھانا کھا چکے تھے زینت سب کے لیے چائے بنا رہی تھی عروش ارتیج کے ساتھ کھڑی تھی اس نے لاؤنج میں دیکھا حسام عبیر سے بول رہا تھا پر وہ ٹھیک سے جواب نہیں دے رہا تھا ایک تو اسکا منہ بنا ہوا تھا اور حسام کی ذیادہ باتوں کو وہ انسنی کر کہ اپنے موبائل میں لگا ہوا تھا حسام کچھ دیر بات کرنے کے بعد خاموش ہو گیا عروش کو برا لگا حسام کے لیے اب حسام کی اتیج کا تو عبیر ہی تھا یہاں اور وہ دونوں کزن ہیں اگر عبیر چاہے تو وہ حسام سے بات کر سکتا تھا پر عبیر تھا کہ اسے لفٹ ہی نہیں کروا رہا تھا "میں حسام کے پاس جا رہی ہوں" عروش ارتیج کو کہہ کر حسام کے پاس چلی گئی "کزن آؤ باتیں کریں"۔۔۔۔ اسنے حسام کے قریب جا کہ کہا تو وہ مسکرادیا عبیر نے چونک کہ اوپر دیکھا حسام عروش کے ساتھ جانے کے لیے کھڑا ہو گیا تھا عبیر کے چہرے پہ ناگواری پھیل گئی "بابا حسام میرے ساتھ جا رہا ہے آپ نے بور کر دیا بیچارے کو"۔۔۔۔اسنے اپنے بابا کو مذاق میں کہا تو وہ ہنس دیے اور اثبات میں سر ہلا دیا عروش حسام کو لے کے ارتیج کے پاس چلی گئی ارتیج اب ثمن سے بات کر رہی تھی "تمہیں پتہ ہے تمہارے رشتے کی بات ہو رہی ہے"۔۔۔۔عروش نے ہنسی دبا کہ کہا حسام نے اسے چونک کہ دیکھا "حیران مت ہو وہ جو تمہاری چھوٹی ممانی ہیں نا انہیں تم بہت اچھے لگے ہو اب انکی کسی بھی بیٹی سے تمہاری شادی ہو جائے گی"۔۔۔۔حسام کچھ پریشان سا ہو گیا "میں نہیں کروں گا وہ دونوں چھوٹی ہیں مجھ سے"۔۔۔۔حسام نے پریشانی سے چھوٹے چاچو کی بیٹیوں کو دیکھ کہ کہا وہ بھی حسام کو دیکھ کہ معنی خیز سا مسکرا رہی تھیں عروش کو بہت ہنسی آ رہی تھی پر اسنے ابھی حسام کو اور چھیڑنا تھا "کیوں

نہیں کرو گے کرنی پڑے گی بابا خود کروائیں گے تمہاری شادی ان سے اب تمہارا بھی تو گھر بسانا ہے"۔۔۔۔حسام کی پریشانی بڑھ گئی "یہ کیا بات ہوئی آپ دیکھیں وہ کتنی چھوٹی لگ رہی ہیں"۔۔۔۔ عروش نے ان دونوں کو دیکھا "تم انکی حرکتیں دیکھو کہیں سے بچوں والی نہیں لگ رہیں اور ویسے بھی اتنی بھی بچیاں نہیں ہیں دونوں کالج جاتی ہیں ایک فورتھ ائیر میں ہے اور ایک تھرڈائیر میں پاکستان میں تو لڑکی کی شادی دس کے بعد ہی کروا دیتے ہیں اب بس تم تیاری رکھو پسند کرلو ان دونوں میں سے تم کس سے شادی کرو گے"۔۔۔۔عروش کافی سنجیدگی سے بول رہی تھی حسام نے بیچارگی سے عروش کو دیکھا اور اس کی ایسی شکل دیکھ کہ عروش کی ہنسی نکل گئی وہ پیٹ پکڑ کے ہنس رہی تھی اور حسام حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا کہ ایسی کونسی بات ہوگئی جس پہ وہ اتنا ہنس رہی ہے "آپ ہنس کیوں رہی ہیں"۔۔۔؟؟ اس نے پوچھا عروش نے اپنی ہنسی کو قابو میں کیا "تم سچ میں بونگے ہو میں مذاق کر رہی تھی پاگل"۔۔۔۔حسام کے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے "ایسا مذاق کون کرتا ہے میں تو ڈر ہی گیا تھا"۔۔۔۔عروش پھر ہنسنے لگی "اچھا ڈرو مت"۔۔۔۔عروش کی نظر عبیر پہ پڑی وہ وہاں سے کھاجانے والی نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا عروش کی مسکراہٹ مدھم ہوگئی اسے احساس ہوگیا تھا کہ عبیر کو اسکا یوں ہنس کے حسام سے بات کرنا برا لگ رہا ہے عروش خاموش ہوگئی اب حسام بول رہا تھا وہ بس ہلکی سی مسکراہٹ سے اسکی باتیں سن رہی تھی زینت سب کو چائے سرو کر رہی تھی عبیر ویسے ہی عروش کو دیکھ رہا تھا زینت نے ٹرے اسکے سامنے کی عبیر نے بے دھیانی میں چائے کا کپ اٹھایا عروش کن نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی عبیر نے چائے کا کپ لے کہ عروش کو دیکھا اسکی آنکھیں غصے سے لال ہورہی تھیں وہ اپنی کہنی گھٹنے پہ رکھنا چاہ رہا تھا کہ رکھ نہ سکا اور

چائے اسکے ہاتھ پہ گر گئی وہ درد سے تلملایا عروش نے چونک کہ عبیر کو دیکھا وہ درد سے تلملا رہا تھا صائمہ تائی اریج وغیرہ سب عبیر کی طرف بھاگی تھیں اسکا ہاتھ کافی جل گیا تھا عروش بھی حسام کو وہیں چھوڑ کے عبیر کے پاس بھاگی سب کو پیچھے کر کہ وہ عبیر کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی عبیر کا ہاتھ اسکے ہاتھ میں تھا "اتنا جل گیا دھیان کہاں تھا تمہارا امی دوائی لائیں"۔۔۔وہ رونے لگی تھی زینت جلدی سے کمرے سے دوائی لے آئی تھیں مناہل نے انکے ہاتھ سے دوائی لے لی "میں لگا دیتی ہوں ہٹو عروش"۔۔۔اسنے عروش کو کہا تو اسنے کھا جانے والی نظروں سے مناہل کو دیکھا "اپنی بکواس بند رکھو دو ادھر دوائی"۔۔۔عروش نے اسکے ہاتھ سے ٹیوپ جھپٹی وہ عبیر کے ہاتھ پہ ٹیوپ لگا رہی تھی اسے کسی کا دھیان نہیں تھا کون اسے دیکھ رہا ہے کون اسکے بارے میں کیا سوچ رہا ہے اسے کسی کی پرواہ نہیں تھی حسام بھی عروش کے پاس کھڑا تھا وہ حیران تھا عبیر کی چوٹ سے عروش کو اتنا درد کیوں ہورہا تھا۔؟؟ عبیر کسی پتھر کی طرح بیٹھا عروش کو دیکھ رہا تھا پھر اسنے حسام کو دیکھا اور عبیر نے عروش کو بازو سے پکڑ کے کھڑا کیا "بند کرو اپنے یہ ڈرامے کیا جتانا چاہتی ہو کہ تمہیں میری بہت فکر ہے مجھے تم بہت بری لگتی ہو عروش" اس نے عروش کو جھنجھوڑا اور وہی جلا ہوا ہاتھ عروش کے منہ پہ دے مارا "تم اسی کے لائق ہو یہ تھپڑ مجھے بہت پہلے لگا دینا چاہیے تھا"۔۔۔اچانک سے پڑنے والے تھپڑ سے عروش سنبھل نہ سکی وہ عبیر سے دو قدم پیچھے لڑکھڑا گئی اور باقی سب ششدر رہ گئے عروش نے یقینی سے عبیر کو دیکھا عروش کا گال لال سرخ ہوگیا تھا اسکے گال پہ عبیر کی انگلیوں کے نشان تھے "مجھے تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنی تم مجھے ذہر لگتی ہو آئندہ میرے سامنے بھی مت آجانا"۔۔۔وہ اشتعال سے کہتا لاؤنج سے چلا گیا عروش کا دماغ چکرانے لگا وہ آگے بڑھی وہ عبیر کو

روکنا چاہتی تھی "عب۔۔۔عبیر"۔۔۔۔اس نے اتنا کہا اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا وہ غش کھا کہ فرش پہ گر گئی۔۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

عبیر کو اب احساس ہورہا تھا کہ وہ غصے میں کیا کر آیا ہے اپنے ہی گھر میں وہ نظریں جھکا کے کسی مجرم کی طرح بیٹھا تھا وہ اتنا آپے سے باہر ہوگیا تھا کہ عروش کو تھپڑ مار دیا۔۔؟ ایک بار گھر سے نکالا تھا تو عروش آج تک اس سے بات نہیں کرتی اور اب اسنے تھپڑ مار دیا تو کیا وہ کبھی اب اسے دیکھنا بھی پسند کرے گی۔؟؟ کہہ کر وہ آیا تھا کہ وہ اب عروش کی شکل بھی نہیں دیکھے گا پر کیا اسے اتنا موقع ملے گا کہ وہ عروش کا چہرہ بھی دیکھ سکے گا۔؟؟ صائمہ تائی اسے جب سے آئی تھیں سنا رہی تھیں اریج کو تو اپنے بھائی سے ایک عجیب سی نفرت ہوگئی تھی کیسا بھائی تھا اسکا جو کسی لڑکی پہ ہاتھ اٹھا کہ آیا تھا وہ بھی سب کے سامنے، اسکے گھر میں وہ ایک بار پھر اس بیچاری کو سرعام ذلیل کر آیا تھا، وہ اسے ذلیل کر آیا تھا جو اسکے زخم پہ مرہم لگا رہی تھی اسکا درد دیکھ کہ خود رونے لگی تھی اریج عبیر سے اتنی دور کھڑی تھی کہ جیسے وہ اپنے گرد اسکا سایہ بھی گوارا نہیں کرے گی ثمن خاموش تھی اور مناہل آج ایک الگ ہی سکون محسوس کررہی تھی آج تو خوشی کا دن تھا ناچنے گانے کا ہنسنے کا قہقہے لگانے اسکی تمام بے عزتیوں کا بدلہ عبیر نے ایک جھٹکے میں لے لیا تھا کتنا اچھا دن تھا آج کا۔۔۔

"میں کہتی ہوں ضرورت کیا تھی مارنے کی اسے اور اگر وہ کچھ کر رہی تھی تو کرنے دینا تھا اپنے باپ کے گھر کر رہی تھی تجھے کیا ضرورت تھی باپ بنے کی میں تو پہلے ہی کہتی تھی کہ عروش ہے ہی ایسی اسے عادت ہے لڑکوں کو پیچھے لگانے کی ہر ایک کو اپنی ادائیں دکھا کہ اپنی طرف کر لیتی ہے پر تو کیوں اپنا خون جلا رہا ہے اسکے پیچھے یونہی مار آیا اسے تھپڑ یہ کام اسکے باپ کا تھا جب سلمان کو ہی اپنی عزت کی پرواہ نہیں ہے تو تُو کیوں سب کے سامنے برا بن گیا اب معافی تو مجھے مانگنی پڑے گی"۔۔۔۔۔صائمہ تائی سر پکڑ کہ بیٹھ گئیں عبیر کو اپنی امی کی باتیں اچھی نہیں لگ رہی تھیں اسکے ضمیر کی آواز ہلکی سہی پر اسے جھنجھوڑ ضرور رہی تھی وہ کیسے گھٹنوں کے بل بیٹھی رو رہی تھی پھونکیں مار رہی تھی انگلیوں سے اسکا ہاتھ چھو رہی تھی اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ عبیر کے ہاتھ کو چوم لے کسی طرح اسکے درد چُرا لے اور عبیر نے یہ کیا کر دیا اسے غصہ تھا عروش پہ پر اسنے یہ اچھا نہیں کیا عبیر اپنے ہاتھو کو دیکھ کہ سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

عروش بیڈ پہ آنکھیں مند کہ لیٹی تھی اسکی امی اور حسام اسکے گرد کھڑے تھے زینت مسلسل رو رہی تھیں حسام خود حیران تھا کہ یہ ہوا کیا تھا۔؟ عبیر ایسی حرکت بھی کر سکتا ہے اور اس نے کس حق سے اور کس وجہ سے عروش پہ ہاتھ اٹھایا اسے آج پہلی بار اتنا غصہ آیا تھا کہ اسکا دل اب عبیر کی شکل دیکھنے کو بھی نہیں کر رہا تھا سلمان بیڈ پہ بیٹھے اسکے چہرے پہ پانی کے چھینٹے مار رہے تھے "بابا کی جان اٹھ جاؤ بابا پریشان ہورہے ہیں بابا کو تنگ نہ کرو بیٹے اٹھا جاؤ"۔۔۔۔وہ رندھی ہوئی آواز میں کہہ رہے تھے اپنی بیٹی کہ چہرے پہ اس جانور کی انگلیوں کے نزان دیکھ کہ انکا دل کٹ رہا تھا حسام

نے ڈاکٹر کو کال کر دی تھی وہ کچھ دیر میں آرہے تھے "عروش اٹھا جاؤ بابا اٹھا رہے ہیں اپنی چڑیا کو بیٹے"۔۔۔؟؟ سلمان اسکے ہاتھ مسل رہے تھے اسکے گال تھپک رہے تھے انہوں نے دوبارہ عروش کے چہرے پہ پانی کے چھینٹے مارے اب کی بار اسکی بند آنکھیں ہلکی ہلکی کھلنے لگیں

"ب۔۔با۔۔۔بابا"۔۔۔۔۔؟ اسنے آنکھیں کھولتے ہی اپنے بابا کو دیکھا "جی جی میری جان بابا ادھر ہی ہیں"۔۔۔۔وہ تڑپ کے مزید آگے ہوئے اور عروش کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا زینت بھی اسکے پاس بیٹھ گئیں حسام بیڈ کے قریب ہوگیا حسام نے اپنے پریشان چہرے پہ مسکرہٹ سجا کے عروش کو دیکھا عروش نے اپنا دوسرا ہاتھ اپنے گال پہ لگایا اسے پھر عبیر کا ہاتھ اپنے گال پہ لگتا محسوس ہوا اسکا گال پھر جلنے لگا تھا وہ ایک بار پھر اسے بھرے پورے گھر کے سامنے ذلیل کر گیا تھا اور اب کی بار بھی اسکا قصور نہیں تھا پر اب کی بار وہ خاموش نہیں رہے گی وہ بیڈ سے کھڑی ہونے لگی "ک۔۔کیا ہوا بچے کچھ چاہیے تو بابا کو بتاؤ"۔۔۔۔سلمان نے اسے دوبارہ لیٹانا چاہا پر وہ لیٹی نہیں "بابا میں ابھی آرہی ہوں"۔۔۔۔وہ وہ بیڈ سے کھڑی ہورہی تھی "عروش آپ لیٹی رہیں بعد میں چلی جایئے گا ابھی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے"۔۔۔۔۔حسام نے نرمی سے کہا۔۔

"ہاں حسام ٹھیک کہہ رہا ہے عروش بیٹے لیٹی رہ"۔۔۔۔ زینت نے اپنے آنسوں صاف کر کہ کہا "نہیں میں ابھی وہاں جاؤں گی اسکی ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی"۔۔۔۔۔وہ اپنا ہاتھ اپنے بابا کے ہاتھ سے چھڑوا کہ کھڑی ہوگئی اور اپنی سلیپرز پہن لیے اسکے بابا بیڈ سے کھڑے ہوئے "عروش نہیں جانا وہاں میں اس جاہل کو بعد میں دیکھ لوں گا تم نے اپنے بابا کو اتنا کمزور سمجھ لیا بیٹا کہ کوئی انکی بیٹی کو انکے سامنے تھپڑ مار دے گا اور وہ برداشت کرجائیں گے"۔۔؟؟ سلمان نے دانت پیس کہ نفی میں سر

ہلایا "نہیں کبھی نہیں میں اس عبیر کو چھوڑوں گا نہیں"۔۔۔انہوں نے عروش کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑلیا "بابا مجھے چھوڑ دیں مجھے جانے دیں"۔۔۔اسنے زبردستی اپنا ہاتھ چھڑوایا اور کمرے سے نکل گئی۔۔"ع۔۔عروش۔۔۔عروش۔۔سنو رکو"۔۔۔سلمان حسام اور زینت اسکے پیچھے بھاگے تھے عروش جلدی جلدی زینے پھلانگتی راہ داری سے ہوتی ہی گھر کا گیٹ عبور کرگئی حسام اور اسکے بابا اسکے پیچھے ہی تھے عروش اپنے چہرے پہ گرتے آنسوں بے دردی سے صاف کرتی تیز تیز چل رہی تھی ایک بار خاموش ہوکہ ذلیل ہوکہ نکل گئی تھی وہ عبیر کے ہاتھوں تب وہ اسکے گھر تھی پر اب اسکی ہمت اتنی بڑھ گئی کہ وہ عروش کو اسکے گھر میں تھپڑ مارے گا اور وہ بھی کسی وجہ کہ بغیر نہیں عروش یہ برداشت نہیں کرے گی عروش عبیر کے گھر داخل ہوگئی لان سے ہوتی وہ اس چوکھٹ پہ کھڑی تھی جہاں سے چند ماہ پہلے وہ ذلیل ہوکہ نکلی تھی تب بھی نکالنے والا وہی تھی عروش نے دراوزہ بجایا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ دروازے پہ کوئی پتھر اٹھا کہ مار دے اندر سے قدموں کی چاپ سنائی دی تب بھی عروش دروازہ بجاتی رہی۔

"عروش تم"۔۔۔؟؟؟ دروازہ اریج نے کھولا تھا وہ عروش کی حالت دیکھ کے جان گئی تھی کہ اب کچھ برا ہونے والا ہے عروش نے اسے اندیکھا کیا اور اندر داخل ہوگئی سلمان اور حسام بھی لان میں پہنچ گئے تھے انہیں عروش اندر جاتی نظر آگئی تھی وہ بھی بھاگ کے اندر داخل ہوگئے زینت کو سلمان نے گھر ہی رکنے کا کہہ دیا تھا اس لیے وہ نہیں آئیں تھیں عروش لاؤنج میں داخل ہوئی وہ سامنے صوفے پہ بیٹھا تھا اسکے سامنے پانی کا گلاس پانی سے بھرا ہوا رکھا تھا جو ابھی کچھ دیر پہلے مناہل نے لا کہ رکھا تھا عروش کو آتا دیکھ صائمہ تائی کی تو ہوائیاں ہی اڑ گئیں عروش آگے بڑھی پانی کا گلاس

اٹھایا عبیر نے کسی احساس کے تحت نظریں اوپر کیں اور عروش نے پانی اسکے منہ پہ اچھال دیا عبیر ہڑبڑا کہ صوفے سے کھڑا ہو گیا اسنے اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیر کہ پانی صاف کیا تو وہ ششدر رہ گیا سامنے عروش کھڑی تھی اسکے گال پہ ابھی بھی عبیر کی انگلیوں کے نشان ویسے ہی تھے اور اس کی آنکھوں میں غصے سے لال لکیریں پڑی ہوئی تھیں عروش نے عبیر کا گریبان پکڑا "تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ پہ ہاتھ اٹھانے کی کس حق سے مارا مجھے تم گھٹیا انسان"۔۔۔وہ عبیر کو گریبان سے کھینچتی ہوئی صوفوں سے دور لے آئی جہاں صائمہ تائی ثمن اور مناہل بھی کھڑی تھیں حسام اور سلمان بھی آگئے تھے ارتیج ان کے ساتھ کچھ فاصلے پہ کھڑی تھی سلمان آگے بڑھ کے عروش کو روکنے لگے تھے "مت جائیں ماموں یہ اسکی لڑائی ہے مارا اسے گیا ہے لڑنے بھی اسے دیں اور اگر وہ کچھ کہے گا تو ہم دیکھ لیں گے"۔۔۔۔حسام نے سلمان کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اسکے لہجے میں سرد مہری تھی جو شاید حسام کے لہجے میں کبھی نہیں آئی تھی یہ سرد مہری شاید اسلیے تھی کیونکہ اسنے کبھی کسی عورت کو یوں بغیر وجہ کے مار کھاتے نہیں دیکھا تھا سلمان وہیں رک گئے عروش نے دونوں ہاتھوں سے اسکا گریبان کھینچا اور اسے جھنجھوڑا "دل تو میرا بھی کر رہا ہے کہ تمہارے منہ پہ ایک تھپڑ لگاؤں تمہارے تھپڑ سے میں بے ہوش ہو گئی تھی شاید مرے تھپڑ سے تمہیں غیرت آجائے تم نے مجھے ہاتھ لگایا کس حق سے۔؟ تم نے عروش سلمان پہ ہاتھ اٹھایا اور کس حق سے اٹھایا تم لگتے کیا ہو میرے۔؟ تم سے محبت کرتی ہوں پر تم سے کہیں زیادہ اپنی عزت سے محبت ہے مجھے ایک بار ذلیل ہو کہ خاموش ہی گئی تھی تم نے یہ سوچ لیا کہ میں اب ہر بار اپنی تذلیل پہ خاموش ہو جاؤں گی۔۔؟؟ نہیں عبیر یہ تمہاری غلط فہمی ہے آئندہ مجھے ہاتھ لگایا میری طرف انگلی بھی اٹھائی تو تمہارا منہ توڑ دوں گی میں چاہوں تو ابھی

بھی تمہیں ہراسمنٹ کے کیس میں اندر ڈلوا سکتی ہوں"۔۔۔عروش نے چٹکی بجا کہ کہا وہ غصے سے پاگل ہوتی بول رہی تھی اور عبیر دنگ تھا اسے کوئی جواب سمجھ نہیں آرہا تھا کیا یہ عروش ہی ہے اسے یقین نہیں آرہا تھا "کیا پاگل ہوگئی ہے دور"۔۔۔۔صائمہ تائی عبیر کا گریبان چھڑوانے بولتی ہوئی آگے بڑھنے لگیں کہ عروش نے انہیں کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور انکے باقی الفاظ انکے منہ میں رہ گئے "آپ تو دور ہی رہیں تب کہاں تھیں آپ جب آپ کا یہ نفسیاتی بیٹا مجھ پہ ہاتھ اٹھا رہا تھا اور یہ آپ کی ہی پڑھائی ہوئی پڑیاں ہے جس سے اس نواب زادے کا دماغ خراب ہوگیا ہے"۔۔۔وہ بلند آواز میں بولی تھی کہ ایک پل کے لیے تو صائمہ تائی کانپ سی گئیں اور خاموش کہ پیچھے ہوگئیں عروش دوبارہ عبیر کی طرف پلٹی عبیر کا گریبان ابھی بھی عروش کے ہاتھ میں تھا "تم نے آج بہت غلط کیا عبیر تم نے آج پھر مجھے سرعام ذلیل کردیا میرا قصور کیا ہے یہ کہ میں تمہیں چاہتی ہوں اپنی سانسوں سے زیادہ اپنی جان سے زیادہ پر تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں اپنی عزت اور انا سے زیادہ چاہوں یہ مجھ سے نہیں ہوگا عبیر میں آج تمہاری محبت پہ لعنت بھیج کہ جا رہی ہوں اب ناک بھی رگڑو گے نا میں پھر بھی تمہاری نہیں ہوں گی بھاڑ میں جاؤ تم اور آئندہ مجھے روکنے ٹوکنے یا مجھ پہ ہاتھ اٹھانے کا سوچنا بھی مت آج چھوڑ رہی ہوں اگلی بار جیل میں ڈلوا دوں گی میں پڑھی لکھی ہوں جاہل نہیں ہوں جو مرد سے مار کھاؤں گی اور سسکتی بلکتی گھر میں محصور ہوجاؤں گی عروش سلمان ہوں میں سلمان احمد کی بیٹی جو دنیا کو آگ لگانے اور تم جیسے کو اس میں اکیلے جلانے کی ہمت رکھتی ہے آئندہ اپنی حد میں رہنا"۔۔۔۔عروش نے اسکا گریبان چھوڑا اور انگلی کا اشارہ کر کہ پلٹ گئی عبیر ساکت اسے دیکھتا رہ گیا "چلیں بابا"۔۔۔وہ اپنے بابا کے پاس سے گزرتی کہہ کر چلی گئی حسام اور

سلمان اسکے پیچھے گھر سے نکل گئے عبیر اپنے ہی گھر میں تماشاہ بن کہ رہ گیا سب ایسے ہوگئے تھے جیسے سانس لینا بھول گئے ہوں مناہل نے تو دل میں سوچ لیا تھا کہ اب وہ اس عروش نامی بلا سے دور رہے گی جس نے اپنی محبت کو نہیں چھوڑا اتنا سنا گئی مناہل کی تو وہ گردن ہی مروڑ دے گی ان کے جاتے ہی صائمہ تائی آگے بڑھیں "منحوس ماری چڑیل کہیں کی بد تمیز کیسے دنداناتی آن گھسی میرے گھر اور میرے بیٹے کو گریبان سے پکڑلیا باپ بھی ساتھ تھا یہ نہ ہوا کہ اس کو دو تھپڑ لگا دے"۔۔۔انہوں نے عبیر کا چہرہ اپنے پلو سے صاف کیا عبیر ہوش میں آیا اسے اب احساس ہو تھا کہ اسکے ساتھ کیا ہوگیا اسنے ادھر اُدھر دیکھا مناہل ثمن اور ارتج اسے دیکھ رہی تھیں اسے بہت برا احساس ہوا بے عزتی کا اسنے صائمہ تائی کا ہاتھ جھٹکا اور اپنے کمرے میں چلا گیا صائمہ تائی پیچھے سے بلند آواز میں عروش کو گالیوں سے نوازتی رہیں۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

وہ گھر واپس آئی تو لاؤنج میں زینت پریشان کھڑی تھیں عروش کو دیکھ کہ انکی جان میں جان آئی ڈاکٹر صاحب بھی آگئے تھی وہ صوفے پہ بیٹھے تھے حسام اور سلمان بھی واپس آگئے تھے "ڈاکٹر آپ جائیں میں ٹھیک ہوں"۔۔۔اسنے سپاٹ لہجے میں کہا ڈاکٹر صاحب نے سلمان کو دیکھا "عروش بچے ڈاکٹر صاحب بس چیک کریں گے تمہیں بیٹے چیک کروا لو"۔۔۔

"بابا میں ٹھیک ہوں میں نہیں مرتی اتنی جلدی میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں میں اکیلا رہنا چاہتی ہوں مجھے کچھ پل تنہائی کے دے دیں"۔۔۔۔اسنے بغیر پلٹے کہا اور زینے عبور کرتی اپنے کمرے میں چلی گئی سلمان صاحب نے ڈاکٹر سے معذرت کی اور انہیں باہر تک چھوڑنے چلے گئے "کیا ہوا تھا

وہاں حسام"۔۔۔؟؟ زینت نے بے چینی سے پوچھا "ممانی آپکی بیٹی بہت بہادر ہے محبت سے بڑھ کے عزت کو چاہتی ہے اور پاکستان کو ایسی ہی لڑکیوں کی ضرورت ہے"۔۔۔۔۔وہ گول مول سی بات کہہ کر چلا گیا پر زینت سمجھ گئی تھیں کہ عروش یہاں ہونے والا تماشے سے بڑا تماشا وہاں لگا کہ آئی ہو گی۔۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&&&&&

حسام آج پہلی بار اتنا عجیب محسوس کر رہا تھا اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ آج یہ سب ہوگیا اسے عروش پہ ترس سا آیا وہ کتنی پاگل لگی تھی آج اسے کیسے وہ عبیر کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی رو رہی تھی اور عبیر نے اسے کہ منہ پہ تھپڑ لگا دیا وہ بھی بغیر کسی وجہ کے حسام نے ڈائری اٹھالی اور بیڈ پہ بیٹھ گیا آج اسکا دل نہیں تھا ڈائری لکھنے کا پر آج اسے عروش کی بات پہ جیسے بہت دکھ ہوا اسے جیسے اس بات سے صدمہ ہوا کہ عروش عبیر کو چاہتی ہے یہ بات اسکے دل پہ لگی اس کے بعد وہاں کیا ہوا اسے معلوم نہیں بس ایک بات یہ تھی جو اسکے دماغ میں گھومنے لگی تھی اسنے پین ڈائری کے پیج پہ گھسیٹنا شروع کر دیا

"کچھ باتیں حسام کی ڈائری سے"

آج لکھنے کا بالکل دل نہیں ہے آج جو کچھ ہوا وہ ایک بھیانک خواب سے کم نہیں تھا میری زندگی کا سب سے برا دن تھا آج، میں دوبئ سے یہ سب دیکھنے تو نہیں آیا تھا آج زندگی میں پہلی بار مجھے کسی

پہ بے انتہا غصہ آیا اور وہ ہے عبیر مجھے وہ پہلی ملاقات میں بہت اچھا لگا تھا مجھے خوشی ہوئی تھی اس سے مل کر پر آج جو کچھ اسنے کیا وہ بہت غلط تھا اس نے عروش پہ ہاتھ اٹھایا وہ بھی بغیر وجہ کہ اس وقت میرا دل کیا میں عبیر کا منہ توڑ دوں پر میں کچھ کر نہ سکا وہ جا چکا تھا پر میں نے سوچا تھا اس سے بعد میں بات ضرور کروں گا کسی کے گھر میں کھڑے ہو کہ اسے ہی مارنا کتنی غلط بات ہے یہ، اور اس نے عروش پہ ہاتھ کس حق سے اٹھایا عروش تو اسکے ہاتھ پہ مرہم لگا رہی تھی اور اس نے مسیحا کو ہی درد دے دیا عروش اسکے تھپڑ مارنے کے بعد بے ہوش ہوگئی اور مجھے لگا کہ میری پوری دنیا نے ہی آنکھیں بند کرلیں ہوں امی کے بعد ایک عروش سے میرا یہ جذبہ جڑا ہے کہ اسکے دکھ سے مجھے دکھ ہونے لگا وہ جب تک ہوش میں نہیں آئی میرے لیے خود کو سنبھالنا بہت مشکل ہوگیا تھا پتہ نہیں میرے ساتھ ایسا کیوں ہورہا تھا پر مجھے عروش کے درد سے بہت برا درد ہورہا تھا جب اس ماہِ حسن نے اپنی آنکھیں کھولیں تو میری جان میں جان آئی میں تڑپ کے اسکے قریب ہوا تھا میں اس وقت اپنے آپ میں نہیں تھا وہ جب بیڈ سے کھڑی ہوئی تب بھی میں نے اسے روکنا چاہا پر وہ رکی نہیں میں اور ماموں اسکے پیچھے گئے وہ عبیر کے گھر گئی تھی وہ بہت بہادر ہے مجھے آج اس پہ ترس سے زیادہ فخر ہوا کہ میری کزن اپنی عزت کے لیے لڑنے کی ہمت رکھتی ہے اس نے عبیر سے بالکل حساب سے حساب برابر کیا ماموں اسے روکنے لگے تھے پر پتہ نہیں کیوں میں نے ہی انہیں عروش کو روکنے سے روک دیا شاید اس لیے کیونکہ میں چاہتا تھا کہ عروش اپنا بدلہ لے وہ کمزور نہیں ہے وہ لڑنے کی ہمت رکھتی ہے تو اسے اسکی عزت کی جنگ لڑنے سے روکنا نہیں چاہیے اور اس وقت مجھے اپنے ایک جملے پہ حیرت ہوئی جب میں نے ماموں کو کہا کہ اگر عبیر کچھ کہہ گا تو ہم اسے دیکھ لیں

گے اس وقت میرا انداز ایسا تھا کہ جیسے میں کوئی غنڈا ہوں میں تو آج تک اسکول میں کسی سے نہیں لڑا تھا پر شاید اگر آج کچھ کرنا پڑتا تو میں کر جاتا مجھے وہ مرد زہر لگتے ہیں جو عورت پہ ہاتھ اٹھائیں پر ایک بات جو عروش نے کہی وہ نہ جانے کیوں مجھے دکھی کر گئی وہ عبیر کو چاہتی ہے اسکی محبت عبیر ہے یہ بات میرے لیے کسی صدمے سے کم نہیں تھی میرے گلے میں جیسے کچھ آکر پھنس گیا ہو عروش کو جب میں نے پہلی بار دیکھا تھا میں اسکے سحر میں تب ہی جکڑ گیا تھا وہ جب بھی میرے سامنے آتی ہے میں سب بھول جاتا ہوں ہر جگہ ہوا چلنے لگتی ہے دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے میں کسی دیوانے کی طرح اسے دیکھتا ہوں آج بھی جب ہم شاپنگ پہ گئے تھے وہ مجھ سے باتیں کر رہی تھی مجھے وہ بولتی ہوئی بہت اچھی لگتی ہے اس نے جب مجھے بونگا کہا اور ہنسی میرا دل کیا وہ ایسے ہی ہنستی رہے اوہ میں اسے دیکھتا رہوں اسنے آج یہ کہا تھا کہ "آج سے تم ہمارے بونگے ہو" اور مجھے لگا اس نے یہ کہا ہو کہ تم میرے بونگے ہو پتہ نہیں مجھے کیا ہو گیا ہے پاکستان آکہ میں ایسا تو کبھی نہیں تھا میرا دل کرتا ہے اب میں عروش کے ساتھ ہروقت رہوں وہ مجھ سے باتیں کریں مال میں بھی جب اسنے میرا ہاتھ پکڑا تو میری دنیا وہیں تھم گئی تھی میں جانتا ہوں جو باتیں میں اتنی گہرائی سے محسوس کر رہا ہوں وہ سب عروش لاشعوری اور بچپنے میں کر رہی ہے پر مجھ اسکا کزن کہنا بہت اچھا لگتا ہے میرا دل کرتا ہے وہ میرے اردگرد رہے پر اب لگتا ہے مجھے خود پہ قابو کرنا پڑے گا وہ عبیر کو چاہتی ہے اور آج جب عبیر کے ہاتھ پہ چائے گری تھی تو میں نے دیکھ لیا تھا کہ وہ کتنی تڑپ گئی تھی میں اسکی محبت وہیں محسوس کر گیا تھا اور پھر اس نے براہراست علان بھی کر دیا کہ وہ عبیر کو چاہتی ہے میں آج بہت اداس ہوں اب پتہ نہیں عروش کا موڈ کب ٹھیک ہو گا وہ لب اس صدمے سے نکلے گی

اور وہ کب دوبارہ پہلے والی عروش بنے گے کب وہ دوبارہ چہچہائے گی کب میرے دلِ باغ کی ویرانی دور ہوگی آج بس اتنا ہی لکھوں گا اور یہ باتیں جو میں نے عروش کے لیے لکھیں ہیں یہ راز ہیں جو شاید میں کبھی عروش کو بھی نہ کہہ سکوں اگر امی ہوتیں تو میں یہ سب انکو بتاتا پر خیر میں ڈائری رکھ رہا ہوں آج سے اسے بھی بہت چھپا کہ رکھوں گا پہلے سے کہیں زیادہ چھپا کے تاکہ کوئی میرے دل کی باتیں نہ جان جائے۔۔۔۔

خدا حافظ۔۔۔۔۔۔

حسام نے ڈائری رکھ دی اور بیڈ پہ دراز ہوگیا اپنے بوجھل دل کہ ساتھ۔۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

اس شام ہونے والے تماشے کے بعد کچھ دنوں تک دونوں گھروں کا آنا جانا بالکل ہی ختم ہوگیا اور عروش بھی ایک بار پھر خاموش ہوگئی پیچھلی بار سے بھی زیادہ جب عبیر نے اسے گھر سے نکالا تھا۔وہ اٹھتی ناشتہ کرتی اپنے کمرے میں چلی جاتی پھر شام کو کھانے کی میز پہ آتی خاموشی سے کھانا کھاتی پھر اپنے کمرے میں چلی جاتی عبیر دوبارہ اسکے سامنے نہیں آیا تھا اور کال یا میسج اسنے کیے بھی ہوں گے تو عروش نے اس دن گھر آتے ہی عبیر کو مستقل بلاک کردیا تھا حسام سوچتا تھا کہ وہ عروش کے پاس جائے اس سے بات کرے پر وہ عروش کے کمرے کے دروازے سے ہی واپس آجاتا سلمان خود عروش کی وجہ سے بہت پریشان رہنے لگے تھے دن میں کئی کئی بار فیکٹری سے کال کرتے اور پوچھتے کہ عروش کیسی ہے کیا کررہی ہے کھانا کھایا کہ نہیں گھر آکر بھی وہ زیادہ سے زیادہ وقت عروش کے

ساتھ گزارتے انکے لیے عروش پھر دو سال کی چھوٹی عروش بن گئی تھی جس کی پریشانی انہیں ہر وقت لگی رہتی تھی پر تب والی عروش بولتی بہت تھی لڑتی بھی تھی ضدیں بھی کرتی تھی پر اب کی عروش بس خاموش رہتی ہے۔صائمہ تائی ایک بار آئی تھیں معافی مانگنے پر انکے انداز میں شرمندگی کم اور ناراضی زیادہ تھی انکا کہنا تھا کہ عروش نے بھی برابر کی بدتمیزی کی ہے تو اب منہ بنانے کا کیا فائدہ بات کو رفع دفع کردینا چاہیے انکا یہاں عروش کے گھر معافی مانگنے آنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کے اریج کی شادی اب سر پہ تھی اور اب سلمان ہی اپنے بڑے بھائی کی جگہ سب دیکھیں گے اس لیے وہ دل پہ بڑا سا پتھر رکھ کے معافی مانگ گئی تھیں سلمان نے کوئی خاص ردعمل نہیں دیا تھا انکے معافی کے بعد بھی وہ ویسے ہی نہیں جارہے تھے انکی طرف جیسے وہ اس دن کے بعد سے نہیں جارہے تھے انکے لیے انکی بیٹی سے بڑھ کے کچھ بھی نہیں تھا آج چھوٹے چاچو کے گھر کھانا تھا سب کا اور اریج کی شادی کے دن بھی فکس ہونے تھے تو سلمان کا جانا بہت ضروری تھا اریج نے عروش کو بھی آنے کا کہا تھا پر وہ نہیں گئی تھی اب شام کو جب چھوٹے چاچو کے گھر جانا تھا تو اسکی امی نے اسے بہت بار کہا تھا کہ وہ تیار ہوجائے پر ہر بار اسنے منع کردیا تب وہ عاجز آکر بولیں "تم کیوں منہ چھپاتی پھر رہی ہو تم نے کچھ غلط نہیں کیا اور جتنی بہادری سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لے کر آئی ہو اب ان لوگوں کا سامنا بھی اتنی ہی بہادری سے کرو ایسے سب سے الگ تھلگ رہ کر تم بس اپنے بابا اور ہمیں پریشان کر رہی ہو تمہارے بابا تمہاری وجہ سے کچھ کھاتے پیتے نہیں دن میں کئی کئی بار تمہارا پوچھتے ہیں ہر روز رات کو کتنی بار اٹھ کے تمہارا کمرے میں آکر دیکھتے ہیں کہ تم ٹھیک سے سو رہی ہو یا نہیں تم ایک بار پھر ایک کی سزا سب کو دے رہی ہو میں تمہیں کبھی یہ نہیں کہوں گی کہ تم بھابھی

صائمہ کی طرف چلو ان سے بات کرو پر میں یہ ضرور کہوں گی کہ تم باقی سب سے ٹھیک سے بولو جیسے پہلے بولتی تھیں تمہارے گھر کوئی مہمان بھی آیا ہوا ہے جس کی ہم عمر تم ہو وہ بھی آج کل اپنے کمرے میں ہی رہتا"۔۔۔وہ عروش کے ساتھ بیڈ پہ بیٹھ گئیں "عروش زندگی میں بہت کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے اور تمہیں اب اس سب سے نکلنا ہے اسے کہہ کر آئی ہو نا کہ تم اسکی محبت پہ لعنت بھیج دو گی تو اب اسے بھلانے میں تم اتنا وقت کیوں لے رہی ہو"۔۔۔انہوں نے عروش کا چہرہ اوپر کیا تو اسکی آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی تھیں "امی میں اسے کبھی بھی نہیں بھلا سکتی سچ کہوں تو میں اسے چاہنا نہیں چھوڑ سکتی میں کیسے بچپن کے پیار کو بھلا دوں وہ چاہے جیسا بھی ہے پسند تو میری ہی ہے نا اور اپنی پسند کس کو بری لگتی ہے۔؟؟ مجھے بھی وہ ہر کمی کے ساتھ قبول ہے میں بہت مشکل سے اسکے سامنے مضبوط بنتی ہوں اس دن بھی جب اسکا گریبان جس ہاتھ سے پکڑا تھا اس ہاتھ کو پوری رات دیوار میں مارتی رہی تھی ہر بار اذیت ہونے پہ میں اسکا درد محسوس کر رہی تھی جو میری حرکت سے اسے ہوا ہوگا امی بس میں اس سے عزت چاہتی ہوں وہ عزت بھی نہیں دیتا"۔۔۔وہ رونا نہیں چاہ رہی تھی پر آنسوں متواتر آنکھوں سے گرتے جارہے تھے "امی میں ان میں سے نہیں ہوں جو ایک کو چھوڑ کے دوسرے کو فوراً اپنا لیتے ہیں میں عروش ہوں اور عروش محبت میں وفا ہی کرے گی چاہے پھر ہرجائی جتنی مرضی جفا کرے"۔۔۔وہ کہہ کر کھڑی ہوگئی "میں کچھ دیر لان میں بیٹھنے جارہی ہوں دل کیا تو چاچو کی طرف آجاؤں گی"۔۔۔وہ کہہ کر کمرے سے چلی گئی نسیم پیچھے سے اسے کرب سے دیکھتی رہ گئیں پھر اٹھ کے اپنے کمرے میں آگئی "نہیں مانی"۔۔؟؟؟ سلمان نے انہیں اندر داخل ہوتے دیکھا تو فوراً پوچھا زینت نے دکھ سے نفی میں سر ہلا دیا سلمان کے چہرے پہ

بھی دکھ کے سائے لہرانے لگے تھے وہ تیار ہوکر باہر لاؤنج میں آگئے حسام باہر لاؤنج میں ہی تھا "تم تیار کیوں نہیں ہوئے بیٹا"۔۔؟؟؟ حسام کو عام کپڑوں میں دیکھا تو انہوں نے تعجب سے دیکھ کے پوچھا "ماموں وہ میں"۔۔۔وہ ہچکچا رہا تھا سلمان نے بغور اسے دیکھا "کوئی بات کرنی ہے تو کھل کے کرلو بیٹا"۔۔۔انہوں نے نرمی سے کہا "ماموں اگر آپ برا نہ مانیں تو میں عروش سے بات کروں"۔۔۔؟؟ اسکی ہچکچاہٹ ویسی ہی تھی سلمان کچھ دیر خاموش رہے پھر بولے "کرکے دیکھ لو شاید تمہاری مان لے"۔۔۔وہ اسکا کاندھا تھپکا کہ زینت کے ساتھ چھوٹے چاچو کی طرف چلے گئے جاتے وقت انہوں نے لان میں بیٹھی عروش کو گلے سے لگایا تھا "میں ٹھیک ہوں بابا"۔۔۔اسنے یہ کہا تو سلمان زخمی سا مسکرائے "بہت جھوٹی ہو تم بابا کی جان بابا تو تمہارے چہرے سے جان جاتے ہیں کہ انکی بچی کس بات سے پریشان ہے اور اب اتنا کچھ ہونے کے بعد میں تمہارے اس جھوٹ سے مطمئن نہیں ہوں کہ تم ٹھیک ہو میرے بس میں ہوتا نا عروش میں اسکو کان سے پکڑ کے تمہارے سامنے لے آتا اور کہتا کہ میری بیٹی کو اسکی محبت کے بدلے محبت ہی دے اذیت نہ دے پر عروش بابا اس بار بہت مجبور ہیں محبت چاہ کے بھی نہیں خرید پار رہے زور زبردستی سے چیزیں ملتی ہیں دعائیں نہیں اور محبت دعا جیسی ہوتی ہے جو دل سے دی جائے تو لگتی ہے ورنہ رد ہوجاتی ہے"۔۔۔وہ کہہ کر چلے گئے عروش پھر دوبارہ دہلیز پہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلوں کو جما کہ بیٹھ گئی چہرہ نیچے ہونے کی وجہ سے کھلے بال گود میں جھول رہے تھے وہ اپنے دھیان میں اتنی گم تھی کہ اسے احساس ہی نہیں ہوا کہ حسام اسکے ساتھ آکر بیٹھ گیا ہے "کیا سوچ رہی ہیں ہماری کزن"۔۔۔؟؟ اسنے بات کا آغاز کیا عروش اسکی آواز پہ چونکی تھی اسے اپنے ساتھ بیٹھے دیکھ اسنے دوبارہ نظریں نیچے کرلیں "کچھ نہیں بس ویسے

ہی"۔۔۔اسنے مدھم سی آواز سے جواب دیا "آپ نہیں جائیں گی چھوٹے ماموں کی طرف"۔۔۔؟؟؟ اسنے سوال کیا

"تم کیوں نہیں گئے"۔۔۔؟؟ عروش نے جواب کے بجائے اس سے ہی سوال کرلیا

"آپ کی وجہ سے"۔۔۔اسکے لہجے میں ہلکی سے ناراضی تھی عروش نے گھردن ترچھی کرکے حسام کو دیکھا اسنے منہ بھی بنایا ہوا تھا "میری وجہ سے کیسے"۔۔۔؟؟؟

"اب میری کزن اتنی اداس ہوں گی تو میں کیسے خوش رہ سکتا ہوں"۔۔۔؟؟؟ وہ آج پہلی بار عروش سے اتنا کھول کے بات کر رہا تھا دل ہی دل میں وہ ڈر بھی رہا تھا کہ عروش کبھی یہ نہ کہہ دے کہ وہ اس کے ساتھ اتنا فری کیوں ہورہا ہے۔۔؟؟ پر پھر بھی وہ ہمت کر کے بول رہا تھا اب اسنے اس چڑیا کو چھیڑنا بھی تو سکھانا تھا "میں اداس نہیں ہوں"۔۔۔اسنے نظریں نیچے رکھے ہی جواب دیا

"آپ کو پتہ ہے عروش میں بہت چھوٹا تھا جب ابو ہمیں چھوڑ کے چلے گئے اس وقت اچانک سے ہی میں اور امی اس دنیا میں بالکل تنہا ہوگئے تھے بہت مشکل دن تھے وہ امی بتایا کرتی تھیں کہ مجھے اپنے ابو کے ہاتھ پہ سر رکھ کے سونے کی عادت تھی اور ان کے فوت ہونے کے بعد کتنے ہی دن میں پوری پوری رات اٹھا رہتا تھا میں بچپن سے ہی بہت کم بولتا ہوں اس وقت بھی میں بہت کم بات کرتا تھا پر جب بھی میں بولتا تھا تو امی سے پوچھتا تھا کہ امی ابو کام سے کب آئیں گے۔؟ تو امی مجھے کہتیں حسام تمہارے بابا نا ہم سے بہت دور چلے گئے ہیں وہ اب نہیں آئیں گے تو میں کہتا امی کیا ہم بھی بہت دور نہیں جا سکتے ان کے پاس وہ نہیں آسکتے تو کیا ہم بھی وہاں نہیں جا سکتے۔؟؟ امی تب کہتیں حسام جہاں وہ گئے ہیں نا وہاں تمہاری امی جائیں گی جب تم بڑے ہوجاؤ گے جب تم اپنا خیال رکھنا

سیکھ جاؤ گے میں اس وقت امی سے ناراض ہو گیا تھا کہ وہ اکیلے ہی ابو کے پاس جائیں گی مجھے بھی ان سے ملنا ہے تب میں ناسمجھ تھا اور جب میں سمجھدار ہوا اپنا خیال رکھنے لگا تو امی سچ میں ابو کے پاس چلی گئیں انکی آنکھیں میرے سامنے بند ہوئی تھیں انکا ہاتھ میرے ہاتھ میں بے جان اور سرد ہوا تھا میں نے انہیں بچانے کی اپنے پاس روکنے کی بہت کوشش کی پر وہ نہیں رکیں میں تب بہت رویا تھا میں اکثر دفعہ فبرستاں میں امی کی قبر کے پاس ہی بیٹھا رہتا مجھے اپنے کاروبار گھر کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی پر پھر وقت کے ساتھ ساتھ خود ہی سنبھل گیا"۔۔۔وہ رک اب اسکا چہرہ نیچے تھا اور ساتھ والی بیٹھی حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی وہ کتنی آسانی سے اپنے غم اس کے ساتھ بانٹ رہا تھا اسکے چہرے پر دکھ تھا تکلیف تھی جس کو عروش صاف دیکھ رہی تھی ایک پل کے لیے وہ اپنا غم بھول گئی اور حسام کے دکھ میں برابر کی شریک ہوگئی وہ بغیر مداخلت کے اسے سن رہی تھی اور وہ بھی بغیر کسی جواب کے بول رہا تھا "عروش اپنے آنسوں خود سے صاف کرنا بہت مشکل ہوتا ہے میرا میری امی کے سوا اس دنیا میں کوئی بھی نہیں تھا مجھے بس یہ پتہ تھا کہ میرے پاکستان میں کچھ رشتے دار رہتے ہیں امی آپ سب کے بارے میں بہت باتیں کرتی تھیں امی کے جانے کے بعد مجھے آپ لوگوں کی ضرورت محسوس ہونے لگی پر آپ لوگ دور تھے اور آج میرے اتنے قریب بیٹھنے سے بھی ہم اتنے ہی دور ہیں عروش میں خود سے سنبھلا تھا مجھے بہت تکلیف سہنی پڑی تھی پر آپکو سنبھالنے والے آپ کے امی بابا ہیں انکی قدر کریں آپ اور سنبھل جائیں بعد میں صرف پچھتاوا ہی رہ جاتا ہے"۔۔۔۔وہ کہہ کر خاموش ہوگیا کچھ دیر خاموشی ہی چھائی رہی پھر حسام کو ایک رندھی ہوئی آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی عروش کی آواز بہت مدھم تھی پر وہ بہت دھیان سے سن رہا تھا "حسام میں بچپن سے

عبیر کو پسند کرتی ہوں میں اسکے بغیر نہیں رہ سکتی میں چاہتی ہوں ہم میں انڈراسٹنڈینگ ہوجائے وہ محبت دے نا دے عزت دے مجھے پر وہ مجھے عزت بھی نہیں دیتا میں پل پل مرتی جارہی ہوں"۔۔۔وہ بول رہی تھی ہر لفظ کے بعد وہ ٹھہرتی ضبط کرتی اپنی سسکی روکتی پھر بولتی حسام کو اسکی حالت سے دکھ ہورہا تھا دو لوگ ساتھ تھے بول رہے تھے دکھ بانٹ رہے تھے ایک دوسرے کا دکھ محسوس کررہے تھے یہ ہی انڈراسٹنڈینگ ہوتی ہے "میں عبیر کے بغیر نہیں رہ سکتی اسے کہہ تو آئی تھی کہ اب کبھی اسکی شکل نہیں دیکھوں گی پر یقین کرو حسام اسے نہیں دیکھوں گی نا تو مرجاؤں گی"۔۔۔ضبط سے وجود کانپنے لگا تھا وہ انگلیوں کو مروڑ رہی تھی اس سے مزید نہ بولا گیا تو خاموش ہوگئی "آپ کہیں تو میں بات کروں عبیر سے"۔۔؟؟

"وکیل بنو گے میرے"۔۔؟؟ اسنے آنسوں کا پھندا گلے سے اتار کے پوچھا "بن جاؤں گا"۔۔۔اسنے بے ساختہ کہا "محبت کی عدالت میں وکیل نہیں ہوتے حسام وہاں جج وہ ہی ہوتا ہے جس سے ہم دل لگا بیٹھتے ہیں وہ جو فیصلہ کرتا ہے ہمیں ماننا پڑتا ہے وہاں اگر کوئی وکیل آجائے تو جج اور ملزم میں مزید بد گمانیاں آجاتی ہیں"۔۔۔عروش نے کہا تو حسام نے اسے دیکھا "عبیر کو میرا آپ کے بارے میں بات کرنا یا آپ کے ساتھ رہنا پسند نہیں ہے"۔۔۔؟؟ اسنے سوال کیا اور عروش یکدم ہی گڑبڑا گئی "نہیں ایسی بات نہیں ہے"۔۔۔عروش نے اپنے آنسوں صاف کیے وہ نہیں چاہتی تھی کہ حسام کا دل برا ہو "آپ جھوٹ مت بولیں عروش میں اتنا بونگا بھی نہیں ہوں"۔۔۔اسنے معصومیت سے کہا عروش کے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ آرکی "نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے حسام تم میرے کزن ہو اور کزن ہی رہو گے جیسے عبیر ہے"۔۔۔

"میں عبیر جیسا نہیں ہوں عروش اسکا مقام کزن سے ذیادہ ہے میں صرف کزن ہوں"۔۔۔اسنے رسانیت سے کہا تھا عروش نے اسکا چہرہ بغور دیکھا اسکے لہجے میں کچھ تھا جو عروش سمجھ نہیں سکی "آپ کو میں نے اپنی رام کہانی اس لیے سنائی تھی تاکہ آپ اپنے بابا اور امی کی باتیں ماننا شروع کردیں آپ انکی قدر کریں عروش انکے پیار کی قدر کریں آپ کو عبیر کی محبت میں بے پرواہی سے دکھ ہورہا ہے نا ایسے ہی آپ کے بابا کو ہورہا ہے وہ بھی آپ سے محبت کرتے ہیں آپ کے خاموش رہنے سے انکا گھر ویران ہوا ہے عبیر کا نہیں"۔۔۔عروش شرمندہ سی ہوگئی "اب میں کیا کروں پھر"۔۔۔؟؟؟ عروش کے لہجے میں معصومیت تھی حسام نے اچنبھے سے مسکرا کہ اسے دیکھا "کیا، کیا آپ اٹھیں اور چھوٹے ماموں کے گھر چلیں وہاں سب آپ کا انتظار کر رہے ہوں گے"۔۔۔ "وہاں وہ بھی ہوگا"۔۔۔عروش نے مدھم لہجے میں کہا تو حسام نے سر جھٹکا "ہوتا رہے جیسے پہلے آپ اسے اگنور کرتی تھیں ویسے ہی آج بھی کردیجئے گا آپ بہت بہادر ہیں بہادری ہی اچھی لگتی ہیں ایسے روتی چھپتی اچھی نہیں لگتیں"۔۔۔۔وہ دہلیز سے کھڑا ہوگیا عروش نے سر اٹھا کے حسام کو دیکھا چہرے پہ مسکراہٹ تھی "ویسے تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں اسے اگنور کرتی تھی" اسنے ہلکے سے کاندھے اچکائے "آپ کو کہا تو ہے کہ میں اتنا بھی بونگا نہیں ہوں"۔۔۔حسام کی بات پہ عروش بے ساختہ مسکرا دی "تمہیں پتہ ہے آج بہت اچھا لگا تم سے اپنا دکھ بانٹ کے حسام"۔۔۔اسنے تشکر آمیز لہجے سے کہا اور کھڑی ہوگئی "اور مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ نے مجھے اس لائق سمجھا عروش میں کچھ سوچ رہا تھا"۔۔۔وہ پھر ہچکچایا "ہاں بولو"۔۔۔؟؟ عروش نے فوراً کہا "میرا کوئی دوست نہیں بس جعفر کے علاوہ کیا آپ مجھ سے فرینڈشپ کریں گیں"۔۔۔؟؟؟ اسنے ڈرتے ڈرتے

پوچھا تھا عروش نے نفی میں سر ہلادیا حسام کے چہرے پہ سائے لہرانے لگے "حسام میں فرینڈ شپ نہیں کروں گی تم سے میں تم سے دوستی کروں گی"۔۔۔۔اسنے مسکرا کہ کہا تو حسام نارمل ہوا حسام کے چہرے پہ خوشی کی لہر دوڑ پڑی تھی "حسام تم نے پوچھا نہیں کہ میں نے فرینڈ شپ سے انکار کر کے دوستی کا کیوں کہا"۔۔۔۔؟؟ حسام خوشی سے مسکرایا "اس میں پوچھنے والی بات کیا ہے میں نے انگلش میں کہا اور آپ نے اردو میں کہا لفظ تو ایک ہی رہا پھر بھی"۔۔۔۔عروش نے لب بھینچ کے نفی میں سر ہلایا "اس کا مطلب تو ایک ہی ہے حسام پر تمہیں پتہ ہے آجکل لڑکے لڑکیاں ایک دوسرے کو فرینڈشپ کے نام پہ دھوکا دے رہے ہیں فرینڈ شپ کا نام دے کر وہ ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں یعنی ٹائم پاس کرتے ہیں اور پھر ایک دوسرے کو چھوڑ کے کسی اور کے ساتھ فرینڈ شپ کرلیتے ہیں پھر اس سے بات، مجھے شروع سے ہی اس فرینڈشپ لفظ سے چڑ محسوس ہوتی ہے میری نظر میں ہم سامنے والے کو جب فرینڈ شپ کا کہتے ہیں تو ہم اس سے دبے لفظوں میں یہ پوچھ رہے ہوتے ہیں کہ کیا ہم تمہارے ساتھ ٹائم پاس کر سکتے ہیں۔؟ اور دوسرا بھی سمجھتے بوجھتے ہاں کردیتا ہے کیونکہ وہ بھی ٹائم پاس ہی کرنا چاہتا ہے تبھی آجکل کا معاشرہ اتنا خراب ہوگیا ہے پہلے لوگ دوستی کرتے تھے اور نبھاتے تھے لڑکے لڑکیوں سے اور لڑکیاں لڑکوں سے پر اب دو لوگ فرینڈشپ کرتے ہیں ٹائم پاس کرتے ہیں اور پھر اپنے اپنے رستے ہوجاتے ہیں فرینڈشپ لفظ سے ہی بے وفائی چھلکتی ہے اور دوستی لفظ ایک الگ ہی معصومیت رکھتا ہے اپنے اندر اس لیے مجھے دوستی کرنا پسند ہے فرینڈشپ نہیں لوگ کہتے ہیں لڑکے لڑکیاں دوست نہیں بن سکتے پر مجھے لگتا ہے اپنے اپنے مائنڈ کی بات ہوتی ہے کچھ لوگ بہت اچھے دوست ہوتے ہیں اور تاعمر اس دوستی کو نبھاتے بھی ہیں

اس لیے میں تم سے دوستی کروں گی تاکہ میں نبھا بھی سکوں"۔۔۔عروش نے ہاتھ آگے بڑھایا اور حسام حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا "مجھے نہیں پتہ تھا آپ اتنی گہری باتیں کرلیتی ہیں"۔۔۔اسنے عروش کا ہاتھ تھام کے کہا تو عروش ہنس دی "گہری کہاں ہے بس محسوس کیا تو تم سے شیئر کرلیا"۔۔۔حسام گہرا سا مسکرایا "تو آج سے ہم دوست ہیں"۔۔۔؟؟؟ اس نے پوچھا جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو عروش نے سر کو خم دیا "چلیں پھر اب جلدی سے تیار ہوجائیں وہاں ماموں ممانی آپکا اور میرا انتظار کر رہے ہوں گے"۔۔۔وہ کہہ کر آگے بڑھا تھا کہ کے عروش نے اسکے عقب سے اسے پکارا "حسام تم مجھے آپ مت کہا کرو ہم سب کزنز ایک دوسرے سے تم کرکے بات کرتے ہیں اور تم میں زیادہ اپنائیت ہوتی ہے۔حسام آپ میں احترام ہوتا ہے اور تم میں اپنائیت اب تم چن لو احترام کرو گے یا اپناؤ گے"۔۔۔وہ بے نیازی سے کہہ کر چلی گئی تھی اور حسام وہیں تھم گیا وہ لفظ کا کہہ کر گئی تھی کہ وہ کیا اپنائے گا۔؟؟ "تم" یا "آپ" پر حسام تو اسے اپنانا چاہتا ہے اور یہ کام ناممکن ہے یہ حسام بھی جانتا ہے وہ عبیر کو اتنا چاہتی ہے اور کون کسی کو چھوڑ کر آتا ہے۔؟ کوئی بھی نہیں آتا ہم بس امید لگا کے خود کو اذیت دیتے ہیں اور حسام کبھی ان کے بیچ نہیں آئے گا اسنے سوچ لیا تھا وہ عروش کی مشکل زندگی میں آسانیاں لائے گا اسکی زندگی اور مشکل نہیں کرے گا وہ خاموش رہے گا اپنے دل کو سمجھا لے گا ابھی دل اسکے لیے بس دھڑکنے لگا ہے ابھی سنبھل جائے گا تڑپنے تک حسام بات کبھی نہیں لائے گا حسام نے ساری باتوں کو ذہن سے نکالا وہ آج یہ سب نہیں سوچنا چاہتا تھا آج اسے ایک دوست مل گئی تھی آج وہ بہت خوش تھا اور اس کے لیے اتنا ہی کافی ہے وہ بھی تیار ہونے اندر چلا گیا تھا چاند چاندنی کو بانہوں میں سمیٹے ان دونوں کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&

جب وہ چھوٹے چاچو کے گھر پہنچی تو سب سے ملتے اس نے صائمہ تائی کو ایسے نظرانداز کردیا جیسے وہاں کوئی بیٹھا ہی نہ ہو نہ ہی وہ مناہل اور ثمن سے ملی اریج خود سے اسکے پاس آئی تھی اور وہ عروش کی دوست بھی تھی اس لیے کزن کی حثیت سے نہیں وہ اریج سے ایک دوست بن کے ملی تھی اسکی نظریں متلاشی تھیں کیا وہ نہیں آیا تھا۔؟؟ یا آیا تھا تو جلدی چلا گیا۔۔؟؟ نہیں گیا تو وہ کہاں ہے۔۔؟ جو عروش کو نظر ہی نہیں آرہا وہ سب سے مل رہی تھی پر نظریں ویسے ہی اسے ڈھونڈ رہی تھیں اسکے بابا اور امی اسکے آنے سے بہت خوش تھے سلمان نے حسام کو گلے لگایا "بہت شکریہ"۔۔۔حسام نے نروٹھے پن سے انہیں دیکھا "ایسی باتیں نہ کریں ماموں میرا کوئی کمال نہیں ہے آپ کی بیٹی سب سے زیادہ آپ دونوں کو چاہتی ہے اور وہ یہاں بھی آپ لوگوں کی وجہ سے ہی آئی ہے"۔۔۔۔وہ کہہ کر سلمان کے ساتھ ہی بیٹھ گیا عروش اریج کے ساتھ کھڑی تھی جب وہ ہرجائی بے تاثر چہرے سے گھر میں داخل ہوا عروش کا دل بہت گہرا ڈوب کے ابھرا اسنے سرسری نظر اس پہ ڈالی اور نظریں جھکا لیں عبیر نے ابھی اسے نہیں دیکھا تھا اور جب اس نے عروش کو دیکھا تو کچھ لمحے دیکھتا رہا۔وہ آگئی تھی کتنے انتظار کے بعد وہ آہی گئی تھی کب سے وہ یہاں بیٹھا تھا اسکے انتظار میں پر جب سلمان اور زینت کو اکیلے آتے دیکھا تو وہ بھی اٹھ کے باہر چلا گیا اسے یہاں پھر اپنا آپ غیر ضروری لگا وہ سب کو ان دیکھا کر کے عروش کی طرف بڑھا صائمہ تائی کی نظریں اس پہ ہی تھیں پر اسکی نظریں عروش پہ تھیں وہ اسکے قریب پہنچا ابھی وہ کچھ بولتا کہ عروش نظریں جھکا کر

وہاں سے چلی گئی اور اپنی امی کے پاس بیٹھ گئی عبیر بے بسی سے اسے دیکھتا صوفے پہ جا کر بیٹھ گیا اب کی بار حسام اسے نہیں ملا تھا اسے غصہ تھا عبیر پہ اور وہ فرشتہ نہیں ہے جو اتنی جلدی بھلا دے پر کہیں نہ کہیں اسے عبیر کی قسمت پہ رشک بھی تھا کہ عروش اسے محبت کرتی ہے پر خیر اسنے سر جھٹکا اور سلمان ماموں سے ہی باتوں میں مصروف رہا۔۔عبیر نے ایک دو بار عروش سے بات کرنے کی کوشش کی جیسے کھانے کی ٹیبل پہ جب سب کھانا کھا رہے تھے تو وہ بات بے بات اسے مخاطب کر رہا تھا پر عروش ایسے ظاہر کر رہی تھی جیسے اسے کچھ سنائی ہی نہیں دے رہا وہ تھوڑا بہت کھا کر جلدی ہی ٹیبل سے اٹھ گئی اور لان میں چلی گئی عبیر بھی اٹھ کر جانے لگا پر اسکی امی نے اسے آنکھوں سے اشارہ کیا تو وہ بیٹھ گیا حسام اسکی اس حرکت پہ چڑ سا گیا اسنے کھانا چھوڑا اور عروش کے پاس چلا گیا عبیر نے ناگواری سے حسام کو جاتے دیکھا پر وہ نہیں جا سکتا تھا اسکی تو امی نے منع کیا تھا۔۔حسام باہر آیا تو وہ لان میں رکھی کرسی کی بیک کو پکڑ کر آسمان کو دیکھ رہی تھی حسام اسکے پاس گیا "یہ لو"۔۔۔اسنے جیب سے رومال نکال کر عروش کی جانب کیا عروش نے نا سمجھی سے اسے دیکھا "لے لو رونا آرہا ہو گا تمہیں یہ رومال کام آئے گا تمہارے"۔۔۔اسنے رومال کی طرف اشارہ کیا اور عروش ضبط ہار بیٹھی "میں کیا کروں حسام تم نے دیکھا نا اب وہ پھر میرے قریب آنا چاہ رہا ہے مجھ سے بات کرنا چاہتا پر وہ پھر بس قریب آئے گا بات کرے گا اپنائے گا نہیں اپنانے سے پہلے ہی مجھے چار لوگوں میں ذلیل کر دے گا میرا دم گھٹنے لگا اس سب سے میں کیا کروں میں اسے بھول نہیں سکتی وہ مجھے محبت کا حق بھی نہیں دے رہا میں اس سے دور نہیں رہنا چاہتی وہ مجھے قریب بھی نہیں آنے دیتا وہ ہمیشہ سے قریب آکر واپس جاتا ہے خود سے جوڑ کر توڑتا ہے میں کیا کروں حسام میرے

بس میں، میں نہیں ہوں اور وہ خود کے بس میں اتنا ہے کہ مجھے بے بس کر دیتا ہے"۔۔۔۔۔۔وہ زاروقطار رو دی اسکا ایک ایک آنسوں حسام کے دل پر تیزاب کی طرح گر رہا تھا

"عروش آپ"۔۔۔۔وہ رکا "عروش تم رونا بند کرو رونے سے کچھ ٹھیک نہیں ہو گا"۔۔۔۔وہ بس اتنا ہی کہہ پایا وہ اور کیا کہتا کہ اسے بھولنے کی کوشش کرو۔۔۔تو اس بات کا جواب وہ پہلے ہی دے چکی ہے وہ اسے بھولا نہیں سکتی عروش نے کوئی جواب نہ دیا کچھ دیر روتی رہی پھر خود سے ہی اپنے آنسوں صاف کیے "میں سنبھل گئی ہوں اندر آجاؤ"۔۔۔۔وہ اپنے ہاتھ کی پشت سے آنکھیں رگڑتی اندر چلی گئی حسام کا رومال اسکے ہاتھ میں ہی رہ گیا وہ تو اسکا روم نہیں لیتی اسکا ساتھ کیسے لے گی حسام نے رومال کو دیکھا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ بھی اندر چلا گیا اندر سب کھانے سے فارغ ہوگئے تھے بڑے اپنی باتوں میں مصروف تھے اور وہ سارے کزنز ایک طرف کھڑے باتیں کر رہے تھے اس وقت چھوٹے چاچو کی بڑی بیٹی ارم لوڈو لے آئی مناہل نے بڑے فخر سے کہا تھا کہ وہ آج تک لوڈو میں ہاری نہیں تو ارم نے بھی کہہ دیا کہ عروش بھی آج تک لوڈو میں کسی سے نہیں ہاری اور یوں بحث میں عروش کے نام پر ارم اور اریج نے مناہل سے شرط لگا لی وہ دونوں تھیں بھی عروش کی ٹیم میں اور مناہل کے پاس کوئی سپورٹ کے لیے نہیں تھا تو اسنے سب سے بڑی بازی پہلے ہی کھیلی اسنے بہت اصرار کیا کہ عبیر اور ثمن اسکی ٹیم میں آجائیں عروش تو پہلے ہی منع کر رہی تھی اور جب اسنے مناہل کے پاس عبیر کو آکر بیٹھتے دیکھا تو اسکی ہمت ویسے ہی جواب دے گئی عبیر اور اسکی ٹیم ہمیشہ ایک ہوتی تھی عروش اکیلے کبھی جیت ہی نہیں سکی اسے عبیر کا سہارا ہر جگہ چاہیے ہوتا تھا اور آج وہ مناہل کے ساتھ بیٹھا تھا مناہل عروش کو دیکھ کر استہزائیہ مسکرا رہی تھی "میں نہیں

کھیل رہی میرے سر میں درد ہورہا ہے"۔۔۔وہ کہہ کر اٹھنے لگی "کیوں تم کھیلو گی"۔۔۔حسام نے فوراً اسکا ہاتھ پکڑ کے بٹھا اور عبیر کے آگ لگ گئی ایک وہ عروش کو "تم" کہہ رہا تھا اور اس کا ہاتھ بھی پکڑ رہا تھا "میں نہیں کھیل رہی حسام میں ہار جاؤں گی"۔۔۔اسنے بیچارگی سے کہا حسام مسکرایا اور اسکے ساتھ کھڑا ہوگیا "ارم آپ لوڈو سیٹ کریں عروش کھیلے گی"۔۔۔وہ کہہ کر عروش کو اپنے ساتھ لے گیا چند قدم کے فاصلے پہ جا کر اسنے عروش کو دیکھا "کیا کر رہی ہو اسے یقین دلا رہی ہو کہ تم اسکے بغیر کچھ بھی نہیں ہو۔۔وہ عروش کہاں چلی گئی جو عبیر کے گھر جاکر اپنے انسلٹ کا بدلہ لے کر آئی تھی"۔۔۔؟؟؟ عروش خاموش رہی "عروش دیکھو میں نہیں سمجھ رہا شاید تمہاری حالت۔۔ کیونکہ آج تک میں نے محبت نہیں کی نا اس لیے، پر تم یوں ہمت مت ہارو تم جیت جاؤ گی اگر تم چاہو تو اسکے ساتھ بھی اس کے بعد بھی"۔۔۔

"اور ہار گئی تو مناہل میرا بہت مذاق بنائے گی"۔۔۔اسنے اپنے دل کا خدشہ بیان کردیا "میں تمہیں نہیں ہارنے دوں گا"۔۔۔اسنے پر اعتماد لہجے میں کہا اور عروش کو ساتھ لے کر دوبارہ سب کے پاس چلا گیا عبیر کی آنکھوں میں انگارے جل اٹھے تھے وہ حسام کو کھاجانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا کھیل شروع ہوگیا تھا ارتیج اور ارم عروش کا پورا پورا ساتھ دے رہی تھیں پر حسام خاموش تھا وہ اگر بولتا بھی تو عین اس وقت جب مناہل کی گوٹی پیٹنی ہوتی حسام عام سے انداز میں کھیل رہا تھا پر اب عبیر کے لیے یہ انا کا مسئلہ بن گیا تھا وہ بھر پور کوشش میں لگ گیا تھا کہ عروش کسی طرح ہار جائے اور اسکے اس انداز سے عروش بالکل ہی بے دلی سے کھیل رہی تھی جو کبھی اسے جتانے میں لگا ہوتا تھا آج وہ چاہ رہا تھا کہ عروش ہار جائے عروش کا کھیل سے دل اچاٹ ہوگیا تھا اور پھر وہی ہوا جس کا

عروش کو ڈر تھا مناہل کو بس ایک نمبر کی ضرورت تھی جیتنے کی ڈائس پہ ایک نمبر کے آتے ہی مناہل نے جیت جانا تھا اور عروش کو پورے بارہ نمبروں کی ضرورت تھی مناہل کے خوشی سے پورے دانت باہر تھے وہ جانتی تھی اب کچھ نہیں ہوسکتا وہ جیت گئی ہے "میں نے کہا تھا حسام میں ہار جاؤں گی"۔۔۔اسنے مدھم سی آواز میں کہا "ابھی کھیل ختم نہیں ہوا عروش"۔۔۔۔۔

"پر مات ملتی تو صاف نظر آرہی ہے"۔۔۔عروش کی آواز رندھ گئی تھی "نہیں ابھی مات ہونا باقی ہے تم دھیان دو بس کھیل پہ تم جیت جاؤ گی"۔۔۔۔حسام کے لہجے میں کمال کا اعتماد تھا عروش اسکے اس پراعتماد لہجے سے چڑ گئی باری بھی مناہل کی تھی اور اسے ایک نمبر چاہیے تھا جیتنے کے لیے پھر بھی حسام کہہ رہا تھا کہ وہ جیت جائے گی مناہل نے ڈائس اٹھا کر عبیر کو دے دیئے "عبیر جی آپ چلیں میری باری اب تک آپکی وجہ سے ہی جیت رہی ہوں"۔۔۔عبیر نے عروش کو دیکھتے ہوئے ڈائس تھامے اور لوڈو پر اچھال دیئے ڈائس گھومتے جارہے تھے سب کے دل دھک دھک کر رہے تھے پر ڈائس نے رخ بدل لیا ایک نمبر آتا آتا رہ گیا مناہل نے افسوس سے گھٹنے پہ ہاتھ مارا۔۔ارتیج اور ارم کی جان میں جان آئی "کوئی بات نہیں مناہل تم ہی جیتو گی کوئی کسی کی جتنی مرضی مدد کرلے جیت ہماری ہی ہوگی"۔۔۔۔عبیر نے حسام کو دیکھتے طنز کیا حسام ہلکا سا مسکرایہ "عروش ڈائس اٹھاؤ"۔۔۔۔ اسنے عبیر کی بات کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھا اور ڈائس اٹھا کر عروش کو دینے چاہے "حسام ہم ہار گئے ہیں تم سامجھ کیوں نہیں رہے"۔۔۔۔وہ جھنجھلائی تھی "کھیلے کے ختم ہونے سے پہلے ہار جیت کا فیصلہ نہیں ہوتا عروش"۔۔۔۔اسنے اسے سمجھانا چاہا "اگر تم لوگوں کو لگتا ہے کہ تم ہار گئے ہو تو بتا

دو"۔۔۔عبیر نے تمسخر سے حسام کو کہا حسام ہنسا "آپ کو کیوں ایسا لگا رہا ہے کہ ہم ہار گئے ہیں ابھی تو کھیل باقی ہے عبیر"۔۔۔اسنے کہہ کر عروش کو دیکھا "میں چلتا ہوں تمہاری باری"۔۔۔ "کوئی بھی چل لے ہارتے تو تم صاف نظر آرہے ہو"۔۔۔عبیر پتہ نہیں کیوں حسام کو بار بار مخاطب کر کے نیچا دکھانا چاہ رہا تھا حسام نے اسکی بات کا کوئی جواب نہیں دیا ڈائس کو دیکھا پھر عروش کو دیکھا اور ڈائس اچھال دیئے دونوں ڈائس بساط پہ گول گول گھوم رہے تھے عروش نے آنکھیں مضبوطی سے بھینچ لی تھیں اریج اور ارم دم سادھے گھومتے ڈائس کو دیکھ رہی تھیں عبیر اور مناہل ان سب کی حالت سے محظوظ ہورہے تھے پر جب ڈائس رکے تو عبیر کا رنگ فق ہوگیا دونوں ڈائس پر چھے چھے نمبر تھے مناہل دم بخود رہ گئی اریج اور ارم خوشی سے چیخ اٹھیں عروش نے جب آنکھیں کھولی تو وہ خود حیران ہوگئی اسنے حسام کو دیکھا حسام مسکرا رہا تھا اسنے عروش کی گوٹی اٹھائی اور باکس گنتا آخری باکس تک لے گیا "یہ ہے شہ"۔۔۔اسنے گوٹی اٹھا اور مناہل کی گوٹی کو عروش کی گوٹی سے دھکیلا "اسے کہتے ہیں مات"۔۔۔پھر اس نے حیرت میں ڈوبی عروش کو دیکھا "میں نے تمہیں کہا تھا میں تمہیں ہارنے نہیں دوں گا مبارک ہو تم جیت گئیں"۔۔۔۔وہ کہہ کر جانے لگا "تم نہیں حسام ہم جیت گئے"۔۔۔وہ کہہ کر خوشی سے کھڑی ہوکر اچھلنے لگی اریج ارم اور ارم کی چھوٹی بہن سب بہت خوش تھیں حسام سلمان کے پاس واپس چلا گیا عبیر اٹھا اور لوڈو کو ٹھوکر لگا کر باہر چلا گیا مناہل اپنی حفت چھپاتی بے جان سا مسکرا رہی تھی۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&&&&

وہ گھر آگئے تھے حسام اپنے کمرے میں گیا اور بیگ اٹھا لایا

"یہ میں آپ سب کے لیے دوبئ سے لے کر آیا تھا دینا یاد ہی نہیں رہا"۔۔۔وہ زینت کو دے کر صوفے پر بیٹھ گیا اور عروش پرجوش سی سامان دیکھ رہی تھی پر سامان میں اس کے لیے کچھ بھی نہیں تھا "ہائے تم میرے لیے کچھ بھی نہیں لائے"۔۔۔؟؟؟ اسے جیسے برا لگا

"وہ دراصل مجھے پتہ نہیں تھا کہ لڑکیوں کے لیے کیا لیتے ہیں"۔۔۔وہ معصومیت سے بولا "تم کچھ بھی لے آتے پر تم تو کچھ بھی نہیں لائے"۔۔۔۔وہ شکایتی انداز میں بولی

"کوئی بات نہیں اگر نہیں لایا تو کیا ہوگیا عروش"۔۔۔زینت نے فوراً عروش کو ٹوکا "نہیں ممانی میں عروش کو یہیں سے ہی شاپنگ کروا دوں گا یہ اپنی پسند سے جو دل کرے لے لیں گی اور ارتیج اور چھوٹے ماموں کی بیٹیوں کے لیے بھی لے آئیں گی"۔۔۔

عروش ہنسی "ویسے میں مذاق کر رہی تھی پر اب تم شاپنگ کی آفر دے رہے ہو تو پھر ہم کل شاپنگ پہ جائیں گے"۔۔۔حسام نے سر اثبات میں ہلا دیا "میں سونے جارہی ہوں"۔۔۔وہ خوشی خوشی کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی حسام بھی کچھ دیر بعد اپنے کمرے میں آگیا اسنے چینج کر کے ڈائری اٹھا لی

کچھ باتیں حسام کی ڈائری سے

آج لکھنے کے لیے بہت کچھ ہے پر لکھنے کا دل نہیں کرتا اب میرا میں پھر بہت اداس ہوگیا ہوں میرا دل اسکے لیے دھڑکنے لگا ہے جس کا دل پہلے ہی کسی کے لیے دھڑکتا ہے مجھے ہمیشہ سے اس بات سے خوف محسوس ہوتا تھا کہ مجھے محبت نہ ہوجائے میں اتنا کچھ گنوا بیٹھا ہوں اب دل گنوانے کی ہمت

مجھ میں نہیں ہے میں بہت کوشش کرتا ہوں کہ اپنے دل کو سمجھا لوں پر یہ ماننے سے انکار کرتا جا رہا ہے مجھے پہلے عروش کی خوشی سے خوشی ہوتی تھی اب اسکے دکھ سے میرا دل دکھنے بھی لگا ہے اس نے کہا وہ بے بس ہے میرے دل نے اس وقت کہا کہ اسے کہو کے تم ذیادہ بے بس ہو میں نے آج جب وہ رو رہی تھی تو اسے رومال دینا چاہا اس نے میرا رومال بھی نہیں اپنایا وہ مجھے کیا اپنائے گی۔؟ آج جب ارم لوڈو لے کر آئی تھی تو اسنے منع کر دیا تھا کہ وہ نہیں کھیلے گی کیونکہ عبیر مناہل کی ٹیم میں تھا۔بہت سمجھانے کے بعد وہ مانی پر عروش نے کھیل ہی بے دلی سے شروع کیا تھا ورنہ وہ اکیلی بھی جیت سکتی تھی آخر میں جب مناہل تقریباً جیت گئی تو عبیر کا لہجہ طنزیہ ہو گیا وہ بار بار مجھے یہ احساس کروانا چاہ رہا تھا کہ میں کچھ بھی کرلوں اس سے جیت نہیں سکتا میں عروش کے ساتھ ضرور ہوں پر اسکے قریب نہیں۔۔وہ شاید مجھے یہ احساس کروانا چاہتا تھا کہ میں جو بھی کرلوں جیتے گا وہ ہی عروش میرے ساتھ رہے گی تو ہارے گی پر مجھے آج ایک عجیب سا ہی یقین تھا کہ عروش جیتے گی جب میں نے ڈائس اچھالے اس وقت میرا دل خود بری طرح سے ڈرا ہوا تھا اگر آج عروش ہارتی تو منہ کے بل میں گرتا عبیر کی نظریہ جیتنے سے پہلے ہی مجھے ہار کا احساس کروا رہی تھیں پر جب ڈائس رکے تو پوری بازی ہی پلٹ گئی اس وقت مجھے پتہ نہیں کیا ہوا جو میں نے عبیر کو دیکھ کر "شہ اور مات" کے الفاظ کہے اس وقت عبیر کا منہ دیکھنے والا تھا میں ہارتے ہوئے بھی جیت گیا تھا وہ جیتتے جیتتے بھی ہار گیا اس کے بعد سے عروش خوش ہے اور میں عروش سے کہیں ذیادہ خوش ہوں کہ میں نے اسے ہارنے نہیں دیا وہ ہنستی ہوئی ہی اچھی لگتی ہے مجھے دکھ ہوتا ہے کہ اسنے کس بے قدرے سے دل لگا لیا وہ اپنی امی کے اشاروں پہ چلتا ہے آج عروش کھانے کی ٹیبل سے اٹھ کر باہر گئی تھی تب

عبیر جارہا تھا پر اسکی امی نے آنکھیں دکھائیں اور وہ بیٹھ گیا مجھے اس وقت بہت حیرت ہوئی کیا کسی کی دل جوئی بھی ہم کسی کے اشارے سے کریں گے میں جانتا ہوں وہ اسکی امی ہیں انکی بات ماننا اسکا فرض ہے میں بھی مانتا تھا پر جہاں امی غلط ہوتی تھیں میں انکو بتا دیتا تھا اور وہ بغیر برا مانے اپنی غلطی تسلیم بھی کر لیتی تھیں پر بڑی ممانی بہت عجیب ہیں عروش نے مجھے بتایا تھا کہ جتنی بھی خلش انکے درمیان ہے وہ ساری صائمہ ممانی کی پیدا کی ہوئی ہیں اور آج میں نے دیکھ بھی لیا کہ وہ عروش کو کتنا ناپسند کرتی ہیں مجھے تو لگتا تھا کہ جن کے پاس رشتے ہوتے ہیں انکو رشتوں کی قدر بھی آتی ہو گی پر پاکستان آکر پتہ چلا کہ جس کے پاس جو ہے وہ اسے برباد کررہا ہے اور کسی دوسرے کے پیچھے ہی بھاگ رہا ہے شاید رشتوں کی قدر انہیں ہی ہوتی ہے جن کے پاس رشتے نہ ہوں جیسے میں، یہاں آکر مجھے بہت محبت ملی پر بہت سے سچائیاں بھی مجھ پر عیاں ہو گئیں کہ ہم جتنے ایک دوسرے کے قریب ہوتے جاتے ہیں ہمارے دل ایک دوسرے سے اتنے ہی بھرتے جاتے ہیں پر خیر ان سب نے پھر بھی ایک ساتھ ہی رہنا ہے چلے تو میں نے جانا ہے سوچ رہا ہوں اب جلدی سے واپس چلا جاؤں گا تھوڑا سا دل اپنے لیے بچا لوں گا پورے کا وار دیا تو یہاں سے جا نہیں پاؤں گا اور اگر چلا بھی گیا تو وہاں رہ نہیں پاؤں گا کل میں نے عروش کو شاپنگ پہ لیجانا ہے میں اسکے لیے کوئی گفٹ نہیں لیا تھا تو وہ ناراض سی ہوگئی اور اسکی یہ ہلکی سی ناراض میری سانسیں اٹکانے لگی تھی پر اس نے بعد میں کہا کہ وہ مذاق کر رہی تھی۔لیکن میرے دل پہ بوجھ سا پڑ گیا تھا اس لیے اب یہ بوجھ دور کرنے کے لیے میں اسے کل شاپنگ کرواؤں گا۔۔اور اب میں تھوڑا مال کی معلومات لے لوں جعفر سے، پیچھلے کچھ دنوں سے میں ٹھیک سے وہاں توجہ بھی نہیں دے پا رہا تھا۔۔

خدا حافظ۔۔۔۔۔

حسام نے ڈائری رکھ دی اور لیپ ٹاپ پہ آئی میلز چیک کرنے لگا

&&&&&&&&&&&&&&&&

سب ناشتہ کر چکے تھے سوائے عبیر کے وہ آج دیر سے اٹھا تھا فریش ہوکر وہ سیدھا ناشتے کی میز پہ آگیا صائمہ تائی اس وقت لاؤنج میں بیٹھی تھیں ثمن ان کے ساتھ ہی تھی ارتیج عبیر کو ناشتہ دے رہی تھی اور مناہل بی بی اپنے کمرے میں اپنی اماں صاحبہ سے اگلیوں چغلیوں میں لگی ہوئی تھیں

"امی آپ نے عبیر سے بات کی"۔۔۔؟؟؟ ثمن نے کھسر کی

"ہیں"۔۔؟کون سی بات"۔؟؟؟ صائمہ تائی کچھ چونک کے اونچا سا بولیں تو ثمن نے فوراً ہونٹوں پہ انگلی رکھی"اششششش ہلکا بولیں"۔۔۔۔اسنے ویسے ہی کھسر پھسر والے انداز سے کہا "کس بارے میں"۔۔؟؟؟ صائمہ تائی نے بھی اسکا لہجہ اپنالیا

"وہی شادی کے بارے میں، کہ وہ مناہل سے شادی کرلے"۔۔۔۔ ثمن نے یاد کروانا چاہا "اوہ اچھا"۔۔۔صائمہ تائی نے سر کو خم دیا "بتائیں پھر کیا کہہ رہا تھا۔۔؟؟؟ اسنے تجسس سے پوچھا "میں نے ابھی بات نہیں کی"۔۔۔صائمہ تائی کی بات پہ ثمن کا منہ بن گیا "چلو جی ایک آپ ہیں ابھی تک آپ نے بات نہیں کی اور میری وہ منحوس ساس نے میری جان عذاب میں ڈالی ہوئی ہے کہ کب کریں گے ہم مناہل سے عبیر کی منگنی اور آپ کے داماد کا بھی کچھ ایسا ہی حال ہے"۔۔۔۔

"ہیں انہیں اتنی کیا موت آرہی ہے کر لیں گے منگنی، ہم بھاگے جارہے ہیں اور پہلے اریج کی تو ہوجائے خیریت سے پھر عبیر کی بھی ہوجائے گی"۔۔۔صائمہ تائی نے برہمی سے کہا

"امی آپ سمجھ کیوں نہیں رہیں وہ چاہتے ہیں ہم اریج کی شادی میں ہی دونوں کی منگنی یا نکاح کر دیں رخصتی بعد میں لے لیں گے"۔۔۔

"چلو یہ بھی ٹھیک ہے کیا تیری ساس کا دماغ تو نہیں چل گیا ایسی بھی کیا جلدی لگ گئی ہے اسے بیٹی بیاہنے کی اور ایک بات سچ کہوں تو بہن مجھے تو سچ میں یہ تیری نند بھی زہر لگنے لگی ہے آئی تھی تو ایک رٹ تھی کہ سب میں کروں گی آنٹی اب آپ کو ایک کام کو ہاتھ نہیں لگانے دوں گی پر مجال ہے جو ایک کام بھی کیا ہو پورا دن کمرے میں گھسی رہتی ہے کھایا پیا اور چل بھئی سوگئی اسکے جھوٹے برتن بھی میں ہی سمیٹتی ہوں یہ بعد میں میری بہو بن کر تو میری زندگی ہی عذاب کردے گی"۔۔۔صائمہ تائی سہی پہچانے لگی تھیں مناہل کو۔۔

"امی ایسی نہیں ہے وہ کرتی ہے کام ابھی وہ کرے بھی کیوں آپ کو تو پتہ ہی ہے اریج اسے کسی کام کو ہاتھ ہی نہیں لگانے دیتی اس لیے وہ بھی نہیں کرتی آپ بس عبیر سے بات کریں بلکہ اسے منائیں اس پر دباؤ ڈالیں کہ وہ مناہل سے شادی یا منگنی کرلے ورنہ سمجھ لیں میرا گھر یہ دونوں ماں بیٹی برباد کردیں گی"۔۔۔ ثمن نے بیچارگی سے کہا

"اچھا اچھا کرلوں گی بات پھر دیکھ کیسا سیدھا کروں گی ان ماں بیٹی کو"۔۔۔

"کرلوں گی نہیں ابھی کریں"۔۔۔ ثمن نے بے صبری سے کہا

"ابھی وہ ناشتہ کررہا ہے"۔۔۔صائمہ تائی نے ایک نظر عبیر پہ ڈالی جو چپ چاپ ناشتہ کر رہا تھا "تو میں آپکو اسکا ناشتہ اٹھا کے بھاگنے تو کہہ نہیں رہی امی بس اتنا کہہ رہی ہوں کہ اس سے بات کرلیں"۔۔۔۔

"اف اللہ ایک میری اولاد میں صبر نہیں ہے کرتی ہوں بات"۔۔۔صائمہ تائی بڑبڑاتی ہوئیں عبیر کے پاس چلی گئیں اریج کو وہاں سے بھیج کر خود عبیر کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھ گئیں

"عبیر تم سے ایک بات کرنی تھی"۔۔۔صائمہ تائی کھنکار کر بولی تھیں اسنے سر ہلادیا یعنی بولیں

"وہ میں یہ کہہ رہی تھی کہ بلکہ سوچ رہی تھی کہ تمہاری اور مناہل کی منگنی بھی اریج کی شادی والے دن ہی کردوں پھر جب تم کہو گے شادی کردوں گی"۔۔۔صائمہ تائی کی بات پہ اسنے بھچک کر اپنی امی کو دیکھا ناشتہ اسکے گلے میں ہی پھنس گیا

اسنے پانی کا گلاس اٹھاکر پانی پیا پھر بولا "نہیں میں ابھی مناہل سے نہ شادی کرسکتا ہوں اور نہ ہی منگنی"۔۔۔اسنے صاف الفاظ میں انکار کردیا

"سہی ہے پھر جب تم کہو گے کردیں گے کوئی بات نہیں"۔۔۔صائمہ تائی کا اسکی بات پہ دل تو ڈوب گیا تھا پر وہ بظاہر مسکراتی رہیں

"امی میں مناہل سے شادی نہیں کروں گا مجھے ابھی کسی سے بھی شادی نہیں کرنی مجھے کچھ وقت چاہیے پر وہ بھی مناہل کے لیے نہیں"۔۔۔وہ اتنا کہہ کر خاموش ہوگیا اسے آگے سمجھ نہ آیا کہ وہ کہے کیا عروش کا نام لے۔۔؟؟ یا بات گول کرجائے پر رات والی شہ مات اسنے کھیل تک ہی نہیں رکھی تھی اسکا رات سے ہی خوف بڑھ گیا تھا جب حسام نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا

کہ "یہ ہوتی ہے شہ اور یہ مات" عبیر نے اسکی بات سوچ کر جھرجھری لی صائمہ تائی کی ناک پھول گئی وہ سمجھ گئی تھیں کہ عبیر کیوں منع کر رہا ہے

"پر میری ایک بات تم بھی سن لو عبیر اس گھر میں، میں تمہاری شادی کبھی نہیں کروں گی جو لڑکی ابھی میری عزت نہیں کرتی بعد میں کیا کرے گی انا دیکھی ہے اسکی چار لوگوں میں مجھے ذلیل کیا پھر اس دن تمہاری بے عزتی کر کے گئی پھر بھی منہ پھلا کر وہی بیٹھی ہے یہ نا ہو اس سے کہ معافی ہی مانگ لوں تائی سے"۔۔۔۔صائمہ تائی نے جان بوجھ کر اسکے سامنے پیچھلی باتیں دوہرائیں تاکہ وہ ایک بار پھر متشعل ہوجائے اور پھر عروش کے لیے پیدا ہونے والا نرم گوشہ پتھر کرلے "اور ویسے بھی عبیر انہوں نے عروش کی شادی حسام سے کرنی ہے"۔۔۔صائمہ تائی نے ایک نیا دھمکا کیا اور عبیر دھواں دھواں سا اپنی امی کو دیکھنے لگا

"کک۔۔کس۔۔کس"۔۔۔اسنے تھوک نگلا "کس نے کہا آپ کو"۔۔۔؟؟؟ اسنے بڑی مشکل سے پوچھا "کس نے کہنا تھا دیکھا نہیں کیسے آگے پیچھے پھر رہی تھی عروش اسکے اور زینت اور سلمان تو ایک منٹ حسام کو اکیلا نہیں چھوڑتے حسام بیٹا یہ کھالو وہ لے لو یہاں بیٹھ جاؤ حد ہے بھئی مجھے تو حیرت ہے کیسے کر لیتے ہیں یہ لوگ، ایک طرف سے دیکھا جائے تو وہ بھی اپنی جگہ ٹھیک ہی ہیں لڑکا اکلوتا ہے نہ ساس کی فکر نہ سسر کی سسرال کا تو جھنجھٹ ہی نہیں اور رہتا بھیی دوبئ ہے اپنا کاروبار ہے وہ بھی اتنا بڑا تو سبھی چاہیں گے کہ انکی بیٹی کا رشتہ وہاں ہوجائے"۔۔۔صائمہ تائی اپنی دھن میں بولے جارہی تھیں اور سننے والے کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا تھا یہ باتیں عبیر نے کیوں نہیں سوچیں کیوں اسنے حسام کو اتنا ہلکے میں لے لیا اور وہ بھی دیکھ سکتا ہے۔کیسے حسام اور عروش ساتھ

ساتھ رہتے ہیں اور عروش میں کمی کس چیز کی ہے۔؟ ہر لڑکا ہی چاہے گا کہ اسکی بیوی عروش جیسی ہی ہو عبیر کا سر چکرانے لگا اسے یہ باتیں اب نظر آرہی تھیں کہ عروش میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے جب وہ اس سے دور ہورہی تھی عبیر اپنی امی کی کوئی بات نہیں سن رہا تھا صائمہ تائی نے کچھ دیر خاموش ہوکر عبیر کو دیکھا "تم سے بات کررہی ہوں"۔۔۔انہوں نے عبیر کا ہاتھ پکڑ کر ہلایا "امی پلیز چپ ہوجائیں نہ کریں ابھی کوئی بات میں نہیں کروں گا ابھی کسی سے بھی شاید بس یہ بات دوبارہ مت کیجئے گا"۔۔۔وہ چڑ کر بلند آواز میں بولا تھا ثمن جو بڑے دھیان سے لاؤنج سے انکی باتیں سننے کی کوشش کررہی تھی ڈر سی گئی عبیر میز سے کھڑا ہوگیا اور تیز تیز چلتے باہر چلا گیا صائمہ تائی پیچھے اسے آوازیں دیتی رہ گئیں

باہر سے آنے والے شور سے مناہل نے بھی جھانکا کر باہر دیکھا عبیر کو جاتے دیکھ اسکا منہ بن گیا کال ابھی بھی چل رہی تھی

"کیا ہوا"۔۔؟؟؟ دوسری جانب سے اسکی اماں صاحبہ نے پوچھا

"کیا ہونا تھا امی یہ عبیر بہت بڑا نفسیاتی ہے ہر وقت اسکا منہ ہی بنا رہتا ہے اس عروش سے بے عزتی کروا آتا ہے اور پھر گھر میں ہر ایک سے لڑتا مرتا پھیرتا ہے اماں مجھے تو یہ ابھی سے ہی زہر لگنے لگا ہے پوری زندگی اسکے ساتھ کیسے رہوں گی اسے تو لاکھ درجے بہتر اسکا وہ کزن ہے حسام"۔۔۔وہ اتنا کہہ کر خاموش ہوئی پھر اچھل کر بولی "ارے ہاں امی آپکو حسام کا تو بتایا ہی نہیں امی انکا ایک کزن دوبئ سے آیا ہے اتنا سوہنا ہے کہ کیا بتاؤں بندہ ایک بار دیکھے تو دیکھتا ہی رہ جائے امی اسکا اتنا

بڑا مال ہے دوبئ میں میں نے تصویروں میں دیکھا تھا"۔۔۔وہ مبہوت سی بتا رہی تھی اور اسکی امی بھی بڑے دھیان سے سن رہی تھیں

"امی میں کچھ سوچ رہی تھی"۔۔۔مناہل کی آنکھوں میں جگنوؤں کی چمک تھی "میں سوچ رہی تھی کہ اگر میرا رشتہ حسام سے ہوجائے تو میں سیدھا دوبئ چلی جاؤں گی"۔۔۔وہ نا پورے ہونے والے خواب دیکھتے بولی

"تیرا دماغ تو نہیں خراب ہوگیا مناہل تجھے وہاں اس لیے نہیں بھیجا"۔۔۔اسکی امی ابھی کچھ اور کہتیں کہ اسنن ان کی بات کاٹی "امی۔۔امی سنیں تو سہی میں آپکو اسکی تصویریں بھیجتی ہوں میں نے کل ہی چپکے سے بنائی تھیں اور امی اسکی نہ امی ہے اور نہ ابو اکیلا ہے سسرال والا تو کوئی چکر ہی نہیں ہے اور یہاں کیا ہے دو دو نندیں چڑیلوں جیسی اور ایک ڈائن ساس"۔۔۔اس نے منہ سا بنا کر کہا "اچھا میں آپ کو تصویریں بھیجتی ہوں"۔۔۔مناہل نے کہہ کر جلدی جلدی حسام کی تصویریں بھیجیں اور دومنٹ بعد ہی اسکی امی کی کال آگئی "ہاں مناہل لڑکا تو بہت سوہنا ہے"۔۔۔۔

"ہیں نا مجھے پتہ تھا آپ کو پسند آئے گا امی اتنا معصوم ہے اور بھولا ہے بعد میں بھی اس نے ایسے ہی رہنا ہے"۔۔۔۔

"پر مسئلہ یہ ہے مناہل کہ اس سے رشتے کی بات کون کرے گا"۔۔؟؟؟ اسکی امی نے مناہل کے سارے خواب یکدم ہی چور چور کردیئے

"ہاں یہ تو ہے وہ عروش کی بچی ہی اسے اکیلا نہیں چھوڑتی ورنہ میں خود ہی اس سے بات وات کر لیتی پر ایک منٹ اسے اکیلا نہیں رہنے دیتی میں کہتی ہوں امی آپ ثمن بھابھی پہ دباؤ ڈالیں کہ عبیر کو

کہیں کہ وہ ارتیج کی شادی میں ہی مجھ سے نکاح کرے اور مجھے پکا پتہ ہے وہ نہیں مانے گا اتنی جلدی نکاح پہ تو آپ ثمن بھابھی سے حسام کا ذکر کر دینا یا بھائی کو کہنا کہ وہ کریں بات بھابھی سے"۔۔۔۔۔مناہل نے جلدی جلدی پٹی پڑھائی اسکی امی کچھ دیر خاموش رہیں پھر بولی

"ہمم پر صائمہ کو میں اچھی طرح جانتی ہوں وہ اتنی جلدی نہیں مانے گی پہلے ہم نے عبیر کی بات کی اب اچانک سے اسکے کزن کا کہنا اچھا نہیں لگتا"۔۔۔۔

"لو یہ کیا بات ہوئی وہ میری ماں لگتی ہیں اور ہر کوئی اپنا ہی بہتر دیکھتا ہے عبیر سچ میں سائکو ہے میں اسکے ساتھ کیسے رہوں گی آپ بس کریں کچھ"۔۔۔۔۔وہ جھنجھلا کر بولی تھی

"اچھا کچھ سوچتی ہوں کیسے بات کرنی ہے ثمن سے"۔۔۔۔اسکی امی کچھ سوچتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔۔

تو اب آنا ہے ٹوئسٹ کہانی میں اب لگے گی دوڑ چار لوگ، چاروں ہی ایک دوسرے کے پیچھے اب دیکھتے ہیں کون کس کا ہوتا ہے مناہل حسام کو جیتتی ہے یا عبیر کو اور عبیر عروش کو حاصل کرے گا یا انا میں ہی بیٹھا رہے گا اور عروش پریم دیوانی حسام کے جذبات سمجھے گی یا اس بونگے کی خاموشی کو دوستی ہی سمجھے جائے گی اور حسام رشتے جوڑنے میں دل گنوا دے گا یا کچھ رشتے توڑ کر عروش کو لوڈو کی گیم کی طرح جیت جائے گا اور اڑا لے جائے گا عبیر کے سامنے عروش کو، خیر دیکھتے ہیں آگے ہوتا کیا ہے۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&_____

وہ دونوں شاپنگ کر کے اب ایک اوپن ایریا کیفے میں بیٹھے تھے ویٹر نے کافی کے مگ انکے سامنے لا کر رکھ دیئے

"بہت شکریہ حسام اتنی ساری شاپنگ کروانے کے لیے"۔۔۔اسنے تشکر سے کہا حسام مسکایا "اس میں شکریہ والی کونسی بات ہے الٹا مجھے تو خوشی ہی ہے کہ تم میرے ساتھ شاپنگ پہ آئیں"۔۔۔اسنے کہہ کر کافی کا ایک سپ لیا "اچھا عروش ایک بات پوچھنی تھی میں نے"۔۔۔اسنے کچھ سوچتے ہوئے کہا "ہاں بولو"۔۔۔عروش نے کافی کا مگ اٹھایا اور مسکرا کر کہا "تم بڑی ممانی کے گھر کیوں نہیں جاتیں"۔۔۔؟؟؟ اسکے سوال پہ عروش کے چہرے پہ بکھرے رنگ سیمٹ گئے "کیا ہوا عروش اگر تم نہیں بتانا چاہتی تو ایسی کوئی زبردستی نہیں ہے ہم کوئی اور بات کرلیتے ہیں" اسنے عروش کے چہرے کو فوراً پڑھ لیا تھا کہ وہ دکھی ہوگئی ہے عروش نے نفی میں سر ہلایا "نہیں ایسی کوئی چھپانے لائق بات نہیں ہے یہ بات سب کو ہی پتہ ہے تمہیں بھی پتہ چل جائے گی تو کوئی بڑی بات نہیں ہے میں ان کے گھر اس لیے نہیں جاتی کیونکہ ایک بار عبیر نے مجھے وہاں سے ہاتھ پکڑ کر نکالا تھا"۔۔۔حسام نے حیرت سے پوچھا "پر کیوں"۔۔؟؟؟ عروش زخمی سا مسکرائی "اسکی امی کا آدیش تھا اور وہ ماں کا لاڈلا ماں کے آدیش کا پالن کیسے نا کرتا اسکے لیے تو بس اسکی ماں ہی سچی ہے تمہیں بتایا تھا نا کہ عبیر کی امی مجھے پسند نہیں کرتیں وہ کہتی ہیں میں کریکٹر لیس ہوں میں جیسے کپڑے پہنتی ہوں ویسے ہی مغربی کام کرتی ہوں"۔۔۔۔حسام نے تاسف سے سر جھٹکا "چلو چھوڑو ان باتوں کو کوئی اور بات کرتے ہیں"۔۔۔اسنے بات بدلنا چاہی جس بات سے عروش دکھی ہو وہ، ایسی باتیں کبھی نہیں کرے گا "نہیں اب پوری بات سنو بہت دن ہوگئے یہ بات بھی کسی کو بتائی نہیں، میں اس زخم کو بھرنے نہیں دینا چاہتی میں اسکو بار بار یاد کرتی ہوں"۔۔۔وہ کہہ کر حسام کو اس دن کے بارے میں بتانے لگی تلخ ماضی ایک بار پھر فضا میں اپنی سفاک شکل بنانے لگا تھا وہ اسکول سے ابھی آئی تھی اور جب

گھر پہنچی تو گیٹ لاک تھا اسنے حیرت سے لاک کھولا اور اندر آگئی اس نے صوفے پہ بیٹھ کر اپنا فون نکالا اس پہ اسکے بابا کی کالز آئی ہوئی تھیں آج اسکول میں وہ اتنی بزی رہی تھی کہ موبائل دیکھنے کا وقت ہی نہیں ملا اور موبائل سائلینٹ پر تھا اس لیے اسے کالز کا پتہ ہی نہ چلا اسکے بابا کا میسج بھی آیا ہوا تھا جب اسنے میسج کھولا تو اسکے پیروں تلے زمین ہی نکل گئی گھر پورا گھوم گیا تھا اسنے دوبارہ میسج پڑھا "ہم تمہاری بڑی امی کی طرف جارہے ہیں آج عبیر کو لڑکی والے دیکھنے آرہے ہیں"۔۔۔عروش کو لگا اسکے بابا مذاق کر رہے ہیں اس نے فوراً ڈیٹ چیک کی آج فرسٹ اپریل تو تھا نہیں پھر یہ مذاق کیوں۔۔؟؟ اسکے ہاتھ کانپنے لگے تھے اسنے اپنے بابا کو کال کی "بابا یہ کیا میسج کیا ہے آپ نے"۔۔۔؟؟؟ دھک دھک کرتے دل سے وہ پوچھ رہی تھی " ہمم عبیر کے رشتے والے آئے ہوئے ہیں تمہاری بڑی امی نے بلایا تھا ہمیں کچھ دیر پہلے ہی"۔۔۔وہ بہت سنبھل کر بول رہے تھے "پر بابا کی جان گھر ہی رہے گی بابا اپنی بیٹی سے آکر بات کریں گے میں جلدی آجاؤں گا"۔۔۔

"پر بابا عبیر اور میرا تو"۔۔۔اسنے مری ہوئی آواز سے کہا "عروش میں سب جانتا ہوں اور بھابھی بھی سب جانتی تھیں کہ تمہارے بڑے ابو نے تمہارا رشتہ بچپن میں ہی عبیر سے طے کردیا تھا پھر بھی اگر وہ نہیں رکھنا چاہتے رشتہ تو کیا کر سکتے ہیں بچے میں گھر آکر بات کروں گا تم گھر ہی رہنا"۔۔۔۔

"بابا یہ کیا کہہ رہے ہیں، بابا میں نہیں رہ سکتی عبیر کے بغیر، بابا آپ کچھ کریں"۔۔۔۔وہ چلائی "عروش میں نے کہا نا گھر آکر بات کروں گا ابھی چپ، ہم بس آنے والے ہی ہیں گھر"۔۔۔اسکے بابا نے تھوڑے سخت لہجے سے کہا وہ جانتے تھے انکی بیٹی نہیں رہ سکتی پر انکی بیٹی اتنی فالتو نہیں ہے کہ

وہ خود اس کے رشتے کے لیے صائمہ بھابھی سے بات کریں وہ سب جانتے بوجھتے یہ سب کر رہی تھیں اور شاید انہوں نے سلمان وغیرہ کو بھی اس لیے ہی بلایا تھا تاکہ وہ سمجھ جائیں کہ وہ اپنے عبیر کی شادی انکی بیٹی سے نہیں کروائیں گی

"بابا نہیں۔۔۔میں ابھی آرہی ہوں۔۔۔بابا میں نہیں رہ سکتی آپ عبیر سے میری بات کروائیں"۔۔۔۔ وہ زور زور سے رونے لگی تھی

"عروش بیٹا پاگل نہیں بنتے اور چپ روؤ مت میں آرہا ہوں ابھی گھر"۔۔۔۔

"بابا آپ میری عبیر سے بات کروائیں"۔۔۔۔وہ غصے سے چیخی

"عروش میں کیا کہہ رہا ہوں کہ میں"۔۔۔؟؟؟ وہ ابھی بول ہی رہے تھے کہ عروش نے کال کاٹ دی اور عبیر کا نمبر ڈائل کیا بیل جا رہی تھی پر وہ اٹھا نہیں رہا تھا کچھ کالز کے بعد وہ فون صوفے پہ پھینک کر گھر سے نکل گئی حواس بختہ سی وہ کسی دیوانے کی طرح روڑ پہ بھاگ رہی تھی عبیر کے گھر کا دروازہ کھلا تھا پورچ میں ایک نئ گاڑی کھڑی تھی جو شاید انہیں لوگوں کی تھی عروش گھر میں داخل ہوئی تو عبیر سامنے ہی کسی آدمی سے بات کررہا تھا اور صائمہ تائی بھی محو گفتگو تھیں بس اسکے بابا اور امی ہی پریشان اور دکھی سے بیٹھے تھے اسکے بابا نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو وہ اپنی جگہ سے کھڑے ہوکر عروش کے پاس گئے "عروش میں نے کہا تھا نا کہ تم یہاں نہیں آؤ گی ہم گھر جاکر بات کریں گے ابھی چپ رہو بلکہ میرے ساتھ چلو"۔۔۔۔انہوں نے عروش کا ہاتھ پکڑنا چاہا پر وہ انکا ہاتھ جھٹ کر عبیر کے سامنے جا کھڑی ہوئی "یہ سب کیا ہے عبیر"۔۔؟؟؟ عبیر نے نا سمجھی سے عروش کو دیکھا "کیا"۔۔؟؟؟ اسہی نا سمجھی سے پوچھا صائمہ تائی کے چہرے پہ کڑواہٹ پھیل گئی "تم یہاں کیوں

آئی ہو جاؤ اپنے گھر نظر نہیں آرہا مہمان آئے ہوئے ہیں"۔۔۔؟؟؟ صائمہ تائی نے گندا سا منہ بنا کر کہا

"میں آپ سے بات نہیں کر رہی تائی امی عبیر سے کر رہی ہوں"۔۔۔۔اسنے نظریں عبیر پہ ہی رکھیں "بتاؤ عبیر یہ سب کیا ہے تمہارے رشتے والے آئے ہوئے ہیں"۔۔؟؟؟

"صرف رشتے والے ہی نہیں آئے بلکہ عبیر کی منگنی ہے کچھ دنوں میں، میں لڑکی دیکھ آئی ہوں اور مجھے وہ بہت پسند ہے،اور عبیر کی شادی وہیں ہوگی"۔۔۔۔سوال عبیر سے ہوا تھا اور جواب صائمہ تائی نے دیا عروش کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں "عب۔۔ب۔۔بیر۔۔۔عبیر یہ تائی امی کیا کہہ رہی ہیں"۔۔۔؟؟؟ لرزتے ہونٹو سے پوچھا اور وہ دہی جمائے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا صوفے پہ بیٹھے آدمی نے صائمہ تائی کو دیکھا "یہ کون ہیں"۔۔؟؟؟ صائمہ تائی نے ناگواری سے عروش کو دیکھا ابھی وہ کچھ بولتیں کہ عروش خود بول پڑی "میں اس گونگے کی بچپن کی منگیتر ہوں بتاؤ عبیر چپ کیوں ہو"۔۔۔؟؟؟ وہ چلائی "کیا بکواس کر رہی ہوں کتنی پرانی بات ہے کونسی منگیتر۔؟ وہ دراصل میرے مرحوم شوہر اسے مذاق میں میری بہو کہہ دیتے تھے تو اس بچی نے وہ مذاق سچ سمجھ لیا دیور جی عروش کو گھر لے کر جائیں"۔۔۔۔انہوں نے سلمان کو اشارہ کیا جو اپنی بیٹی کی حالت سے بے بس کھڑے تھے انہوں نے خود کو نارمل کیا اور عروش کو بازو سے پکڑا "چلو عروش یہاں سے زینت آپ اسے گھر لے کر جائیں"۔۔۔۔۔

"بابا یہ دیکھیں نا تائی امی کیا کہہ رہی ہیں عبیر تم تو کچھ بولو"۔۔۔؟؟؟ وہ اپنا ہاتھ زبردستی چھڑوا کر عبیر کے پاس گئی

"عروش میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں ابھی تم جاؤ یہاں سے"۔۔۔عبیر نے جب یہ کہا تو عروش نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

"کیا مطلب ہے عبیر تم یہاں منگنی کررہے ہو اور مجھے کہہ رہے ہو کہ میں چلی جاؤں تم کہتے کیوں نہیں کہ ہم ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں"۔۔۔

"اے کیا بکواس کر رہی ہے میرا بیٹا کب پسند کرتا ہے"۔۔؟؟؟ "تم خود ہی اس کے پیچھے لگی رہتی تھیں"۔۔۔صائمہ تائی بولیں تو عروش نے کھا جانے والی نظروں سے انہیں دیکھا

"دیکھیں تائی آپ چپ کر جائیں میں عبیر سے بات کررہی ہوں"۔۔۔۔

"کیا چپ کرجائیں تماشا ہونے دوں اپنے گھر لے کر جائیں اسے دیور جی آپکی بیٹی پاگل ہوگئ ہے"۔۔۔صائمہ تائی نے برہمی سے کہا

"عروش چلو یہاں سے چلو"۔۔۔سلمان اپنی بیٹی کی اور بے عزتی برداشت نہیں کرسکتے تھے وہ اسکا بازو پکڑ کر زبردستی لے کر جانے لگے اسنے پھر ایک بار اپنا بازو چھڑوانا چاہا "بابا چھوڑیں میرا بازو آپ سمجھائیں نا انہیں میں کیسے رہوں گی بابا"۔۔۔وہ پھوٹ ہھوٹ کر رونے لگی تھی "عروش پلیز چپ ہوجاؤ ابھی چلی جاؤ یہاں سے"۔۔۔اریج نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا "اریج دیکھو یہ تمہاری امی کیا کہہ رہی ہیں انہیں سمجھاؤ نا اریج تم تو سب جانتی ہو اور اتنا کچھ ہوگیا تم نے بھی مجھے نہیں بتایا"۔۔وہ رندھی ہوئی آواز سے بول رہی تھی چہرہ پورا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا اریج کے پاس جواب کوئی نہیں تھا وہ خود عروش کی حالت دیکھ کر رونے لگی تھی "بابا چھوڑیں میرا ہاتھ میں نے عبیر سے بات کرنی ہے عبیر تم مجھے پسند کرتے ہونا اور تم یہ بھی جانتے ہو میں تم سے کتنی محبت کرتی

ہوں کہو نا اپنی امی کو"۔۔۔وہ بار بار اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی عبیر کی آنکھوں میں بے بسی تھی اسنے اپنی امی کو دیکھا "لے کر جائیں دیور جی اور کتنا تماشا لگوائیں گے یہاں"۔۔۔؟؟؟ اپنے بیٹے کو نرم پڑتے دیکھا تو انہوں نے فوراً کہا "عروش چپ میں کہہ رہا ہوں چلو ادھر سے"۔۔۔ "نہیں جاؤں گی میں یہاں سے آپ چھوڑیں میرا ہاتھ"۔۔۔وہ اپنے دوسرے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑوانے لگی "عروش بیٹا چلو یہاں سے بابا کہہ رہے ہیں نا کہ گھر جا کر بات کریں گے"۔۔۔ "امی آپ بابا کو کہیں تائی امی کو سمجھائیں نا میں نہیں رہ سکتی عبیر کے بغیر بابا چھوڑدیں میرا ہاتھ خدا کے لیے چھوڑدیں"۔۔۔؟؟ اسنے اپنے ہاتھ جوڑ لیے اسکے بابا نے کرب سے آنکھیں بند کیں "عروش میں کہہ رہا ہوں ابھی چلو یہاں سے"۔۔۔انہوں نے اپنے آنسوں اپنے اندر اتارے تھے "نہیں جاؤں گی میں یہاں سے"۔۔۔۔اسکے بابا اسے کھینچ کر چوکھٹ تک لے آئے تھے اور وہ اب وہاں سے ہلنے کا نام نہیں لے رہی تھی عبیر آگے بڑھنے لگ اسکی امی نے اسکا ہاتھ پکڑلیا "تم نہیں جاؤ گے یہیں رک جاؤ"۔۔۔ سختی سے کہا وہ وہیں رک گیا

"عروش میں کہہ رہا ہوں چلو ادھر سے ورنہ"۔۔۔۔انہوں نے عروش کو آنکھیں دکھائیں "بابا میں نہیں جاؤں گی آپ چھوڑیں مجھے آپ بہت برے ہیں چھوڑیں مجھے" وہ دوبارہ اندر آنے لگی تھی کہ اسکے بابا نے اسکے منہ پہ ایک تھپڑ مارا "میں نے کہا تمہیں یہاں سے چلو تو اسکا مطلب یہاں سے چلو اب مجھے تمہاری آواز نہ آجائے چلو چپ چاپ"۔۔۔آنکھوں میں انگارے لیے اسے کے بابا نے کہا عروش نے چہرہ اوپر کر کے اپنے بابا کو دیکھا اسکی آنکھوں میں دکھ تھا تکلیف تھی بے یقینی تھی جس بابا نے اس سے کبھی اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی انہوں نے آج ہاتھ اٹھا لیا تھا اس نے پھر دور

کھڑے عبیر کو دیکھا "میرا ہاتھ ایک بار چھوڑ دیں بابا میں ابھی آجاؤں گی"۔۔۔اب کی بار اسنے سپاٹ لہجے سے کہا اور ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر دوبارہ عبیر کے پاس گئی

"کہہ دو تم مجھ سے محبت نہیں کرتے میں چلی جاؤں گی"۔۔۔اسنے عبیر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا آنکھوں میں نمی ابھی بھی تھی تھپڑ سے گال سرخ ہوگیا تھا

"کس قدر بے شرم لڑکی ہے یہ اتنی بے عزتی کے بعد بھی نہیں جارہی نہیں کرتا میرا بیٹا تم سے محبت بی بی نکلو یہاں سے بند کردو یہ تماشا"۔۔۔۔

"آپ اپنی بکواس بند کرلیں درمیان میں بار بار بکواس مت کریں عزت چاہتی ہیں تو چپ ہوجائیں"۔۔۔اسنے انگلی اٹھا کر تنبیہ کیا

"کیسے بات کر رہی ہو تم امی سے عروش"۔۔۔؟؟؟ عبیر نے اسے ٹوکا

عروش نے حیرت سے عبیر کو دیکھا "تمہیں یہ نظر آگیا کہ میں تمہاری امی سے کیسے بات کر رہی ہوں تمہیں یہ نظر نہیں آرہا کہ تمہاری امی مجھ سے اور میرے بابا سے کیسے بات کر رہی ہیں"۔۔۔؟؟

"عروش میں تم سے بعد میں بات کروں گا ابھی تم جاؤ یہاں سے"۔۔۔عبیر نے اسے شانوں سے پکڑا

"یہ یوں نہیں جائے گی اسکا ہاتھ پکڑ کر نکالو"۔۔۔صائمہ تائی پھر بولیں تو عروش چلائی "میں نے کہا ہے اپنی بکواس بند کرلیں تم بتاؤ عبیر مجھ سے محبت ہے یا نہیں"۔۔۔؟؟؟ اسنے عبیر کو گریبان سے

پکڑلیا "حد ہے ویسے کس قدر بے شرم ہے یہ لڑکی اتنی بے عزتی کے بعد بھی یہاں ڈھیٹوں کی طرح کھڑی ہے"۔۔۔صائمہ تائی سے جتنا ہورہا تھا وہ عروش کو اتنا ذلیل کر رہی تھیں

"میں کہتی ہوں آپ چپ ہوجائیں ورنہ"۔۔۔!!!عروش نے دانت پیس کر کہا تو عبیر کو غصہ سا آگیا "عروش چپ ہوجاؤ کیا ورنہ۔؟ کیا کرو گی تم کہہ رہا ہوں نا ابھی جاؤ یہاں سے"۔۔۔وہ ضبط کر رہا تھا پر صائمہ تائی سے یہ برداشت نہ ہوا "واہ بیٹا واہ ماں ذلیل ہورہی ہے اور تم اس سے لاڈ لڑا رہے ہو شاباش"۔۔۔صائمہ تائی بھرائی ہوئی آواز میں بولی تھیں عروش نے حیرت سے انہیں دیکھا

"ذلیل میں کر رہی ہوں یا آپ مجھے کررہی ہیں"۔۔۔؟؟؟ اسنے عبیر کا گریبان چھوڑدیا تھا وہ اب صائمہ تائی سے لڑنے لگی تھی پر عبیر نے اسے بازو سے پکڑا "نکلو میرے گھر سے"۔۔۔عبیر نے اسے جھنجھوڑ کر کہا عروش نے کرب سے اسے دیکھا "کہہ دو تم نہیں کرتے مجھ سے محبت"۔۔۔۔

"میں تمہیں جواب دینے کا پابند نہیں ہوں تم بس نکلو میرے گھر سے"۔۔۔وہ اسے جواب نہ دے سکا کیونکہ اسکے پاس جواب نہیں تھا وہ بس اسے کھینچتے ہوئے دروازے تک لے گیا اور دھکا سا دیا "آئندہ میری امی سے بد تمیزی مت کرنا میرے سامنے تو بالکل نہیں"۔۔۔وہ سنبھلی پہلے وہ اسے بے یقینی سے دیکھتی رہی پھر اسے یقین آگیا کہ عبیر نے ہی اسے گھر سے نکلا ہے عروش زخمی سا مسکرائی "آج تم نے کمال کردیا عبیر مجھے اس گھر سے ہاتھ پکڑ کر نکالا ہے نا اب کبھی نہیں آؤں گی یہاں آج تم اور تمہاری امی نے مجھے یوں سب کے سامنے ذلیل کر کے بتا دیا کہ تم مجھ سے محبت نہیں کرتے پر عبیر یہ عروش بہت چاہتی ہے تمہیں پر خیر تم نہیں چاہتے نا کوئی بات نہیں، میں جارہی ہوں پر تم بہت پچھتاؤ گے ایک دن"۔۔۔آواز پھر سے رندھ گئی تھی اسکا سر چکرانے لگا تھا

اسے اب یہاں سے جانا ہی تھا اب اسنے نکال دیا تھا جس کے لیے وہ یہاں لڑنے آئی تھی جب اس نے ہی نہیں اپنایا تو یہاں رکنا اب فضول ہے وہ دیوار کا سہارا لے کر گھر سے باہر آگئی اسکے بابا اور امی اسکے پیچھے فوراً لپکے تھے پر وہ ویسے ہی دنیا سے بیگانی ہوکر چل رہی تھی اور جب وہ اپنے گھر پہنچی اور گیٹ عبور کرتے ہی چلنے کی سکت ختم ہوگئی وہ چکرا کر لان میں گر گئی آنکھیں بند ہوتی چلی گیں۔۔۔ماضی کی تلخ یادیں فضا میں ہی گم ہوگئیں

"اس دن کے بعد میں پور ایک ہفتے بخار میں بے ہوش پڑی رہی تھی جب بھی اٹھتی روتی عبیر کا نام لیتی اور پھر بے ہوش ہوجاتی میرے بابا نے مجھے بہت مشکل سے سنبھال تھا اس وقت"۔۔

ساری بات کر کے عروش نے گہرا سانس لیا آنکھوں میں پانی جمع ہوگیا تھا اس نے آسمان کی طرف دیکھ کر آنکھوں کا پانی آنکھوں میں ہی جذب کرنا چاہا پر پانی کناروں سے اسکی کانوں پر لڑھکڑا گیا۔

حسام دم سادھے اسے سن رہا تھا عروش کے چپ ہوتے ہی اسنے اس چنچل سی عروش کو دیکھا جو آج اسے پاگل لگی۔۔۔

"کیا کوئی کسی کو اتنا بھی چاہ سکتا ہے"۔؟؟؟ حسام نے بے ساختہ پوچھا "میں چاہ سکتی ہوں حسام میں نے بچپن اسے اپنا مانا ہے یا شاید خود کو اسکا اب میں اسے خود سے جدا نہیں کرپارہی میں مر تو سکتی ہوں پر اسے بھول نہیں سکتی حسام اس دن بس ایک بات سوچی تھی اب اس گھر میں آؤں گی تو عزت سے آؤں گی اور عبیر کی دلہن بن کر آؤں گی اپنی عزت اور وقار کے ساتھ اس بات کے بعد ہم کتنے عرصے نہیں گئے تھے عبیر وغیرہ کی طرف تمہیں پتہ ہے حسام عبیر مجھے چاہتا ہے پر وہ اپنی امی کو بھی اتنا ہی چاہتا ہے جب بڑے تایا ابو فوت ہوئے تھے تب عبیر کی امی ذہنی بیمار ہوگئی تھیں

اسکے آثار ابھی بھی ان میں ہیں"۔۔۔یہ کہہ کر وہ شرارت سے مسکرائی حسام بھی بے ساختہ مسکرادیا یہ لڑکی سچ میں کمال تھی کتنا ٹوٹ کر بھی باہر سے کتنی مضبوط تھی "اس وقت عبیر نے بہت مشکل سے سب کو سنبھالا تھا اور تب سے وہ اپنی امی کو ہر خوشی دینا چاہتا ہے وہ انکی ہر سہی غلط بات مان جاتا ہے اس لیے وہ مجھ سے دور ہے پر وہ ایک دن ضرور آئے گا میرے پاس"۔۔۔۔۔

"تمہیں کیسے پتہ کہ وہ آئے گا"۔۔؟؟؟ وہ پوچھے بنا نہ رہ سکا

"میری سانسیں چل رہی ہیں نا ابھی اس لیے امید لگا کر بیٹھی ہوں کہ وہ آئے گا جب رک جائیں گی تو عروش ختم اسکی امید ختم"۔۔۔وہ ایسی سفاک باتیں بھی مسکرا کر رہی تھی

"تم پاگل ہو ایک نمبر کی اللہ تمہیں اور عبیر کو ایک کردے اور خوش رکھے"۔۔۔۔وہ بھی مسکرایا تھا پر کتنی مشکل سے یہ اسے ہی پتہ ہے

"آمین اب چلو گھر بھی جانا ہے"۔۔۔کافی کا آخری سپ لے کر وہ کھڑی ہوگئی حسام بھی سر کو خم دے کر بل پے کر کے اس کے ساتھ چل دیا۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

کچھ باتیں حسام کی ڈائری سے۔۔۔۔

ہم اکثر کہتے ہیں کہ مجھے تم پسند ہو۔۔۔کیا اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔؟؟ میرے خیال سے نہیں وہ صرف ہماری پسند ہوتی ہے محبت اور پسند میں بھی فرق ہوتا ہے

پسند میں آپشن ہوتے ہیں یہ نہیں تو وہ سہی آج یہ پسند ہے تو کل اس سے بہتر پر محبت میں آپشن نہیں ہوتے وہ ایک سے ہی ہوتی ہے پھر شاید نہیں ہوتی۔۔۔اور اگر ہوتی بھی ہے تو وہ اپنی رہائی کھو دیتی ہے وہ پہلی محبت جیسی شدید کبھی نہیں ہوتی اور آج عروش کی باتیں سن کر مجھے اس بات پہ یقین ہوگیا کہ محبت لاشریک ہوتی ہے محبت وقت کے ساتھ ساتھ ہمارے جسم کا ایک حصہ بن جاتی ہے جو جسم سے نہیں کالا جاتا اور اگر نکالنا پڑجائے تو ہمارے لیے یہ بہت مشکل ہوجاتا ہے ایک بہت بڑا آپریشن کرنا پڑتا ہے خود کا جسے کرنے سے پہلے بھی ہمت چاہیے ہوتی ہے اور اس آپریشن کے بعد میں اذیت وہ درد برداشت کرنا بہت مشکل ہوجاتا ہے جو محبت کو خود سے جدا کرنے پہ ہمیں ہوتا ہے۔۔۔۔مجھے آج بہت دکھ ہوا پتہ نہیں کیوں اسے روتا دیکھ میرا خود ضبط ختم ہونے لگا تھا میں بہت عجیب کفیت میں ہوں اسکا ایک ایک دکھ دل کو سانپ کی طرح ڈستا ہے میں اسے خوش دیکھنا چاہتا ہوں کتنے برے لوگ ہیں یہ سب جو اس جیسی معصوم دل لڑکی کے ساتھ اتنا برا کر رہے ہیں عبیر کو جہاں تک میں نے جانا ہے وہ شاید عروش کو صرف پسند کرتا ہے محبت اسے نہیں ہے پر اسکا مقام اسکی جگہ بہت مضبوط ہے میں چاہ کر بھی اس اسکا مقام نہیں چھین سکتا میں عروش کو اپنے دل کی بات کہنے کا سوچتا ہوں تو اسکی محبت کی شدت مجھے خاموش کردیتی ہے میری نظر میں عروش اپنی جگہ ٹھیک ہے اسکے ساتھ برا ہوا پر وہ دوبارہ انکے گھر نہیں گئی صرف اس لیے کہ عبیر خود اسے عزت سے لینے آئے وہ اسکے گھر سے نکالنے کے بعد بھی اسے اپنے دل سے نہیں نکال پا رہی وہ اپنی جگہ ٹھیک ہے بچپن سے کسی کو دیکھنا محبت کرنا پھر اچانک سے اس سے جدا ہونا بہت مشکل ہوتا ہے آج جب ہم شاپنگ سے واپس آرہے تھے تو عروش ونڈو سے باہر دیکھ رہی تھی مجھے وہ خاموش بالکل

اچھی نہیں لگتی میرا دل کرتا ہے وہ بولتی رہے شرارتیں کرتی رہے ہنستی رہے میں کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر اس سے پوچھ ہی لیا "کیا سوچ رہی ہوں"۔۔۔؟؟؟ میرے بولنے پہ وہ زرا سا چونکی پھر شانے اچکا دیئے "کچھ بھی نہیں بس ویسے ہی"۔۔۔۔اسنے بات ٹالنا چاہی پر میں جانتا تھا وہ کچھ پوچھنا چاہ رہی ہے "کوئی بات ہے تو بتا دو ہم شاید دوست ہیں"۔۔۔۔میں نے شاید جان بوجھ کر کہا تھا مجھے پتہ تھا اس بات پہ وہ کچھ ناراضی سے مجھے دیکھے گی اور پھر بتا دے گی اور میری سوچ کے عین مطابق اسنے ناراضی سے مجھے دیکھا "میں یہ سوچ رہی تھی حسام جب ہمارے دل میں کسی کی چاہت پیدا ہوتی ہے تو پھر اسے حاصل کرنا اتنا مشکل اتنا ناممکن کیوں ہوجاتا ہے"۔۔۔؟؟؟ اسکا سوال عام سا تھا یہ سوال اکثر ہی ہم سب کے دل میں آتا ہے اسکا جواب میرے لیے بہت آسان تھا کیونکہ میں اس مشکل سے گزر چکا ہوں میں نے گاڑی کی سپیڈ ہلکی کی "کیونکہ عروش اس سے بہتر ہمارا انتظار کر رہا ہوتا ہے"۔۔۔۔میں نے مسکرا کر کہا تھا اسنے سمجھے نے والے انداز سے سر تو ہلادیا پر اسکے چہرے سے لگ نہیں رہا تھا کہ وہ سمجھی ہے کچھ دیر چپ رہنے کے بعد وہ دوبارہ بولی "لیکن حسام کتنا اچھا ہو اگر وہی ہمیں مل جائے جسے ہم چاہتے ہیں کاش ہماری بہتری اسکے ساتھ ہی لکھ دی جائے"۔۔۔۔اب کی بار اسکے لہجے میں حسرت در آئی تھی میں نے لب بھینچے وہ اب مجھے غور سے دیکھ رہی تھی "اگر بہتری اس میں ہوتی نا تو عروش تمہارے کہنے سے پہلے اسے تمہارا لکھ دیا جاتا تمہیں پتہ ہے عروش انسان ہمیشہ وہ مانگتا ہے جس سے وہ "خوش ہو" اور اللہ ہمیں وہ دے رہے ہوتے ہیں جس سے ہم "خوش رہیں" اور کزن ہم نے خوش ہونا نہیں خوش رہنا ہے"۔۔۔۔۔میری بات مکمل ہوگئی تھی اور وہ اپنی غزالی آنکھوں میں حیرت لیئے مجھے دیکھ رہی تھی پھر اسنے ہاتھ اٹھائے اور میرے لیے تالیاں بجائیں

"سچ میں حسام اتنی اچھی بات اور وہ بھی اتنے آسان الفاظ میں تم نے سمجھا دی میں اکثر یہ سوال کرتی تھی پر کوئی اتنا مطمئن کن جواب نہیں دے پاتا تھا تم نے سچ میں بہت کمال جواب دیا ہے"۔۔۔میرے چہرے پہ بے ساختہ مسکراہٹ پھیل گئی "شکریہ"۔۔۔میں نے اتنا ہی کہا اور سامنے سڑک کو دیکھنے لگا وہ بھی خاموش ہو گئی شاید وہ سچ میں میرے جواب سے مطمئن ہوگئی تھی گھر پہنچ کر جب میں اپنے کمرے میں آرہا تھا تو اسنے مجھے پیچھے سے آواز دی "تم میرے لیے دعا کرنا حسام وہ مجھے مل جائے"۔۔۔اسکی یہ بات مجھے اندر تک گھائل کر گئی تھی میں کیسے خدا کے سامنے بیٹھ کر جھوٹ بولوں کہ وہ عروش کو عبیر کا لکھ دیں جبکہ میں خود اسے مانگنا چاہتا ہوں اسے حاصل کرنا چاہتا ہوں میں تو خود اس سے محبت کرتا ہوں اسکے لیے کوئی اور محبوب کیسے مانگ سکتا ہوں۔۔؟؟ پر یہ بھی محبت کی ایک شرط ہے یار کی یاری میں اسکی خوشی کو ترجیح دینا "میں بھی کروں گا اور تم بھی کرنا"۔۔۔یہ کہنا بہت مشکل تھا میرے لیے "میں شاید اتنی نیک نہیں ہوں میری دعا نہیں سنی جا رہی اسلیے تمہیں کہہ رہی ہوں کہتے ہیں کسی اور کی دعا جلدی لگتی ہے"۔۔۔اسے پتہ نہیں کس نے یہ کہا تھا کہ کسی اور سے دعا منگوانے پہ دعا جلدی قبول ہوتی ہے پر مجھے جہاں تک لگتا ہے دعا وہی قبول ہوتی ہے جو ہم خود اپنے لیے مانگیں کیونکہ اُس چیز کی ضرورت ہمیں ہوتی ہے جو ہم دوسرے کو ہمارے لیے مانگنے کا کہہ رہے ہوتے ہیں ہم سے زیادہ شدت سے وہ ہمارے لیے کیسے وہ چیز مانگ سکتا ہے اسے کیا پتہ کے ہمیں اس چیز کی کتنی ضرورت ہے وہ صرف وہ چیز مانگے گا اور ہم اس چیز کے لیے روئیں گے تڑپے گے گڑگڑائیں گے تو دعا کسی کی قبول ہو گی مانگنے والے کی یا رو کر مانگنے والے کی۔۔؟؟

میں نے عروش کو دیکھا وہ میرے جواب کی منتظر تھی "نہیں عروش ایسے نہیں کہتے تمہاری چیز ہے تم مانگنا اللہ سے، تمہیں پتہ ہے ہم آج کل دعا مانگنے سے زیادہ دعا منگوانے پہ یقین رکھنے لگے ہیں ہمارا یقین سجدے سے زیادہ صدقے پہ ہوگیا ہے کچھ پریشانیاں صدقہ دینے سے ٹلتی ہیں اور کچھ کے لیے ہمیں سجدہ کرنا پڑتا ہے وہ پریشانی آتی ہی اسلیے ہے تاکہ ہم اللہ کے پاس جائیں ان سے ملاقات کریں پر ہم جاتے نہیں بس کچھ پیسے خرچ کر کے چار لوگ جمع کرتے ہیں اور خیرات کردیتے ہیں پر پھر بھی ہم کہتے ہیں پریشانی دور نہیں ہورہی کیسے ہوگی۔؟ کیونکہ وہ صدقے سے ٹلے گی ہی نہیں اسکے لیے سجدہ لازمی ہے ہم اللہ کو کبھی نہیں سمجھ پاتے ہم اسکی محبت کو پیسے سے تولتے ہیں اسکی محبت حاصل کرنے لیے پیسے خرچ کرتے ہیں پر اللہ کی محبت سجدے سے ملتی ہے عروش تم بھی سجدہ کرو خود سے مانگو وہ ضرور دے گا"۔۔۔۔عروش ایک بار پھر مجھے اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے حیرت سے دیکھ رہی تھی "کیا ہوا"۔۔؟؟؟ میں نے اسکے سامنے چٹکی بجائی تو وہ ہوش میں آئی "حسام تم کیا ہو"۔۔؟؟؟ میں نے ناسمجھی سے اسے دیکھا "مطلب"۔؟؟؟ وہ میرے قریب آکر کھڑی ہوگئی "تم اتنی اچھی باتیں کیسے کر لیتے ہو بہت گہری باتیں ہیں جو تم نے کی ہیں حسام تمہیں دیکھ کر لگتا نہیں ہے کہ تم اسلام کو اتنا ڈیپلی جانتے ہو"۔۔۔مجھے اسکی بات پہ ہنسی آگئی "عروش یہ اسلام کو جاننا نہیں ہے یہ تو اپنی سمجھ کہ اوپر ہے کہ ہم کس چیز کو کیسے اپنے اوپر اپنا رہے ہیں ہم ایک ہی لاٹھی سے چلنا سیکھ گئے ہیں جو جیسا کہہ دیتا ہے مان لیتے ہیں اپنی عقل استعمال ہی نہیں کرتے کسی نے کہہ دیا کہ اس دربار پہ جانے سے پریشانی حل ہوتی ہے تو ہم نماز چھوڑ کر دربار میں بھاگتے ہیں دربار پہ جانا برا نہیں ہے پر نماز چھوڑ کر جانا برا ہے جو خدا دے سکتا ہے وہ کوئی نہیں دے سکتا سجدے میں سب

ملتا ہے اللہ نے اسلام بہت آسان بنایا ہے پر اس کو مشکل ہم نے خود نے کرلیا ہے سمجھتے نہیں ہیں بس سنی سنائی پہ عمل کرتے جاتے ہیں عروش تم خود سے مانگنا اللہ سے دعا دیکھنا، تمہارے سارے مسئلے بہت جلد حل ہوجائیں گے"۔۔۔۔۔میں نے اسکے کاندھے پہ آج پہلی بار ہاتھ رکھا تھا "پر تم بھی میرے لیے دعا کرنا حسام"۔۔۔اسنے نرمی سے اپنے کاندھے سے میرا ہاتھ ہٹا کر پکڑ کر کہا تو میں نے مضبوطی سے اسکا ہاتھ پکڑ کر سر اثبات میں ہلادیا اور اپنے کمرے میں آگیا میں کیسے مانگوں اسکے لیے دعا وہ میرا امتحان لینے پہ پتہ نہیں کیوں تلی ہوئی ہے پر مجھ میں بھی اتنی ہمت جمع نہیں ہورہی کہ اس سے دل کی بات کہہ دوں لیکن میرے دل کا حال سنانے کے بعد کیا وہ میرے جذبات سمجھے گی۔؟؟ کیا میری محبت قبول کرے گی۔؟؟ مجھے لگتا ہے وہ نہیں کرے گی اس لیے چپ ہوجاتا ہوں میں اب بہت جلدی یہاں سے جاؤں گا ایک بار بس اریج کی شادی ہوجائے اسکی شادی بھی شروع ہونے والی ہے پھر میں جعفر سے کہہ کر اپنی فلائٹ بک کروا کر چلا جاؤں گا آج دل بہت اداس ہے میں پاکستان خوشیاں جمع کرنے آیا تھا پر اپنا سب کچھ لٹا کر یہاں سے جاؤں گا یہ مجھے نہیں پتہ تھا۔۔۔۔

خدا حافظ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حسام نے ڈائری رکھی اور ٹیبل لیمپ آف کر کے آنکھیں بند کرلیں۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

آج صبح وہ بے خبر سو رہا تھا کہ اسکے کمرے کا دروازہ زور زور سے بجنے لگا وہ ہڑبڑا کر اٹھا اور جلدی سے دروازہ کھولا تو سامنے عروش کھڑی تھی

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے"۔۔۔؟؟؟ حسام نے فوراً پوچھا عروش خوشی سے اچھلی "کچھ ٹھیک نہیں ہے باہر دیکھو بارش ہورہی ہے"۔۔۔۔وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اسکے کمرے کی بالکونی میں لے گئی پورا آسمان کالے بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا اور بارش تڑاتڑ برس رہی تھی عروش نے ہاتھ بڑھا کر پانی ہاتھ میں جمع کیا اور حسام پہ ڈال دیا حسام جلدی سے دوقدم پیچھے ہوا اور عروش بے ساختہ ہنس دی "تم آج اتنی دیر کیسے سوتے رہے"۔۔۔؟؟؟ حسام نے شرٹ کی آستین سے چہرہ صاف کر کے گھڑی کو دیکھا بارہ بج رہے تھے "پتہ نہیں کیسے سوتا رہا مجھے تو خود پتہ نہیں چلا"۔۔۔۔وہ خود بھی حیران تھا "چلو خیر چھوڑو ان باتوں کو آؤ لان میں چلتے ہیں"۔۔۔۔وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچنے لگی پر حسام نے اسے روکا "کیوں"۔۔۔؟؟؟

"بھئی بارش ہو رہی ہے تم کبھی بارش میں نہیں نہائے"۔۔۔؟؟؟ اس نے پھر ہاتھ بارش میں کر لیا "نہایا ہوں پر اس بارش میں نہیں سردی کی بارش میں نہاؤ گی تو بیمار ہوجاؤ گی سمجھیں"۔۔۔۔اس نے نرمی سے کہا "تم تو ہوگئے ہو بوڑھے میں تو جارہی ہوں"۔۔۔۔وہ بے نیازی سے کہہ کر کمرے سے نکل گئی اور اگلے ہی پل وہ لان میں آنکھیں میچ کر بانہیں پھلا کر چہرہ آسمان کی جانب کر کے کھڑی تھی بارش کا پانی قطرہ قطرہ اسکے ریشمی بالوں میں اتر رہا تھا اسکے لمبے بال موٹی لٹوں کی صورت میں الجھ گئے تھے چہرہ بارش کے پانی سے دھلتا اور بھی پرکشش ہوگیا تھا وہ بالکونی میں کھڑا اسے کسی دیوانے کی طرح دیکھ رہا تھا عروش اب قدم قدم چل رہی تھی لان میں بارش کا پانی جگہ جگہ کھڑا ہوگیا تھا

"تم بھی آجاؤ نہیں ہو گے بیمار"۔۔۔۔۔اسنے حسام کو پھر دعوت دی پر اسنے ناں میں سر ہلا دیا عروش نے نروٹھے پن سے ناک چڑھائی اور دوبارہ آسمان کی طرف دیکھنے لگی

"عروش"۔۔۔۔اسنے اوپر سے آواز دی تو عروش نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا "اب بس کرو اندر آجاؤ بیمار ہوجاؤ گی ٹھنڈ لگ جائے گی"۔۔۔۔

"نہیں لگتی"۔۔۔۔اسنے ویسےہی بے نیازی سے کہہ کر لان میں لگے گلاب کے پھولوں کو اپنے ہاتھوں سے چھونے لگی وہ اپنی دھن میں بارش میں بھیگ رہی تھی اتنے میں انکا دروازہ کھلا اور عبیر ہاتھ میں چھتری لیے اندر داخل ہوا اسکی نظر بالکونی میں کھڑے حسام پہ پڑی وہ مبہوت سا نیچے شوخ چنچل پری کو پانی سے کھیلتے دیکھ اور مسکرا رہا تھا حسام کی نظر بھی عبیر پہ پڑگئی تھی اسنے عام سے انداز میں اسے دیکھ کر سمائل پاس کردی پھر عروش کی طرف متوجہ ہوگیا عروش اسے نیچے آنے کا کہہ رہی تھی عروش نے شاید عبیر کو دیکھا نہیں تھا اور اگر دیکھا بھی تھا تو نظر انداز کر گئی تھی عبیر کو حسام کا یوں عروش سے بات کرنا بالکل پسند نہ آیا وہ قدم قدم چلتا عروش کے پاس چلا گیا اور ہاتھ کی چھتری اسکے اوپر کردی عروش نے چونک کے اوپر دیکھا پھر پلٹ کے اپنے پیچھے کھڑے سنجیدہ چہرے والے عبیر کو دیکھا

"ٹھنڈ لگ جائے گی چلو اندر"۔۔۔۔اسنے نرمی سے کہا پر عروش نے بغیر کسی تاثر کے اسکا چھتری والا ہاتھ پیچھے کردیا یعنی جاؤ عبیر نے دوبارہ چھتری اسکے اوپر کردی یعنی وہ نہیں جائے گا عروش خود چھتری کے نیچے سے نکل گئی اور آگے چلی گئی یعنی عبیر کے ہونے یا نہ ہونے سے اسے فرق نہیں

پڑتا حسام اوپر سے یہ سب دیکھ رہا تھا اب کی بار اسے بھی عبیر برا لگ رہا تھا وہ دونوں کتنے آرام سے بات کر رہے تھے۔۔۔

عبیر عروش کے پیچھے گیا اور چھتری پھر اسکے اوپر کر دی "کیوں الٹے کام کرتی ہو کہہ رہا ہوں نا اندر چلو بیمار ہوجاؤ گی ڈاکٹر کی بات مانتے ہیں"۔۔۔۔وہ شوخی سے بولا

"میں تمہارا منہ اور یہ چھتری دونوں توڑ دوں گی اگر اب یہ دوبارہ میرے اوپر کی تو مجھے مت بتایا کرو کے میں نے کیا کرنا اور میرے بیمار ہونے نہ ہونے سے تمہیں کیا فرق پڑتا ہے"۔۔۔؟؟

"فرق پڑتا ہے تبھی کہہ رہا ہوں"۔۔۔۔اب کی بار چھتری صرف عروش پہ تھی عبیر خود بارش میں کھڑا تھا الفاظ سے کہیں زیادہ اسکی گہری کالی آنکھوں میں جذبات تھے عروش اسکی آنکھوں میں دیکھا اسکی یہ جذبات سچے تھے پر اسنے خود پہ قابو کرکے غصے سے عبیر کو دیکھا اور اسکے ہاتھ سے چھتری لے کر بیچ میں توڑ دی وہ جانے لگی تھی کے عبیر نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا عروش نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا پر اسکی گرفت مضبوط تھی اوپر کھڑے حسام کے چہرے پہ پریشانی سے شکنیں پڑ گئیں "عبیر اسکا ہاتھ چھوڑ دو"۔۔۔۔اسنے اوپر سے ہی کہا تو عبیر کی غصے سے ناک پھول گئی "جان سے نہیں مار رہا اسے بس یہ کہہ رہا ہوں کہ اندر چلی جائے"۔۔۔۔اسنے چڑ کر جواب دیا تھا حسام کو بے ساختہ ہنسی آگئی اسنے اپنے نچلے ہونٹ کو دانتوں میں دبا کر اپنی ہنسی کنٹرول کی پھر بولا "عروش عبیر ٹھیک کہہ رہا ہے چلو بس بہت ہوگیا شاباش اندر آجاؤ"۔۔۔۔عروش نے حسام کو دیکھ کر سر ہلادیا اور عبیر سے اپنا ہاتھ جھٹکے سے چھڑوایا وہ سپاٹ چہرے سے اسے دیکھتی اندر چلی گئی یعنی وہ حسام کی بات مان کر اندر

جارہی ہے عبیر یہ نہ سوچے کہ وہ اسکے کہنے پہ گئی ہے حسام بھی بالکونی سے ہٹ گیا تھا عبیر اکیلا لان میں کھڑا رہ گیا تھا۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&&&

دن شام کا ساتھی ہو چلا تھا بارش میں نہانے کے بعد وہ کمرے میں آکر سو گئی تھی جب اٹھی تو اسکا جسم تپ رہا تھا اسنے جلدی جلدی اپنے ماتھے اور گال کو ہاتھ لگایا اور سر پکڑ کر بیٹھ گئی اسے بخار ہوگیا تھا اب اسے امی سے ڈانٹ پڑے گی اسکی امی نے اسکے کتنا روکا تھا کہ وہ نہ نہائے پر وہ مانی نہیں تھی اور اب انہیں پتہ لگے گا کہ اسے بخار ہوگیا تو وہ اس کے بابا کو بتائیں گی اور اسکے بابا اس سے ناراض ہوں گے عروش جلدی سے بیڈ سے کھڑی ہوئی اور منہ دھو کر خود کو شیشے میں دیکھا رخسار بخار کی وجہ سے سرخ ہورہے تھے اور اسے سردی بھی محسوس ہورہی تھی اسنے کمرے کی الماری سے گرم شال نکالی اور اسے اپنے شانوں پہ پھیلا کر نیچے لاؤنج میں آگئی اسکی امی کہیں جانے کے لیے تیار تھیں "کہاں جارہی ہیں آپ"۔۔؟؟؟ اسنے باشاش لہجے میں پوچھا اسکے بابا اور حسام بھی تیار تھے "تمہاری تائی امی کی طرف جارہے ہیں اریج کی ڈھولک ہے"۔۔۔۔اسنے سمجھنے والے انداز سے سر ہلادیا اور سنگل صوفے پہ بیٹھ گئی وہ تو بھول ہی گئی تھی کہ آج اریج کی ڈھولک ہے اور کل اسکی مہندی ہے پھر اسکی بارات آجائے گی اور اسکی دوست اس سے دور ہوجائے گی وہ اداس سی ہوگئی "ممانی میرا جانا ضروری ہے"۔۔۔؟؟؟ حسام کا جانے کا بالکل دل نہیں تھا اس لیے اس نے پوچھ لیا "بیٹا ویسے کام تو نہیں ہے پر تمہاری بڑی ممانی کبھی برا نہ مان جائیں"۔۔۔۔انہوں نے مسکرا کر جواب دیا "ماموں میں اپنے دوست کے پاس جانے کا سوچ رہا تھا وہ یہیں قریب رہتا ہے آپ لوگ

چلے جائیں میں اسکے پاس چلا جاتا ہوں ڈھولک میں، میں کیا کروں گا"۔۔؟؟؟ سلمان ہنسے "ہاں سہی ہے مت جاؤ تم چلے جاؤ اپنے دوست کے پاس میرا جانا تو مجبوری ہے عبیر سے کل کے انتظامات کا پوچھنا ہے پر تم وہاں بور ہوجاؤ گے"۔۔۔حسام خوشی سے کھڑا ہوگیا "میں کوشش کروں گا جلدی آنے کی"۔۔۔وہ کہہ کر جانے لگا کہ سلمان نے پیچھے اسے آواز دی "یہ لو"۔۔۔گاڑی کی چابی اسکی طرف بڑھا دی "نہیں ماموں میں چلا جاؤں گا"۔۔۔

"کوئی بات نہیں بیٹا تم گاڑی لے جاؤ میں اور تمہاری ممانی بائیک پر چلے جائیں گے"۔۔۔۔حسام نے گہری مسکراہٹ کے ساتھ چابی لے لی اور عروش کو الوداعی نظروں سے دیکھتا چلا گیا عروش پھیکا سا مسکرادی تھی "کیا ہوا آج میری چڑیا بڑی چپ ہے تمہاری امی نے کچھ کہا ہے"۔۔؟؟؟ سلمان نے مسکراہٹ دبا کر زینت کو دیکھ کر کہا تو عروش ہنس دی اور زینت نے ناراضی سے انہیں دیکھا "نہیں بابا بس ویسے ہی چپ ہوں آپ آئیں گے تو بتاؤں گی ابھی آپ جلدی سے جائیں عبیر وغیرہ کی طرف میں کمرے میں جارہی ہوں تھوڑا اسکول کا کام ہے فائلز کا وہ کروں گی"۔۔۔۔وہ کہہ کر کھڑی ہوگئی اسے خطرہ تھا کہ کہیں اسکے بابا یا امی اس کے چہرے سے جان نہ جائیں کہ وہ بیمار ہے عروش نظریں بچاتی اپنے کمرے میں آگئی اور بالکونی میں کھڑی ہوگئی اسکے بابا اور امی جارہے تھے وہ بالکونی میں رکھی کرسی پہ بیٹھ گئی کچھ دیر وہ وہاں بیٹھی پر سردی سے اسکا جسم کانپنے لگا تھا وہ کمرے میں آکر کمبل اوڑھ کر لیٹ گئی۔۔سائیڈ ٹیبل پہ رکھا اسکا فون بجا تو اسنے کمبل چہرے سے ہٹا کر فون اٹھایا کال اریج کی تھی

"میں نہیں آؤں گی ارتیج تم جانتی ہو، تو مجھے ایموشنلی بلیک میل کرنے کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔۔
اسے پتہ تھا کہ ارتیج نے کال کیوں کی ہے تو کال اوکے کرتے ہی اسنے صاف انکار کردیا
"عروش تم بہت بدتمیز ہو یار میں دو دن کی مہمان ہوں اور تم میری مانتی ہی نہیں یار آجاتیں تو کتنا مزہ آتا"۔۔۔اسنے بجھے ہوئے لہجے سے کہا تھا
"تمہیں پتہ تو ہے ارتیج پھر کیوں مجھے کہہ کر شرمندہ کرتی ہو اللہ تمہیں خوش رکھے"۔۔۔۔۔عروش بیڈ سے ٹیک لگا کے بیٹھ گئی
"ہمممم پر تم کل مہندی میں آؤ گی نا مہندی گھر میں نہیں ہے حال میں ہے"۔۔۔۔عروش ہلکا سا مسکرائی "ٹھیک ہے کوشش کروں گی"۔۔۔۔
"کوشش وشش نہیں اگر تم نہیں آؤ گی تو میں تمہیں لینے آجاؤں گی"۔۔۔۔
"سہی ہے پھر تم مجھے لینے آجانا"۔۔۔۔عروش نے شرارت سے کہا "سہی ہے آجاؤں گی"۔۔۔۔ارتیج کا لہجہ پراعتماد تھا عروش کے سر میں درد ہونے لگا تھا وہ ہلکے ہاتھ سے اپنا سر دبانے لگی "اچھا ارتیج میں بعد میں بات کرتی ہوں میری طبیعت خراب ہے"۔۔۔۔
"ہیں"۔۔۔؟؟ کیا ہوا تمہیں"۔۔۔؟؟
"بس آج بارش میں نہالی تھی اور امی پہلے ہی کہہ رہی تھیں کہ میں بیمار ہوجاؤں گی حسام بھی منع کررہا تھا اور عبیر تو پیچھے ہی"۔۔۔۔۔۔وہ کہتی کہتی خاموش سی ہوگئی
"بات مکمل کرلو عروش"۔۔۔۔۔ارتیج نے فوراً کہا تو عروش نے تھکن سے سانس خارج کیا "عبیر بھی آیا تھا تو کہہ رہا تھا کہ میں اندر چلی جاؤں آج پھر وہ میری فکر کر رہا تھا ارتیج وہ بہت عجیب ہے جب

بھی میں اس سے دور ہونے لگتی ہوں وہ بھاگ کر میرے پیچھے آتا ہے اور جب میں اسکے لیے رک جاتی ہوں تو وہ واپس پلٹ جاتا ہے"۔۔۔اسکی آنکھیں پانی سے بھر گئیں تھیں

"عروش بھائی کی حرکتیں سچ میں بدل گئیں ہیں وہ آج کل بہت خاموش رہتے ہیں کسی سے زیادہ بات نہیں کرتے بس کمرے میں یا باہر"۔۔۔۔عروش کے سر کا درد بڑھنے لگا تھا اسنے اپنی آنکھیں صاف کیں اور بولی "اچھا تم کرو انجوائے بائے"۔۔۔عروش نے کہہ کر فون بند کردیا اور دوبارہ لیٹ گئی۔۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&_____

عبیر لان میں کھڑا کسی سے فون پہ باتیں کررہا تھا گھر میں لائٹنگ والے آئے ہوئے تھے وہ بہت الجھا ہوا سا ادھر سے ادھر پھر رہا تھا اور ساتھ ساتھ فون والے کو بھی جواب دے رہا تھا "ہاں ہاں کل کے لیے حال بک کروانا ہے ساری ڈیکوریشن آپ لوگ ہی کیجئے گا"۔۔۔اسنے فون والے آدمی کو کہا اور ہاں ہاں کرتے فون بند کردیا پھر وہ لائٹنگ والوں کی طرف متوجہ ہوا "آپ لوگ پلیز جلدی کریں کتنی دیر سے یہیں لگے ہوئے ہیں"۔۔۔وہ سخت لہجے سے کہتا اندر چلا گیا لاؤنج سے صوفے ہٹا دیئے گئے تھے اب وہاں عورتیں اور لڑکیاں بیٹھی گانے گنگنا رہی تھیں اسنے پورے لاؤنج میں نظر دوڑائی سب تھے لاؤنج میں اسکی امی ثمن مناہل ارتج چھوٹی چاچی اور عروش کی امی بھی پر وہ نہیں تھی پتہ نہیں عبیر کو کیوں ایسا لگا کہ وہ آئے گی۔۔۔اسکا دل پل بھر میں سب کاموں سے اچاٹ ہوگیا اسنے لڑکیوں میں بیٹھی ارتج کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا ارتج معذرت کرتی لڑکیوں میں سے اٹھ کر عبیر کے پاس آگئی صائمہ تائی کو بے چینی سی ہوئی وہ بھی کھڑی ہوگئیں

ارتج عبیر کے پاس آگئی تھی "وہ نہیں آئی"۔۔۔؟؟؟ ارتج کے قریب آتے ہی اسنے پوچھا
"آپ لینے جائیں گے تو آئے گی کہہ کر گئی تھی"۔۔۔۔ارتج سمجھ گئی تھی وہ کس کی بات کررہا ہے
"میری نہیں مانتی وہ"۔۔۔۔وو بوجھل سے لہجے میں بولا
"آپ منانے والے انداز سے اس سے کبھی بات ہی نہیں کرتے ہر بات پہ تو آپ غصہ کرتے ہیں"۔۔۔۔ارتج نے اسے اسکے پیچھلے رویے یاد کروانا چاہے تو وہ شرمندہ سا ہوگیا
"اسے کہو آجائے"۔۔۔۔اسکا لہجہ ویسا ہی بوجھل تھا
"نہیں آئے گی، کی تھی کال صاف منع کردیا"۔۔۔۔۔ارتج کو عبیر کی حالت سے دکھ ہوا
"دوبارہ کرو کہو اسے میں بلا رہا ہوں"۔۔۔۔ارتج اداسی سے مسکرائی "نہیں آئے گی وہ اب بلانے سے نہیں، لینے جائیں گے تو ہی آئے گی وہ بھی آپ جب امی کے ساتھ جائیں گے اور ویسے بھی بھائی اسکی طبیعت خراب ہے"۔۔۔۔
"کس کی طبیعت خراب ہے"۔۔۔؟؟؟ صائمہ تائی انکے قریب آگئی تھیں ارتج انکی آواز پہ چونکی جب اسنے اپنی امی کو دیکھا تو اس کے چہرے پہ اداسی پھیل گئی وہ پھر عروش کے پیچھلے قصے عبیر کے سامنے سنائیں گی اور وہ پگھلتا پگھلتا ایک بار پھر پتھر ہوجائے گا
"عروش کی طبیعت خراب ہے"۔۔۔؟؟؟ عبیر نے پریشانی سے پوچھا ارتج نے ہلکا سر ہلا دیا "ہاں تو کیا ہے عبیر میں یہ پوچھ رہی تھی کہ"۔۔۔۔

صائمہ تائی اسے دوسری باتوں میں الجھانے لگیں "ایک منٹ امی"۔۔۔عبیر نے اپنی امی کو خاموش ہونے کا اشارہ کیا "تمہیں کس نے بتایا"۔۔۔اور ارتیج سے پوچھا "ابھی کال کی تھی اسے تو وہ بتارہی تھی"۔۔۔ارتیج کے کہتے ہی صائمہ تائی نے گھور کر اسے دیکھا کہ اسے کیا ضرورت ہے بتانے کی۔؟

"میں نے اسے کہا بھی تھا کہ وہ بیمار ہوجائے گی پر اسنے قسم کھائی ہوئی ہے کہ وہ میری نہیں مانے گی"۔۔۔وہ خفگی سے بول رہا تھا اسکی بات پہ صائمہ تائی پہ بجلی گری وہ عروش کے پاس گیا تھا اور انہیں پتہ بھی نہیں پر انہوں نے اپنے آپ کو نارمل کیا

"ہاں تو کیا ہوا۔؟ ہوجائے گی ٹھیک میں کہہ رہی تھی عبیر حال بک ہوگیا"۔۔۔؟؟؟

"امی سب ہوگیا میں ابھی آرہا ہوں"۔۔۔وہ کہہ کر جانے لگا اسکی امی نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا "کہاں جا رہے ہو"۔۔۔؟؟ انہیں پتہ تھا کہ وہ عروش کے پاس ہی جارہا ہے پر پھر بھی وہ انجان بنیں

"عروش کے پاس جارہا ہوں"۔۔۔اسنے اپنا ہاتھ نرمی سے چھڑوایا

"نہیں تم نہیں جاؤ گے وہاں بھول گئے"۔۔۔وہ ابھی کچھ اور کہتیں کی عبیر نے درمیان میں ہی انکی بات کاٹی "ہاں بھول گیا ہوں سب میں جارہا ہوں امی جانے دیں مجھے"۔۔۔وہ کہہ کر تیز تیز قدم اٹھاتا گھر سے نکل گیا صائمہ تائی اتنے صاف جواب پہ صدمے میں چلی گئیں اور ارتیج نے اپنے ہاتھ پہ چٹکی کاٹی "آؤچ"۔۔۔وہ ہلکا سا بولی وہ خواب نہیں دیکھ رہی تھی یہ اسکا بھائی ہی تھا جو اپنی امی کو انکار کرکے عروش کے پاس گیا تھا ارتیج خوش سے پاگل سی ہوگئی اور بھاگ کر دوبارہ لڑکیوں میں بیٹھ گئی اب وہ خود بھی خوشی سے تالیاں بجا رہی تھی گانے گا رہی تھی سب اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے کہ اپنی شادی پہ کتنی خوش ہورہی ہے پر اسے آج کسی کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&&

وہ اسہی تیزی سے گھر میں داخل ہوا اور سیڑھیاں پھلنگتا عروش کے کمرے میں آ گیا اسنے کمرے میں داخل ہوتے ہی لائٹ جلائی عروش سر تک کمبل لپیٹے لیٹی ہوئی تھی عبیر کی سانس پھول گئ تھی اتنا تیز چلنے سے وہ بیڈ کے پاس آیا

ُعروش"۔۔۔؟؟؟ اسنے مدھم سا اسے پکارا اسکے آواز دینے پہ عروش نے کمبل منہ سے ہٹایا وہ عبیر کو سامنے کھڑا دیکھ دنگ رہ گئ عبیر کی سانسیں ابھی بھی پھولی ہوئی تھیں۔۔عبیر اسکا بخار سے سرخ چہرہ اور سرخ آنکھیں دیکھ کر مزید پریشان ہوگیا وہ اسکی طرف جھکا اور اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکے قریب ہی بیٹھ گیا۔۔

"کہا تھا تم سے مت نہاؤ بارش میں لگ گئ نا ٹھنڈ میری نہیں مانتی تم، تم پاگل ہو ایک دم پاگل اتنی ضدی کیوں ہو تم عروش دیکھو کتنا، کتنا تیز بخار ہورہا ہے آنکھیں دیکھو کتنی سرخ ہورہی ہیں اٹھو ڈاکٹر کے پاس چلو یا میرے ساتھ گھر چلو میں وہاں تمہیں ٹھیک سے چیک کرلوں گا"۔۔۔وہ اسکی نبض چیک کرتا اسکے چہرے کو چھوتا فکر سے کہتا کھڑا ہوگیا اور وہ ہنوز بے یقینی کی دلدل میں پھنسی اسے دیکھ رہی تھی

"کیا دیکھ رہی ہو کھڑ ہو جلدی کتنی طبیعت خراب ہے تم نے چاچو کو کیوں نہیں بتایا"۔۔۔اسکی آنکھوں میں اب کی بار خفگی سی تھی وہ اسکی فکر کے حصار میں جکڑ سی گئی تھی یہ بندہ کیا ہے بخار کی تپش جان گیا آنکھوں کی سرخی پہچان گیا پر پہچانتا نہیں تو بس اسکی محبت، "نہیں عروش یہ فکر کرے گا قریب آئے گا بے بس کرے گا اپنے بس میں کرے گا اور پھر چھوڑ جائے گا نہیں تم نے نہیں بہکنا تم نے مضبوط بننا ہے"۔۔۔عروش کے اندر سے آواز آئی تو اسنے اپنا ہاتھ بڑی نرمی سے اس سے چھڑوا لیا "میں ٹھیک ہوں بابا آئیں گے تو انہیں بتا دوں گی تم جاؤ عبیر تمہیں کام ہیں بہت سے"۔۔۔وہ اپنی سرخ آنکھیں چراتے بولی تھی اسے ڈر تھا کہ کہیں اسکی یہ دو آنکھیں اسکے دل کے حال کی چغلی نہ کردیں کہ وہ اگر یونہی فکر کرے گا تو وہ اپنی انا کی دیوار زیادہ دیر کھڑی نہیں رکھ پائے گی وہ رو پڑے گی بے بس ہوجائے گی۔۔۔عبیر نے اسے دیکھا جو اپنی آنکھوں پہ بار بار چلمن گرا اٹھا رہی تھی پھر دوبارہ اسکے پاس بیٹھ گیا

"چلو نا عروش وہ سب اپنی جگہ، آکر ناراض ہو جانا پھر بے شک مت بولنا پر ابھی چل لو ٹھیک ہوجاؤ پھر جو دل کرے کرنا"۔۔۔وہ آرام سے اسکے قریب ہاتھ بڑھا رہا تھا ابھی اسکا ہاتھ عروش کے ہاتھ کے قریب ہی تھا کہ عروش نے اپنا ہاتھ کمبل میں کرلیا عبیر کا ہاتھ بے جان سا ہوکر بستر پہ گر گیا "بدلا مجھ سے لینا ہے نقصان خود کا کر رہی ہو میری آج تو مان لو چلو شاباش کھڑی ہوجاؤ"۔۔۔اسنے اپنا ہاتھ پیچھے کرلیا دوبارہ نہیں بڑھایا اسکی طرف۔۔عروش کی آنکھوں کے گوشے بھیگنے لگے تھے "اب کیوں آجاتے ہو مجھے آزمانے عبیر تم کیوں مجھے اذیت دینے آتے ہو میں تم سے دور ہونا چاہتی ہوں اور تم پھر میرے قریب آرہے ہو"۔۔۔اسنے عبیر کو نہ دیکھا بس دل میں سوچ کے رہ گئی نیچے

نظریں کرکے وہ اسے انجانی ہو کر بیٹھی تھی اور سامنے والے کے دل میں اب درد اٹھانے لگا تھا وہ اب اسے جواب بھی نہیں دے رہی تھی عبیر کی خاموشی عروش کو ڈستی تھی آج اسکے الفاظ بھی اپنی اہمیت کھو گئے تھے عبیر آہستگی سے کھڑا ہوگیا اور عروش کا دل اندر تک ڈوب گیا وہ جا رہا تھا بس اتنا ہی منا سکتا تھا وہ اسے بس اتنا۔؟؟ اتنا تھوڑا۔۔؟؟ پر اسنے پھر بھی نظریں اوپر نہ کیں کچھ سیکنڈز گزرے کمرے میں وحشت زدہ خاموشی تھی کہ اچانک سے دھڑام کی سی آواز آئی تو عروش نے چونک کر اوپر دیکھا "اسی ہاتھ سے مارا تھا نا میں نے تمہیں اس لیے تم میرا ہاتھ بھی نہیں لگوانا چاہتیں اب، اب اس ہاتھ کو ہی میں اتنی تکلیف دوں گا جتنی تمہیں ہوئی تھی"۔۔۔اسنے عروش کے آنکھوں میں دیکھ کر کہا اور دوبارہ دیوار میں ہاتھ مارا وہ پوری قوت سے دیوار پہ مکے برسا رہا تھا درد سے وہ اپنی آنکھیں میچ لیتا پھر دیوار میں گھونسا رسید کرتا عروش بے ساختہ کھڑی ہوئی

"ک۔۔کیا۔۔کیا کر رہے ہو یہ تم پاگل ہوگئے ہو"۔۔۔؟ اسنے بڑھ کر اسکا ہاتھ پکڑ لیا اکھیوں سے شبنم کے قطرے روا ہو گئے تھے "تم یہی تو چاہتی ہو کہ جو میں نے تمہارے ساتھ کیا وہ میرے ساتھ بھی ہو تمہیں تکلیف دی تھی اب خود کو دے رہا ہوں یہ تکلیف اس سے تو بہتر ہے جو تمہاری خاموشی سے مجھے اب ہوتی ہے تمہارے نہ دیکھنے، دیکھ کر بھی ان دیکھا کردینے سے ہوتی ہے"۔۔۔۔اسکے لہجے میں اتنی تکلیف تھی کہ عروش نے کرب سے اسے دیکھا آج اسے کیا ہوا تھا کیوں یہ اتنا جذباتی ہو رہا تھا کیا یہ وہ سارا غبار ہے جو اتنے دنوں سے اسکے اندر لاوے کی طرح پک رہا تھا۔۔۔

"تم مت مانو میری بات پہلے آج تم مجھے سے سارے حساب برابر کرو پھر تو چلو گی نا میرے ساتھ"۔۔؟؟؟ عروش کے ہاتھ سے اپنا زخمی ہاتھ چڑاتے اس نے عروش کو بازوؤں سے پکڑ کر اپنے قریب کیا تھا درد کی شدت اسکی آنکھوں میں صاف دکھائی دے رہی تھی عروش کے لیے اپنا آپ سنبھالنا نہایت مشکل ہو گیا تھا

"عبیر کیا پاگل پن ہے یہ کیوں اتنے جذباتی ہو رہے ہو"۔۔؟؟؟ وہ اپنے اندر کے طوفانوں پہ قابو کر گئی اسکے ہاتھوں سے خود کو دور کر گئی تھی وہ۔اب کی بار وہ جذبات کی بھینٹ نہیں چڑھے گی اسکے پل بھر کے جنون کو محبت کا نام نہیں دے گی

"ہاں ہے یہ پاگل پن، ہو گیا ہوں میں پاگل ذہنی مریض بنتا جا رہا ہوں میں تم جب بھی اس حسام کے ساتھ پھرتی ہو میں پل پل مرتا ہوں تمہیں کیا پتہ یہ سب کتنا مشکل ہے میرے لیے پر تم نے بدلے لینے ہیں، تو تم لو بدلے پر میری ایک بات کان کھول کے سن لو عروش تم کسی کی نہیں ہو سوائے میرے تم میری ہی ہو"۔۔۔۔حسام کا ذکر کرتے اسکے چہرے پہ آئے زہر کو عروش صاف دیکھ رہی تھی اس کے لیے نفرت عبیر کی ایک ایک بات میں تھی عروش کو ابھی جو اس پہ ترس آیا تھا اسکی حالت سے ہمدردی ہو رہی تھی بل بھر میں وہ تلخی میں بدل گئی تو یہ سب جلن میں ہو رہا ہے اسکی محبت کا احساس اسے ابھی بھی نہیں ہوا وہ تو بس اب اسے حسام سے چھننے کی دوڑ میں بھاگنے لگا ہے۔۔۔۔

"تمہیں پتہ ہے عبیر جس کو تم اتنا برا سمجھتے ہو وہ اکثر مجھے سمجھاتا ہے کہ میں اپنی ضد چھوڑ دوں اور تمہیں اپنا لوں"۔۔۔۔۔عروش کی بات پہ جیسے عبیر پہ بجلی گری ہو اسکی آنکھوں میں بے یقینی تھی

"یہ بات سچ ہے عبیر اسکی یہ ہی کوشش ہوتی ہے کہ میں تمہارے پاس لوٹ آؤں اس نے مجھے کبھی تمہارے خلاف نہیں بھڑکایا کتنی بار اس نے مجھے کہا کہ وہ بات کرے گا عبیر سے اگر کوئی مسئلہ ہے تو وہ اسکو حل کرے گا پر وہ ہم دونوں کو ایک ہوتا دیکھنا چاہتا ہے"۔۔۔۔عروش نے اسے شرمندہ کرنے والی نظروں سے دیکھا عبیر خاموش رہا تو عروش پھر بولی "تم میں اور حسام میں ایک فرق ہے عبیر تم چھننا جانتے ہو اور وہ اپنی محبوب چیزیں خوشی سے بانٹ دیتا ہے اور وہ میرا بہت اچھا دوست ہے پر تم یہ نہیں سمجھو گے عبیر تم اسکا اسٹینڈر میٹ ہی نہیں کر پاؤ گے میں بابا کے ساتھ چلی جاؤں گی دوا لینے ضرورت پڑی تو حسام کے ساتھ چلی جاؤں گی تمہیں میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اس بات کو بھول جاؤ کے میں اب ان جذباتوں کی مار سے مر جاؤں گی میں لوں گی بدلا ایک ایک بات کا ایک ایک بے عزتی کا پھر بھی سوچوں گی کے مجھے کہاں جانا ہے تمہارا ہونا بھی یا نہیں اب میں یہ دیکھوں گی کے تم کتنا میرے لیے جھک سکتے ہو"۔۔۔۔عروش کہہ کر بیڈ پہ آکر بیٹھ گئی اور وہ پتھر ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔پھر قدم قدم چلتا اسکے پاس آیا "میں واپس پلٹ آیا ہوں، میں اب بڑھوں گا تو تمہیں ساتھ لے کر بڑھوں گا"۔۔۔وہ کہہ کر جانے لگا پھر رکا "میں دوائی لارہا ہوں کھا کر سوجانا"۔۔۔کہہ کر وہ کمرے سے نکل گیا کچھ دیر بعد وہ دوائی لے آیا تھا پانی کا گلاس ہاتھ میں لے کر وہ اسکے پاس بیٹھ گیا "پکڑو گلاس"۔۔۔اسنے کہا تو عروش نے گلاس تھام لیا "اب یہ دوائی کھاؤ"۔۔۔اسنے میڈیسن اسکے آگے کیں تو عروش نے ایک نظر اسکی آنکھوں میں دیکھا اسکی آنکھوں میں جو فکر تھی وہ جھوٹی نہیں تھی پھر عروش نے اسکا زخمی ہاتھ دیکھا جس سے اسنے دوائی پکڑی ہوئی تھی ہاتھ سرخ ہورہا تھا اسکا، جلد چھل گئی تھی اسکے ہاتھ کی، عروش نے گلاس ایک

طرف رکھا اور اٹھ کر کمرے سے باہر گئی عبیر فوراً کھڑا ہو کر اسکے پیچھے جانے لگا کہ وہ دوبارہ آگئی عروش کے ہاتھ میں پٹی اور پائیوڈین تھی وہ اسے دیکھے بغیر آئی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر پٹی کرنے لگی کاٹن سے پائیوڈین لگاتے عبیر کے لبوں سے ہلکی سی سسکی نکلی تو اسکا ہاتھ وہیں رک گیا "درد ہورہا"۔۔؟؟ عروش نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا تو اسنے معصومیت سے سر ہلادیا "بہت اچھی بات ہونا بھی چاہیے دل تو کررہا ہے مرچیں لا کر مسل دوں"۔۔۔وہ سپاٹ لہجے سے بولی تو عبیر بے ساختہ ہنس دیا عروش نے پٹی کر دی تھی تو عبیر نے دوائی دوبارہ اسکے آگے کردی "اب کھا لو دوائی"۔۔۔۔

"رکھ دو کھا لوں گی"۔۔۔۔وہ لاپروائی سے بولی

"مجھے پتہ ہے تم نہیں کھاؤ گی"۔۔۔۔عروش نے بے تاثر چہرے سے اسے دیکھا اور دوائی اٹھا کر منہ میں رکھ لی "اب جاؤ یہاں سے"۔۔۔۔پانی پی کر اسنے اسی بے پروائی سے کہا تو عبیر مسکراتا ہوا کھڑا ہوگیا "میری جانم"۔۔۔۔اسنے عروش کی ناک کو ہلکے سے پکڑ کر ہلایا "میں کل پھر آؤں گا چیک کرنے تمہیں ورنہ خاموشی سے اسپتال چل پڑنا"۔۔۔۔وہ کہہ کر چلاگیا اور عروش اسکے اس "میری جانم" والے انکشاف پہ اس بے پروا کو دیکھتی رہ گئی جو آج پھر اسکی پروا کرنے لگا تھا پر بس جلن میں حسد میں عروش نے سر جھٹکا اور لیٹ گئی۔۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

جب وہ گھر آیا تو صائمہ تائی نے اسے دروازے میں ہی دبوچ لیا

"ہو آئے وہاں سے اور یہ ہاتھ پہ کیا ہوا ہے۔؟ ضرور اس سر پھری نے کچھ اٹھا کے مارا ہو گا میں نے کہا بھی تھا مت جاؤ وہ ہے ہی ایسی"۔۔۔صائمہ تائی ابھی کچھ اور بولتیں کہ اسنے باٹ کاٹ دی

"جیسی بھی مجھے وہ پسند ہے اور آپ بھی اسے پسند کرنا شروع کردیں اریج کی شادی کے بعد آپ نے وہاں رشتہ لے کر جانا ہے"۔۔۔۔وہ دھماکا کرکے چلا گیا اور صائمہ تائی پیچھے دھواں دھواں چہرے سے کھڑی رہ گئیں۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

صبح اسکی طبیعت بہت بہتر تھی تو اسنے کسی کو اپنی بیماری کے بارے میں بتانا ضروری نہیں سمجھا سب کے ساتھ ناشتہ کرنے کے بعد وہ حسام کے ساتھ باہر لان میں آگئی

"کیسی طبیعت ہے تمہاری منع کیا تھا نا کہ سردی کی بارش سے بیمار ہوجاؤ گی"۔۔؟؟ اسکے اچانک سے سوال پہ وہ سٹپٹا گئی

"نہ۔نہی۔۔نہیں تو میں تو ٹھیک ہوں"۔۔۔۔حسام نے بھنو کو اچکایا یعنی جھوٹ۔۔۔وہ زبردستی سا مسکرائی یعنی نہیں۔۔نہیں سچی

حسام نے لب بھینچے "میں نے رات کو اس لیے کچھ نہیں کہا اور پوچھا مجھے پتہ تھا تم ماموں ممانی سے چھپا رہی ہو تم جب نیچے آئی تھیں مجھے تب ہی پتہ چل گیا تھا کہ تمہاری طبیعت خراب ہے اور جب میں رات کو گھر آیا تھا تو تمہارے کمرے کا دروازہ بند تھا شاید تم سو گئی تھیں"۔۔۔۔حسام کی ساری بات سن کر اسکے اعصاب ڈھیلے پڑگئے اسے پتہ چل گیا تھا جھوٹ بولنے کا کوئی فائدہ نہیں

"شکریہ"۔۔۔عروش نے شرارت سے کہا تو حسام نے خفگی سے سر جھٹک دیا "اب منہ کیوں بنا کر

بیٹھ گئے"۔۔۔؟؟؟ عروش نے فوراً پوچھا "منہ نہیں بنایا میرا منہ ہی ایسا ہے بنا ہوا ہی لگتا ہے"۔۔۔۔ عروش اسکے اس غصے میں بھی معصوم سے جواب پہ ہنس پڑی "تمہیں پتہ ہے حسام کبھی کبھی تم بولتے ہوئے اتنے معصوم لگتے ہو کہ میرا دل کرتا ہے تمہارے گال کھینچ لوں"۔۔۔۔عروش کی اس بے باک بات سے حسام کے چہرے پہ ہلکی سی شرمیلی سی مسکان آگئی "اچھا حسام میں کچھ سوچ رہی تھی"۔۔۔۔اسنے اپنے گال پہ انگلی رکھی اور دستک دینے لگی "کیا"۔۔؟؟ حسام نے بہت ہی دلچسپی سے پوچھا "یہ کہ تم دوبئ میں رہتے ہو تو تمہیں عربی بھی آتی ہوگی کبھی بولتے ہوئے تمہیں دیکھا نہیں"۔۔۔۔انگلی کو گال سے ٹھوڑی پہ رکھ لیا ٹھوڑی پہ بنا تل اسکی انگلی کے نیچے دب گیا تھا چاند اچانک ہی بے داغ ہوگیا تھا "آتی تو ہے پر میں یہاں بولوں کس کے ساتھ"۔۔؟؟؟ حسام نے اسکے چاند سے چہرے کو دیکھتے ہوئے جواب دیا "میرے ساتھ بول"۔۔۔۔

"تمہیں آتی ہے عربی"۔۔؟؟؟ اس نے بے ساختہ پوچھا تو عروش نے افسوس سے سر ناں میں ہلادیا "مجھے نہیں آتی سمجھ"۔۔۔اسکی معصومیت پہ وہ فدا ہوگیا "تو میں بولوں گا تو تمہیں سمجھ کیسے آئے گی"۔۔؟؟

"آجائے گی تم بولو تو سہی"۔۔۔۔اسنے کرسی پہ دونوں پاؤں اوپر کرلیے اور دلچسپی سے اسے دیکھنے لگی حسام اب اسے منع کیسے کر سکتا تھا تو چند جملے اسنے بول دیئے اور عروش نے ہر جملے کا ترجمہ غلط کیا تو وہ ہنس پڑا "بس اب اتنے جملے بہت ہیں عربی اتنے برے ترجمے پہ مجھ سے ناراض ہوجائے گی"۔۔۔۔حسام نے ہنستے ہوئے کہا تو عروش کا منہ بن گیا "تم میرا مذاق اڑا رہے ہو"۔۔؟؟؟ اسکا پھولا ہوا منہ دیکھ کر وہ سنجیدہ ہوگیا "نہیں تو"۔۔۔۔عروش نے بھی سنجیدگی سے سر اثبات میں ہلایا

"گڈ اڑانا بھی مت ورنہ میں ناراض ہوجاتی ہوں"۔۔۔حسام نے فوراً سمجھنے والے انداز میں سر ہلادیا پر اسے ابھی بھی ہنسی آرہی تھی

"چلو اب دوبارہ بولو کچھ عربی میں اب کی بار سہی ترجمہ بتاؤں گی"۔۔۔۔

"اور اگر نہ بتا سکیں تو"۔۔؟؟؟ اسکے سوال پہ عروش کچھ دیر خاموش رہی پھر بولی "پھر کیا تم مجھے اسکا ترجمہ بتا دو گے سمپل اب میں تمہیں اسکے بدلے میں کچھ کھلاؤں گی نہیں"۔۔۔وہ ایسے کہہ رہی تھی جیسے وہ ابھی تک حسام کو بہت کچھ کھلا چکی ہو "پہلے کب کھلایا ہے تم نے مجھے کچھ"۔۔؟؟؟ وہ مسکراہٹ دبا کر پوچھ رہا تھا "تم پھر میری انسلٹ کر رہے ہو"۔۔؟؟؟ حسام نے اپنے سر پکڑ لیا "مذاق کر رہا تھا بھئی انسلٹ سمجھ لی تم نے تو"۔۔۔عروش نے حیرت سے اسے دیکھا "اتنا سیریس مذاق کون کرتا ہے مجھے تو یہ ہی لگا تم مجھے جتا رہے ہو کہ میں بھُکی ہوں یا میری نیت خراب ہے"۔۔۔

"اچھا بھئی اب مذاق نہیں کروں گا اتنا سیریس تو بالکل نہیں ٹھیک ہے"۔۔؟؟؟ عروش نے شرارت سے آنکھیں مٹکائیں "ہاں نا مت کرنا مذاق کا حق بس مجھے ہے تم بونگیاں مارتے ہوئے ہی اچھے لگتے ہو اب بولو جلدی عربی میں کچھ"۔۔۔۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے پر تم نہیں سمجھ سکو گی"۔۔۔۔

"کیوں نہیں سمجھ سکوں گی اب کی بار ضرور سمجھ جاؤں گی"۔۔۔اسنے پراعتمادی سے کہا تو حسام بولا ""أحبک ومن الصعب أن أعیش بدونک الآن ولکن سأحاول العیش بدونک ولکن ھذا صعب""۔۔۔ وہ بول کر خاموش ہوگیا تھا اور عروش نے تھوک نگلا "اتنا مشکل جملہ اوپر سے گزر گیا میرے"۔۔۔۔ وہ ہنس کر بولی تھی

"مجھے پتہ تھا تم نہیں سمجھو گی عروش یہ اردو میں بھی کہتا تو بھی تم نہ سمجھتیں"۔۔۔حسام نے دل میں کہا تھا وہ اسکی چمکتی ہوئی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا "بتاؤ اب اسکا ترجمہ کیا ہے"۔۔۔؟؟ عروش نے پوچھا تو اسنے نفی میں سر ہلادیا "بہت ہی غیر اہم بات ہے یہ عروش ترجمہ کرنے کا فائدہ نہیں ہے تم نہیں سمجھو گی جتنا یہ عربی میں تمہیں مشکل لگا ہے اس سے کہیں زیادہ اسے سمجھنا تمہارے لیے اردو میں ہوجائے گا"۔۔۔وہ کہہ کر کھڑا ہوگیا "آجاؤ اندر چلتے ہیں ٹھنڈ ہورہی ہے تمہاری طبیعت ابھی کچھ بہتر ہوئی ہے ورنہ پھر خراب ہوجائے گی"۔۔۔وہ اپنے ٹراؤزر کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر اندر کی طرف بڑھ گیا عروش بھی اسکے پیچھے اندر چلی گئی۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&_____

زینت سلمان اور حسام جانے کے لیے تیار تھے اور اسنے صاف انکار کردیا تھا کہ وہ نہیں جائے گی ارتیج کی مہندی میں "آپ اسے کہہ دینا عروش کی دعائیں اسکے ساتھ ہیں"۔۔۔اپنی امی کے بہت اصرار پہ اسنے بس اتنا ہی کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئی "میں بات کروں"۔۔؟؟؟ حسام نے پوچھا تو زینت مسکرا دیں "ہاں تمہاری مان جاتی ہے جاؤ سمجھا کے دیکھ لو"۔۔۔وہ مسکراتا ہوا اوپر چلا گیا عروش کمرے کی بالکونی میں کھڑی تھی حسام بھی اسکے ساتھ جاکر کھڑا ہوگیا "میں کیسا لگ رہا ہوں"۔۔۔عروش کی طرح آسمان کو دیکھتے ہوئے اسنے پوچھا تو عروش نے اسے دیکھا ہلکے پیلے رنگ کا کرتہ جس کے گلے پہ کڑاہی ہورہی تھی سفید کاٹن کی شلوار پاؤں میں بند جوتے اور پھر اسکا معصوم وجیہہ چہرہ وہ بہت کمال لگ رہا تھا "بہت پیارے لگ رہے ہو"۔۔۔عروش نے ہلکی سی مسکان سے کہا

"تو تم بھی تیار ہو جاؤ پھر ہم دونوں پیارے لگیں گے"۔۔۔۔سینے پہ ہاتھ باندھ کر کہا

"نہیں حسام وہاں میں کسی کو پیاری نہیں لگوں گی اور میں نے قسم کھائی ہے وہاں خود سے نہیں جاؤں گی"۔۔۔۔

"پر عروش ہم انکے گھر نہیں جارہے فنکشن تو حال میں ہے"۔۔

"پر لوگ تو وہی ہیں نا نہیں جا سکوں گی تم جاؤں انجوائے کرو"۔۔۔۔۔وہ کچھ کہتا کہتا رکا پھر کچھ سیکنڈز بعد بولا

"اگر ڈر لگے تو مجھے کال کرلینا میں آجاؤں گا اور سو مت جانا میں بار بار میسج کرکے تمہیں تنگ کروں گا وہاں سے"۔۔۔۔وہ شریر سی مسکراہٹ سے کہہ کر چلا گیا وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اسے زیادہ فورس کرے اور وہ وہاں جا کر پھر اداس ہو۔۔۔وہ لوگ جب گھر سے چلے گئے تو عروش دوبارہ نیچے لاؤنج میں آگئی آنے سے پہلے اسنے اپنے بیڈ پہ رکھے اس لہنگے کو ہاتھ لگا کر دیکھا جو اسکی امی اسکے لیے لے کر آئی تھیں لہنگا بہت خوبصورت تھا یہ وہی لہنگ تھا جو اکثر وہ اریج کو کہتی تھی کہ وہ اسکی مہندی میں راجستانی لہنگا پہنے گی پر کسی کو کیا پتہ تھا کہ وہ لہنگا تو آجائے گا پر وہ اپنی پیاری دوست اور کزن کی مہندی میں جا ہی نہیں سکے گی ہر وقت ساتھ رہنے والی دو دوستیں اتنے حسین موقع پہ ایک ساتھ نہیں ہوں گی یہ بات کسے پتہ تھی وہ آکر لاونج میں بیٹھ گئی فون اسکے ہاتھ میں ہی تھا اسکے فون نے بیپ کیا تو اسنے فون دیکھا میسج حسام کا تھا

"ہم پہنچ گئے ہیں اور تم سو تو نہیں گئیں نا"۔۔۔؟ عروش نے مسکرا کر جواب ٹائپ کیا "نہیں بھئی اٹھی ہوئی ہوں"۔۔۔۔میسج پہ حسام سے بات کرتے اسے اس بات کا احساس ہی نہیں ہوا کہ وہ گھر میں اکیلی ہے اسے حسام اپنے اردگرد ہی موجود محسوس ہوا۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&_____

"عروش آئی ہے"۔۔۔؟؟

اریج پارلر سے مہندی کے لیے تیار ہوکر نکلی تو اسنے سب سے پہلے عبیر سے یہ ہی سوال کیا عبیر نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے گردن نفی میں ہلادی

"بھائی پھر آپ ہال میں مت لے کرجائیں پہلے عروش کے پاس چلیں"۔۔۔وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے تھے عبیر نے تعجب سے اسے دیکھا

"دماغ ٹھیک ہے تمہارا آج تمہاری مہندی ہے سب تمہارا ویٹ کر رہیں تم پارلر بھی اکیلی آگئیں اب عروش کے گھر جانا ہے تمہیں"۔۔۔؟؟؟ اسنے سخت لہجے میں کہا تو وہ کچھ دیر خاموش ہوگئی پھر بولی

"وہ میری دوست ہے آپ کو نہیں پتہ وہ کتنی پلینگ کرتی تھی میری شادی کے لیے کہ وہ شادی میں یہ کرے گی وہ کرے گی پر اب وہ ہی نہیں آرہی میری شادی میں، میری سب سے اچھی دوست ہی میری شادی میں نہیں ہوگی اس اب کی وجہ آپ ہیں بھائی آپ ہیں اور امی ہیں آپ لوگوں نے اس کے ساتھ بہت غلط کیا"۔۔۔۔وہ رندھی ہوئی آواز میں سب بول گئی تھی اور عبیر اسکا منہ دیکھتا رہ گیا پھر اسنے اریج کی بات کا جواب دیئے بغیر گاڑی چلا لی اریج گاڑی میں لاتعلق ہوکر بیٹھی رہی جب

گاڑی رکی تو اسنے چونک کر پہلے سامنے دیکھا پھر عبیر کو "جاؤ بلا لاؤ اسے"۔۔۔وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا "شکریہ بھائی بہت شکریہ"۔۔۔۔وہ خوشی خوشی جانے لگی پھر رکی "آپ اندر نہیں آرہے"۔۔؟؟؟

"نہیں ابھی تم جاؤ میں امی کے ساتھ آؤں گا اسے کہہ کر گیا تھا"۔۔۔۔اریج حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی کیا یہ اسکا ہی بھائی تھا جو اچانک سے اتنا بدل گیا۔۔؟؟ پر کیسے"۔۔؟؟

"آپ سچ کہہ رہے ہیں بھائی"۔۔؟؟؟ اسنے اپنی تسلی کے لیے پوچھا

"ہاں سچ کہہ رہا ہوں"۔۔۔۔وہ اسہی طرح مسکراتا ہوا بولا تو اریج خوشی کے مارے دوبارہ گاڑی میں بیٹھ کر عبیر کے گلے لگ گئ

"بھائی آپ کو پتہ نہیں ہے کہ آپ کے اس فیصلے میں کتنی خوش ہوں"۔۔۔۔۔وہ اسکے گلے لگ کر بولی تھی

"میں بھی اس فیصلے سے بہت خوش ہوں تم اپنی دوست کو بھی کہہ دینا کے اب ذیادہ ڈرامے نہ کرے بس تیاری کرلے بہت جلد لینے آرہا ہوں میں"۔۔۔۔وہ شوخی سے بول اریج خوشی سے سر ہلاتے عروش کے گھر میں داخل ہوگئ عروش سامنے ہی صوفے پہ پاؤں اوپر کر کے بیٹھی تھی "اریج تم"۔۔۔؟؟؟ وہ اریج کو اندر آتا دیکھا حیران ہوئی

"کہا تھا نا تمہیں اگر تم نہ آئیں تو تمہیں لینے آجاؤں گی"۔۔۔۔وہ پیلے سوٹ میں موتیے کا ہار بُندے پہن کر اسکے سامنے کھڑی تھی اور عروش ابھی بھی حیران تھی اسنے تو مذاق میں کہہ دیا تھا اور یہ سچ میں آگئ "اریج پاگل میں نے مذاق میں کہا اور تم سچ میں آگئ"۔۔؟؟؟ وہ بولتی ہوئی اسکے گلے لگی گئ

"ہاں تو نہیں آنا چاہیے تھا اب تم جلدی کرو عروش تیار ہوجاؤ میں اب کوئی بہانہ نہیں سنوں گی جلدی کرو"۔۔۔اسنے عروش کو خود سے الگ کرکے کہا

"تم پاگل ہو اریج"۔۔۔۔وہ اسکے دوبارہ گلے لگ کر رونے لگی تھی اسکی کزن اسکی پکی دوست اسے کتنی محبت کرتی ہے کاش سب اریج جیسے ہی ہوتے عروش نے دل میں سوچا

"تمہارا اثر ہے می-ڈم"۔۔۔اریج کی آنکھیں بھی بھر گئی تھیں "اب تیار ہوجاؤ باہر بھائی کھڑیں ہیں"۔۔۔اسنے اپنے آنسوں صاف کیئے پھر عروش کے آنسوں صاف کر کے کہا عبیر کے باہر کھڑے ہونے کا سن کر عروش نے کوئی خاص تاثر نہیں دیا وہ تقریباً یہ والی بات نظر انداز کرگئی تھی "تم ابھی جاؤ عبیر کے ساتھ میں آرہی ہوں"۔۔۔اسنے اریج کو کہا تو اسنے تعجب سے اسے دیکھا "میں تمہیں لینے آئی ہوں باہر بھائی ویٹ کر رہے ہیں"۔۔۔

"اریج میں تمہارے بھائی کے ساتھ نہیں آسکتی تم جاؤ میں بابا کے ساتھ آجاؤں گی وعدہ"۔۔۔اسنے اریج کو اپنی آمد کا یقین دلانا چاہا تھا

"پر کیوں عروش بھائی تو کہہ رہے تھے کہ وہ تم سے بات کرکے گئے ہیں کہ تم دونوں میں سب ٹھیک ہوگیا"۔۔۔وہ الجھ گئی تھی

"یہ سب تمہیں میں بعد میں بتاؤں گی ابھی تم ہال میں جاؤ وہاں سب تمہارا ویٹ کررہے ہوں گے"۔۔۔۔

"تم پکا آؤ گی نا"۔۔۔؟؟؟ اریج نے بے ساختہ پوچھا

"پکا وعدہ"۔۔۔عروش نے دوبارہ اسے گلے لگا کر کہا تو ارتیج سمجھنے والے انداز سے سر ہلاتی گھر سے نکل گئی عبیر باہر اسکے انتظار میں کھڑا تھا ارتیج کو اکیلے آتے دیکھ اسکی آنکھوں میں سوال اتر آئے تھے

"وہ کہاں ہے"۔۔۔؟؟؟ اسنے ارتیج کے قریب آتے ہی پوچھا تھا

"کہہ رہی ہے تم جاؤ میں بابا کے ساتھ آجاؤں گی"۔۔۔وہ سادہ لہجے میں بولتی گاڑی میں بیٹھ گئی وہ ایک بات تو جان گئی تھی کہ وہ کل سے ایویں ہی خوش ہورہی تھی ٹھیک ابھی کچھ بھی نہیں ہوا

"پر میں آیا تو ہوا ہوں اسے لینے اب اور وہ کس کے ساتھ آئے گی"۔۔۔؟؟ وہ ارتیج کی طرف کے شیشے کی طرف جھکا گیا

"بھائی وہ کہہ رہی ہے وہ چاچو کے ساتھ آجائے گی پر آپ کے ساتھ نہیں جائے گی"۔۔۔ارتیج نے شانے اچکا کر کہا اور عبیر کا چہرہ غصے سے لال ہوگیا

"پھر تم کہتی ہو کہ بھائی آپ غلطی پہ ہیں اب میں اسکی طرف بڑھ رہا ہوں تو وہ مجھ سے سے خود دور ہورہی ہے"۔۔۔اسنے اپنے غصے پہ ضبط کرتے گردن کو خم دے کر کہا تو ارتیج نے ناسمجھی سے سر ہلایا "بھائی مجھے بھی نہیں پتہ اس بارے میں کہ اسکے دماغ میں کیا چل رہا ہے آپ چل لیں وہ آجائے گی چاچو کے ساتھ"۔۔۔۔

"سہی ہے آجائے گی تو آجائے گی"۔۔۔اسنے غصے سے گاڑی کو کیک لگائی اور گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی ہال کی طرف موڑ لی۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&_____

راجستانی لہنگا جس پہ مور پنکھ مختلف رنگوں سے بنے ہوئے تھے لہنگے کے گھوم بہت ذیادہ تھے لہنگا اسکے قدموں کو بھی چھپا گیا تھا۔۔کُرتی اور لہنگے کے درمیان دو انگلیوں جتنا فاصلہ تھا وہاں اسنے کمر بندھ پہنا ہوا تھا جو سنہری چین سے بنا ہوا تھا چین کے اوپر سنہرے گول سکے لٹک رہے تھے کُرتی کا رنگ بھی لہنگے کی طرح بہت سے رنگوں کا ملاپ تھا کُرتی کی آستینیں تنگ کلائیوں تک تھیں اسلیے اسنے چوڑیا نہیں پہنی تھیں انگلیوں میں پہنی انگوٹھیاں بہت خوب صورت لگ رہی تھیں راج ہنس سی گردن میں نفیس نکلیس پہنا ہوا تھا آج اسنے وہ گولڈ کی چین اتار دی تھی جو ہر وقت اسکے گلے میں ہوا کرتی تھی ڈارک مہرون لِپ اسٹیک رخسار پہ ہلکی ہلکی لالی، آنکھوں میں گہرا کاجل جیسے آماوس کی رات اس ماہ جبیں کی آنکھوں میں اتر آئی ہو خم دار پلکوں پہ لائنر مسکارہ اور آئی شیڈو کو کمال ہنر سے سیٹ کیا ہوا تھا بالوں کو نیچے سے کرلی کرکے دو موٹی لٹیں سینے پہ ڈالی ہوئی تھیں اور باقی کے بال اسکی کمرے پہ لچک رہے تھے سامنے ڈریسنگ سے اسنے سرخ روبی کا ماتھا ٹیکا اٹھایا اور اپنے ماتھے پہ لگا لیا ماتھا ٹیکا لگانے کے بعد اسنے اپنی مخروطی انگلیوں کو اپنے کونوں میں جھولتے جھمکوں پہ لگایا کاندھوں کو چھوتے اسکے جھمکوں کے موتی جھلملا گئے وہ تیاری تھی اسنے فون سے اپنے بابا کو کال ملائی پر انہوں نے اٹھائی ہی نہیں وہ دفعتاً پریشان ہوگئی اب وہ کس کو بلائے۔؟؟ عبیر کے ساتھ تو ہرگز نہیں جائے گی پھر۔۔؟؟ وہ پریشانی سے اپنا ناخن دانتوں میں چبانے لگی ناخنوں پہ لگی نیل پینٹ کمرے کی روشنی سے چمک رہی تھی پھر اچانک سے اسے حسام کا خیال آیا تو اسنے فوراً ناخن چبانے کے مشغلے کو ترک کیا اور حسام کو کال ملا دی

"حسام تم فری ہو"۔۔؟؟؟ کال اوکے ہوتے ہی اسنے پوچھا

"ٹھیک ہے تو مجھے لینے آجاؤ میں تیاری ہوں بابا کال نہیں اٹھا رہے"۔۔۔دوسری طرف والا حیران تھا پر اسنے کال کاٹ دی تھی عروش فون کو نگوں سے چم چم کرتے کلچ میں ڈال کر اپنے لہنگے کو سنبھالتی نوکیلی اونچی ہیل سے نازکت سے چلتی نیچے لاؤنج میں آگئی کچھ دیر بعد پورچ میں گاڑی کے رکنے کی آواز آئی اور وہ گاڑی سے نکل کر اندر گھر میں داخل ہوگیا لاؤنج میں بیٹھی عروش صوفے سے کھڑی ہوگئی تھی کلچ کو دوبارہ اسنے اپنے ہاتھ میں تھام لیا حسام کی طرف اسکی پشت تھی وہ حسام کی طرف پلٹی

"یہ اچانک تمہارا دل کیسے بدل گیا میڈ۔۔۔ممم۔مم۔۔۔۔اسکے پلٹتے ہی باقی کی بات حسام کے منہ میں ہی رہ گئی دنیا کی گردش پھر تھم گئی تھی ہر آواز خاموش ہوگئی چاند پورا اس ماہ رخ کے اوپر آگیا ہلکی ہلکی ہوا چلنے لگی وہ بے خود قدموں سے آہستہ آہستہ چلتا اسکے پاس آگیا حسام ہنوز اسے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہا تھا اسکا منہ کھلا ہوا تھا

"حسام"۔۔۔؟؟؟ عروش نے اسکے آگے ہاتھ جھلایا تو وہ ہوش میں آیا

"عروش تم تو بہت خوبصورت ہو"۔۔۔!!وہ دیوانوں کی طرح بولا تھا اسکے اس بے ساختہ سے کمپلیمنٹ پہ وہ شرما سی گئی

"اتنی بھی نہیں"۔۔۔۔وہ نظریں چراتی ہوئی شرمائی شرمائی بولی تھی

"نہیں عروش سچ میں تم اس جہاں کی لگتی ہی نہیں پرستان کی پری، ہاں پری،۔۔۔بچپن میں پریوں کی کہانیاں سنی تھی تب سوچتا تھا کہ پری ہوتی کیسی ہوگی پر آج دیکھ لیا پری ایسی ہوتی"۔۔۔۔حسام نے عروش کو نیچے سے اوپر تک دیکھا اور عروش کنفیوژ ہوگئی۔۔۔

"چلو جلدی حسام ارتیج میرا انتظار کررہی ہوگی"۔۔۔وہ اس سے نظریں بچاتی آہستگی سے اپنا لہنگا سنبھالتی حسام کے قریب سے گزر گئی حسام بھی فوراً اسکے پیچھے باہر آگیا۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&

ہال کے باہر ہی اونچے بجتے ڈی جے کے گانوں کی آوازیں آرہی تھیں حسام نے گاڑی پارک کی اور عروش کے لیے دروازہ کھول دیا عروش باہر نکل آئی حسام نے گاڑی لاک کی اور اسکے ساتھ چلنے لگا اوپر آسمان سے چاندنی نے پوچھا "چاند دیکھیں کس قدر حسین لگ رہے ہیں کیا یہ دونوں ایک ہوں گے"۔۔۔؟؟

چاند نے چاندنی کو دیکھا چاند کے چہرے پر مسکان تھی "چاندنی انکا ملن دعا سے ممکن ہے تم دعا کرو"۔۔۔چاندی ہوا کے سنگ لہلہاتی عروش اور حسام کو چومتی انکی بلائیاں لیتی دعائیں دیتی دوبار چاند کے آغوش میں چلی گئی ان دونوں نے ابھی ہال میں قدم رکھا ہی تھا کہ ساری لائٹیں بجھ گئیں حسام نے فوراً عروش کا ہاتھ تھام لیا ہال میں اب سپورٹ لائٹس جل رہی تھیں جو اسٹیج سے چلتی ان دونوں پہ آگئی پیلے کُرتے میں ملبوس سلطان اپنی راجھستان کی ملکہ کا ہاتھ تھام کر اسکے قدم سے قدم ملاتا اندر آرہا تھا محل کی خادمائیں ہاتھوں میں پھولوں کی تھل سے ان پہ پھول برستی جارہی تھیں سلطان دنیا سے بے خبر بس اپنی ملکہ کو دیکھتا ہوا چل رہا تھا آج وہ قدم بھی خدا کے بھروسے اٹھا رہا تھا اسے یہ ہوش نہیں تھا کہ اسکا قدم سہی جگہ پڑرہا ہے یا نہیں۔۔۔ہال کے سارے لوگ دم سادھے انہیں دیکھ رہے تھے پر ملکہ کی نظریں جھکی ہوئی تھیں اور سلطان کو اتنی فرصت نہیں تھی کہ وہ کسی اور کو دیکھے کچھ دیر بعد پورے ہال کی لائٹین دوبارہ روشن ہوگئی تو حسام کو احساس ہوا کہ نہ ہی وہ سلطان

ہے اور نہ ہی یہ ملکہ اسکی ہے یہ ملکہ اسکی ہے جو پتھر کا بنا کھڑا ان دنوں کو دیکھا رہا ہے حسام سے اپنا ہاتھ چھڑا کر وہ سیدھا ارتیج کے پاس چلی گئی اور حسام باہر واپس چلا گیا جہاں سلمان ماموں وغیرہ تھے عروش کو دیکھ کر ارتیج کی خوشی کا کوئی ٹھیکانہ نہیں تھا وہ ارتیج سے گلے ملنے کے بعد اسٹیج سے اتر کر باقی آئے مہمانوں سے ملنے لگی سب سے ملتی اسکی ایک جگہ نظر رک گئی جہاں مناہل کھڑی تھی مناہل طنزیہ مسکراتی ہوئی عروش کے پاس آئی

"تو تم آہی گئیں ویسے سنا تھا تمہیں ہاتھ پکڑ کر نکالا تھا عبیر نے اتنی بے عزت کے بعد دوبارہ آنے کی ہمت کر ہی لی تم نے"۔۔۔مناہل نے طنزیہ نظر سے اسے نیچے سے اوپر تک دیکھ کر کہا تھا عروش کو اسکی بات پہ غصہ تو آیا پر وہ مسکرائی

"مناہل آج نا میرا عزتی کرنے کا کوئی موڈ نہیں تم نا کل آنا"۔۔۔اسنے مسکرا کر کہا اور وہاں سے جانے لگی "ویسے عروش تم سچ میں کھلاڑی ہو عبیر کو اپنے پیچھے لگایا ہوا ہے اور حسام کو بھی واہ بھئی یہ نہیں تو وہ سہی تم تو کافی سمجھ دار ہو"۔۔۔وہ تپا دینے والے انداز سے بول کر دوباری عروش کے سامنے آگئی

"اوہ تو تمہیں تو دکھ ہورہا ہو گا ان دونوں کو میرے پیچھے دیکھ کر تم تو اکیلی ہی رہ گئیں پر ایک ایڈوائز دوں مناہل یہاں نا بہت سے ویٹرز پھر رہے ہیں بالکل تمہارے ٹائپ کے ہیں کوئی ایک پسند کرلو"۔۔۔وہ بولتے بولتے رکی "ارے پسند نہیں پھسا لو تمہیں پسند کہاں کرنے آتے ہیں تم تو پھسانا اور پیچھے لگانا جانتی ہو"۔۔۔۔

"عروش بکواس"۔۔۔عروش کی بات مناہل سے برداشت نہ ہوئی تو وہ بولنے لگی عروش نے درمیان میں ہی اسکی بات کاٹ دی

"میں جانتی ہوں مناہل تم بکواس کرتی ہو تبھی تو میں تمہیں یہیں بکواس کرتے ہی چھوڑ کر جارہی ہوں اور تمہیں پتہ ہونا چاہیے میں تم جیسی چیزوں کو منہ نہیں لگاتی اور تم عورتوں میں کیا کر رہی ہو پاگل جاؤ مردوں والی طرف وہاں تمہاری ضرورت ہے"۔۔۔۔عروش اسکے کاندھے کو تپھک کر اپنی امی کے پاس چلی گئی اور مناہل غصے سے گھورتی پیر پٹختی صائمہ تائی کے پاس آگئی عروش صائمہ تائی سے نہیں ملی تھی اور اسے دیکھ کر صائمہ تائی ویسے ہی صدمے میں چلی گئی تھیں پر اب وہ اسے کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھیں اس لیے وہ خاموش ہوگئیں۔۔۔مہندی میں جب سب تصویرے بنوانے لگے تو عروش پہلے ہی اکیلے جا کر اریج کے ساتھ تصویریں بنوا آئی تھی اس لیے اب وہ اکیلی ہی ٹیبل پہ بیٹھی تھی باقی سے اسٹیج پہ تھے اور اسٹیج ایسے ہورہا تھا جیسے ٹوٹ جائے گا عروش اپنی دھن میں بیٹھی تھی جب وہ اسکے قریب آکر گھمبیر آواز میں بولا

"میرے ساتھ اس لیے نہیں آئی تھیں نا تاکہ حسام کے ساتھ آسکو"۔۔۔؟؟؟ اسنے چبھتے ہوئے لہجے سے پوچھا تھا اسکی آواز پہ پہ عروش نے چونک کر اوپر دیکھا پھر سپاٹ لہجے سے جواب دیا

"ہاں اس لیے ہی منع کیا تھا کیوں کوئی تکلیف ہے تمہیں"۔۔۔؟؟؟ عروش نے بھرپور بدتمیزی سے جواب دیا

"عروش تم کیا چاہتی ہو"۔۔؟؟؟ وہ اسکے سامنے کرسی پہ بیٹھ گیا

"میں کچھ بھی نہیں چاہتی"۔۔۔وہ اسے نظر انداز کرتے ہوئے بولی

"یہ بھی نہیں کی ہم ایک ہوجائیں"۔۔۔؟؟؟

"ہم ایک ہوجائیں یہ میری حسرت ہے عبیر اور مجھے لگتا ہے میں اس حسرت کے ساتھ مر جاؤں گی"۔۔۔اسنے سپاٹ لہجے میں جواب دیا نظریں ابھی بھج اس پہ نہیں تھیں

"عروش میں تمہارے پاس آ تو رہا ہوں تو اب تم خود دور کیوں جارہی ہو کیوں ہم میں کسی تیسرے کو لارہی ہو"۔۔۔؟؟ عروش نے اچمبھے اسے دیکھا

"میں لارہی ہوں تیسرے کو درمیان میں"۔۔؟؟ شاید تم بھول رہے ہو عبیر تیسرے کی دھمکی تم مجھے دے کر جایا کرتے تھے مناہل ہم میں تیسری ہی تھی جسے تم لائے تھے اور اگر تمہیں لگتا کے کہ تیسرے کو میں درمیان میں لا رہی ہوں تو اس میں بھی تمہاری ہی غلطی ہے تم نے ہمارے درمیان اتنی دوریاں پیدا کر دیں کہ اس میں آرام سے کوئی بھی آسکتا ہے اور عبیر میری ایک بات کان کھول کر سن لو اس دن بھی کہا تھا حسام کو ہمارے درمیان مت لایا کرو وہ صرف میرا دوست ہے جیسے تم ہوا کرتے تھے کبھی"۔۔۔عروش نے کبھی پہ ضرور دے کر کہا تھا تو عبیر کے چہرے پہ تلخی سی آگئی۔۔۔

"سارا قصور میرا ہی تو ہے میں ہی ہر کام غلط کرتا ہوں اب بھی میں ہی غلطی پہ ہوں کہ تمہیں محبت کرنے لگا ہوں عروش تم یہ ہی تو چاہتی تھیں کہ میں خود تمہیں لینے آؤں تو اب میں تمہیں لینے آنا چاہ رہا ہوں تو بھی تم مجھ سے دور بھاگ رہی ہو"۔۔۔عروش نے عبیر کو دیکھا "نہیں عبیر تم میرے پاس آہی نہیں رہے تم مجھے اب جلن میں حاصل کرنا چاہتے ہو تمہیں ڈر ہے کہ کہیں میں حسام کے قریب نہ ہوجاؤں"۔۔۔اسنے فوراً عروش کی بات کاٹی

"ہاں مجھے ہے یہ ڈر کہ تم حسام کے قریب نہ ہوجاؤ عروش میں بہت عجیب سی کفیت میں ہوں اپنا آپ سمجھ نہیں پا رہا میں کیا چاہتا ہوں کیا نہیں، یہ مجھے نہیں پتہ عروش صاف کہوں تو مجھے تمہاری طرح محبت کے دعوے نہیں آتے میں بے پروا ہوں پر کہیں نہ کہیں تمہاری پروا کرتا ہوں غصہ کا تیز ہوں پر بعد میں پچھتاتا بھی ہوں عروش بس مجھے تمہیں کھونے سے اب ڈر لگتا ہے"۔۔۔وہ کہہ کر کھڑا ہوگیا "تم اب کچھ بھی سمجھو ضد سمجھو یا محبت یا پھر جنون پر اب میں نے تمہیں پانا ہے حاصل کرنا ہے اور وہ میں حاصل کرکے رہوں گا"۔۔۔وہ کہہ کر چلا گیا عروش اسے دور تک جاتے دیکھتی رہی۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&_____

مہندی کے فنکشن کے ختم ہوتے ہی وہ لوگ گھر واپس آگئے تھے سلمان اور زینت سونے چلے گئے تھے عروش بھی اپنے کمرے میں آگئی تھی کپڑے چینج کرنے کے بعد وہ کچھ دیر بیڈ پہ پاؤں لٹکا کر بیٹھی رہی پھر اٹھ کر حسام کے کمرے کے پاس آگئی اسنے دروازے پہ دستک دی تو اندر سے کچھ دیر بعد دروازہ کھل گیا حسام نے حیرت سے سامنے کھڑی عروش کو دیکھا

"کیا ہوا عروش سب ٹھیک ہے"۔۔؟؟؟ وہ پریشانی سے گویا ہوا تو عروش نے اثبات میں سر ہلادیا۔۔

"ہاں سب ٹھیک ہے حسام تم میرے دوست ہو نا"۔۔؟؟؟ اسکے سوال پہ اسنے مسکرا سر کو خم دیا

"ہاں جی ہم دوست ہیں بتاؤ کیا بات ہے"۔۔؟؟ اسنے دروازہ کھول کر اسکے لیے جگہ چھوڑدی تھی

"تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں کوئی بات کرنے آئی ہوں"۔۔؟؟؟ وہ اندر آکر کرسی پہ بیٹھ گئی

"اکثر دوست تبھی یاد آتے ہیں جب ہم نے اپنا حالِ دل سنانا ہو"۔۔۔وہ اسکے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھ گیا تھا

"ہمممم"۔۔۔عروش نے لب بھینچے "حسام میں جو بات کروں گی شاید تمہیں بری لگے پر میں بس تم سے وہ بات شئیر کرنا چاہتی ہوں اس لیے بتا رہی ہوں"۔۔۔۔وہ ہچکچا رہی تھی حسام کا دل ڈوب سا گیا ایسی کونسی بات ہے جس کے لیے عروش کو اتنا سنبھل کر بولنا پڑ رہا ہے۔۔؟؟ پر پھر اسنے دل کو مضبوط کرکے کہا "میں برا نہیں مانوں گا تم کرو جو بھی بات کرنی ہے"۔۔۔عروش نے آگے ہاتھ بڑھایا "وعدہ کرو"۔۔۔ حسام کا دل زور زور سے ڈھڑکنے لگا ضرور کوئی بڑی بات ہی ہے تبھی وہ آج اتنا ہچکچا رہی ہے پر اسنے عروش کا ہاتھ تھام لیا "وعدہ"۔۔۔اسکے وعدہ کرتے ہی عروش نے گہرا سانس لیا اور پھر بولنا شروع کیا۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&_____

"تمہیں پتہ ہے پرسوں جب تم اپنے دوست کی طرف گئے ہوئے تھے اس رات عبیر آیا تھا"۔۔۔ اسنے اس رات عبیر اور اپنی ساری بات اسے بتا دیں حسام بہت دھیان سے اسکی بات سن رہا تھا "وہ کہہ رہا تھا کہ اب وہ پلٹ آیا ہے مجھے ساتھ لے کر ہی جائے گا"۔۔۔عروش اپنی بات مکمل کرکے خاموش ہوئی تو وہ بولا

"تو یہ بات تو خوش ہونے کی ہے نا تو تم اتنے بجھے ہوئے لہجے سے کیوں بتا رہی ہو"۔؟؟؟؟ عروش نے اداسی سے حسام کو دیکھا کتنا معصوم ہے یہ شخص جسے بس خوش ہونا آتا ہے ہر ایک کی خوشی میں یہ دل سے خوش ہوتا ہے

"حسام تمہیں پتہ ہے وہ کیوں پلٹ کر آیا ہے"۔۔؟؟؟ عروش کو رونا آرہا تھا یہ بات بتاتے ہوئے پر اسنے یہ سب بتانا ہی تھا اگر کل کو عبیر نے حسام کو کچھ الٹا سیدھا کہہ دیا تو حسام کا دل زیادہ برا ہو گا اور وہ اس فرشتے کو خوش دیکھنا چاہتی اسکی چہرے کی یہ بھولی مسکان وہ کبھی ختم نہیں ہونے دے گی

"کیونکہ وہ تمہیں پسند کرتا ہے"۔۔۔حسام اسہی شگفتہ لہجے میں بولا تھا عروش نے نفی میں سر ہلا دیا

"وہ اس لیے پلٹا ہے کیونکہ اسے لگتا ہے تم مجھے پسند کرنے لگے ہو تبھی وہ اچانک سے واپس میرے پاس آیا ہے وہ تم سے جلنے لگا ہے میں یہ سب تمہیں اس لیے بتا رہی ہوں حسام میں نہیں چاہتی تھی کہ کل کو عبیر غصے میں تمہیں کچھ الٹا سیدھا کہہ دے اور تمہارا دل برا ہو میں چاہتی ہوں تم خوش رہو ایسے ہی رہو جیسے تم اب ہو"۔۔۔اسکی بات مکمل سننے کے بعد وہ ہلا مسکایا مسکرانا کتنا مشکل ہوتا ہے یہ آج اسے پتہ چلا تھا

"عروش میں خوش ہی رہوں گا تم فکر نہ کرو میں کسی کی باتوں کا برا نہیں مانتا اور عبیر پاگل ہے جو اس نے ایسا سوچا میرے لیے تم بس میری دوست ہو میری دعا ہے تم دونوں ایک ہوجاؤ اور اب سے کوشش کروں گا کہ میں تم سے دور رہوں تاکہ میری وجہ سے تم دونوں میں کوئی غلط فہمی نہ پیدا ہو"۔۔۔۔حسام کی بات پہ عروش کو بہت دکھ ہوا وہ نا چاہتے طہوئے بھی اسے دکھ پہنچا رہی تھی

"حسام نہیں تم میرے دوست ہو اور تم کیوں اسکی وجہ سے دور جارہے ہو وہ کچھ بھی سوچے پر ہم دوست ہی رہیں گے میں کبھی کسی کے لیے نہیں بدلتی حسام اور تم جیسے مخلص دوست قسمت والوں کو ملتے ہیں میں نے یہ اسلیے بتایا تاکہ کل کو وہ تمہیں کچھ کہے تو تم دل پہ مت لے کر جانا بلکہ مجھے بتانا میں اسکا منہ توڑ کر آؤں گی"۔۔۔وہ رندھی ہوئی آواز میں بول رہی تھی اور وہ بھی اسکی بات کو سنجیدگی سے سن رہا تھا پر اسکی منہ توڑنے والی بات پہ وہ بے ساختہ ہنس دیا عروش کہہ ہی ایسے رہی تھی جیسے وہ غنڈی ہو

"ہنسوں مت میں سیریس ہوں"۔۔۔"اگر وہ تمہیں کبھی کچھ کہے تو مجھے بتا دینا میں اسکو خود ٹھیک کردوں گی"۔۔۔

"اسکی ضرورت ہی نہیں پڑے گی عروش میں بہت جلد یہاں سے چلا جاؤں گا شاید پرسوں"۔۔۔ارتیج کے ولیمے کے بعد"۔۔۔وہ رسانیت سے بول رہا تھا اور وہ اسکی اس نئ پیشنگوئی پہ ششدر رہ گئی۔۔

"ک۔۔کیا۔۔؟؟؟ پر کیوں انتی جلدی"۔۔۔؟؟؟ وہ حقلاتی ہوئی بول رہی تھی کہ وہ دوبارہ بولنے لگا

"جانا تو ایک دن ہے ہی نا۔؟ جلدی ہو یا پھر دیر کیا فرق پڑتا ہے۔؟"۔۔۔

"حسام یہ غلط ہے تم ایسے اچانک کیسے جاسکتے ہو"۔۔؟؟

"جیسے اچانک آیا تھا"۔۔۔وہ ہلکا سا مسکایا تھا بہت مشکل سے۔۔

"تمہیں میری کوئی بات بری لگ گئی"۔۔؟؟ یا یہاں بور ہورہے ہو ہم کل کہیں گھومنے چلیں گے پر پلیز ابھی مت جاؤ"۔۔۔عروش پل بھر میں ایسی ہوگئی تھی جیسے اسکی بہت انمول چیز اس سے گم ہونے والی ہو حسام ہنسا

"ارے ایسی بات نہیں ہے بس وہ دراصل وہاں میرا کاروبار کسی اور کی زیر نگرانی ہے اور پتہ نہیں وہ میرے مال کا دھیان ٹھیک سے رکھ بھی رہے ہوں گے یا نہیں میرا اب جانا ضروری ہے"۔۔۔وہ ابھی اور کچھ بولتا کہ عروش کھڑی ہوگئی

"تم نہیں جاؤ گے ابھی بات ختم اور اب یہ بات میں دوبارہ نہ سن لوں چلے جانا ہمیشہ کے لیے نہیں روک رہی بس کچھ دن رک جاؤ"۔۔۔عروش کی آواز بھرا گئی اسنے دو موتیوں کو اپنی آنکھوں میں چمکاتے ہوئے حسام کو دیکھا تو وہ بے چین سا ہوکر کھڑا ہوگیا "تم رونے لگ گئیں"۔۔۔؟ "ایک دن تو میں نے جانا ہی ہے نا"۔۔؟؟ اسنے اسکی آنکھوں سے آنکھوں پونچھ دیئے پر انکی جگہ نئے آنسوؤں نے لے لی

"پر اس دن کو اتنی جلدی مت لے کر آؤ حسام مجھے ابھی کوئی ایسا شخص ملا ہے جس سے میں دل کی باتیں کرنے لگی ہوں جس کے ساتھ میں بیٹھ کر نا سمجھی کی باتیں کرتی ہوں اور وہ مجھے بہت اچھے سے میری غلطیاں سمجھا دیتا ہے اس سمجھدار کو اتنی جلدی اس بے وقوف سے دور مت لے کر جاؤ پلیز حسام کچھ دن رک جاؤ پلیز بس کچھ دن"۔۔۔؟؟؟ وہ بیچارگی سے اسکا ہاتھ پکڑ کر بول رہی تھی اسکے اب وہ امتحان لے رہی تجی وہ رو رہی تھی اسکی جانے سے رو رہی تھی وہ اسے رونے نہیں دینا چاہتا وہ اسکے لیے عمر بھر بھی رک جائے گا۔۔۔پر اسکا تقاضا چند دنوں کا افسوس۔۔۔

"سہی ہے نہیں جاتا ابھی پر تم روؤ مت"۔۔۔اسنے عروش کے آنسوں اپنی انگلی پہ سنبھال لیا یہ آنسوں بہت انمول تھے وہ اسے بے مول کیسے ہونے دے سکتا ہے۔؟؟

"وعدہ کرو"۔۔؟؟؟ عروش نے فوراً ہاتھ اسکے سامنے کیا

"تمہیں میری زبان پہ یقین نہیں ہے"۔۔؟؟؟ حسام کے پوچھتے ہی عروش نے معصومیت سے سر نفی میں ہلادیا

"اچھا پھر وعدہ کرلیتا ہوں"۔۔۔اسنے عروش کا ہاتھ تھام لیا عروش کی متورم آنکھوں میں چمک ابھر گئی

"تم بہت اچھے ہو حسام اب سوجاؤ کل اریج کی بارات میں بھی جانا ہے"۔۔۔۔عروش نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑوا لیا اور کہہ کر کمرے سے نکل گئی اور وہ جو سونے لگا تھا اب سو نہیں سکے گا دل پہ بھاری پتھر آگرا تھا اسنے بیڈ کے گدے کے نیچے سے ڈائری نکال لی اور لکھنے لگا

کچھ باتیں حسام کی ڈائری سے۔۔۔۔

زندگی کبھی کبھی کتنے مشکل امتحان مانگنے لگ جاتی ہے نا۔؟ کہ انسان اپنا آپ کھونے لگتا ہے پل پل وہ ریت کی طرح بکھرتا چلا جاتا ہے ہلکی ہوا بھی اسکے پرکھچے اڑا دیتی ہے ہوا میں خود کو ملتے بکھرتے دیکھ ہم کچھ بھی نہیں کر پاتے آج میں بھی بکھرتا جا رہا ہوں اپنا دل مضبوط کر نہیں پارہا کہ اسے کسی اور کا ہونے دوں اور اتنا بہادر بن نہیں پا رہا کہ حالِ دل بیان کر سکوں اور آج تو جو ایک امید تھی

کہ میں اسے اپنے دل کی بات کہہ دوں گا وہ بھی ٹوٹ گئی عبیر لوٹ آیا ہے اسکے پاس چاہیے جلن میں آیا ہو حسد میں آیا ہو پر آ تو گیا ہے نا اور جلن حسد تبھی ہوتی جب ہماری محبوب چیز کو ہوئی اور چاہنے اسکے قریب آنے لگے اس روز بھی میں نے پتہ نہیں کیوں اسے کہہ دیا

"أحبک ومن الصعب أن أعیش بدونک الآن ولکن سأحاول العیش بدونک ولکن ھذا صعب".

یہ کہنے کے بعد میں پل بھر کے لیے تو ڈر گیا کہ وہ اسکا مطلب سمجھ ہی نہ جائے پر پھر مجھے احساس ہوگیا کہ یہ بات اتنی مشکل ہے کہ میں اگر اسے یہ جملہ دنیا کی کسی بھی زبان میں کہوں گا تو بھی وہ سمجھ نہیں پائے گی اور میں اسکی مشکل زندگی اور مشکل نہیں بنانا چاہتا وہ چاہتی ہے میں یہاں رک جاؤں پر میرے پاس اب کوئی جواز بھی تو باقی نہیں رہ رہا یہاں رکنے کا میرا خوابوں کا شجر تو خزاں کی رت پہ اپنے پتے بے جان کررہا ہے کچھ دنوں میں یہ شجر سوکھ جائے گا اپنے اوپر زمانوں کا بڑھاپا لے کر وہ بے جان ہوجائے گا اور مجھے اسکا سایہ تک نصیب نہیں ہوگا میں کیا کروں میں نہیں چاہتا تھا اس سے دل لگانا پر لگ گیا۔۔۔میں اسکے قریب نہیں ہونا چاہتا پر ہوگیا۔۔۔۔میں اسے دیکھنا نہیں چاہتا تھا پر اب میں صرف اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔میں اسکے گرد اب ایسے رہنا چاہتا ہوں جیسے چاند زمین کے گرد رہتا ہے جب ہٹوں تو تباہ ہوجاؤں پر مجھے ہٹا ہوگا اپنی لیے نہیں اسکے لیے اس شوخ چنچل پری کے لیے جو اپنی ہر ادا میں جادو رکھتی ہے وہ مجھے کہتی ہے کہ میں اسکے لیے دعا کروں کہ وہ اور عبیر ایک ہوجائیں۔۔۔میں نے کوشش کی ہاتھ اٹھا کر انکا ساتھ مانگنے کی پر میرے ہاتھ کانپنے لگے میں کہہ ہی نہیں سکا کہ خدا عروش کو عبیر کا لکھ دے میں جب بھی بولا تو لرزتے ہونٹوں سے یہ ہی ادا کر پایا عروش اور حسام۔۔۔۔پر اسے سے آگے میں نے خود کو خاموش کرا دیا

پھر ہمت جمع کر کے کہا کہ "ایک نہ ہوں" وہ کبھی مجھے نہیں اپنائے گی مجھے اس بات کا یقین ہے۔۔۔وہ بس میری دوست ہے پر میں اس دوستی کے رشتے سے بہت آگے نکل آیا ہوں میں اپنا دل گنوا بیٹھا ہوں ایک ہی چیز تھی میری وہ بھی اب میری نہیں رہی میں نے جانے کا فیصلہ کیا تھا اور اب وہ مجھے جانے بھی نہیں دے رہی اسے ابھی میری ضرورت ہے میری دوستی کی ضرورت ہے پر مجھے ڈر لگتا ہے جب اسے عبیر مل جائے گا تو ہماری دوستی یقیناً ختم ہوجائے گی شاید عروش کی طرف سے نہیں۔۔۔عبیر کی طرف سے عبیر ابھی سے مجھ سے انسکیور ہے بعد میں تو وہ مجھے عروش کے قریب سے گزرنے بھی نہیں دے گا۔۔۔انسان کتنا ناشکرہ ہوتا ہے نا جیسے میں ہوں مجھے پہلے رشتے چاہیے تھے اب مجھے عروش چاہیے۔۔۔اور عروش وہ دیوی ہے جسے پوج تو ہر کوئی سکتا ہے پر اس دیوی کا دیو ایک ہی ہوتا ہے جس کے لیے وہ دیوی پتھر بن گئی ہوتی ہے وہ موم اپنے دیو کے سپرش(چھونا، ہاتھ کا لمس) سے ہی ہوگی کسی پوجاری کی آرتی سے نہیں میں اس دیوی کے سامنے اپنی محبت کے مندر کی گھنٹیاں بجا کر مر بھی جاؤں گا تو بھی وہ موم نہیں ہوگی آج جب اسے دیکھا تو میں ہمیشہ کی طرح اسے دیکھتا رہ گیا وہ کتنی حسین ہے میں نے شاید اتنی خوبصرتی کبھی نہیں دیکھی پر وہ میری نہیں ہے۔۔۔یہ احساس اور جذبات کتنے مہنگے ہوتے ہیں نا کہ ہم سب کچھ بیچ کر بھی یہ جذبات احساس حاصل نہیں کرپاتے، محبت حاصل نہیں کر پاتے اب میرا امتحان شروع ہوگیا ہے میں نے اسکے سامنے رہنا ہے پر خاموش رہنا ہے اور تب تک خاموش رہنا ہے جب تک وہ دونوں ایک نہیں ہوجاتے پھر اپنے دیس لوٹ جانا ہے میں نے وہاں جاکر رونا ہے اپنی قسمت پہ ابھی بس خاموش رہنا ہے۔۔۔

خدا حافظ۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&_____

اریج کی شادی خیر خیریت سے ہوگئی تھی یہ اریج کی شادی کے کچھ دن بعد کا ذکر ہے جب عبیر کے گھر یہ بات پوری طرح پھیل گئی تھی کہ عبیر اب عروش سے ہی شادی کرے گا اریج کی شادی کے اگلے دن ہی اسنے اپنی امی پہ دباؤ ڈالنا شروع کردیا تھا کہ وہ عروش کے گھر اسکا رشتہ لے کرجائیں وہ اس معاملے میں اور دیر نہیں کرنا چاہتا تب اسکی امی اپنے آپے سے باہر ہوگئیں

"دماغ چل گیا ہے تمہارا عبیر اب اچانک سے تم وہ سب کیسے بھول گئے کہ وہ اس گھر میں ہی پہلے تمہاری ماں کو ذلیل کرکے گئی تھی پھر تمہارا گریبان آکر پکڑا تھا اور جیل کی دھمکی بھی دے کر گئی تھی۔۔۔صاف کہہ کر گئی تھی کہ لعنت بھیجتی ہے وہ تمہاری محبت پہ"۔۔۔۔وہ پیچھلے سارے زخم جان بوجھ کر کرید رہی تھیں تاکہ عبیر ہمیشہ کی طرح ماں کو محبت پہ ترجیح دے دے یہ ہی تو وہ ہمیشہ سے کرتی آئی تھیں عبیر کے دل میں جب بھی انہیں محسوس ہوتا کہ کوئی نرمی پیدا ہورہی ہے تو وہ اگلی پیچھلی ساری برائیاں عبیر کے سامنے کھول کر رکھ دیتیں اور پھر رو کر کہتیں "تمہارے ابو کے بعد میرا تم ہی سہارا ہو تم اس سے شادی کرلو گے تو وہ مجھے شام سے پہلے گھر سے نکال دے گی"۔۔۔اور عبیر ہمیشہ اپنی بیوہ ماں کے آنسوؤں کے سامنے اپنے جذبات دفن کردیتا تھا اسکے دل میں محبت تھی عروش کے لیے، اور اگر نہیں بھی تھی تو اسے اسکی فکر ہوتی تھی پر اس گہرائی تک کبھی اسے اسکی امی نے نہیں جانے دیا اور وہ اپنی ماں کا سمجھدار بیٹا ہے وہ اپنی بیوہ ماں کو کبھی دکھی نہیں ہونے دے گا پر اب جب سے حسام آیا تھا وہ انسکیور ہوگیا تھا پوری پوری رات سر درد میں مبتلا رہتا چھوٹی چھوٹی

باتوں پہ غصہ کرتا اسکے دل پہ کلہاڑے چلتے ہیں جب عروش اسے دیکھ کر بھی اندیکھا کر دیتی ہے اور حسام کے ساتھ ساتھ رہتی ہے اب اس سے مزید یہ سب برداشت نہیں ہوتا عروش کی ضد یہ ہی ہے نا کہ عبیر اسکے گھر بارات لے کر آئے اسے عزت اپنائے تو وہ اسے اب اپنا کے رہے گا چاہے کچھ بھی ہوجائے اپنی امی کی بات پہ اسنے بس سنجیدگی سے اتنا ہی کہا "اب میں عروش کے بغیر نہیں رہ سکتا امی بہت کچھ ہوا ہے غلط بھی سہی بھی، پر جو ہوا ہوگیا پر اب مجھے عروش کے ساتھ رہنا ہے آپ انکے گھر رشتہ لے کر جائیں بس"۔۔۔۔صائمہ تائی اسکی اس بات سے اتنی پریشان ہوگئیں کہ انکا بی پی ہائی رہنے لگا وہ کیسے جھکیں اب۔؟؟ وہ کیسے ٹھکرائی ہوئی کے سامنے جھولی پھیلائیں وہ کیا نہیں جانتی عروش کو ایک ایک بات کا بدلہ لے گی وہ۔۔۔ان سے اپنی بے عزتی کا۔۔۔اپنے باپ کی بے عزتی کا۔۔۔۔گھر سے نکالنے کا۔۔۔ہر ایک بات کا بدلہ لے گی صائمہ تائی کیسے سب برداشت کریں گی ثمن الگ ان پہ دباؤ ڈال رہی تھی کہ وہ عبیر کو سمجھائیں کہ مناہل کو ہی اپنا لے پر عبیر اب کی بار اپنی ضد میں تھا نہ اسے ماں کے آنسوں نظر آرہے تھے نہ انکی طبیعت وہ انکی ساری باتیں چپ کرکے سنتا اور اٹھنے سے پہلے بس اتنا کہتا "سہی ہے پھر میں نے شادی ہی نہیں کرنی آپ میرے ساتھ خوش ہیں میں آپ کے ساتھ خوش رہ لوں گا"۔۔۔اور چلا جاتا رات کو دیر سے آنا اور صبح جلدی چلے جانا یہ اسکا اب ہرروز کا معمول بن گیا تھا بی بی مناہل ابھی عبیر وغیرہ کے ہی رہ رہی تھیں تو انہیں بھی ان باتوں کا علم ہوگیا تھا تو مناہل نے اپنی امی کو بھر دیا اور بلا لیا اسکی امی نے آتے ہی سب سے پہلے تو خوب فساد ڈالا کہ "دو تین سال سے میری بیٹی کو اپنی بہو بنانے کا کہتی رہی صائمہ اب جب بات شادی پہ آئی تو پلا جھاڑ رہی ہے"۔۔؟؟ صائمہ تائی انہیں لاکھ سمجھاتی رہیں پر مناہل

کی امی تو خود نہیں چاہتی تھیں کہ مناہل کی شادی اب عبیر سے ہو وہ تو چاہتی ہی تھیں کہ کسی طرح عبیر پیچھے ہٹے اور وہ حسام کی بات کریں اس موقع کا فائدہ اٹھا کر انہوں نے صائمہ تائی کو صاف کہہ دیا کہ اگر وہ عبیر سے مناہل کی شادی نہیں کررہی تو وہ مناہل کی بات حسام سے چلائیں صائمہ تائی پہ جیسے آسمان آگرا ہو

"کیا کہہ رہی ہو تم آپا۔؟ میں نہیں بات کروں گی حسام سے مناہل کے لیے، اور میں کہہ رہی ہوں نا میں عبیر کو سمجھاؤں گی پھر ان سب کی کیا ضرورت ہے"۔۔۔؟؟؟

"ارے واہ بھئی واہ تین سال اپنی بیٹی کی قسمت کو زن لگوالیا میں نے تم چاہتی ہو ابھی مزید اپنی بچی کے نصیب پھڑوا لوں تمہارے بیٹے کے انتظار میں، بہن میری مانوں تو لادو اپنے مجنو کو لیلٰی ورنہ کیا پتہ گلی گلی پھر جائے لیلٰی لیلٰی کرتا"۔۔۔وہ تمسخر سے کہتی کھڑی ہوگئیں "میں خود بات کرلوں گی سلمان سے حسام اور مناہل کے بارے میں بہت شکریہ تمہارا"۔۔۔وہ کہہ کر چلی گئیں اور صائمہ تائی انہیں روکتی رہ گئیں آخر وہ تھیں تو صائمہ تائی کی ہی بہن ان جیسی چالاک اور مکار۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&_____

مناہل کی امی اگلے دن صبح ہی عروش وغیرہ کی طرف پہنچ گئی چہرے پہ بے پناہ محبت اور لہجے میں مٹھاس۔۔۔وہ لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھیں حسام اپنے کمرے میں شاید سو رہا تھا پر عروش گھر میں ہونے والی تیکھی آوازوں سے اپنے کمرے سے باہر آگئی تھی اور جب اسنے سامنے صائمہ تائی کی بڑی بہن نجمہ کو دیکھا تو اسکی حیرت کا کوئی ٹھیکانہ نہیں تھا یہ عورت انکے کیا آخیر کرنے کیا آئی ہے۔۔؟؟؟

اور صائمہ تائی نے انہیں آنے کیسے دے دیا۔۔؟؟ ذہن میں اٹھنے والے سوالوں کے ساتھ وہ بے دلی سے ان سے سلام کرکے سنگل صوفے پہ بیٹھ گئی اسکا دل کیا، پوچھ لے کہ اپنی بندری کو کیوں نہیں لائیں۔۔؟ پر پھر اپنی امی کی ڈانٹ سے ڈرتی وہ خاموش رہی۔۔۔زینت بیچاری خود گھبرائی گھبرائی سی کچن میں کام کر رہی تھیں اور ساتھ سلمان کو کبھی صائمہ تائی کی بہن کی آمد کی خبر دے دی تھی سلمان نے تعجب سے ان سے فون پہ ہی پوچھا "وہ کیوں آئی ہیں سب ٹھیک ہے نا"۔۔۔؟؟ انہیں یہ بن موسم برسات ہضم نہ ہوئی وہ ابھی فیکٹری گئے تھے اور اب نجمہ آپا کی آمد کی وجہ سے وہ اب گھر واپس آرہے تھے زینت بیچاری ان سے بار بار پوچھ رہی تھیں کہ وہ خیریت سے آئی ہیں ہر بار مناہل کی امی ہنس کہ کہہ دیتیں "ارے زینت کیا ہوگیا آ ہی گئی ہوں تو کیا پوچھ پوچھ کر پریشان کردو گی بتا دوں گی ایک بار سلمان بھائی صاحب تو آجائیں"۔۔۔۔زینت انکی بات سے مزید غیر آرام دہ گئیں عروش ان کے پاس کچن میں آگئی تھی "یہ بڑی فسادن کیوں آئی ہے آج ہمارے گھر"۔۔۔؟؟ وہ کاؤنٹر پہ بیٹھ گئی اسکی امی نے فوراً اسے گھورا "ہلکا بولو عروش انہیں سن جائے گا"۔۔۔۔

"سن جائے گا تو سن جائے میں تو سچ کہہ رہی ہوں"۔۔۔۔۔وہ کمال کی بے نیازی سے کہہ کر کاندھے اچکا گئی۔۔۔اسکی امی بس سے دیکھ کر خاموش ہوگئیں پھر بولیں "باہر جا کر انکے پاس بیٹھ جاؤ اکیلی بیٹھیں ہیں وہ"۔۔۔۔زینت نے کچن سے لاؤنج میں دیکھ کر کہا "بیٹھی رہیں ایسے لوگ اکیلے ہی خوش رہتے ہیں"۔۔۔۔اسنے ناک سکوڑ کر جواب دیا "اف عروش تم وقت کے ساتھ ساتھ اور بدتمیز ہوگئی ہو"۔۔۔۔

"ہاں مجھے بھی لگ رہا ہے پر کیا کر سکتے ہیں امی اب اللہ چاہتے ہی نہیں کہ میں باقیوں کی طرح معصومیت کا ڈرامہ کرتی پھروں اسلیے وہ مجھے چالاک بنا رہے ہیں"۔۔۔ابکی بار اسنے شرارت سے آنکھیں مٹکا کر کہا اور پلیٹ میں رکھی نمکوں میں سے چنے کی دال کے دانے چُننے لگی "کتنی بار کہا ہے پلیٹ کے بیچ سے مت کھایا کرو برکت چلی جاتی ہے"۔۔۔زینت نے اسکے ہاتھ پہ چپت لگائی تو وہ بیچارا سا منہ بنا کر ہاتھ مسلنے لگی اسنے باہر لاؤنج میں دیکھا اسکے بابا آگئے تھے تو وہ کچن سے نکل کر انکے پاس بھاگ آئی

"آج کیوں آئے آپ پہلے جب میں بلاتی ہوں کہ بابا مجھے اسکول سے لینے آجایئے گا یا آج میں نے گھومنے جانا ہے تب تو آپ کے بہانے نہیں ختم ہوتے"۔۔۔۔وہ انکے بازو سے سر ٹکا کر انکے ساتھ چلتی شکوے کرتی ہوئی لاؤنج تک آگئی سلمان نے بس مسکرا کر اسے دیکھا اور نجمہ آپا سے عیلک سیلک کرتے ہوئے بیٹھ گئے عروش اپنے بابا کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی۔۔

"کیسے ہو سلمان بھائی"۔۔۔؟؟ نجمہ نے بھرپور خوشی سے سوال کیا سلمان کے آتے ہی وہ خوشی سے پھول گئی تھیں

"جی میں ٹھیک آپ سنائیں خیریت سے آئی ہیں"۔۔۔؟؟ سلمان نے دل کی بات کہنے میں دیر نہ لگائی اور مناہل کی امی کے تیور کچھ بدل سے گئے جیسے انہیں سلمان کا یہ سوال برا لگا ہو

"خیریت سے ہی آئی ہوں اور اب آ ہی گئی ہوں تو بار بار سوال کرکے مجھے شرمندہ کر رہے ہو تم میاں بیوی کیا صائمہ سے ہی رشتہ ہے تم لوگوں کا ہمارے کچھ نہیں لگتے تم"۔۔۔؟؟؟ ساری بات خفگی سے کہہ کر آخری جملے میں انہوں نے اپنائیت سے کہا تو عروش کی آنکھیں حیرت سے پھٹ

گئیں یہ عورت کب سے انکی رشتے دار بن گئی۔؟؟ عروش نے دل میں سوچا اور سلمان بس ہنس کر رہ گئے زینت چائے اور دیگر لوازمات رکھ کر عروش کے قریب بیٹھ گئے وہ تینوں ایسے حیران پریشان سے مناہل کی امی کو دیکھ رہے تھے جیسے مناہل کی امی انکے گھر نہیں وہ مناہل کی امی کے گھر آئے ہوں وہ بھی بن بلائے۔۔۔

"حسام بچہ کہاں ہے نظر نہیں آرہا"۔۔۔مناہل کی امی نے پورے گھر کا جائزہ لے کر پوچھا تھا

"وہ اپنے کمرے میں ہے شاید سو رہا ہے"۔۔۔زینت نے بتایا تو مناہل کی امی نے اثبات میں سر ہلادیا "بلا لو اسے بھی اس سے ہی ملنے آئی ہوں"۔۔۔ان کی زبان سے شگفتگی سے جملہ ادا ہوا تو عروش ساری بات سمجھ گئی وہ بدقت اپنی ہنسی قابو کرکے کھڑی ہوگئی

"میں بلا کر لاتی ہوں"۔۔۔وہ کہہ کر اوپر چلی گئی۔۔۔حسام کے کمرے کے دروازے کو زور زور سے بجاتی وہ اپنی ہنسی کو قابو میں کئے کھڑی تھی کچھ منٹوں بعد دروازہ کھلا تو وہ اندر داخل ہوگئی حسام ابھی نہا کر نکلا تھا وائٹ ٹراؤزر اور ہلکی آسمانی رنگ کی شرٹ پہنے وہ ہمیشہ کی طرح بہت خوبصورت لگ رہا تھا

"کیا ہوا"۔۔۔؟؟ عروش کی معنی خیز مسکراہٹ سے اسنے ٹھٹھک کر پوچھا تھا۔

"ٹھیک سے تیار ہوجاؤ نیچے تمہارے رشتے والے آئے ہوئے ہیں"۔۔۔وہ کہہ کر ہنستی ہوئی کمرے سے فرار ہوگئی اور وہ بیچارا الجھ گیا پھر اسنے گردن جھٹک دی ضرور کوئی نیا مذاق عروش کے دماغ میں آیا ہوگا اسلیے اسے تنگ کرنے آگئی وہ اپنے بال کنگھے سے درست کر کے نیچے آیا تو عروش ویسے ہی اسے معنی خیز مسکراتی ہوئی دیکھ رہی تھی آج عروش کی آنکھوں میں الگ ہی شرارت تھی حسام اس

وقت سلمان ماموں کو گھر میں دیکھ کر کچھ حیران تو ہوا پر پھر سامنے بیٹھے قطعی انجان خاتون کو دیکھ کر خود سے ہی سوچ لیا کہ شاید مہمان کی وجہ سے آئے ہیں حسام کو دیکھ کر مناہل کی امی اپنی جگہ سے کھڑی ہوگئی اور اسکا ماتھا چوما سر پہ ہاتھ پھیرا انکی اس والہانہ محبت سے سلمان اور زینت سمجھ گئے کہ وہ کس لیے آئی ہیں اور عروش کے لیے اب ہنسی کو قابو میں رکھنا بہت مشکل ہوگیا تھا حسام بھی مشکل سے انکی والہانہ محبت سے اپنی جان چھڑا کر ان سے بہت دور جاکر کھڑا ہوگیا "ادھر آکر بیٹھو نا بیٹھا"۔۔۔مناہل کی امی نے اسے اپنے پاس بیٹھنے کا کہا تو اسنے جلدی جلدی نفی میں سر ہلا دیا "نہیں میں ادھر ہی ٹھیک ہوں"۔۔۔۔

"کیوں ادھر ٹھیک ہو آنٹی کتنے پیار سے تمہیں اپنے پاس بیٹھنے کا کہہ رہی ہیں چلو بیٹھو انکے پاس"۔۔۔عروش نے اپنے نچلے ہونٹ کو دبایا اور حسام کو پکڑ کر مناہل کی امی کے پاس بیٹھا دیا "اور کام وام کیسا ہے دوبئ میں تمہارا"۔۔۔؟؟؟ انہوں وہی رشتے دیکھنے آنے والوں کے لہجے میں حسام سے گفتگو شروع کردی زینت نے سلمان کو اشارہ کیا کہ وہ پوچھیں تو سہی کہ آخر انکے دماغ میں چل کیا رہا ہے۔؟ سلمان نے سمجھتے ہوئے سر ہلادیا

"آپ چائے لیں نا"۔۔۔زینت نے نجمہ آپا کو چائے کا کپ تھمایا اور ساتھ ہی سلمان نے بھی اپنا سوال پوچھ لیا "کوئی خاص وجہ ہے آنے کی"۔۔۔؟؟

"ہاں ہاں اب بتاؤں گی کیا وجہ ہے آنے کی سوچ رہی تھی بچے کے سامنے ہی بات کروں گی اکیلا تو ہے بیچارا اسلیے مرضی تو اسی کی ضروری ہے نا میں چاہ رہی تھی کہ سلمان بھائی مناہل اور آپکے بھانجے کا رشتہ طے کردیں ہم"۔۔۔۔اتنی دیر سے اب پہلی بار وہ بولتی ہوئی جھجکی تھیں ورنہ گھر کے مالکان

ہی سنبھل سنبھل کے بول رہے تھے سلمان زینت اور حسام جیسے ہلنا ہی بھول گئے ہوں اور عروش نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا اب ہنسی قابو سے باہر تھی سلمان نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا "یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ"۔۔۔؟؟؟

"سہی تو کہہ رہی ہوں عبیر کا رشتہ کچھ دنوں میں وہ لوگ عروش کے لیے لے آئیں گے تو میں چاہ رہی تھی کہ حسام آپکا بھانجا ہے سمجھدار ہے صائمہ بتارہی تھی بہت نیک بھی ہے اسلیے اسنے مجھے مشورہ دیا کہ میں تم لوگوں سے حسام کی بات کرلوں"۔۔۔وہ کچھ سچ کچھ جھوٹ بولتی خاموش ہوگئیں ایک نیا بم انہوں نے سلمان پہ گرا دیا تھا اب اچانک عبیر کا رشتہ صائمہ بھابھی کیسے لانے پہ راضی ہوگئیں۔۔۔؟؟ اور عروش نے انکی بات کو زیادہ سیریس نہیں لیا وہ جانتی تھی ایسا کچھ نہیں ہوگا صائمہ تائی اتنی جلدی کبھی مان ہی نہیں سکتیں۔۔۔تو وہ اپنی شرارتوں میں مگن رہی اور حسام کے پاس آگئی

"مبارک ہو"۔۔۔عروش نے حسام کے کان میں سرگوشی کی تو اسکا سکتا ٹوٹا اور وہ مناہل کی امی کے پاس سے کھڑا ہوکر بولا۔۔

"دیکھیں آنٹی میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا معذرت"۔۔۔وہ دو ٹوک لہجے میں بولا تھا اور سلمان سے مخاطب ہوگیا "ماموں میں کمرے میں جارہا ہوں مال کی ڈیٹیلز چیک کرنی ہے میں نے"۔۔۔وہ کہہ کر تیز تیز قدموں سے اوپر چلا گیا مناہل کی امی کا کیوں صاف انکار سن کر چہرہ دھواں دھواں ہوگیا

"آپ نے سن لیا ہو گا وہ ابھی نہیں کرنا چاہتا شادی"۔۔۔۔سلمان نے مناہل کی امی کی طرف دیکھ کر کہا جن کے چہرے کی رونق خوشی اور چمک ماندی پڑ گئی تھی اپنے خفت چھپاتے انہوں نے بولنا شروع کیا "ابھی اسی وقت نکاح کے لیے تو میں نہیں کہہ رہی سلمان ابھی بس بات کرنے آئی تھی میں، تم لوگ اسے سمجھانا"۔۔۔۔وہ ابکی بار کمزور لہجے میں بولی تھیں

"دیکھیں آپا وہ ہمارا بھانجا ضرور ہے پر ہمارے گھر بھی وہ ایک مہمان ہی ہے ہم اس پہ اپنی مرضی نہیں تھوپ سکتے"۔۔۔۔۔سلمان کا لہجہ بھی سنجیدہ تھا امید کی کوئی کرن نہیں تھی انکے لہجے سلمان بھی دوبارہ فیکٹر چالے گئے تو نجمہ آپا کو پھر وہاں بیٹھا بیکارا لگا اس لیے وہ بغیر کسی سلام دعا کے اٹھ کر چلی گئی اور عروش صوفے پہ پیٹ پکڑ کر لیٹ گئی ہنس ہنس کر اسکا برا حال ہو گیا تھا

"حسام"۔۔۔۔۔"حسام"۔۔۔۔؟؟؟ وہ ہنستے ہوئے اسے آوازیں دینے لگی زینت خود شرمندہ سی مسکرا رہی تھیں "کیسی ہمت والی عورت ہیں یہ صائمہ بھابھی کی بہن کیسے بیٹی کا رشتہ لے کر خود سے آگئیں وہ بھی اسکے لیے جیسے وہ جانتی ہی نہیں"۔۔۔۔وہ کہہ کر صوفے پہ بیٹھ گئی تھیں حسام نے نیچے آنے سے پہلے لاؤنج میں جھانک کر دیکھا کہ وہ عورت چلی گئیں یا نہیں عروش نے اسے دیکھ لیا تھا تو وہ اپنی ہنسی کو قابو میں کرکے بولی "آجاؤ ڈرو مت وہ چلی گئیں"۔۔۔۔حسام بیچارا نیچے آگیا

"بیٹا سوری ہمیں نہیں پتہ تھا کہ وہ یہ بات کرنے آئی ہیں"۔۔۔۔زینت شرمندگی سے بولی تھیں وہ انکے پاس بیٹھ گیا

"آپ کیوں سوری کر رہی ہیں یہ تو انہیں سوچنا چاہیے میں تو انکو جانتا بھی نہیں"۔۔۔۔۔وہ بھولے پن سے بولا

"ویسے کمال ہو آگیا مجھے تو بہت خوشی ہورہی ہے کک تنہارا رشتہ آیا، تم نے منع کیوں کردیا اچھی لڑکی ہے مناہل ویسے"۔۔۔۔وہ شرارت سے بولی تو حسام نے سر جھٹکا دیا۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&&&&&&

رات کو وہ دونوں گھومنے نکلے ہوئے تھے عروش حسام کو شہر دکھانے لے کر آئی ہوئی تھی شادی کے چکروں میں پھر اتنا کچھ ہوجانے کی وجہ سے وہ حسام کو گھما ہی نہ سکی اسلیے آج وہ دونوں شام کو ہی گھر سے نکل گئے اور بہت جگاہوں پہ پھیرنے کے بعد اب وہ ریسٹورینٹ میں آئے گئے تھے۔۔۔

"بل میں پے کروں گی"۔۔۔۔عروش نے ٹیبل پہ بیٹھتے ہی کہا

"سہی ہے پھر کچھ نہیں کھانا میں نے"۔۔۔۔وہ بھی گاڑی کی چابی میز پہ رکھ کر بیٹھ گیا عروش نے بھنوں کو اچکا کر اسے دیکھا

" یہ آجکل تم مجھے کچھ زیادہ دھمکیاں نہیں دینے لگ گئے یہ نہ کیا تو میں یہ نہیں کروں گا وہ نہ کہا تو میں وہ نہیں کروں گا سدھر جاؤں سمجھے"۔۔۔۔۔اسنے اسے گھورتے ہوئے کہا تو وہ ہنس دیا

"تو سہی بات ہے نا تم بھی ہر جگہ لگ جاتی ہو میں بل دوں گی اس دن شاپنگ پہ بھی تم نے بل پے کردیا اور آج بھی تم شروع ہوگئی اب میں مہمان نہیں رہا عروش اب ہم دوست بن گئے ہیں اور دوستوں میں، میں دوں گا نہیں ہوتا"۔۔۔۔

" تبھی تو کہہ رہی ہوں میں دوں گا نہیں ہوتا میں دوں گی ہوتا ہے اس لیے میں دوں گی اب بات ختم اور چپ"۔۔۔۔اسنے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر حسام کو دیکھا

"تم بہت چالاک ہو عروش"۔۔۔۔۔اسنے کہا تو عروش نے بے نیازی سے شانے اچکا دیئے

"وہ تو میں ہوں"۔۔۔۔انہوں نے ویٹر کو آرڈر لکھوادیا تو وہ دونوں ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے۔۔۔جب کھانا کھا کر وہ دونوں اٹھنے لگے تو حسام نے جلدی سے اپنے وائلٹ سے پیسے نکال کر ویٹر کو تھما دیئے "اس بات پہ ہم بعد میں بحث کریں گے"۔۔۔ساتھ ہی اسنے عروش کو بھی خاموش کرادیا عروش خفگی سے اسے دیکھتی کچھ نہ بولی۔۔۔

وہ جب گاڑی میں بیٹھے تھے تو حسام نے اسے کن اکھیوں سے دیکھا

"اب بس یہ منہ ٹھیک کرلو عروش کیا ہوا اگر میں نے بل پے کردیا۔؟ اچھا یہ سمجھ لو کہ میں نے ٹریٹ دی ہے اپنا رشتہ آنے کی خوشی میں"۔۔۔۔وہ ہنسی دبا کر بولا۔۔وہ جانتا تھا اس بات پہ عروش کا موڈ خود ٹھیک ہوجائے گا اور اسکی امید کے مطابق عروش کا موڈ ٹھیک ہوگیا "ویسے کیا برائی ہے مناہل بیچاری میں جو منع کردیا"۔۔۔عروش نے حسام کو چھیڑا۔۔حسام مسکرادیا

"برائی تو نہیں ہے پر میں ابھی کسی سے شادی نہیں کرنا چاہتا"۔۔۔

"تو کب کرنا چاہتے ہو"۔۔۔؟؟ عروش نے فوراً پوچھا۔حسام نے شانے اچکا دیئے

"پتہ نہیں"۔۔۔

"کسی کو پسند کرتے ہو"۔۔۔؟؟؟ پتہ نہیں عروش نے کیا سوچ کر یہ سوال کیا تھا پر حسام اس سوال سے کچھ بجھ گیا

"نہیں میں کسی کو پسند نہیں کرتا آپکو غلط فہمی ہوئی ہے"۔۔۔۔بدقت وہ مسکایا تھا

"ہمم سہی ہے ویسے اگر کسی کو پسند کرتے ہو تو بتا دو مجھے میں بات کرلوں گی اس سے کیونکہ تمہیں دیکھ کر تو لگتا نہیں کہ کبھی ایسی کوئی بات کسی لڑکی سے کہہ پاؤ گے"۔۔۔حسام اسکی بات کا کوئی جواب نہ دے سکا وہ سچ ہی تو کہہ رہی ہے وہ کبھی کہہ ہی نہیں پائے گا اپنے دل کی بات۔۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&

مناہل کی امی کا عروش وغیرہ کی طرف جانے کی خبر صائمہ تائی کو نہیں ہوئی تھی اور مناہل کی امی اسے اور اپنی بہو ثمن کو لے کر واپس چلی گئیں ثمن کو جب سسرال جاکر طعنے ملے تو اسنے ماں کو کل کھڑکا دی کہ صائمہ تائی عبیر کو کسی طرح سمجھائیں یہاں اسکی ساس اور مناہل نے اسکا جینا حرام کردیا ہے۔۔۔پر عبیر کسی کی سنے کے لیے تیار ہی نہیں تھا آج رات کو بھی ثمن کی کال ہی آئی ہوئی تھی اور وہ وہسے ہی منتیں کررہی تھی کہ اسکی امی کسی طرح عبیر کو سمجھائیں اب مناہل کے لیے حسام نے تو صاف انکار کردیا تھا وہ عبیر کو بھی ہاتھ سے نکلنے نہیں دینا چاہ رہی تھیں۔۔۔

"ثمن میں کیا کروں عبیر کی تو عقل پہ پتھر پڑ گئے ہیں پتہ نہیں کیا گھول کر پلادیا اس چڑیل نے جو میری ایک سننے کے لیے تیار نہیں ہے تو جب سے گئی ہے ہرروز سمجھاتی ہوں رو بھی لی اسکے سامنے پر مجال ہے جو اپنی ضد چھوڑ رہا ہو میں کیا کروں اب۔؟ آج آئے گا تو پھر بات کر لوں گی اس سے ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔ سہی ہے تو پریشان نہ ہو خدا حافظ"۔۔۔صائمہ تائی نے ثمن کو امید تو دے دی پر کیا عبیر انکی سنے گا بھی یا نہیں۔؟؟ پر جو بھی ہو شادی تو وہ عبیر کی عروش سے کسی قیمت نہیں کریں گی۔۔۔صائمہ تائی نے فیصلہ کرلیا تھا وہ آج عبیر کے انتظار میں بیٹھ گئیں۔۔۔جب وہ اسپتال سے آیا تو اسے کھانا دیتے ہوئے وہ اسکے قریب کرسی پہ بیٹھ گئیں۔۔

"عبیر چھوڑ دے ضد ان لوگوں نے نہیں کرنی اب شادی ہمارے گھر عروش کی، وہ حسام سے ہی بیاہیں گے اسے"۔۔۔۔

"آپ کو کس نے کہا"۔۔۔؟؟ وہ نارمل لہجے سے پوچھنے لگا

"کون کہہ سکتا ہے؟ تمہیں نظر نہیں آتا"۔۔۔؟؟

"نظر آتا ہے تبھی کہہ رہا ہوں آپ رشتہ جلدی لے کر جائیں انکی طرف"۔۔۔عبیر نے ابھی کچھ اور بھی بولنا تھا پر صائمہ تائی نے اسکی بات درمیان میں ہی کاٹ دی

"رشتہ تو میں مر کر بھی نہیں لے کرجاؤں گی یہ بات تم اچھی طرح سے اپنے دماغ میں بٹھا لو"۔۔۔۔عبیر کو اپنی امی کی ضد سے غصہ آیا اسنے پلیٹ کو پیچھے دھکیلا "آپکی انا آپکے بیٹے کی زندگی سے بڑھ کر ہے"۔۔۔؟؟ "اگر آپ کی انا میری زندگی سے بڑھ کر ہے تو ٹھیک ہے پھر مجھے پل پل مرتے دیکھنے کے لیے تیار ہوجائیں وہ حسام کی ہوگئی نا امی میں قسم کھا رہا ہوں زہر کھا لوں گا"۔۔۔۔وہ غصے سے کہہ کر کھڑا ہو گا اور کھانا ادھورا چھوڑ کر باہر چلا گیا اور صائمہ تائی سر پکڑ کر بیٹھ گئیں۔۔انکی اتنی پڑھائی گئی پٹیاں آج اپنا پورا اثر کھو گئی تھیں عروش کی محبت جسے انہوں نے اپنے بیٹے سے دور رکھا وہ انکے بیٹے تک پہنچ ہی گئی۔۔۔اس رات کے بعد عبیر نے اپنی امی سے بولنا بالکل ہی بند کردیا صبح بغیر ناشتہ کئے وہ گھر سے نکل جاتا اور رات کو تب آتا جب اسکی امی سو جاتیں چھٹی والے دن بھی وہ یا تو اپنے کمرے میں ہی لیٹا رہتا یا پھر باہر چلا جاتا آج بھی وہ جب گھر سے جارہا تھا تو صائی تائی نے اسے روک لیا۔۔

"میری بات سنو"۔۔۔وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر ناشتے کی ٹیبل پہ لے آئیں

"میں نے ناشتہ نہیں کرنا امی اسپتال سے کرلوں گا"۔۔۔وہ ناراضی سے بول رہا تھا

"خاموش ہوکر بیٹھے رہو عبیر میں ناشتہ لے کر آرہی ہوں اور ناشتہ کرنے کے بعد مجھے بتادینا کب رشتہ لے کرجانا ہے عروش کے گھر"۔۔۔؟؟؟ عبیر نے چونک کر اپنی امی کو دیکھا

"آپ سچ کہہ رہی ہیں"۔۔۔؟؟؟ صائمہ تائی کا دل تو کیا کہہ دیں نہیں مذاق کررہی تھی جھوٹ بول رہی ہوں پر پھر بیٹا انسے دور ہوجائے گا اور وہ بیٹے کو کیسے دور کرسکتی ہیں انکا فیصلہ بدلنے میں بہت بڑا ہاتھ اریج کا بھی تھا جب صائمہ تائی نے اسے عبیر کے بارے میں بتایا تو اسنے کہا

"امی میں تو کہتی ہوں بھائی جیسا کہہ رہے ہیں کرلیں یہ نہ ہو بھائی کورٹ میرج کرلیں اور آپ سے بالکل ہی وہ دور ہوجائیں"۔۔۔۔اریج کی اس بات سے وہ سچ میں ڈر گئیں انہیں دو دن سے خواب بھی آرہے تھے کہ عبیر عروش سے شادی کر چکا ہے اور عروش انہیں بالوں سے پکڑ کر عبیر کی غیر موجودگی میں پیٹ رہی ہے اس خواب کو دیکھنے کے بعد جب وہ ڈر کر اٹھتیں تو وہ پسینے سے بھیگ رہی ہوتیں اور فجر کا وقت ہورہا ہوتا تھا بیچاری فوراً اٹھ کر نماز پڑھتیں اور اللہ سے عروش نامی بلا سے بچنے کی دعائیں مانگتیں پر قسمت میں ان دونوں کا ساتھ لکھا ہے یہ بات اب صائمہ تائی نے دماغ میں بٹھا لی تھی یہ نہ ہو کہ عبیر سچ میں عروش سے بھاگ کر شادی کرلے اور بعد میں انہیں پوچھے بھی نہ۔۔۔۔صائمہ تائی زبردستی مسکرائیں "ہاں سچ کہہ رہی ہوں"۔۔۔۔

"سہی ہے پھر کل ہی چلیں گے"۔۔۔عبیر خوشی سے اپنی امی کے گلے لگ گیا۔۔۔تو وہ جیت نے والا ہے حسام سے وہ عروش کو حاصل کرلے گا اب یہ سوچ کر عبیر کی خوشی مزید بڑھ گئی اور صائمہ

تائی کے پیٹ میں فولے بن رہے تھے ایک بات تو وہ اچھی طرح جانتی تھیں کہ اب عروش ان سے گن گن کر بدلے لے گی کل سے ہی انکی بے عزتی کے دن شروع ہونے والے تھے۔۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&

وہ دونوں رات میں ویسے ہی چہل قدمی کرنے سڑک پہ نکل آئے تھے حسام نے جیبوں میں ہاتھ ڈالے ہوئے تھے نیچے نظریں کرے وہ عروش کے ساتھ چل رہا تھا مناہل کی امی کی بات عروش نے سیریس نہ لی تھی پر یہ بات اسے کہیں نہ کہیں بے چین کرگئی تھی بہت عجیب حالت میں تھا وہ، اسے اس چیز کے کھونے کا ڈر ستا رہا تھا جو کبھی اسکی تھی ہی نہیں اسنے بعد میں بھی عروش کو سمجھانا چاہا کہ وہ اسے جانے دے دوبئ پر شاید عروش اسکی ہمت دیکھنا چاہتی تھی کہ گو وہ اسے کسی اور کا ہوتا دیکھ سکے گا یا نہیں وہ اب عروش کو دیکھتا تھا تو ایسے دیکھتا تھا جیسے آخری بار دیکھ رہا ہوں پھر شاید اسے یہ موقع ملے یا نہ ملے۔اور وہ اسے اب کم کم بات کرتا تھا اس لیے تاکہ کل کو اسے ذیادہ مسئلہ نہ ہو ابھی بھی وہ سڑک کو دیکھتے ہوئے چل رہا تھا جب کے عروش مسلسل ادھر ادھر دیکھ کر اسے باتیں کررہی تھی جب عروش کے اتنے بولنے پہ بھی حسام نے کوئی جواب نہ دیا تو عروش نے رک کر اسے دیکھا پر وہ اپنے خیالوں میں اتنا مگن تھا کہ عروش کے رکنے کے بعد بھی چلتا جارہا تھا عروش نے حیرت سے اسے دیکھا

"اوئے تم سے بات کررہی ہوں میں"۔۔۔؟؟ وہ چلائی تو حسام نے چونک کر اپنے ساتھ، پھر اپنے پیچھے دیکھا جہاں اسکی پوری دنیا منہ بسورے کھڑی تھی۔۔۔ناراض کھڑی تھی۔۔۔اسنے اسے دیکھ کر

دل میں ایک آہ بھری یہ شوخ رنگوں سے بھری زندگی اس سے اتنی ناراض کیوں ہے۔؟؟ وہ زبردستی مسکرایا

"تم پیچھے کیوں رک گئیں"۔۔۔؟؟؟

"کیوں کے تم آگے نکل گئے"۔۔۔۔ عروش قدم بڑھا کر اسکے قریب آگئ تھی

"میں نے تو آگے نکلنا ہی تھا تم میرے ساتھ بھی تو نہیں چلی رہیں"۔۔!!وہ کیا بول رہا اسے خود اندازہ نہیں تھا پر آج وہ بولنا چاہتا تھا عروش نے نا سمجھی سے اسے دیکھا "تمہارے ساتھ ہی تو چل رہی تھی"۔۔۔وہ ہنسا

"اسے ساتھ چلنا نہیں کہتے تم میرے ساتھ بس قدم اٹھا رہی ہو سفر تو تم کسی اور کے لیے طے کررہی منزل بھی تمہاری الگ ہے"۔۔۔۔۔عروش کی آنکھیں حیرت سے پھلیں

"کیا بول رہے ہو یہ مجھے تو سمجھ ہی نہیں آرہی اتنی گول باتیں"۔۔۔؟؟؟ حسام نے سر جھٹک دیا وہ کسے سمجھا رہا ہے جس کے سامنے اگر وہ یہ بات سیدھی طرح بھی کہے گا تو بھی وہ نہیں سمجھے گی۔۔ کبھی نہیں سمجھے گی۔۔۔

"چھوڑو ان باتوں کو یہ بتاؤ اسکول سے کتنی چھٹیاں لی ہیں تم نے"۔۔۔؟؟؟ اسنے بات کا رخ بدل دیا عروش پھر اسکے ساتھ قدم اٹھانے لگے پر وہ سفر کسی اور کے لیے ہی کررہی تھی وہ ہمراہی تو ہیں پر ہمسفر نہیں۔۔۔۔

"میں نے تو بہت ساری چھٹیاں لی ہیں ابھی نہیں جاتی اسکول"۔۔۔۔

سڑک پہ بھاگتی گاڑیوں کو دیکھتے اسنے کہا تھا

"اگر اسکول والوں نے نکال دیا تو"۔۔؟؟ حسام نے پوچھا

"نکال دیں بابا کو ویسے بھی پسند نہیں ہے میرا نوکری کرنا وہ کہتے ہیں کہ جو چاہیے میں انکو کہوں پر یہ میری ہی ضد ہے کہ میں جاب کروں گی"۔۔۔حسام نے سمجھنے والے انداز سے سر ہلایا

"تم اتنا تنگ کیوں کرتی ہو ماموں کو"۔۔۔؟؟ اسنے جان بوجھ کر یہ سوال کیا اسے پتہ تھا وہ اب لڑنے مرنے کے لیے تیار ہوجائے گی

"میں تنگ نہیں کرتی جانب تمہارے ماموں یعنی میرے والد محترم مجھے مجبور کرتے ہیں"۔۔۔۔وہ اسکے سامنے دونوں ہاتھ کمر پہ رکھ کر کھڑی ہوگئی تھی

"اچھا جی تم تو بہت معصوم ہونا"۔۔۔۔حسام نے بھی اسکی طرح کمر پہ ہاتھ رکھ لیے تو عروش کے چہرے پہ ہلکی سی مسکان آگئی "اس میں کوئی شک نہیں ہے میں بہت معصوم ہوں"۔۔۔۔اسنے شانے اچکائے

"ہاں ہاں پتہ ہے"۔۔۔حسام نے اسے چھیڑا تو اسنے منہ بنا لیا اور ہونٹوں کو ایک طرف لجاکر "ہمم" کردیا حسام کی مسکان گہری ہوگئی "مجھے کرنا سکھاؤ یہ"۔۔۔حسام کو اسکی ہمم کرنا کا طریقہ اچھا لگا تھا

"کیا"۔۔؟؟ اسنے نا سمجھی سے پوچھا

"یہ ہی جو تم نے ابھی ہمم کیا ہے کیسے کیا دوبارہ کرو"۔۔۔

"اوہ یہ دیکھو ایسے"۔۔۔عروش نے دوبارہ اپنے ہونٹوں کو ایک طرف کیا اور ہمم کردیا حسام بے ساختہ ہنس دیا عروش بھی حیرت سے مسکرا رہی تھی "تمہیں یہ نہیں کرنا آتا"۔۔؟؟؟ عروش نے پوچھا تو اسنے معصومیت سے نفی میں سر ہلادیا

"اچھا دوبارہ دیکھو پھر کرنا"۔۔۔عروش نے کہا تو اسنے سر کو ہلادیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا عروش نے اسے دوبارہ ہمم کرکے دکھایا "اب تم کرو"۔۔۔عروش نے کرنے کے فوراً بعد اسے کہا

"اچھا"۔۔۔کہہ کر وہ کرنے لگا پر اسکے ہونٹ ایک طرف جانے کو تیار ہی نہیں تھے اسے کرنا ہی نہیں آرہا تھا بس ہمممم نکلتی اسکی پر اسکے ہونٹ اپنی جگہ پہ ہی رہتے کچھ دیر کوشش کرنے کے بعد وہ تھک گیا "چھوڑوں مجھ سے نہیں ہوگا"۔۔۔۔۔وہ خفگی سے بولا تو عروش کو ہنسی آگئی۔۔۔پر وہ خاموشی سے چلتا رہا پھر اسنے ہنستی ہوئی عروش کو دیکھا

"عروش تم نے بائیک کیسے سیکھی"۔۔۔؟؟

"میں نے"۔۔؟؟؟ عروش کے پوچھتے ہی حسام نے سر ہاں میں ہلایا "میں نے بائیک عبیر سے چلانا سیکھی تھی اسنے جب بائیک لی تھی تو میں اور وہ گھنٹہ گھنٹہ بائیک لے کر گھر سے غائب رہتے تھے"۔۔۔۔۔

حسام نے بات آگے نہ بڑھائی وہ اس سے عبیر کا ذکر نہیں سنا چاہتا تھا "سہی اور کیا شوق ہیں تمہارے کوئی خواہش"۔۔۔؟؟ حسام نے بات بدل دی تھی اسکے سوال پہ عروش سوچ میں پڑ گئی پھر اسنے چمکتی آنکھوں سے حسام کو دیکھا "میرا دل کرتا ہے سردیوں کی تیز بارش میں، میں رین کوٹ پہن کر سڑک پہ بے پروا پھیروں موسم کو انجوائے کروں سڑک پہ جمع ہوئے، ہوئے پانی میں چھپ چھپ کروں اور کبھی ایسا ہو کہ میری آنکھ کھلے اور میں کھڑکی سے جھانکوں تو میرے لان میں برف گر رہی ہو، یا کبھی میرے اردگرد اتنی ساری تتلیاں ہوں کے میں انہیں چھو سکوں اور زندگی میں ایسی رات بھی آئے جب تارے آسمان پہ ہوں اور میرے پاس جگنوں ہوں مجھے بہت اچھے لگتے ہیں جگنوں

کبھی اصل میں نہیں دیکھے پر ایک ناول پڑھا تھا بروشے اس میں لڑکی جب بھی بروشے بجاتی تھی تو اسکے اردگرد جگنوں آجاتے تھے تب سے دل کرتا ہے میرے پاس بھی کبھی ایسے ہی جگنوں ہوں"۔۔۔۔۔

حسام اسکی خواہشیں بڑی دلچسپی سے سن رہا تھا جب وہ خاموش ہوگئ تو اسنے پوچھا "بس اتنی ہی یا اور بھی ہیں"۔۔۔؟؟؟ اب کی بار عروش کے چہرے پہ شرارت ابھر آئی تھی "ایک اور ہے پر میں بتاؤں گی نہیں"۔۔۔۔۔

"کیوں بھئی"۔۔۔؟؟؟ حسام نے فوراً احتجاج کیا

"خواہش بڑی عجیب ہے تم ہنسوں گے بلکہ حیران ہو جاؤ گے"۔۔۔عروش ہنوز ویسے ہی شریر مسکرا رہی تھی

"بتا دو میں نہیں ہنسوں گا اور نہ ہی حیران ہوں گا"۔۔۔؟؟ اسنے اصرار کیا تو عروش اسکے کان کی طرف جھکی "میرا دل کرتا ہے میں اپنے شوہر کے ساتھ بیٹھ کر ایک دن سگریٹ پیؤں"۔۔۔۔۔وہ کہہ کر زور سے ہنسی، اور حسام کا حیرت سے منہ کھل گیا

"یہ کیسی خواہشے"۔۔؟؟؟ حسام نے پوچھا تو اسنے شانے اچکا دیئے

"بس خواہشیں ایسی ہی ہوتی ہیں"۔۔۔۔وہ کہہ کر آگے بڑھ گئ اور حسام اس کی پشت دیکھ کر مسکراتا رہا پھر وہ تیز قدم اٹھا کر عروش کے ساتھ چلنے لگا۔حسام نے آئسکریم لے لی تھیں اب وہ آئسکریم کھاتے ہوئے گھر واپس آرہے تھے وہ عبیر کے گھر والی سڑک پہ تھے جب انکے قریب عبیر کی گاڑی رکی وہ ابھی اسپتال سے آیا تھا عروش نے پیچھے مڑکر دیکھا عبیر کو گاڑی سے نکلتا دیکھ بھی اسنے اگنور

کر دیا پر حسام نے عبیر کو دیکھ کر شناسائی ظاہر کر دی۔لیکن عبیر کو حسام کی نہیں عروش کی شناسائی چاہیے تھے "عروش رکو"۔۔۔۔اسنے عروش کو پیچھے سے آواز دی پر عروش اسکی پکار انسنی کرتی قدم اٹھائے جا رہی تھی عبیر نے تیز قدم اٹھائے اور اسکا ہاتھ پکڑ لیا

"عروش تمہیں بلا رہا ہوں نا میں"۔۔؟؟؟ اسنے اسکا چہرہ اپنی طرف کر کے پوچھا

"کیوں بلا رہے ہو"۔۔؟؟؟ عروش نے سپاٹ لہجے سے کہا حسام خود سے ہی ان سے دور جا کر کھڑا ہو گیا

"تم سے بات کرنی ہے"۔۔۔۔

"مجھے نہیں کرنی اور میرا ہاتھ چھوڑو"۔۔۔۔عروش نے کہہ کر ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا اسکی حرکت پہ عبیر کو آج پہلی بار غصہ نہیں آیا تھا

"کل امی آرہی ہیں تمہارا رشتہ لے کر"۔۔۔۔۔عبیر نے یہ بات تھوڑی اونچی آواز سے کہی تھی وہ شاید حسام کو بھی سنا چاہتا تھا عروش نے چونک کر عبیر کو دیکھا پر پھر خود کو کمپوز کیا

"مت بھیجنا میں منع کر دوں گی پھر تم کہو گے کے میری امی کی انسلٹ کر دی"۔۔۔۔۔اسنے صاف الفاظ میں کہا تو عبیر نے اسکا چہرہ بغور دیکھا

"تم ایسا کچھ نہیں کرو گی عروش امی بڑی مشکل سے مانیں ہیں"۔۔۔۔۔عروش تلخی سے مسکائی

"تبھی کہہ رہی ہوں مت بھیجنا ہم نے نہیں کرنی اب تمہارے گھر شادی ابھی حساب برابر کرنا ہے میں نے"۔۔۔۔۔

"کونسا حساب"۔۔۔؟؟؟ اسنے پوچھا تو عروش زخمی سا مسکرائی

"تم بھول گئے ہوگے عبیر میں نہیں بھولی میں تو کریکٹر لیس ہوں اب کیسے وہ بد کردار لڑکی کا رشتہ لے کر آجائیں گی۔؟ اب انکو شرم نہیں آئے گی۔؟ ایک ایک بات کا حساب لوں گی عبیر، مجھے بے عزت کرنے کا مجھے گھر سے نکالنے کا ہر بات کا اس لیے کہہ رہی ہوں مت بھیجنا رشتہ"۔۔۔۔۔

"تم مجھ سے لے لینا بدلے پر شاید کے بعد عروش، ابھی پلیز کوئی ڈرامہ مت کرنا"۔۔۔۔

"اگر کوئی میرے گھر آئے گا تو میں ڈرامہ بھی کروں گی"۔۔۔۔

"عروش تم پیچھلی باتیں بھول نہیں سکتیں"۔۔۔؟؟ وہ نرمی سے بول رہا تھا

"نہیں بھول سکتی عبیر مذاق بنا تھا میرا، میں کیسے بھول جاؤں۔؟"۔۔۔اسکی آواز بھرا گئی حسام کے دل میں درد کی ٹیس اٹھی پر وہ وہیں کھڑا رہا انکے قریب نہ آیا یا پھر وہ انکے درمیان میں نہیں آنا چاہتا تھا

"جانم مجھ سے لے لینا بدلے"۔۔۔۔اسکی اتنی نرمی اور محبت عروش کو کمزور کررہی تھی

"جانم بدلے لے گی تم سے بھی تمہاری امی سے بھی تمہیں مجھ سے محبت ہے نا"۔۔۔؟؟؟ اسنے سوال کیا تو عبیر نے اسکی ٹھوڑی پکڑی "پہلے کا نہیں کہہ سکتا پر اب محبت ہے اور تم سے ہی ہے اور بہت ہے"۔۔۔۔۔عروش نے اسکا ہاتھ اپنی ٹھوڑی سے ہٹایا

"تو ٹھیک ہے پھر میری طرح ذلیل ہوکر بھی محبت کرتے رہنا دیکھوں گی تمہیں کتنی محبت ہے مجھ سے اب ہی تو فیصلہ ہوگا کہ کیا تمہاری محبت سچی ہے یا نہیں"۔۔۔۔۔عروش کہہ کر حسام کے پاس چلی گئی "چلو حسام گھر"۔۔۔۔وہ تیز تیز قدموں سے وہاں سے چلی گئی حسام بھی اسکے پیچھے چلا گیا تھا

عبیر اب شش و پنج میں مبتلا ہوگیا اب کل اسکی امی نے جانا تھا اور عروش اسے ابھی خبر دار کر گئی تھی۔۔۔عبیر کو پریشانی تو ہوئی پر وہ خود کو تسلی دیتا گاڑی میں دوبارہ بیٹھ کر اپنے گھر چلا گیا۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&&&

اگلے روز صائمہ تائی دھڑکتے دل کے ساتھ عروش کے گھر کے باہر کھڑی تھیں عبیر انکے ساتھ ہی تھی تاکہ عروش انہیں کچھ کہے تو عبیر بات سنبھال لے صائمہ تائی نے کانپتے ہاتھوں سے بیل بجائی وہ بار بار اپنی ہتھیلیاں مسل رہی تھیں خطرے کی گھنٹی تو کل سے ہی انکے روم روم میں ٹنٹانا رہی تھی اور اندر بیٹھی عروش صبح سے ہی اس انتظار میں تھی کہ کب وہ لوگ آئیں جب اسنے بیل کی آوز سنی تو بھگ کر باہر آئی اسکی امی وغیرہ کو بھی خبر تھی آج صائمہ تائی آرہی ہیں اس لیے اپنے بابا یا امی کے باہر آنے سے پہلے ہی وہ خود آگئی اسنے دروازہ کھولا سامنے کھڑی زبردستی سا مسکراتی صائی تائی کو دیکھ کر اسکے تن بدن میں آگ لگ گئی انکی شکل دیکھتے ہی اسے وہ ساری باتیں ایک ایک کرکے یاد آنے لگیں بہت تکلیف دی ہے اس عورت نے عروش کو۔۔۔عروش نے دونوں مٹھیاں بند کرکے کمر پہ رکھیں۔۔

"رشتہ لائی ہیں"۔۔۔؟؟ اس نے طنزیہ مسکرا کر پوچھا

"ہاں عروش امی رشتہ لائیں ہیں ہٹو اندر آنے دو"۔۔۔عبیر فوراً بولا تو عروش نے اسے دیکھا "تم سے بات کی ہے۔؟ نہیں نا تو کیوں دو عورتوں کے درمیان بول رہے ہو"۔۔؟؟ چپ رہو ایک دم چپ"۔۔۔عروش عبیر کے بعد صائمہ تائی کی طرف متوجہ ہوئی جن کے رنگ پہلے ہی اڑنے لگے تھے

"ہاں تو آپ اب کیسے میرا رشتہ لے آئیں میں وہی لڑکی ہوں جس کا ہاتھ پکڑ کر آپ کے اس سپوت نے نکالا تھا میں وہی ہوں جو ہر لڑکے کو اپنے پیچھے لگا لیتی ہے جس کے پاس عزت کے نام پہ چند فرنگیوں والی پینٹیں شرٹیں ہیں جنہیں میں پہن کر پورے زمانے میں کودتی پھرتی ہوں اب آپ کی عزت کیسے مجھے گوارا کرلے گی"۔۔۔؟؟؟؟ وہ دروازے میں بالکل درمیان میں کھڑی تھی عبیر نے قدم آگے بڑھائے

"تم ہٹو مجھے چاچو سے بات کرنے دو"۔۔۔۔۔عروش نے ہاتھ سے اسکا راستہ روکا

"رک جاؤ اندر مت آنا سمجھے ہم نے نہیں کرنی تمہارے گھر شادی وادی اپنا رشتہ لو اور جاؤ شاباش شکریہ آنے کے لیے"۔۔۔۔۔ اور کہہ کر دھڑام سے انکے منہ پہ دروازہ بند کردیا صائمہ تائی کا چہرہ دھواں دھواں ہوگیا بے عزتی کیا ہوتی ہے یہ آج انہیں معلوم ہوا تھا وہ عبیر کو گھورتی ہوئیں واپس پلٹ گئیں عبیر نے دروازے پہ مکا مارا اور اپنی امی کے پیچھے بھاگا۔۔۔جب عروش لاؤنج میں پہنچ تو زینت نے اس سے پوچھا "کون تھا دروازے پہ"۔۔؟؟؟ اسنے جواب نہ دیا۔۔وہ جاکر صوفے پہ بیٹھ گئی سلمان نے اسے دیکھا

"بابو امی کچھ پوچھ رہی ہیں"۔۔؟؟؟ عروش کھنکاری

"وہ صائمہ تائی آئی تھیں عبیر کے ساتھ رشتہ لے کر میں نے انکار کرکے انکو واپس بھیج دیا"۔۔۔۔ اسنے بڑے آرام سے بتایا اور حسام اور اسکے امی ابو ششدر رہ گئے

"کیا۔؟"۔۔۔۔زینت نے کسی صدمے کی حالت میں پوچھا

"جی ہاں میں نے انکو کہہ دیا کہ ہم نے نہیں کرنا انکے گھر رشتہ وہ لوگ جاسکتے ہیں"۔۔۔۔۔زینت نے عروش کی بات سن کر سر پکڑ لیا

"عروش یہ کیا کیا تم نے"۔۔۔؟؟؟ سلمان کچھ برہمی سے بولے تو اسنے اپنے بابا کو دیکھا

"وہی کیا جو مجھے کرنا چاہیے تھا اتنی جلد میں کبھی نہیں مانوں گی شادی کے لیے اتنی گری پڑی نہیں ہوں انہوں نے پہلے مجھے بے عزت کیا تھا جب تک اپنی بے عزتی کا بدلا نہ لے لوں گی ہاں نہیں کروں گی چاہے پھر وہ ہرروز آئیں یا آج کے بعد کبھی نہ آئیں"۔۔۔۔۔پل بھر میں اسکا لہجے سرد ہوگیا تھا

"یہ لڑائی میری ہے امید کرتی ہوں آپ لوگ اس سے سب دور رہیں گے"..... وہ ہاتھ جھاڑتی کھڑی ہوگئی اور اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔سلمان صاحب خود سر پکڑ کر بیٹھ گئے زینت نے بھیگی ہوئی آنکھوں سے سلمان کو دیکھا "یہ سب آپ کی چھوٹ کا نتیجہ ہے کس قدر بدتمیز ہوگئی ہے ایک نہیں سنتی پہلے دن رات روتی تھی اس کے لیے اب جب وہ لوگ سامنے سے رشتہ لا رہے ہیں تو یہ دروازے سے ہی انکار کر آئی"۔۔۔۔۔حسام اٹھ کر زینت کے پاس گیا "آپ روئیں مت ممانی وہ ناسمجھ ہے ماموں اسے سمجھائیں گے تو بات سمجھ جائے گی"۔۔۔۔حسام نے ساتھ ہی سلمان کی طرف دیکھا تو انہوں نے سر اثبات میں ہلادیا

"ہاں میں بات کروں گا عروش سے وہ سمجھ جائے گی"۔۔۔۔۔پر عروش نہ سمجھی سلمان نے اسے بہت سمجھایا کہ وہ ایسے نہ کرے یہ غلط بات ہے گھر آئے مہمان کی بے عزتی نہیں کرتے حسام نے بھی اسے سمجھایا کہ وہ ایسے سب کو پریشان کررہی ہے اپنے امی ابو کو بھی پر عروش کو ابھی تو موقع ملا تھا

بدلا لینے کا وہ چاہتی تھی کہ عبیر کی اور اسکی ماں کی انا توڑے اکڑ ختم کرے انہیں جھکنا سکھائے وہ بے شک محبت کرتی ہے پر عبیر سے زیادہ اپنی عزت سے، عبیر کہتا ہے نا کہ وہ عروش سے اب محبت کرنے لگا ہے تو عروش کی طرح کرے جیسے وہ بے عزت ہونے کے بعد بھی اپنی محبت پہ ثابت قدم رہی، عبیر کو بھی رہنا چاہیے عروش نے ارتیج کو کال کردی تھی کہ اب اگلی بار جب اسکے گھر والے آئیں تو وہ اسے پہلے ہی کال کرکے بتادے اس درمیان عبیر سے اسکی ایک ملاقات ہوئی تھی وہ بھی تب جب وہ اپنے کمرے کی بالکونی میں کھڑی تھی تو وہ نیچے آکر کھڑا ہوگیا

"عروش وہ کیا حرکت تھی"۔۔۔؟؟ اسنے نیچے سے چلا کر پوچھا

"کونسی حرکت"۔۔۔وہ ہونق بنی عبیر نے اسے گھور کر دیکھا

"وہی جو تم نے ہمارے رشتے لانے پہ کی ہے"۔۔۔۔اسنے نیچے سے عروش کو ویسے ہی گھورتے ہوئے کہا

"تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ مت لے کر آنا رشتہ"۔۔۔۔وہ لاپروائی سے بولی تھی

"کیا اب تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے"۔۔۔؟؟ اسکے سوال پہ وہ کچھ دیر خاموش رہی پھر بولی "ہے پر اپنی انا اور عزت سے زیادہ نہیں ہے میں دیکھنا چاہتی ہوں تمہاری محبت بھی میری محبت جیسی ہے یا بس حسد اور جلن میں یہ اچانک سے محبت کا طوفان آیا ہے مجھے اپنانا ہے تو اس کی عادت ڈال لو ورنہ بھول جاؤ کرلو مناہل سے شادی"۔۔۔۔وہ کہہ کر بالکونی سے کمرے میں چلی گئی اسکے بعد انکی دوبارہ ملاقات نہ ہوئی عبیر وغیرہ کے دوسری بار آنے سے پہلے ارتیج نے اپنی دوستی نبھائی اور بتادیا کہ اسکی امی اور بھائی پھر آرہے ہیں اور عروش اس دن بھی صبح ہی دروازے کے پاس بیٹھ گئی جیسے ہی دروازہ

بجا اسنے کھولا اور "ہم نے نہیں کرنی آپ کے بیٹے سے شادی جائیں یہاں سے"۔۔۔کہہ کر دروازہ بند کردیا اب کی بار عروش کے ساتھ حسام بھی کھڑا تھا اور اسکی اس حرکت پہ وہ دونوں بہت دیر تک دروازے میں کھڑے ہوکر ہنستے رہے "انہیں کیا لگتا ہے عروش انتی پاگل ہورہی ہے کہ انکے دو تین بار آنے پہ مان جائے گی ناکوں چنے نا چبوا دیئے تو میں بھی عروش سلمان نہیں"۔۔۔اسنے اپنی ہنسی پہ قابو پاکر کہا اس سب سے حسام کو ایک امید کی کرن مل گئی تھی اتنی بے عزتی کے بعد تو عبیر یا بڑی ممانی آئیں گی نہیں شاید اسکی اور عروش کی بات آگے بڑھ ہی جائے پر شاید عبیر نے بھی قسم کھالی تھی کہ اب وہ شادی عروش سے ہی کرے گا صائمہ تائی نے صاف کہہ دیا تھا کہ اب وہ نہیں جائیں گی دو بار وہ بد لہذ لڑکی انکے منہ پہ دروازہ بند کرگئی اب بار بار انسے بے عزتی نہیں کروائی جاتی پر عبیر ہر روز انکی منتیں کرتا وہ کبھی سلمان کے پاس جاتا کہ وہ عروش کو سمجھائیں اور کبھی اپنی امی کے ترلے کرتا اسے سچ میں اپنی حالت پہ ترس آنے لگا تھا وہ کیوں اب اتنی بے عزتی کہ بعد بھی عروش کو چھوڑ نہیں پارہا کیوں وہ اب اپنی انا سے کام نہیں لے رہا۔۔یہ بات سچ تھی کہ وہ پیچھلے کچھ عرصے سے عروش کے بہت قریب ہوگیا تھا وہ جتنا اسے دور ہورہی تھی عبیر اتنا اسکی طرف کھچتا جارہا تھا اس سے برداشت نہیں ہوتا تھا جب عروش حسام کے ساتھ پھیرتی ہے گھومنے جاتی ہے وہ اب اس پہ اپنا حق جاتنا چاہتا تھا پر اب عروش اسے اپنا حق ہی نہیں دے رہی تھی جب اسکی امی نہ مانیں تو اسنے ارتیج اور ثمن کو بلا لیا کہ وہ امی کو منائیں ثمن کا تو کوئی موڈ نہیں تھا کہ وہ اپنی امی کو منائے پر ارتیج نے عبیر کا بھر پور ساتھ دیا عبیر اس درمیان سلمان کے پاس بھی گیا اسکے بار بار چکر لگانے

سے سلمان بھی شرمندہ ہورہے تھے اس لیے انہوں نے عبیر کو کہہ دیا کہ وہ لوگ آجائیں عروش کو وہ سنبھال لیں گے عبیر نے گھر آکر بتایا تو صائمہ تائی نے اٹل لہجے میں کہا

"میں نہیں جاؤں گی اب ذلیل ہونے دو بار ہو آئی کافی ہے"۔۔۔عبیر خاموشی سے انکے قدموں میں بیٹھ گیا "اب کی بار مان جائیں میں قسم سے امی نہیں رہ پار رہا اسکے بغیر میرے حال پہ وہ رحم نہیں کھا رہی تو آپ کھا لیں میری حالت سمجھیں میں اسے کھونا نہیں چاہتا اسکی حسام سے شادی ہوگئی تو میں زندگی بھر اس بات کا سوگ مناتا رہوں گا میری ایک مان لیں آخری سمجھ کر"۔۔۔۔آخر میں اسکی آواز بھرا گئی صائمہ تائی کی روح اندر تک کانپ گئی کیا یہ مکافات ہے۔؟ خدا اتنی جلدی بے قصور کا بدلا لیتا ہے۔؟ آج سے کچھ سال پہلے وہ لڑکی انکے بیٹے کے لیے رو رہی تھی گڑگڑا رہی تھی اور آج انکا بیٹا اسی حالت میں ہے بھائی کو یوں ٹوٹتے ہوئے ثمن سے بھی نہ دیکھا گیا اسکا بھی دل نرم پڑگیا اسنے بھی اپنی امی پہ دباؤ ڈالا کہ "اب اگر اسکی خوشی عروش کے ساتھ ہی ہے تو آپ کردیں امی وہاں"۔۔۔۔صائمہ تائی نے ایک بار پھر جی کڑا کیا اور رشتہ لجانے کا فیصلہ کرلیا پر ایک بات انہوں نے عبیر کو صاف کہہ دی اگر اب کی بار اس لڑکی نے دروازے پہ ہی بدتمیزی کی تو وہ مرتی مر جائیں گی پر رشتہ نہیں لے کر جائیں گی "نہیں اب انشاءاللہ ایسا کچھ نہیں ہوگا سلمان چاچو نے کہا ہے وہ عروش کو سمجھا لیں گے"۔۔۔اسنے اپنی امی کو تسلی دی صائمہ تائی نے سلمان کو کال کرکے بتادیا تھا کہ وہ لوگ آرہیں رشتہ لے کر اپنی بیٹی کو اب کی بار سنبھال لیں یہ رشتہ آخری بار آرہا ہے یہ بات کہنے کے بعد وہ سب ایک بار پھر عروش کے گھر موجود تھے اب کی بار دروازہ زینت

نے کھولا تھا وہ سب کو لاؤنج میں بٹھا کر عروش کے پاس کمرے میں چلی گئیں جہاں انہوں نے عروش بند کیا ہوا تھا۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&

اسے لاؤنج میں اٹھنے والا شور صاف سنائی دے رہا تھا وہ اندر شیشے کے سامنے کھڑی تھی اسکی امی ابھی کمرے میں آئی تھیں انہوں نے عروش کو گلابی رنگ کا سوٹ پہنایا اور اب وہ بڑے دل سے اسکے سر پہ ڈوپٹہ سیٹ کر رہی تھیں پر وہ کسی پتھر کی بنی سپاٹ چہرہ لیے خود کو شیشے میں دیکھ رہی تھی باہر عبیر وغیرہ آئے ہوئے تھے جس کو اسنے بچپن سے چاہا آج وہ اسکی قسمت بننے کے لیے اسکے در پہ آیا ہوا تھا یہ اسکا تیسرا چکر تھا جو اس نے عروش کے گھر رشتے کی خواہش کے ساتھ لگایا تھا دو بار اس نے انہیں دروازے سے ہی رخصت کر دیا تھا پر اب کی بار اسے دروازے تک اسکے امی اور بابا نے جانے ہی نہیں دیا انہوں نے عروش کو کمرے میں بند کیا اور دروازہ خود کھولنے چلے گئے اب اسکی امی پچھلے ایک گھنٹے سے اسے سمجھا بھی رہی تھیں کہ باہر جا کر کوئی ایسی ویسی حرکت نہ کرے جس سے اسکی تائی امی یعنی فیوچر کی ساس کی شان میں گستاخی ہو جائے پر اسکے ذہن میں کچھ اور ہی پک رہا تھا کہ اب کی بار وہ ہاں کر دے گی پر کچھ شرائط کے ساتھ ایک بار اسنے عروش کی محبت کو ٹھکرا دیا تھا تب اسکی محبت میں ایک دراڑ پڑگئی تھی جو اب تک نہیں بھری اب جب تک وہ اسکی محبت اسکے غرور اور اسکی ماں یعنی تائی امی کی انا کو ریزہ ریزہ نہ کر دے گی اسکی روح کو چین نہیں ملے گا اس لیے وہ چپ چاپ تیار ہو رہی تھی امی نے دوپٹہ سیٹ کیا اور اسکا چہرہ دیکھا۔۔

"میں صدقے بہت پیاری لگ رہی ہے"۔۔۔اس نے کوئی تاثر اپنے چہرے پر نا آنے دیا اور خاموش رہی پر زینت کو اسکی خاموشی کچھ ہضم نہ ہوئی۔۔

"دیکھو عروش ان لوگوں کا ظرف ہے جو تمہاری اتنی بد تمیزیوں کے بعد بھی تمہارا رشتہ تیسری بار لے آئے اب کی بار ہمارے سر شرم سے نہ جھکانا اپنے ماں باپ پر رحم کھالو"۔۔۔اسکی امی کا لیکچر ایک بار پھر شروع ہونے لگا تھا اور وہ ایک بار پھر بیزار ہوگئی تھی اس نے اپنی امی کا ہاتھ پکڑا "اب کی بار انکار نہیں کروں گی فکر نہ کریں"۔۔۔زینت کا چہرہ خوشی سے کھل گیا انہیں پتہ تھا وہ ہمیشہ سے اپنی زبان کی پکی رہی ہے جو کہہ دیا وہ ہی کرے گی "پر اب کی بار وہ لوگ خود انکار کر کے جائیں گے" یہ اسنے دل میں کہا تھا وہ یہ بات کہہ کر اپنی امی کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی پر یہ پریشانی تو انہیں ملنی ہی تھی ابھی نہیں تو لاؤنج میں جا کر زینت نے اسکا ماتھا چوما اور اسے لاؤنج میں لے گئیں جہاں اسکی تائی امی انکی دو بیٹیاں اور وہ ستم گر بیٹھا تھا جس نے اسے ٹھکرایا تھا سب نے اسے دیکھ کر یہ بڑے بڑے دانت نکال کر اپنی خوشی کا اظہار کیا پر عروش نے کسی کو لفٹ نہیں کروائی سوائے اریج کے کیونکہ وہ تو اسکی بچپن کی دوست تھی اس نے اریج کو مکار سی مسکراہٹ دی اور وہ عروش کی مسکراہٹ سے کہانی سمجھ گئی اسنے فوراً اپنی ہنسی کو قابو میں رکھنے کے لیے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھا لیا اور عروش دوبارہ سنجیدہ ہوگئی زینت نے عروش کو بڑی احتیاط سے صوفے پر بٹھایا جیسے وہ آج کانچ کی بن گئی ہو احتیاط سے نا برتا تو ٹوٹ جائے گی عبیر عروش کو ہی دیکھ رہا تھا چہرے پہ مسکراہٹ تھی اسکی شکل دیکھتے ہی عروش کو وہ دن یاد آگیا جب اسنے عروش اپنے گھر سے نکالا تھا پر خیر وہ اسے آج بھی اتنا ہی چاہتی ہے پر اپنی بے عزت کا بدلا ضرور لے گی اسکی ناک نہ رگڑوادی تو

وہ بھی عروش نہیں صائمہ تائی بھی مسکرا رہی تھیں پر بھنویں تنی ہوئی تھیں وہی بیٹے کی ماں ہونے والی ازلی کی فیلنگ جو لڑکوں کی ماؤں کا دماغ خراب کیے رکھتی ہے وہی فیلنگ آج پھر صائمہ تائی لے رہی تھیں اسے بٹھا کر زینے سلمان کے دوسرے سنگل صوفے پر بیٹھ گئیں جس کے پیچھے حسام کھڑا تھا اس نے حسام کو نظر اٹھا کہ دیکھا وہ کافی اسائڈ لگ رہا تھا جیسے شو سے پہلے لوگوں اکیسائڈ ہوتے ہیں تو اب باری تھی شو کی حسام اور اریج کے تجسس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس نے شو شروع کرنے کا فیصلہ کیا اور صوفے سے کھڑی ہوگئی حسام جلدی سے پیچھے جا کر دیوار سے ٹیک لگا کر سینے پہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوگیا جیسے کوئی سین مس نہ ہوجائے اور اریج کی گردن جھک گئی وہ شاید اپنی ہنسی دبا رہی تھی

"تو آج پھر آپ لوگ میرے گھر میرے رشتے کی غرض سے حاضر ہوئے ہیں"۔۔۔اس نے کھنکار کر بات شروع کی ساتھ اپنی امی اور بابا کو دیکھا انہوں نے فوراً عروش کو آنکھیں دکھائی اسکے بابا اٹھنے لگے تھے کہ وہ بولی "بیٹھے رہیں بابا آپ کو پتہ ہے میں بات کیے بغیر نہیں رہوں گی"۔۔۔اس نے سلمان کو دوبارہ بیٹھنے کا اشارہ کرکے کہا سلمان پتہ نہیں کیا سوچ کر خاموش ہوگئے اور اسکی امی نے اپنا سر پکڑلیا وہ تائی امی کی طرف متوجہ ہوئی ان کے رنگ بھی کچھ اڑنے لگے تھے اور عبیر اسے ترحم سے دیکھ رہا تھا جیسے رحم کی طلب کررہا ہو عروش نے اسے نظرانداز کیا اور بات دوبارہ شروع کی۔۔

"مجھے رشتہ قبول ہے میں تائی امی، آپکی بہو بننے کے لیے میں تیار ہوں آخر تیسری بار آپ آرہی ہیں اب اچھا نہیں لگتا بار بار انکار تو میں نے فیصلہ کیا ہے اب کی بار میں مان جاؤں گی"۔۔۔عروش کی اس بات سے شاید سب کچھ پل کے لیے مطمئن ہوگئے تھے پر اس نے ان کو مطمئن نہیں کرنا تھا

عروش نے ابھی ان کے چین چھینا تھا تو اس نے اپنی اگلی بات شروع کی "پر میری کچھ شرطیں ہیں"۔۔۔وہ ابھی اتنا ہی بولی تھی کہ عبیر فوراً بول پڑا

"میں تمہاری ہر شرط ماننے کے لیے تیار ہوں"۔۔۔اب تو اسنے ماننی ہی تھیں ایک حریف جو اسکے سامنے آ کھڑا ہوا تھا عروش نے ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کیا "پہلے میری شرطیں سن تو لو شاید تمہاری امی نہ مانیں اور تمہاری بھی عزت تمہارے پاؤں میں زنجیر بن کے تمہارے قدم روک لے"۔۔۔۔

عروش کی بات پہ وہ چپ ہوگیا پورے کمرے میں سکوت چھا گیا تھا سب لوگ اسے دیکھ رہے تھے بس ایک زینت اور اسکے بابا کے علاوہ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے زینت چاہتی تھیں کہ سلمان عروش کو خاموش کرادیں پر سلمان خود ابھی کچھ بولتے کہ عبیر بول پڑا "بتاؤ اپنی شرطیں عروش میں صادق دل سے پوری کروں گا پر میں تمہیں اب کی بار نہیں چھوڑ کر جاؤں گا چاہے تم کتنی ہی بڑی شرط رکھ لو میں پوری کروں گا"۔۔۔اسکے کچھ دیر نہ بولنے سے وہ جھنجھلا کر بولا تھا

عروش نے گہرا سانس کھینچا

"اچھا تو میری شرطیں یہ ہیں کے شادی کے دن میری بارات آئے گی نہیں میں خود تمہاری بارات لاؤں گی مسٹر پورے رسم و رواج کے ساتھ اور دوسری شرط یہ ہے کہ حق مہر میری مرضی کا ہوگا تیسری اور آخری شرط یہ ہے کہ طلاق کا حق بھی مجھے ہی ملے گا بتاؤ مسٹر قبول ہیں شرطیں تو کل ہی نکاح رکھ لو ورنہ ایک بار پھر اٹھو اور اپنے رشتے سمیت چلے جاؤ"۔۔۔اس نے بڑے سکون سے اپنی بات مکمل کی اور دوبارہ صوفے پہ بیٹھ گئی بیٹھنے سے پہلے ایک بار اس نے سب کو دیکھا ارتج کا ہاتھ اسکے منہ پر ہی تھا وہ بڑی مشکل سے اپنی ہنسی روک کر بیٹھی تھی حسام کی آنکھیں پوری کھلی ہوئی

تھیں وہ حیرت بھرا مسکرا رہا تھا زینت نے اپنا سر چھوڑ دیا تھا اب وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھیں تائی امی اور انکی بڑی بیٹی کا منہ حیرت سے کھل گیا اور وہ میرا ستم گر جیسے بولنا ہی بھول گیا ہو ان سب کا ایسا حال دیکھ کر اسے بہت خوشی ملی ایک سکون کا احساس اسکے روم روم میں پھیل گیا بس اسے دکھ تھا تو اپنے امی اور بابا کا جو اسکی ان حرکتوں سے بہت پریشان تھے۔۔۔

عروش نے سارے بم ایک بار میں ہی پھوڑ دیئے تھے صائمہ تائی کی پھٹی پھٹی آنکھیں بات کے چند منٹ بعد بھی پھٹی ہی رہیں اور عبیر گنگ تھا یہ کیسی عجیب شرائط رکھ دیں عروش نے۔۔؟ ایسی شرائط جن کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا وہ ایک مرد سے وہ حقوق مانگ رہی تھی جو صرف مرد کے ہی ہوتے ہیں حق مہر کی رقم تک ٹھیک ہے پر یہ بارات لانا اور طلاق کا حق۔۔۔؟ کیسے عروش نے یہ سوچ لیا۔۔۔

"کیا فضول باتیں کررہی ہوں عروش یہ کیسی شرطیں ہیں"۔۔۔؟؟ عبیر نے حیرت سے ہنستے ہوئے پوچھا تو عروش نے بے نیازی سے شانے اچکا دیئے "محبت کی شرطیں ایسی ہی ہوتی ہے بے معنی فضول سی، جیسے محبت خود ہوتی ہے بے معنی اور فضول"۔۔۔اسنے رک کر سانس لیا پھو بولی "پر بھی لوگ کرتے ہیں نا۔؟ "تو پھر ایسی شرطیں کیوں نہیں رکھ سکتے"۔۔؟؟

"عروش کچھ اور مانگ لو حق مہر تمہاری مرضی کا ہوگا"۔۔۔وہ اسے بہلانے لگا منانا لگا پر عروش نے نفی میں سر ہلادیا

"دیکھو جناب محبت ہے نا تمہیں"۔؟؟ اور شادی بھی کرنا چاہتے ہونا تو پھر شرطیں کیوں نہیں مان رہے۔؟ محبت میں تو لوگ جان دے دیتے ہیں اور تم مجھے اپنے چند حقوق نہیں دے رہے"۔۔؟؟؟

عبیر نے بے بسی سے اسے دیکھا وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوگیا

"عروش یہ نا ممکن ہے"۔۔۔۔اسنے کمزور لہجے میں کہا

"تو پھر ملن بھی نا ممکن ہے آپ جاسکتے ہیں میں نے تم سے محفلوں میں طمانچے کھائے ہیں اپنی عزت کو ایک ایک کے ہاتھ سے رندھتا دیکھا ہے ہر ایک کی نظر میں خود کو گرا ہوا دیکھا ہے پھر بھی تمہیں چاہتی ہوں تو تم میرے لیے اتنا نہیں کرسکتے"۔۔؟؟؟

"بس کردے لڑکی بہت ہوگیا ماں باپ جیسے منہ دہی جما کر بیٹھے ہیں لڑکی جو منہ میں آرہا ہے بکتی جارہی ہے اور دونوں کیسے چپ ہیں ارے دو لگاؤ اسکے"۔۔۔۔صائمہ تائی کا جیسے ہی سکتا ٹوٹا وہ کھڑی ہوکر چلائی تھیں عروش نے تمسخر سے مسکرائی

"اپنی امی کو کہو تمیز کی باتیں انکے منہ سے اچھی نہیں لگتی میں نے نہیں کہا تھا رشتہ لانے کے لیے یہ مہاشے خود آئے ہیں اور جو خود سے چل کر آئیں نا انکی قیمتیں یوں ہی گرتی ہیں انہیں پھر یوں ہی اپنی من مرضی کے اصولوں سے اپنایا جاتا ہے"۔میری بھی تو یوں ہی قیمت گری تھی جب میں گڑگڑا رہی تھی آپ دونوں کے سامنے وہ آپ ہی تھیں نا جنہوں نے اسے اکسایا تھا مجھے ہاتھ پکڑ کر نکالنے کے لیے اس دن دکھا دیا تھا آپ نے کے آپ کتنی تمیز سکھا رہی ہیں اپنی اولاد کو تو اسلیے آپ تو تمیز کی بات کریں ہی مت شرطیں نہیں قبول تو جائیں آپ لوگ کوئی بات نہیں اللہ آپ کے بیٹے کے نصیب اچھے کرے"۔۔۔اسنے اپنی بات مکمل کی اور اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی پیچھے سے

صائمہ تائی بھی پھوں پھاں کرتیں گھر سے نکل گئیں ثمن اور اریج بھی انکے پیچھے نکل گئی تھیں عبیر نے سلمان کو دیکھا

"آپ نے کہا تھا آپ سنبھال لیں گے"۔۔؟؟؟ اسنے رندھی ہوئی آواز سے پوچھا تھا حسام کو پہلی بار اسکی حالت پہ ترس آیا تھا سلمان نے عبیر سے نظریں چرا لیں "آپ کی بیٹی اب مجھے مار کے دم لے گی چاچو دیکھنا میری میت پہ یہ ہی رونق لگائے گی"۔۔۔آنکھوں میں سرخی بڑھ گئی تھی ہلکی سی نمی بھی اسکی آنکھوں میں تھی جسے وہ بے دردی سے انگوٹھے سے رگڑتا باہر چلا گیا زینت نے عبیر کو روکنا چاہا پر وہ روک نہ سکیں۔۔گھر کا ماحول ایسا ہوگیا تھا جیسے ابھی طوفان آیا ہو اور سب کچھ بکھیر گیا ہو۔۔۔

سلمان غصے میں عروش کے کمرے کی طرف بڑھ گئے تھے حسام اور زینت فوراً انکے پیچھے گئے

"یہ کیا بدتمیزی تھی عروش"۔۔؟؟؟ انہوں نے دھڑام سے دروازہ کھولتے ہی پوچھا اچانک سے دروازہ کھلنے پہ وہ ڈر کے اچھلی پھر اپنے سینے پہ ہاتھ رکھ کر گہرا سانس لیا "اف بابا آپ اتنا اونچا بولے میں تو ڈر ہی گئی"۔۔۔وہ ایسے بول رہی تھی جیسے ابھی کچھ دیر پہلے کچھ ہوا ہی نہیں اسکے بابا کو آج پہلی بار عروش پہ بہت غصہ آرہا تھا انہوں نے آگے بڑھ کر اسکا بازو پکڑا لیا حسام اور عروش کی امی بھی اوپر آگئے تھے

"بابا مجھے درد ہورہا ہے"۔۔۔اسنے سلمان کے ہاتھ کو چھوا جس نے اسکا بازو دبوچ رکھا تھا انہوں نے فوراً بازو چھوڑ دیا پھر ایک گہرا سانس لیا اپنے اوپر قابو کیا۔۔۔

"کیا تھا یہ سب یہ کیسی شرطیں ہیں عروش"۔۔۔؟؟؟ عروش مسکائی

"یہ محبت کی شرطیں ہیں"۔۔۔۔

"عروش وہ کبھی نہیں مانے گا اس سب کے لیے"۔۔۔۔سلمان نے جھنجھلا کر جواب دیا

"اب وہ نہ مانا تو پھر عروش مان جائے گی آپ جہاں کہیں گے خاموشی سے شادی کرلوں گی وعدہ کرتی ہوں"۔۔۔۔سلمان نے اسکے اس نئے انکشاف پہ اسے حیرت سے دیکھا حسام اور زینت کا بھی یہ ہی حال تھا

"ایسے مت دیکھیں سچ کہہ رہی ہوں اب وہ نہیں مانے گا تو میں مان جاؤں گی یہ اسکی محبت کا آخری امتحان ہے اس میں وہ پاس ہوجائے گا تو میں اسکی ورنہ پھر آپکی مرضی پہ چلوں گی"۔۔۔۔۔عروش کہہ کر بیڈ پہ بیٹھ گئی سلمان نے اسے دیکھتے رہ گئے انکے پاس اب کوئی سوال نہیں بچا تھا اور نہ کوئی نصیحت

_____&&&&&&&&&&&&&&&&_____

گھر آکر وہ بغیر کسے سے بات کیے اوپر جانے لگا پر اسکی امی اسکے ہی انتظار میں تھیں "نکل گئی محبت کے غبارے سے ہوا یا ابھی اور اسکے ہاتھوں مجھے ذلیل کروانا ہے مجھے تو سمجھ نہیں آتا کہ اب اچانک سے تمہاری محبت کا سمندر اتنے ٹھاٹھے کیوں مارنے لگا ہے پہلے تو اسکی شکل بھی گوارا نہیں تھی تمہیں پر اب، اب ایسا کونسا جادو کردیا اس لڑکی نے تم پر"۔۔؟؟ بتاؤ زرا یہ کونسی شرطیں ہیں بھلا"۔؟؟؟ صائمہ تائی غصے سے پاگل ہونے کو تھیں وہ بہت دیر تک یونہی بولتی رہیں اور عبیر سناتا رہا۔۔پر جب انکے دل کی بھڑاس نکل گئی تو عبیر نے اپنی امی کو دیکھا آنکھیں تازے دکھ سے جل رہی تھیں سرخطپڑتی جارہی تھیں چہرے پہ زمانوں کی تھکن پل بھر میں آگئی تھی

"یہ سب اچانک سے نہیں ہوا امی یہ سے پہلے ہوچکا تھا پر درد اب اٹھنے لگا ہے۔میں نے پہلے اسے آپکی نظر سے دیکھا اب اپنی سے دیکھتا ہوں مجھے لگتا تھا وہ میری ہی ہے میں اسے تنگ کروں لڑوں جھگڑوں بات کروں نہ کروں وہ میری ہی رہے گی پر جب سے وہ آیا ہے نا آپ کا بیٹا ڈر پوک ہوگیا ہے اسے اب ڈر لگنے لگا ہے۔۔ وہ سہی کہہ رہی تھی کوئی چیز آسانی سے مل جائیں وہ فضول لگتی ہیں جیسے مجھے پہلے عروش لگتی تھی، اسکی محبت لگتی تھی اب جب وہ نہیں مل رہی تو احساس ہورہا وہ کتنی انمول ہے اور مجھے اسکی کتنی ضرورت ہے"۔۔۔۔وہ سانس لینے رکا پھر بولا

"اب آپکو نہیں کہوں گا چلنے کا اب میں بھی کوشش کروں گا پہلے جیسا بنے کی پر امی اگر نہ بن سکا نا تو میں مان جاؤں گا اسکی شرطیں"۔۔۔۔۔وہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔

"مان جاؤں گا"۔۔۔صائمہ تائی نے برا سامنہ بنایا تھا "دماغ چل گیا ہے اسکا کبھی نہیں ہوگی یہ شادی دیکھ لینا تم دونوں اور اب اسے ماں بھی بری لگنے لگی ہے سارے الزام ماں کے متھے مار کے جارہا"۔۔۔۔صائمہ تائی نے تنفر سے کہتے ارتج اور ثمن کو مخاطب کیا پر وہ دونوں خاموش رہیں جو انکی امی نہیں دیکھ پار رہی تھیں وہ ان دونوں نے دیکھ لیا تھا کہ اب انکا بھائی مان جائے گا۔۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&

وہ گہری رات کے اندھیروں میں خود کو چھپائے لان کے ایک تیرگی کے مارے بے رونق اور اداس کونے میں بیٹھی تھی وہ قدم قدم چلتا اسکے پاس آیا

"اگر اداس ہونا تھا تو ایسی شرطیں رکھی ہی کیوں"۔۔۔؟؟ وہ اسکے قریب آکر بولا تھا عروش اسکی آواز پہ چونکی نہیں تھی وہ جانتی تھی حسام اسکے پاس ضرور آئے گا اسے سمجھائے گا اسنے حسام کی طرف نظریں نہ کی "یہ شرطیں رکھنا ضروری تھیں حسام"۔۔۔۔

"کیوں"۔۔؟؟ حسام نے فوراً پوچھا تو عروش نے نچلے ہونٹ کو دانتوں میں دبایا پھر بولی "مجھے لگتا ہے وہ اب مجھ سے شادی صرف اسلیے کرنا چاہتا ہے کیونکہ اسے ڈر ہے کہ میں کہیں تم سے شادی نہ کرلوں میں اسکی ہر عادت سے اچھی طرح واقف ہوں وہ تم سے انسکیور ہورہا ہے اسلیے شاید مجھے حاصل کرنا چاہتا ہے میں نے شرطیں اس لیے یہ رکھیں میں دیکھنا چاہتی ہوں کیا اسکی محبت کے دعوے سچے ہیں یا نہیں"۔۔۔۔۔

"اگر وہ نہ مانا تو"۔۔۔؟؟؟ حسام نے بے ساختہ پوچھا تھا عروش نے حسام کی طرف دیکھا پھر کرسی سے کھڑی ہوکر اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھا "پھر تم سے شادی کرلوں گی آجکل میرے بابا کے بہت فیورٹ ہوگئے ہوتم عبیر نہ آیا تو وہ یقیناً میرا نکاح تم سے پڑھوا دیں گے"۔۔۔۔۔وہ کہہ کر چلی گئی اور وہ دنگ کھڑا رہ گیا کیا سچ میں ایسا ہوسکتا ہے۔؟؟؟ اسکے دل نے سوال کیا اگر ایسا ہوسکتا ہے تو عبیر کبھی شرطوں کو نہ مانے حسام کے دل نے دعا کی۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&&

وقت گزرنے لگا تھا ایک بار پھر کسی کی زندگی بے رونق اور بوجھ بن گئی تھی ہر گزرتا دن اسکا امتحان لیتا تھا وہ ہر شام اسکی کھڑکی کے باہر آکر کھڑا ہوجاتا بہت دیر تک کھڑا رہتا پھر ڈھلتی رات کے ساتھ واپس اپنے گھر چلا جاتا خاموشی اب اسکی بہترین دوست بن گئی تھی شروعات میں اسنے بہت

کوشش کی کہ وہ عروش کو دماغ سے نکال دے اسنے کام میں دل لگایا پر ناکام رہا پھر اسنے اپنے دوستوں میں بیٹھ کر ہنسنے کی کوشش کی پر وہ اپنے بے جان قہقہوں سے بہت جلد تھک گیا کمرے میں اندھیرا کر کے وہ پوری رات جاگتا رہتا ان چند دنوں میں ہی اسکی آنکھیں بے نور ہوگئی تھیں اسے اب عروش کا دکھ اسکی تکلیف کا اندازہ ہورہا تھا کہ جب عبیر نے اسے چھوڑا تھا تب وہ کتنا تڑپی ہوگی کیسے اسنے ان راتوں کو گزارا ہوگا جو گزرنے کا نام ہی نہیں لیتیں اس کا دل کرتا تھا وہ چیخے اسے برا بھلا کہے پر وہ یہ سب نہیں کرپاتا تھا ایک ہی گھر میں رہتے وہ اپنی امی سے بھی کم سے کم ملتا تھا اسکی حالت سے پھر بھی صائمہ تائی نرم نہ پڑیں انہیں لگتا رہا کہ عبیر جلد ہی سنبھل جائے گا پر وقفے وقفے سے ارتیج اور ثمن اپنی امی سے ملنے آئیں تو ثمن صاف کہہ گئی تھی کہ "امی آپ ایک بار پھر چاچو سے بات کریں بھائی کی حالت تو دیکھیں انکی خوشی عروش کے ساتھ ہے امی جو پہلے ہوا، ہوگیا اب ایک آخری کوشش آپ کرلیں ہم نے شاید بھائی اور عروش کے ساتھ بہت غلط کیا ہے امی اگر ہم بھائی کے سامنے عروش کی اتنی برائی نہ کرتے تو وہ آج دونوں خوش ہوتے"۔۔۔۔یہ بات جب ثمن نے اپنی امی کو کہی تو انہوں نے گھور کر اسے دیکھا

"دماغ تو ٹھیک ہے تمہارا"۔۔؟؟ ہم نے کیا، کیا ہے وہ ہے ہی ایسی بے شرم اور بھائی کی پریشانی تم لوگ مت لو عشق کا بھوت ہے کچھ دنوں میں اتر جائے گا"۔۔۔صائمہ تائی کی بات پہ ثمن خاموشی ہوگئی اور اپنے گھر واپس چلی گئی۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&_____

آج پھر اریج اور ثمن اپنی امی سے ملنے آئی ہوئی تھیں عبیر اپنے کمرے میں تھا وہ فریش ہوکر نیچے آیا تو ثمن اور اریج اسکے لپٹ گئیں

"کیسے ہیں بھائی آپ"۔۔؟؟؟ اریج نے پوچھا عبیر مسکرا کر صوفے پہ بیٹھ گیا "ٹھیک ہوں"۔۔۔۔۔

"میں نے فیصلہ کرلیا ہے اب خوش بھی رہوں گا"۔۔۔۔۔اسنے اپنی امی کو دیکھ کر کہا صائمہ تائی نے ناسمجھی سے اسے دیکھا وہ انہیں دیکھتا اریج اور ثمن کی طرف متوجہ ہوا "میری بارات کا استقبال کرو گی یا مجھے خود ہی سارے انتظام کرنے پڑیں گے"۔۔۔؟؟؟ اریج اور ثمن کا حیرت سے منہ کھل گئے انکا بھائی مان گیا۔؟؟ اور صائمہ تائی کا سر چکرا گیا

"کیا بکواس کررہے ہو"۔۔؟؟ صائمہ تائی غصے سے چلائی تھیں

"میں سہی کہہ رہا ہوں میں آج جاؤں گا چاچو کے پاس اور کہہ دوں گا میں تیار ہوں عروش کی شرطیں ماننے کے لیے"۔۔۔۔وہ ابھی کچھ اور کہتا کہ صائمہ تائی نے اسکی بات کاٹی

"نہیں تم نہیں جاؤ گے"۔۔۔۔

"میں جاؤں گا، نہیں جاؤں گا تو مرجاؤں"۔۔۔۔اسنے بے بسی سے کہا اریج اور ثمن نے اسکے ہاتھ پکڑے "ہم کریں گے ساری تیاریاں بھائی آپ بس خوش رہیں"۔۔۔۔۔عبیر نے ان دونوں کے اپنے سینے سے لگا لیا

"سہی ہے تم سب کرو اپنے دل کی میں شامل نہیں ہوں گی اس شادی میں"۔۔۔۔اپنی اولاد کو خود کے خلاف جاتے دیکھ صائمہ تائی تپ گئیں

"مت آیئے گا بڑی بہن ماں کے برابر ہوتی ہے میں اپنے بھائی کی بارات کا استقبال کرلوں گی"۔۔۔۔ ثمن نے شرارت سے کہا تو صائمہ تائی اسے گھورتیں اپنے کمرے میں چلی گئیں عبیر انہیں روکنے آگے بڑھا پر ثمن نے اسے روکا "میں ہوں نا، میں منا لوں گی امی کو، تم جاؤ انہیں تاریخ دے آؤ کہ انہوں نے کب آنا ہے"۔۔۔۔ ثمن نے کہا تو عبیر بے ساختہ اسکے گلے لگ گیا "بھائی ہو تم میرے اکلوتے تمہاری خوشی میں ہی ہماری خوشی ہے اب جاؤ جلدی کبھی وہ میڈم کوئی نئ شرط تیار کرلے"۔۔۔۔

"اب کوئی نئ شرط رکھی تو مار کھائے گی وہ مجھے سے"۔۔۔۔وہ ہنس کے کہتا ہوا گھر سے نکل گیا۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

گھر کے لاؤنج میں سب جمع تھے عروش اسکے بابا حسام زینت سب دم سادھے عبیر کو دیکھ رہے تھے حسام کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا فیصلے کی گھڑی آگئی تھی وہ مضطرب سا عبیر کو دیکھ رہا تھا پر عبیر خموش تھا کچھ دیر یونہی خاموشی چھائی رہی پھر عبیر نے بولنا شروع کیا

"میں تیار ہوں، مجھے تمہاری ساری شرطیں قبول ہیں عروش پر مجھے شادی اسی ہفتے میں کرنی ہے اب میرا گزارا نہیں ہے تمہارے بغیر"۔۔۔۔عروش بری طرح چونکی تھی عبیر کی بات پہ، وہ مان گیا تھا اور حسام کے دل پہ جیسے کسی نے گھونسا دے مارا ہو اسے لگا کہ آج اسکا دل دھڑکنا بند ہوگیا ہے۔۔۔

"میں تمہاری بارات کا انتظار کروں گا، حق مہر بھی تمہاری مرضی کا ہوگا اور طلاق کا حق بھی میں تمہیں دوں گا مجھے پتہ ہے تم یہ حق کبھی استعمال نہیں کرو گی"۔۔۔۔۔وہ کہہ کر کھڑا ہوگیا

"چاچو میں اب جارہا ہوں مجھے تیاریاں کرنی ہیں"۔۔۔وہ بغیر کسی کے جواب کا یا کسی قسم کے سوال کا انتظارا کیے چلا گیا عروش نے خالی نظروں سے حسام کو دیکھا جس کا رنگ اچانک ہی زرد پڑ گیا تھا حسام کو محسوس ہوا عروش اسے دیکھ رہی ہے اسنے اپنی حالت پہ قابو کیا مسکرایہ اور اسکے پاس آیا "بہت مبارک ہو عروش وہ تمہیں چاہتا ہے وہ پاس ہوگیا تمہارے امتحان میں"۔۔۔وہ اسکے کاندھا تپھک کر تیز قدموں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا پیچھے سے عروش کی بلند اور خوشی سے اچھلنے کے آوازیں صاف اسکے کانوں میں پڑ رہی تھیں اسے آج پہلی بار عروش کی آواز بہت بھدی محسوس ہورہی تھی وہ کمرے میں آکر بیڈ پہ لیٹ گیا اور اپنے کانوں پہ تکیہ دھرلیا عروش کی آوزیں تو آنا بند ہوگئیں پر اب اسکے ذہن میں عبیر کی آوازیں گونجنے لگی تھیں "میں تیار ہوں"۔۔۔"مجھے تمہاری شرطیں قبول ہیں"۔۔۔حسام نے اپنی آنکھوں کو مضبوطی سے میچ لیا کانوں پہ ہاتھوں کا دباؤ بڑھا لیا پر آوازیں نہ تھمیں۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

اچانک سے ہونے والی شادی کی تیاریاں اچانک ہی عروج پہ پہنچ گئیں دن کا تو کسی کو حساب بھی نہیں رہا تھا کب نکلتا اور کب ڈھل جاتا کسی کو اس بات کا پتہ ہی نہ چلتا عروش اس سب سے بہت خوش تھی آخر وہ اسکی قسمت بنے جارہا تھا جس کے خواب اسنے ہمیشہ سے دیکھے تھے کتنا مشکل تھا اسے پانا اپنا چاہنا اتنے سب مشکل کاموں میں سب سے مشکل کام اسے دیکھنا تھا وہ بھی اپنے سے دور کھڑا کتنی بار وہ ٹوٹی تھی یہ بات صرف وہی جانتی تھی پر اب سب سہی ہوگیا۔۔پچھلے دو دنوں سے وہ رات کو

اسے لے جاتا تھا اور پھر سڑکوں پہ بے مقصد گاڑی دوڑاتا اور عروش سے بہت سی باتیں کرتا بہت گلے کرتا شکوے کرتا ہنستا مذاق کرتا عروش اسکی خوشی سے بہت خوش تھی عروش نے عبیر کو اسی دن ان بلاک کردیا تھا جب وہ اسکی شرطوں کے لیے مان گیا تھا اور اسکے نمبر ان بلاک کرتے ہی عبیر کی کال آگئی جیسے وہ وہاں سے بہت بار کرچکا ہو عروش نے بے تابی سے کال اٹھائی

"ہمم تو میڈم اب خوش ہیں آپ"۔؟؟؟ اسنے کال اوکے کرتے ہی سوال کیا تھا عروش کی آنکھوں کی چمک اور چہرے کی مسکراہٹ بڑھ گئی

"کیا اسے صرف خوشی کہہ سکتے ہیں عبیر"۔؟؟ مجھے تو یہ ایک حسین خواب کی تعبیر معلوم ہوتی ہے جو چاند کی روشنی میں سنہرے الفاظ سے میری قسمت کے پنوں پہ لکھی جارہی ہے یہ خوشی تو نہیں یہ تو جیت ہے کہ زندگی کی وجہ یہ میری خواہش کی تکمیل ہے"۔۔۔۔وہ چل فرش پہ رہی تھی پر اسے معلوم یہ ہورہا تھا جیسے وہ ایک ایک قدم چاند کے سینے پہ رکھے جھلوے کے پاس جارہی ہے جہاں اسکا چکور اسکی دید میں کھڑا ہے

"واہ میری ہونے والی بیوی تو شاعرہ بھی ہیں"۔۔۔عبیر نے شرارت سے کہا تو وہ بے ساختہ ہنس دی "دیوانی ہوں پاگل ہوں شاعرہ نہیں"۔۔۔ وہ چاند کے چمکتے زینے سر کرتی جارہی تھی ہلکی ہوا سے اسکے بال اڑ رہے تھے

"اور یہ پاگل دیوانی کس کی ہے"۔۔؟؟ وہ بھی شاید اس محبت کا اظہار بار بار سنا چاہتا تھا اسلیے پوچھ رہا تھا عروش نے آنکھیں بند کیں

"اسکی جو میری آنکھیں بند ہونے کے بعد بھی دکھائی دیتا ہے"۔۔۔۔عروش نے جان بوجھ کر نام نہیں لیا تھا وہ اسے اور بے چین کرنا چاہتی تھی

"اور وہ کون ہے"۔۔؟؟ اسکی بے چینی بڑھی

""جسے میں ابھی بھی دیکھ رہی ہوں"۔۔۔چاند کے زینے اپنے اختتام کو پہنچ گئے تھے سفید ریت کی زمین پہ سسی قدم رکھ چکی تھی پنوں اسکے قریب آیا

"اور تم کسے دیکھ رہی ہو"۔۔۔؟؟ سسی کے کان میں پنوں نے دھیمے سے پوچھا تھا

"تمہیں"۔۔۔۔ سسی نے بھی سرگوشی کی تو پنوں کی آنکھوں میں خوشی کے چراغ جل اٹھے وہ اسے اپنے ساتھ چاند پہ لگے جھولے پہ لے آیا

"یونہی دیکھتی رہو گی مجھے ہمیشہ"۔۔؟؟؟ اسے جھولے پہ بٹھا کر وہ جھلانے لگا سسی نے محبت سے پنوں کو دیکھا

"تم یونہی میرے قریب رہنا"۔۔۔۔جھولوں کی رفتار روک کر پنوں اسکے ہمراہ آکر بیٹھ گیا اور اسکی موٹی غلافی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا "اتنے"۔۔۔؟؟؟؟ سسی نے ہاتھ بڑھا کر اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور اسکے شانے پہ سر ٹکا دیا

"اتنے"۔۔۔۔تاروں کی بارات سات پریوں کے سنگ پھولوں کی تھل سے ان پہ پھول برسانے لگیں روشنیاں بڑھ گئیں تھیں مبہوت سی بولتی عروش نے آنکھیں کھول لی تھیں

"کیوں خاموش ہوگئے"۔۔۔؟؟؟ اسنے چاند کو دیکھ کر پوچھا اور اپنی سوچ پہ مسکرادی

"بس سوچ رہا ہوں تم میری بارات لاؤ گی کیسے"۔۔؟؟؟

"بینڈ باجوں کے ساتھ"۔۔۔۔عروش نے ہنسی دبا کر کہا تو وہ ہنس دیا

"گھوڑی پر آنا"۔۔۔۔۔اسنے بات میں مزید اضافہ کیا

"ہاں تم فکر ہی نہ کرو"۔۔۔۔وہ ہنستی ہوئی کمرے میں آگئی بہت دیر تک وہ دونوں اپنی باتوں میں مصروف رہے پھر کب عروش بولتے بولتے سوگئی اسے پتہ ہی نہ چلا۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

رات کا دوسرا پہر تھا ڈھولک سے تھک کر وہ کمرے میں آکر سو گئی تھی گھر قریب ہونے کی وجہ سے ڈھولک ایک دن عبیر کی طرف ہوتی اور اگلے دن عروش وغیرہ کی طرف کیونکہ ان کے رشتہ دار تو ایک ہی تھے اسکے علاوہ عروش کے ننہال والے تھے جو عین شادی کے دن ہی آنے تھے آج عروش وغیرہ کی طرف ڈھولک تھی تو وہ آج بہت تھک گئی تھی اسلیے کمرے میں آتے ہی عبیر سے کچھ دیر بات کرنے کے بعد وہ سوگئی تھی اسے سوئے ہوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ اسکے کمرے کی کھڑکی بجی۔۔پھر بجی۔۔۔تیسری بار کھڑکی بجنے پہ وہ خمار آلودگی سے اٹھی ایک سایہ نظر آیا وہ ٹھٹھک گئی آنکھوں کا خمار فوراً ہی اڑن چھو ہوگیا جو بھی تھا اسکا سایہ بھی بھیانک لگ رہا تھا عروش آہستگی سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس گئی اور سائیڈ ٹیبل سے گلدان بھی اٹھا لیا تھا کھڑکی پھر بجی تو اسنے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے کھڑکی دھکیلی سامنے چہرہ ڈھک کر ایک شخص کھڑا تھا عروش نے بس ایک نظر اسے دیکھا پھر پوری قوت سے گلدان سامنے والے پہ چھوڑ دیا

"اوئے"۔۔۔۔کیا کر رہی ہو پاگل"۔۔۔۔سامنے والا فوراً پیچھے ہوا پر پھر بھی گلدان اسکے کاندھے پہ لگا تھا عروش کو آواز جانی پہچانی لگی وہ ابھی کچھ اور کہتی کہ سامنے والے نے چہرے سے نقاب اتار دیا

"میں ہوں عبیر"۔۔۔وہ درد بھری آواز سے بولا عروش نے چونک کر اسے بغور دیکھا پھر اپنی انگلی اپنے دانتوں میں دبا لی

"سوری"۔۔۔اپنی خفت پہ قابو کرتے وہ اسکے قریب آئی "لگا تو نہیں"۔۔؟؟؟ کاندھے کو چھوتے ہوئے پوچھا

"مارو گی تو لگے گا بھی"۔۔۔وہ ناراضی سے بولا تو عروش نے بیچارگی سے اسے دیکھا

"اب مجھے کیا پتہ تھا کہ تم ہو اور تم نے چہرہ بھی ڈھک رکھا تھا تو مجھے لگا کوئی چور ہے شادیوں میں اکثر ایسا ہوتا ہے نا کہ شادی سے ایک روز پہلے ایک غیر انسانی شکل کا ڈاکو گھر میں گھس جاتا ہے اور سارا گھر لوٹ کر بھاگ جاتا ہے"۔۔۔۔عبیر نے اسکی اسی احمقانہ بات پہ بھنوں کو اچکایا

"کم ڈارمے دیکھا کرو اور انڈیا کے تو بالکل ہی چھوڑ دو"۔۔۔۔وہ خفا خفا لہجے میں بولا تو عروش ہنس دی

"اچھا یہ بتاؤ آدھی رات کو کیوں آگئے"۔۔۔؟؟؟؟

"تم سے ملنے آیا تھا تم تو جلدی سوگئیں اور مجھے نیند نہیں آرہی تھی اس لیے سوچا آئسکریم کھانے چلتے ہیں"۔۔۔۔

"اس وقت"۔۔۔؟؟؟ عروش نے چونک کر پوچھا تھا

"ہاں تو اور کیا اسی وقت"۔۔۔وہ بے نیازی سے بولا

عروش نے پہلے تو بالکونی سے نیچے دیکھا جہاں سیڑھی رکھی تھی اور ایک لڑکا کھڑا تھا

"یہ اس سیڑھی کا مالک ہے آدھی رات کو اسکی منتیں کرکے منا کر لایا ہوں اب چلو جلدی"۔۔۔۔۔۔
وہ ریلنگ کی دوسری طرف چلا گیا

"عبیر بابا کو پتہ چل گیا نا تو بہت ناراض ہوں گے"۔۔۔۔۔

"اچھا جی تو آپ بھی ڈرنے لگ گئی ہیں"۔؟؟؟ اسنے جان بوجھ کر حیران ہوکر پوچھا تو وہ ہنسی

"ہاں جی"۔۔۔۔اسنے ابھی اتنا ہی کہا کہ عبیر جھنجھلا گیا

"یار اب چلو بھی اسے ایک گھنٹے کے لیے لایا ہوں جلدی کرو"۔۔۔۔اسکے جھنجھلا کر کہنے پہ بھی اسنے منع کیا پر وہ بضد تھا اسے لے کر جانے کے لیے اسکے اتنے اصرار پہ وہ ہار مان گئی جب وہ لوگ آئسکریم کھا آئے تو عروش سیڑھیاں چھڑنے لگی کہ اسنے عروش کا ہاتھ پکڑا

"I love you"۔۔۔۔محبتوں سے سرشار لہجے میں اسنے کہا تھا عروش نے فوراً سیڑھی والے کو دیکھا جس کے دانت پورے باہر تھے "تم کیا دیکھ رہے ہو دانت نکال کر چلو ادھر دیکھو"۔۔۔۔عبیر نے جب اسے یوں ہنستے دیکھا تو اسنے ڈپٹا سیڑھے والے نے سرعت سے نظریں گھما لیں

"I love you"۔۔۔۔اسنے دوبارہ کہا تو عروش نے شرماتے ہوئے اسے دیکھا

"چھیچھورے"۔۔۔۔وہ ہنسی دبا کر کہتے ہوئے جلدی جلدی اوپر پہنچ گئی عبیر نے منہ بسور کر عروش کو دیکھا

"یہ غلط بات ہے"۔۔۔اسنے احتجاج کیا

"اچھا جی"۔۔۔۔۔وہ اسکی حالت سے محظوظ ہوکر بولی

"جواب دو"۔۔۔۔دونوں ہاتھوں کو کمر پہ باندھ کر وہ بولا

"نہیں دیتی جاؤ"۔۔۔۔اسنے اترا کر کہا تو نیچے والے کا منہ پھول گیا

"سہی ہے نہ کہو اب میں بھی نہیں کہوں گا"۔۔۔۔۔وہ ناراضی سے بولا تھا عروش گہرا مسکرائی

"عروش عبیر کی ہے اور عبیر کی رہے گی"۔۔۔۔۔محبت کے سوال پہ اسے اس سے بہتر کوئی دوسرا جواب نہ لگا نیچے کھڑے عبیر کی ساری ناراضی ہوا ہوگئی وہ کچھ دیر رکا پھر سیڑھی والے کے ساتھ چلا گیا عروش بھی کمرے میں آگئی تھی۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&_____

وہ سب سے لاتعلق سا ایک ٹیبل پہ بیٹھا تھا سامنے اسٹیج پہ عروش اور عبیر سب سے ہنسی خوشی باتیں کر رہے تھے گانوں کی اونچی آوازیں اور ارگرد کی رونق بھی اسکا دل نہیں بہلا پا رہی تھی جب سے عبیر اس سب کے لیے مانا تھا تب سے وہ خود عروش سے دور رہنے لگا تھا پر عروش پھر بھی اس سے ویسے ہی ملتی باتیں کرتی ساتھ ساتھ رکھتی شادی کی ساری شاپنگ اسنے حسام کے ساتھ ہی تھی اب وہ عروش کو بہت کم سنتا اور دیکھتا تھا اسے ڈر تھا کہ وہ جب یہاں سے جائے گا تو اسے یہ باتیں یہ یادیں مار دیں گی اسلیے اس نے خود کو اس ایک ہفتے میں عروش سے جتنا ہوسکا دور رکھا ابھی بھی سب کے درمیان میں بھی وہ لاتعلق سا اپنے موبائل کو دیکھ رہا تھا بظاہر وہ اپنی توجہ موبائل پہ مبذول کیے ہوا تھا پر اس نے اپنی آنکھوں کی اداسی چھپائی ہوئی تھی عروش نے اسے بہت بار اسٹیج پہ آنے کا کہا پر اسنے منع کردیا جب تصویریں بنے لگیں تب تھی وہ اسٹیج پہ نہ گیا اسے ان سب دکھ ہورہا تھا وہ ابھی بھی صرف عروش کی وجہ سے یہاں بیٹھا تھا ورنہ وہ چلا جاتا ہال میں صرف ایک وہ ہی اداس نہیں تھا دو لوگ اور بھی ایک صائمہ تائی جو سب کو کھانے کو دوڑ رہی تھیں زرا زرا سی بات پہ وہ بگڑ رہی

تھیں جب عروش عبیر کے ساتھ آکر اسٹیج پہ بیٹھی تو انہوں نے تنفر سے دیکھا اور پہلو بدل لیا۔۔
وہیں مناہل بی بی بھی بڑی اداس تھیں ٹیبل پہ صائمہ تائی کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھ کر وہ بڑی حسرت سے عبیر کو دیکھ رہی تھی کاش کہ وہ حسام کے پیچھے نہ لگتی تھوڑی مزید کوشش کرتی عبیر کے قریب آنے کی تو آج وہ عبیر کے ساتھ بیٹھی ہوتی مناہل نے یہ سوچ کر سرد آہ بھری اور ٹیبل پہ سر رکھ لیا دنیا میں آج مناہل سے معصوم اور بے سہارا کوئی نہیں لگ رہا تھا مہمانوں میں یہ بات پھیل گئی تھی کہ عروش نے شرطوں کے ساتھ شادی کے لیے ہاں کی ہے سب نے دبے دبے الفاظ میں صائمہ تائی کی خوب کی ہر ایک کے استہزائیہ جملے انہیں اپنے منہ پہ تھپڑوں کی طرح لگتے محسوس ہوئے اور ابھی جب کل عروش بارات لائے گی تو کتنا مذاق بنے گا انکا یہ سوچ کر ہی صائمہ تائی کا دل کرتا تھا کہ وہ زمین میں دفن ہوجائیں انکی اولاد نے انکی ناک کٹوا کر رکھ دی وہ مشتعل ہوتی سب کچھ برادشت کر رہی تھیں مہندی کا فنکشن ختم ہوگیا تھا وہ سب لوگ گھر آگئے تھے حسام آتے ہی اپنے کمرے میں چلا گیا کمرے میں آکر وہ بیڈ پہ بیٹھ گیا اور ڈائری اٹھا لی

کچھ باتیں حسام کی ڈائری سے۔۔۔

کسی پہ زندگی اتنی بے رحم کیسے ہوسکتی ہے۔؟؟ کہ وہ اس سے ہر وہ چیز چھین لے جو انہوں نے اپنے دل کے بہت قریب کر لی ہو سمندر کی لہریں جب پتھروں پہ اپنا سر پیٹ رہی ہوتی ہیں تو بھی انکا درد ساحل پہ کھڑا شخص محسوس نہیں کرتا اور عروش ساحل پہ کھڑی ہے اور میں سمندر کی وہ لہر ہوں جو

اپنا سر ٹکرا کر اب دوبارہ سمندر میں لوٹ جاؤں گا۔۔۔کھو جاؤں گا۔۔۔۔کیوں محبت ہمیشہ اظہار کہ محتاج رہی ہے۔؟ یہ تو جذبہ ہوتا ہے اور جذبے تو محسوس کیے جاتے ہیں پھر کیوں لوگ انہیں بھی الفاظ کی بناء پر ہی سمجھتے ہیں کیوں کسی کا دکھ اسکی آنکھوں سے نہیں پڑھتے اور اگر پڑھ بھی لیں تو انہیں سمجھ نہیں پاتے۔۔۔میں اس دن سے ڈرتا تھا مجھے پتہ ہوتا کہ پاکستان سب پانے کی خواہش میں جانے والا حسام اپنا سب کچھ وہیں چھوڑ آئے گا حسام کے پاس تھا ہی کیا۔؟؟ اسکے تو دونوں ہاتھ ہی خالی تھے چند الجھی ہوئی بے معنی لکیروں کے سوا اسکے پاس کچھ بھی تو نہیں ہے میں نے جب سے عروش کو دیکھا تھا اس دن سے میں اپنا ہاتھ دیکھتا تھا کہ کیا میرے ہاتھ میں اسکے نام کی لکیر ہے۔؟ پر میری کوشش ہمیشہ ہی رائیگاں جاتی تھی میں عروش کو اتنا جینے لگا ہوں کہ اب خود میں واپس آنا میرے لیے بہت مشکل ہوگیا ہے دل کے درد بھی کتنے عجیب ہوتے ہیں دل میں رہتے ہیں اور دل کو ہی تڑپاتے ہیں۔۔دل جب اپنا ہو کے دوسرے کے لیے دھڑکنے لگتا ہے تو انسان بے بس ہوجاتا ہے یہ شاید تب صرف دھڑکتا ہی نہیں احتجاج کرتا ہے لڑتا ہے ہم سے اس کے لیے اور اس اندر کی جنگ میں ہم کتنی بار زخمی ہوتے ہیں یہ صرف ہمیں ہی پتہ ہوتا ہے آج میں عروش کا درد سہی معنوں میں سمجھ رہا ہوں کیونکہ آج میں اسی مقام پہ ہوں جہاں کبھی عروش کھڑی تھی۔۔۔آج پھر اپنے اکیلے ہونے کا بہت شدید احساس ہوا مجھے سوچا کاش میرے پاس بھی بہن ماں یا باپ ہوتے تو میں انکو اپنے دل کی بات بتاتا تو وہ بھی میرے لیے ارتیج وغیرہ کی طرح لڑتے اور مجھے عروش سے ملا دیتے۔۔۔پر خیر حسام اکیلا تھا اور شاید ہمیشہ اکیلا ہی رہے گا کل اسکا نکاح ہوجائے گا اور کل میں بھی یہاں سے چلا جاؤں گا میں اب تک صرف عروش کے کہنے پہ رکا ہوا تھا پھر کہیں نہ کہیں ایک امید

تھی کہ عبیر اتنی بے تکی شرطوں کے لیے نہیں مانے گا اور شاید عروش کی بات سچ ہوجائے پر وہ سب کہاں ہوتا ہے جو ہم سوچ لیتے ہیں اب ساری امیدیں ٹوٹ گئی ہیں جن کے سہارے میں کھڑا تھا وہ رسیاں میرے ہاتھ سے چھوٹ گئیں ہے اب مزید یہاں رکا تو منہ کے بل گر جاؤں گا اسلیے کل اسکے نکاح سے پہلے ہی چلا جاؤں گا اتنی ہمت نہیں ہے کہ اسکے منہ سے قبول ہے سن سکوں۔۔۔اب کی بار جاؤں گا تو سوچ کر جارہا ہوں کہ دوبارہ کبھی نہیں لوٹ کر آؤں گا اور نہ ہی کوئی رابطہ رکھوں گا اللہ نے ایک احسان مجھے پہ کیا کہ مجھے کبھی نمبر یاد نہیں ہوتے میں بھول جاتا ہوں سارے نمبر اسلیے یہاں سے جانے کے بعد امی والی سم توڑ دو گا تاکہ نہ یہ لوگ مجھے کبھی کال کریں اور نہ ہی میں کر سکوں، یہ لوگ کال کریں گے تو مجھے پھر بلائیں گے عروش اصرار کرے گی اور میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے ان لوگوں کی خوشیاں خراب ہوں حسام آیا ہی جانے کے لیے تھا اسکا جانا طے تھا اور وہ اب ایسے جائے گا جیسے یہاں کبھی آیا ہی نہیں تھا۔۔۔آج دل بہت بوجھل ہے رونے کا دل کر رہا ہے پر آج نہیں روؤں گا دوبئ جا کر میں نے یہ ہی کام کرنا ہے تو اسلیے ابھی مسکراتا رہوں گا خدا حافظ۔۔۔۔۔۔۔۔

دھندلی آنکھوں کو ہاتھ کی پشت سے صاف کر کے وہ لیٹ گیا گیلی آنکھوں سے بھی بھلا کبھی نیند آتی ہے۔؟؟ تو وہ کیسے اس کام کی جسارت کررہا ہے وہ آج نہیں سوئے گا وہ تو آج روئے گا بہت روئے گا۔۔۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

وہ دلہن کے جوڑے میں ملبوس اپنے بابا کے سامنے بیٹھی تھی

"ایک بار سوچ لو عروش بارات لے کر جاؤ گی"۔۔۔؟؟ وہ اسے اس دن سے سمجھ رہے تھے جب سے اسنے یہ شرط رکھی تھی انکا کہنا تھا کہ حق مہر تک بات ٹھیک ہے شاید طلاق کا حق بھی کہیں نہ کہیں ٹھیک ہے پر یہ بارات لجانے والا معاملہ بہت خراب ہے عروش نے انکے سوال کا جواب نہ دیا تو وہ مزید بولے

"دیکھو عروش اس سے تمہاری انا کو تو تسکین پہنچ جائے گی پر عبیر کی عزت کو بہت گہری چوٹ لگے گی پوری زندگی یہ بات اسکے دامن پہ داغ کی طرح لگی رہے گی کہ اسکی بارات آئی تھی آج وہ محبت میں سب مان رہا ہے کل کو یہ بات ہی اسے کھلے گی جب لوگ اسکا مذاق بنائیں گے تو وہ ہنس نہیں سکے گا اسے تب اپنی غلطی کا احساس ہو گا تو تمہاری شادی میں خلش پیدا ہو گی اور یہ خلش ہی بہت گہری کھائی بن جائے گی جو تم دونوں کی ساری خوشیاں کھا جائے گی میرا فرض تمہیں سمجھانا ہے آگے تمہاری مرضی ہے جو تمہیں ٹھیک لگے"۔۔۔۔۔۔وہ کہہ کر خاموش ہوگئے

"اس بات کا میں فیصلہ رات ہی کرچکی تھی بابا میں نے یہ شرط صرف اسے آزمانے کے لیے رکھی تھی پر میں ایسا کچھ نہیں کروں گی میں ابھی اسے کال کررہی ہوں کہ میں اسکی بارات کا انتظار کررہی ہوں آجائے"۔۔۔۔اسنے مسکرا کر اپنے بابا کو دیکھا جو اسکی بات پہ خوش ہوگئے تھے

"بابا میری عزت اسکی عزت سے جڑنے والی ہے کل جب جب وہ بے عزت ہو گا۔شرمندگی تو مجھے بھی محسوس ہو گی میں نے بہت سارا وقت اسکے لیے رونے میں گزارا ہے اب باقی کا اسکے ساتھ خوش رہ کر گزارنا چاہتی ہوں اور بابا آپ کو پتہ ہے آپ میرے ہیرو ہیں"۔۔۔۔وہ اٹھ کر انکے پاس آئی

"آپ جیسے بابا مجھے نہیں لگتا اللہ نے کسی اور کو دیئے ہوں گے آپ بہت اچھے ہیں میری ہر طرح کی بات بہت تحمل سے سنتے ہیں مجھے کبھی آپ سے بات کرتے ہوئے کسی پردے کا خیال نہیں رہا مجھے اکثر امی کہتی تھیں ہر بات بھی بابا سے نہیں کرنے والی ہوتی کچھ شرم لیا کرو"۔۔۔وہ بولتی ہوئی ہلکا سا ہنسی پھر دوبارہ بولنے لگی "پر مجھے انکی یہ بات کبھی سمجھ ہی نہیں آئی کیونکہ آپ جب بھی میری بات سنتے تھے تو بہت غور سے سنتے تھے جیسے میں سہی کہہ رہی ہوں مجھے لگتا ہی نہیں تھا کہ مجھے آپ سے کچھ چھپانا بھی چاہیے اس لیے دلیری سے سب بتادیتی تھی اور شاید یہ دلیری مجھ میں ہمیشہ رہے گی بابا آپ مجھے بہت یاد آؤ گے"۔۔۔وہ آخری جملہ بولتی ہوئی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی اسکے بابا نے فوراً اسے اپنے سینے سے لگا لیا وہ خود آب دیدہ تھے انکی چڑیا آج پرائی ہورہی تھی انکا گھر آج سونا ہوجائے گا وہ ضبط کرکے عروش کو چپ کرواتے رہے انہیں بہت دیر لگی تھی اسے سمجھانے چپ کروانے۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

صائمہ تائی منہ پھلا کر بیٹھی تھیں سب مہمان کھسر پھسر کر رہے تھے کہ بارات کب آئے گی بہت سے بار بار پوچھ بھی رہے تھے اور صائمہ تائی کا دل کررہا تھا ایک ہی گولی سے سب کو اڑا دیں مہمان مسلسل بول رہے تھے کہ اوپر سے عبیر خوشی خوشی نیچے آیا

"امی"۔۔۔؟؟؟ اسنے آتے ہی اپنی امی کو مخاطب کیا

"تیار ہوجائیں بارات لے کرجانی ہے"۔۔۔اسنے آکر اتنی ہی خوشی سے کہا تو صائمہ تائی نے چونک کر اسے دیکھا پھر عبیر نے انہیں ساری بات بتا دی کہ عروش نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے وہ اسکی بارات

کا انتظار کررہی ہے وہ عبیر کی صرف محبت چاہتی ہے اسکے حق نہیں۔۔۔صائمہ تائی کی بھنویں ایک بار پھر تن گئیں "ڈر گئی ہوگی کہ کہیں سسرال میں کل کو ذلیل نہ ہو میاں کے ہاتھ اسلیے مان گئی"۔۔۔۔لہجے میں وہی نفرت تھی انکے جو ان کے دل میں ہمیشہ سے رہی تھی عبیر نے انکی بات پہ توجہ نہ دی وہ بہت خوش تھا عروش نے اسکی عزت رکھ لی تھی تبھی وہ بڑی شان کے ساتھ عروش کے دروازے پہ بارات لے کر پہنچا گیا تھا بارات کا استقبال کرنے کے بعد جب حسام گھر واپس آگیا سلمان ماموں سے اسکی بات ہوگئی تھی کہ اسے ایمرجنسی میں دوبئ جانا پڑ رہا ہے وہ بعد میں آئے گا پر کسے پتہ اب حسام جائے گا تو کبھی نہیں لوٹے گا وہ آنسوؤں سے دھندلائی آنکھوں کو بار بار رگڑتا اپنا بیگ تیار کرچکا تھا بیگ کو گھسٹتے وہ کمرے کے روازے سے نکلا تو کہیں سے عروش کی آواز آئی "تمہارے رشتے والے آئے ہوئے ہیں نیچے"۔۔۔وہ شرارت سے کہہ رہی تھی اسنے بے ساختہ پلٹ کر کمرے میں دیکھا عروش وہیں کھڑی تھی ہنس رہی تھی اسنے دوبارہ کمرے میں قدم رکھ کہ عروش غائب ہوگئی دل میں درد کی نجانے کتنی ہی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں اور ایک بار پھر بیگ کے ساتھ چل پڑا زینے اترتے اسنے اپنے ساتھ دیکھا "ایک بار میں سیڑھیوں سے اتر رہی تھی پاؤں پھسلا اور میں بغیر کسی مشقت کے نیچے پہنچ گئی"۔۔۔۔ساتھ چلتی عروش کی بات پہ وہ مسکرایہ تھا کہ عروش پھر گم ہوگئی تھی وہ لاؤنج میں آیا وہاں صوفے پہ وہ ناراضی سے بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی

"تم میرے لیے دوبئ سے کچھ بھی نہیں لائے"۔۔۔؟؟؟ حسام کے قدم پل بھر کے لیے رکے تھے پر پھر وہ سر جھٹک کر چل دیا راہ داری سے جب وہ داخلی دروازے میں پہنچا تو وہ داخلی دروازے میں

کھڑی تھی اور اسکا بیگ پکڑ کر اسکے ساتھ اندر لارہی تھی گرم پانی اس وجیہہ چہرے والے کا چہرہ تر کررہا تھا اسنے اپنی شرٹ کی آستین سے چہرہ صاف کیا اور راہ داری سے نکل کر لان میں آیا

"تمہیں عربی آتی۔؟ بول کے دکھاؤ"۔۔؟؟؟ لان میں رکھی کرسیوں پہ وہ دونوں بیٹھے تھے اور وہ اسے عربی بول کر سنا رہا تھا اس گھر کی ایک ایک چیز میں کہیں نہ کہیں عروش بول رہی تھی اور اسکے لیے جانا بہت مشکل ہوگیا تھا باہر ٹیکسی والا کھڑا اسکا انتظار کررہا تھا حسام نے ایک نظر پورے گھر کو دیکھ پورا وجود لرز گیا تھا آنسوؤں کی رفتار بڑھ گئی تھی اسنے اپنے لب بھینچے اپنی حالت پہ قابو کیا اور سرعت سے گھر سے نکل گیا۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

عبیر اور عروش دونوں ہی ہال کے چھوٹے سے لان میں اسکے سامنے کھڑے تھے

"یہ کیا بات ہوئی حسام یہ وقت ہے جانے کا رک جاؤ ابھی مت جاؤ"۔۔۔۔عروش رندھی ہوئی آواز سے بولی تھی

"ہاں حسام رک جاؤ یہ وقت تو نہیں اچانک سے جانے شادی کے کچھ دنوں بعد چلے جانا"۔۔۔۔عبیر پہلی بار اس سے یوں اپنائیت سے بولا تھا سامنے کھڑا حسام مسکرایا اسنے اپنی آنکھوں پہ گلاسسز لگا رکھے تھے اگر نہ لگاتا تو آنکھیں اسکا دکھ بتا دیتیں

"یہی تو وقت ہے جانے کا اب چاہ کر بھی نہیں رک سکتا میرے پاس یہاں رکنے کے سارے جواز ختم ہوگئے ہیں"۔۔۔۔اسے خود پہ حیرت ہوئی وہ کتنا سنبھل کر بول رہا تھا تاکہ اندر کے طوفان کی

خبر ان دونوں کو نہ ہو عروش کی آنکھیں نم ہو گئیں وہ بے ساختہ اسکے گلے لگ گئی تھی عبیر کے چہرے پہ ناگواری پھیلی پر وہ خاموش رہا

"میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گی تم تو میرے دوست تھے اب میرا ساتھ چھوڑ کر جارہے ہو تم ہمیشہ کے لیے یہاں کیوں نہیں رک سکتے"۔۔؟؟؟؟ حسام عبیر کے چہرے کی ناگواری دیکھ چکا تھا اسلیے اسنے نرمی سے عروش کو خود سے الگ کیا

"کچھ دوستوں کا بچھڑ جانا بہت ضروری ہوتا ہے عروش انکا ساتھ پوری زندگی قسمت نہیں لکھتی انہیں ایک دن جانا ہی ہوتا ہے اور حسام بھی انہیں دوستوں میں سے ایک ہے میرا جانا ضروری ہے پھر آؤں گا بعد میں"۔۔۔۔وہ اپنے اس جھوٹ سے خود بہت دکھی ہوا وہ جانتا تھا کہ وہ اب کبھی یہاں نہیں آئے گا وہ ان سے ملتا معذرت کرتا عروش کے لاکھ اصرار پہ بھی نہ رکا اور واپس پلٹ گیا پر اسنے جانے سے پہلے عروش کو ایک بار پھر دیکھا اور دیرے سے اسے آواز دی عروش نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تو اسنے مدہم لہجے سے کہا

""أحبک ومن الصعب أن أعیش بدونک الآن ولکن سأحاول العیش بدونک ولکن ھذا صعب"" اور وہاں سے چلا گیا عروش پیچھے سے مسکرادی پر عبیر کے دل میں کھل بلی مچ گئی

"کیا کہا ہے اسنے"۔۔؟؟؟ اسنے بے ساختہ پوچھا تھا

"پتہ نہیں پر وہ جب بھی یہ کہتا ہے سن کر بہت اچھا لگتا ہے"۔۔۔۔وہ اداسی سے مسکراتی اسکی پیشت دیکھتے بول رہی تھی جو اب ٹیکسی میں بیٹھ گیا تھا وہ دونوں بھی اندر چلے گئے تھے وہاں ان

دونوں نے ایک دوسرے کی محبت کو قبول کیا اور وہاں اسکی فلائٹ اڑ گئی وہ دونوں یہاں مسکرا رہے تھے اور وہ جہاز کی ونڈو کو دیکھتے اپنے آنسوں پی رہا تھا۔۔۔

"ایک حسام تھا جو چلا گیا اپنے دل کو گنوا کر سات سمندر پار تڑپنے"۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&&&&

عروش اسکے سامنے اسکی ہو کر بیٹھی تھی گلاب کے پھولوں سے سجا کمرے آج گلاب کی خوشبو سے کم اور ان دونوں کی خوشیوں سے زیادہ مہک رہا تھا عبیر اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا عروش کے چہرے پہ گھونگھٹ تھا وہ نظریں جھکا کر بیٹھی تھی پھر اسنے دھیرے سے گردن اوپر کی

"کیا ڈرامے کر رہے ہو عبیر، کردو گھونگٹ اوپر میری گرد میں ہی درد ہونے لگ گیا جھکائے جھکائے"۔۔۔اسنے تھوڑا سا گھونگھٹ اوپر کرکے کہا تو وہ بے ساختہ مسکرا دیا پھر گھونگٹ کو وہاں سے پکڑ لیا جہاں سے عروش نے پکڑا ہوا تھا اور اسکے سر پہ ٹیکا دیا اور اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام لیا

"میں آج بہت خوش ہوں عروش تمہیں حاصل کرنا بہت مشکل لگ رہا تھا مجھے، تمہیں کھونا نہیں چاہتا تھا میں نے بہت سی غلطیاں کی ہیں پر اب ساری سدھاروں گا میں وعدہ کرتا ہوں"۔۔۔جذبات سے اٹے لہجے سے وہ زمانے کی محبت اپنے ہر لفظ میں سمو کر اسکے چہرے پہ اپنی نگاہیں مرکوز کیے ہوئے تھا عروش جواب میں خاموش رہی پھر بولی

"چھیچھورے"۔۔۔۔شرارت سے کہہ کر وہ ہنس پڑی تھی اور عبیر کا منہ بن گیا

"کس قدر ان رومینٹک ہو تم، اور یہ الٹا پھلٹا سا لفظ کہاں سے سکھ کر آئی ہو"۔۔۔؟؟ اور مجھے ایک بات بتاؤ شرم نہیں آتی شوہر کو چھیچھورا بول رہی ہوں"۔۔۔؟؟؟ اسنے مصنوعی غصے سے کہا تو عروش نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں

"رعب جھاڑ رہے ہو"۔۔۔؟؟؟

"ہاں جھاڑ رہا ہوں آخر شوہر ہوں تمہارا اتنا تو حق بنتا ہے میرا"۔۔۔۔وہ شوخی سے بولا تھا

"میں تو اس شوہر کا منہ توڑ دوں گی اگر مجھ پہ رعب ڈالنے کی کوشش بھی کی تو"۔۔۔اسنے ناک سے مکھی اڑا کر بے نیازی سے کہا تو عبیر ہنس دیا "پاگل"۔۔۔عبیر نے ہنس کر اسے اپنی بانہوں میں بھرا اور اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔

آج کی رات کوئی ہنس رہا تھا تو کسی وہ یہ رات رلا رہی تھی کسی کے لیے خوشیاں لائی تھی یہ رات تو کسی کا سب کچھ لٹ گیا تھا کوئی آج مکمل ہو گیا تھا تو کوئی دو حصوں میں تقسیم ہو کر رہ گیا تھا کسی کو چاند پورا مل گیا تھا اور کسی کے دیپ بھی بجھ گئے تھی ہلکے اٹھتے دھوئیں میں اپنی محبت کو تحلیل ہوتے کوئی دیکھ دیکھ کر اپنی آنکھیں سرخ کر رہا تھا کوئی آج مل گیا تھا اور کوئی چلا گیا تھا ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔نام ناول:-#رفوگر ہر جائیصنم

قسط:-#25

از قلم:-#Ameer_Hamza

سرخ اینٹوں سے بنی عمارت کے وسیع احاطے میں وہ قدم بڑھا چکی تھی کالے لمبے کوٹ پہنے بہت سے ادھیڑ عمر آدمی اور عورتیں اسکے پاس سے گزر گزر جارہے تھے وہ اپنے اردگرد سے بے نیاز چل رہی تھی اسکی نظر سامنے اوپر جاتی سیڑھیوں پہ تھی بنجر نگاہوں سے وہ ٹکٹکی سے ان زینوں کو دیکھتی جارہی تھی اے لائن قمیص ہلکے نیلے رنگ کی اور وائٹ ٹراؤزر ساتھ بڑا سا دوپٹہ جو اسنے اپنے گلے میں ایسے ڈال رکھا تھا کہ ایک پلو ڈوپٹے کا زمین کے بہت نزدیک تھا۔وہ چل رہی تھی چلتی جارہی تھی مردہ وجود کو اسکے لیے گھسیٹنا بہت مشکل تھا پر وہ پھر بھی گھسیٹ رہی تھی اسے گھسیٹنا پڑ رہا تھا اپنے لیے نہ سہی پر اپنے چھے ماہ کے بیٹے مومن کے لیے جو اسکی جان تھا تبھی تو وہ ابھی تک زندہ تھی ورنہ مر جاتی۔۔۔زینوں کو پار کرکے وہ ایک لمبی سی راہ داری میں چل پڑی تھی ہاتھ میں پکڑے پرس کو اسنے بڑی مضبوطی سے تھام رکھا تھا راہ داری کے دونوں اطراف مختلف وکیلوں کے چیمبرز بنے ہوئے تھے وہ ایک چمبر کے پاس رک گئی اسنے دروازہ ناک کیا تو اندر بیٹھے وکیل نے مسکرا کر اسے دیکھا جیسے اسے علم ہو اسکی آمد کا وہ وکیل کی مسکان کے جواب میں سپاٹ چہرے سے ہی اندر داخل ہوگئی کرسی کو کھسکا کر اب وہ وکیل کے سامنے بیٹھی تھی چہرہ ہر طرح کے تاثر سے عاری تھا لٹھے کی طرح کا سفید رنگ اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ وہ مرچکی ہے زندگی کی نوید اب اس میں اگر پنپ بھی رہی ہے تو وہ بہت مختصر ہے جو اسکے مومن کی دین ہے اسنے اپنے خشک اور مرجھائے ہوئے ہونٹوں پہ زبان پھیری

"ہم کیس جیت تو جائیں گے نا"۔۔؟؟؟ بے حد پر امید لہجہ یا شاید التجائیہ کہ وہ اس سوال کے جواب میں بس یہ ہی سننا چاہتی ہو کہ "ہاں ہم ہی یہ کیس جیتیں گے"۔۔۔۔پر اسکے سوال پہ وکیل نے لب بھینچے "دیکھیں ابھی کیس فائل ہوا ہے، انکا کیس ہم سے زیادہ بھاری ہے آپ پہ جو نشہ آور ادویات کے استعمال کا کیس ہے اور یہ کہ آپ نفسیاتی ہیں جس کا انکا کے پاس ثبوت بھی ہے اس سب کو دیکھتے میں ابھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہاں ہم ہی یہ کیس جیتیں گے پر ہم لڑیں گے ضرور"۔۔۔۔۔وکیل کی صاف گوئی اس وقت اسکے دل پہ کتنے زخم لگا گئی تھی یہ بس اسے ہی پتہ تھا اپنے دل کو خون کے آنسوں روتے دیکھ وہ بے بس ہوگئی اپنی مٹھیوں کو بھینچ کر رہ گئی

"وہ جھوٹ بول رہا ہے میں نفسیاتی نہیں ہوں میں اپنے بیٹے کا خیال رکھ سکتی ہوں میں اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتی"۔۔۔۔۔اسکی آواز رندھ گئی تھی بنجر آنکھیں ساون لانے کو بے تاب کھڑی تھیں

"ہاں میں یہ بات مان سکتا ہوں پر آپ کے جو انکے پاس میڈیکل ٹیسٹ ہیں اب سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ مینٹلی طور پر ڈسٹرب ہیں آپ کو ٹریٹمنٹ کی ضرورت ہے اور آپ اس حالت میں ایک چھ ماہ کے بچے کی ذمہ داری اٹھانے کے لیے ابھی تیار نہیں ہیں"۔۔۔۔۔وکیل شاید اسے کسی قسم کی خوش فہمی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا تھا وہ وکیل تھا وہ جانتا تھا سامنے والی مخالف پارٹی کے موقف ان سے زیادہ مضبوط ہیں سامنے بیٹھی اس سپاٹ چہرے اور بنجر آنکھوں والی کی آنکھیں بنجر نہ رہ سکیں ڈبڈبا سی گئیں

"تاریخ پرسوں کی ہے کیس کی پہلی سنوائی پرسوں ہوگی"۔۔۔وکیل نے اسکی آنکھوں کو دیکھا جو نم ہوگئی تھیں تو اسنے پانی کا گلاس اسکے آگے کردیا پر وہ سر ہلاتے کھڑی ہوگئی اور اپنا پرس اٹھا کر چیمبر سے نکل گئی وکیل کی باتیں اسکے ذہن میں ادھم مچا رہی تھیں آدھے سر کا درد ایک بار پھر اٹھ گیا تھا اسنے عدالت سے باہر کھڑی گاڑی کا لاک کھولا اور گاڑی اسٹارٹ کر کے سڑک پہ چلانے لگی گاڑی کے ساتھ والی سیٹ خالی تھی ایک ماضی کی خوشی اسکے سامنے ناچنے لگی تھی، شادی کے اگلے دن عروش کو اسکے گھر سے جب عبیر شام کو لینے آیا تو وہ پیدل آیا تھا جب وہ گھر سے اپنے سسرال جانے کے لیے نکل تو عروش نے ناراضی سے عبیر کو دیکھا

"نئ دلہن کو پیدل لے کر جاؤ گا"۔۔؟؟؟ عبیر اسکی ناراضی سے محظوظ ہوا

"ہاں تو گھر پاس ہی ہے تو کیوں نہ ہم پیدل چلیں دیکھو آسمان پہ کتنے گہرے بادل ہیں سوچو زرا، ہم چل رہے ہوں اور راستے میں بارش کی ہلکی ہلکی بوندیں گرنے لگ جائیں پھر ہم دونوں ساتھ بارش میں بھیگتے ہوئے گھر کے بجائے سڑک پہ نکل پڑیں اور اس موسم کو انجوائے کریں"۔۔۔۔اسکے لہجے کی محبت اور اسکی خود پہ محبت اور دل ربائی نگاہیں دیکھ کر وہ اس سے نظریں چرا گئی اسکی اس مشرقی شرماہٹ پہ وہ بے ساختہ ہنس دیا

"اچھا تو جانم نے پیدل نہیں جانا"۔۔؟؟؟ وہ دھیرے دھیرے چل پڑے تھے کہ وہ سامنے آگیا عروش نے سچائی سے سر نفی میں ہلادیا تو وہ عروش کے قریب آیا اس وقت گلی بالکل خالی تھی رات کافی ہوچکی تھی اور موسم کی خنک کی وجہ سے لوگ اس وقت کم ہی نکلتے تھے وہ اسکے مقابل آگیا تھا

"گود میں اٹھا کر لے جاؤں"۔۔۔؟؟ اسکی ٹھوڑی کو اپنی انگلیوں سے چھوتے اسنے پوچھا تھا عروش کے پہلوں میں دھڑکتا دل بے اختیار ہی بے ترتیبی سے دھڑک اٹھا پھر اپنی ان دھڑکنوں پہ قابو پاتے وہ شرارت سے بولی

"رہنے دو تم تھک جاؤ گے"۔۔۔وہ اسے چھیڑ رہی تھی پر عبیر کو لگا وہ اسے اکسا رہی ہے اسنے عروش کو اپنی بانیوں میں اٹھالیا

"کیا کر رہے ہو عبیر کوئی دیکھ لے گا"۔۔۔۔وہ اسکی حرکت پہ بری طرح سے جھنپ گئی تھی

"تو دیکھ لینے دو میری جانم ہو تم کسی کی اتنی ہمت کہ وہ مجھے تمہیں اٹھانے سے روکے"۔۔۔اسنے بے نیازی سے کہہ کر آگے قدم بڑھا دیئے تھے گھر سے کچھ دور عروش نے کہا

"اچھا اب بس اتار دو گھر آنے والا ہے تائی امی دیکھیں گی تو کیا سوچیں گی"۔۔۔اسکی بات پہ عبیر نے ہنسی دبائی بظاہر وہ سنجیدہ رہا

"نہیں میں آج تمہیں ایسے ہے لے کر جاؤں گا"۔۔۔وہ مزے لے لے کر اسے تنگ کر رہا تھا ابکی بار وہ خفا ہوئی "عبیر تم یہ چاہتے ہو کہ تائی امی مجھے دوسرے دن ہی لقب دے دیں کہ انکی بہو تعویز کرواتی ہے"۔۔۔اسکی بات پہ وہ مزید سنجیدہ نہ رہ سکا اور بے ساختہ ہنس دیا "اچھا بھئی یہ لو اترا دیا اور کوئی حکم"۔۔۔؟؟ اسنے تابعداری سے پوچھا تو عروش نے ایک فرمائش کردی

"تم گاڑی نکالو اور مجھے ڈرائیو سکھاؤ"۔۔۔اسکی فرمائش پہ وہ حیران ہوا

"اس وقت"۔۔؟؟؟

"ہاں تو اس وقت کیا ہے۔؟ ابھی تم نے ہی پوچھا تھا کہ اور کوئی حکم، تو میں نے حکم دے دیا"۔۔۔۔ وہ تمکینت سے بولی تھی عبیر نے اسکی ناک کو نرمی سے پکڑ کر ہلایا اور گاڑی لے آیا

"خادم حاضر ہے خدمت میں"۔۔۔۔ گاڑی کا دروازہ کھول کر اسنے کہا تو عروش کا چہرہ چمک اٹھا عبیر فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گیا اور عروش نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی پھر عبیر اسے سمجھانے لگا کہ گاڑی اسٹارٹ ایسے ہوگی پھر یہ گیر لگے گا بریک کہاں ہے وغیرہ وغیرہ عروش سمجھتی رہی پھر اسنے گاڑی اسٹارٹ کرلی اور آہستہ آہستہ چلانے لگی کچھ دور گاڑی ٹھیک سے چلانے کے بعد عبیر نے جب اسے ریس بڑھانے کا کہا تو غلطی سے اسنے بریک دبا دی اور ایک زبردست جھٹکا لگا۔۔۔اور ماضی ہوا ہوگیا روڈ پہ اچانک ہی ٹھیلہ آگیا تھا تو عروش نے بے ساختہ اپنے خیالوں سے نکل کر بریک لگائی تھی ٹھیلے والا جب آگے بڑھ گیا تو وہ پھر سے ڈرائیو کرنے لگی کتنی محنت سے عبیر نے اسے ڈرائیو کرنا سکھایا تھا اسکے وہ گاڑی میں بیٹھ کر پیار پیار سے سمجھنے والے انداز کی وجہ سے عروش اکثر جان بوجھ کر اس سے سوال کرتی اور وہ ہر بار سے زیادہ پیار اور نرمی سے اسے سمجھتا عروش جب اسکی محبت دیکھتی تو اسے فخر ہوتا کہ اسنے ٹھیک فیصلہ کیا اسنے عبیر کو پایا تو مکمل اپنا پایا۔۔۔۔ گاڑی کو پورچ میں کھڑا کر کے وہ اندر اپنے گھر میں داخل ہوگئی لاؤنج ہمیشہ کی طرح ویران تھا اس ویرانی کو اس گھر میں آئے پورے چھے ماہ ہوگئے تھے مومن کی پیدائش سے پہلے ہی سب اجڑنے لگا تھا پھر اسکی پیدائش کے بعد سب ویران ہوگیا زینت اس وقت مومن کے پاس عروش کے کمرے میں تھیں تو وہ بھی سیدھا زینت اور مومن کے پاس چلی گئی

"آگئیں تم، کیا کہا وکیل نے"۔۔۔؟؟؟ اسکے اندر داخل ہوتے ہی زینت نے پوچھا تھا عروش نے کاٹ میں بے خبر سوئے مومن کو دیکھا پھر جھک کر اسکے ماتھے کو چوم کر وہ زینت کی طرف متوجہ ہوئی

"اسکا موقف مجھ سے مضبوط ہیں ہم امید کر سکتے ہیں بس کہ ہم جیتیں گے ورنہ ہم ہارے ہوئے ہیں"۔۔۔۔۔تھکن سے چور چور لہجے سے کہہ کر وہ بیڈ پہ نڈھال ہوکر گری تھی اپنے ہاتھوں سے اسنے سر کو پکڑ لیا "ہم امید ہی کریں گے اور امید بھی اللہ سے کریں گے اور دیکھنا ہم انشاءاللہ جیت جائیں گے تم سے مومن کبھی دور نہیں ہوگا"۔۔۔۔۔زینت نے اسے گلے لگا کر کہا تھا جواب میں وہ خاموش رہی زینت کچھ دیر اسکے پاس بیٹھیں پھر اٹھر کر کمرے سے چلی گئیں انکے جانے کے کچھ دیر بعد مومن رونے لگا تو وہ فوراً اٹھی اور اسے کاٹ سے نکال لائی عروش کی گود میں آتے ہی وہ بالکل خاموش ہوگیا اور اسکے چہرے کو ہاتھ لگانے لگا مومن جب پیدا ہوا تھا اسکے بعد سے عروش اسے اپنے قریب کرکے اسکے نرم ملائم ہاتھوں کو اپنے چہرے پہ لگاتی رہتی تھی اور اب مومن کو اتنی عادت ہوگئی تھی اس کی کہ وہ سوتے وقت بھی اسکے چہرے کو ہاتھ لگاتا رہتا اور عروش اپنی آنکھیں مضبوطی سے بھینچ لیتی ان ننھے ہاتھوں میں وہی تپش تھی جو اسکی ہتھیلوں میں ہوتی تھی جب وہ اسکا ہاتھ پکڑتا تھا تو یہ تپش عروش کو بہت مانوس کرتی تھی ایک بار وہ شادی کے بعد گھر کی صفائی کرنے لگی تو صبح سے کام کرتے اسے شام ہوگئی صائمہ تائی اس سے کم ہی بولتی تھیں اور نہ ہی اسکے ساتھ کسی سرگرمی میں حصہ لیتی تھیں عروش شادی کے بعد سے ہی انکی دل جوئی میں لگ گئی تھی جو ہوا ہو گیا پر اب وہ عبیر کی خوشی کے لیے صائمہ تائی کو معاف کر چکی تھی پر شاید صائمہ تائی کا دل ابھی بھی

اسکے لیے اتنا ہی میل رکھتا تھا جتنا پہلے دن سے تھا وہ بات بے بات اسے سناتی رہتیں پر وہ ایک کان سے سنتی اور دوسرے سے نکال دیتی اسنے عبیر سے وعدہ کیا تھا کہ وہ صائمہ تائی کی باتوں کو برداشت کیا کرے گی اور اگر وہ کبھی عروش کو کچھ ذیادہ بول بھی دیں تو وہ عبیر کو بتائے گی پھر عبیر خود دیکھ لے گا ایک دوبارہ اسنے بتایا بھی اور عبیر لڑ بھی پڑا تھا اپنی امی سے پر، اسکے بعد عبیر خود بہت دن تک ڈسٹرب رہتا تھا اسلیے ایک دو بار کے بعد اسنے بتانا ہی چھوڑ دیا عروش نے صائمہ تائی کو انکے حال پہ چھوڑ دیا تھا۔۔صفائی کے بعد وہ تھکی ہاری سی کمرے میں چلی گئی اور بیڈ پہ آنکھیں موند کے لیٹ گئی اور کب اسکی آنکھ لگ گئی اسے پتہ ہی نہ چلا پر کچھ دیر بعد کوئی نرم ہاتھ سے اسکی پیشانی دبا رہا تھا عروش نے آنکھیں کھولیں تو عبیر اسکے قریب بیٹھا تھا وہ اٹھنے لگی کہ اسنے دوبارہ لٹا دیا

"بہت کام کرلیا اب آرام کرو کھانا میں باہر سے لے آیا ہوں"۔۔۔وہ ایک ہاتھ سے عروش کا سر دبا رہا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے عروش کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اسکی ہتھلیوں کی تپش نے عروش کی ساری تھکن اتار دی تھی "باہر سے کیوں لائے میں بنا لیتی"۔۔۔اسنے شکوہ کرنے والے انداز سے اسے دیکھا تھا

"تم جانم ہو نا میری، اور جانم اتنے سارے کام نہیں کیا کرتیں آج صفائی کرلی اب کل بھی تم کچھ نہیں کرو گی صفائی آج ہوگئی ناشتہ اور کھانا باہر سے آجائے گا"۔۔۔۔اسنے مسکرا کر کہا تھا عروش نے اسکا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا اسکی آنکھیں نم ہوگئی تھیں اسنے عبیر کے ہاتھ کو اپنے چہرے پہ لگایا اسکی آنکھوں کی نم اسکے ہاتھ کی پشت پہ لگی تو عبیر نے چونک کر اسے دیکھا

"کیا ہوا طبیعت زیادہ خراب ہورہی ہے۔۔؟ کیا سر زیادہ دکھ رہا ہے۔۔؟ رکو میں دوائی دیتا ہوں"۔۔۔۔۔وہ کہتے ساتھ کھڑا بھی ہوگیا تھا عروش نے اسکا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ بٹھا لیا "یہ ہاتھ یونہی میرے چہرے پہ رکھے رکھو میں ٹھیک ہوجاؤں گی"۔۔۔۔۔عروش نے دوبارہ اسکی ہتھیلی اپنے ماتھے پہ رکھ لی تھیں عبیر اسکی اس دیوانگی پہ مسکرا دیا اور پھر اسکے ماتھے پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھا رہا عروش نے اپنی آنکھیں موند لیں تھیں۔۔۔۔

مومن کے ہاتھ کا لمس بھی عبیر کے ہاتھ کے لمس جیسا تھا اسلیے وہ اسے اپنے قریب کرتی اور اسکے ہاتھوں کو اپنے چہرے پہ لگاتی رہتی مومن کچھ دیر اسکے چہرے کے ساتھ کھیلاتا رہا پھر شاید اسے بھوک لگنے لگی تو وہ رونے لگا عروش نے سائیڈ ٹیبل سے فیڈر اٹھا کر اسکے منہ پہ لگادی مومن دوبارہ فیڈر پیتے ہوئے سوگیا تھا وہ سویا ہوا بہت معصوم لگتا تھا عروش کتنی ہی راتیں اسے یوں سکون سے سوتا دیکھ خود نہیں سوتی تھی بس اسے دیکھتی رہتی اسے ڈر لگتا تھا کہ کہیں آج وہ مومن کو جی بھر کر نہ دیکھے اور کل عبیر مومن کو اس سے چھن کر دور نہ لے جائے، یہ ہی ڈر اسے پوری رات سونے نہیں دیتا تھا۔۔۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&&&

شام کو کھانے کی ٹیبل پہ وہ مومن کو اپنی گود میں بٹھا کر نیچے منہ کرکے کھانا کھا رہی تھی مومن اسے کھانے نہیں دے رہا تھا وہ جب بھی چاول کا چمچ بھرتی اور منہ کے قریب کرتی تو وہ ہاتھ ہلا دیتا اور جب عروش بھنویں سکوڑ کر اسے دیکھتی تو وہ قہقہہ لگتا عروش کو اسکے ساتھ یہ کھیل کھیلنے میں بہت مزہ آرہا تھا وہ بار بار چمچ بھرتی اور انتظار کرتی کہ مومن کب ہاتھ مارے گا اور وہ ایک سیکنٹ

کی تاخیر کیے بغیر چمچ پہ جھپٹ جاتا اسکے قہقہہ میں اتنی جان ہوتی تھی کہ ایک زندگی کے قریب کھڑی ہلکی سی مسکراہٹ عروش کے لبوں کو بھی چھو جاتی سلمان اور زینت بھی دونوں کے کھیل کو انجوائے کر رہے تھے سلمان نے کھانا کھا لیا تو انہوں نے مومن کو گود میں لینا چاہا تھا پر وہ عرش کے چمٹ گیا "نانا باہر لے کر جائیں گے آؤ جلدی"۔۔۔۔چھے ماہ کے اسکی چالاک سے مومن کو باہر جانے کی ساری سمجھ تھی وہ اپنی عمر سے زیادہ شرارتی تھا اسکی حرکتیں اس گھر میں رونق لگائے رکھتی تھیں وہ باہر جانے کے نام سے سلمان کی گود میں چڑھ گیا سلمان اسے باہر لے گئے تھے بہت دیر بعد جب وہ مومن کو لائے تو اسکے ہاتھ میں بہت سارے غبارے تھے عروش نے اسے لاؤنج میں بچھے کارپیٹ پر بٹھا کر غبارے اسکے آگے رکھ دیئے مومن ان سے کھیلنے لگا تو وہ صوفے پہ بیٹھ گئی تھی سلمان نے اسکے چہرے کو بغور دیکھا تو وہ اسکی بجھی ہوئی آنکھوں میں اٹھتے دھوئیں کو بھانپ گئے تھے

"وکیل بہت قابل ہے ہم انشاءاللہ کیس جیت جائیں گے اور جہاں تک تمہاری رپورٹس کی بات ہے وہ بھی ٹھیک ہوجائیں گی تم فکر نہ کرو"۔۔۔۔عروش نے اپنے بابا کو دیکھا جو کچھ ہی عرصے میں بہت بوڑھے ہوگئے تھے وہ بے ساختہ انکے سینے سے لگ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی وہ بس روئے جارہی تھی سلمان نے کرب سے آنکھیں بند کرلیں وہ عروش کا دکھ بہت اچھے سے سمجھتے تھے مومن کی پیدائش کے اگلے دن ہی جب عبیر اسپتال سے ہی مومن کو اٹھا کر لے گیا تھا تب وہ کتنا چیخی چلائی تھی پر وہ رک نہ تھا "میں ایک نفسیاتی اور پاگل عورت کو اپنے بچے کی ذمہ داری کبھی نہیں دوں گا یہ میرے پاس رہے گا ہم دونوں تمہارے بغیر بہت خوش رہیں گے"۔۔۔۔وہ کھردرے لہجے سے کہہ کر چلا گیا تھا اور وہ بلک بلک کر ہی اسپتال میں روتی رہی جب وہ اسپتال سے اپنے بابا کے

ساتھ اپنے گھر آئی تو وہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے ہی چیخوں سے رونے لگی تھی "بابا میرا بیٹا لادیں میں نے اسے جی بھر کر دیکھا بھی نہیں تھا ابھی اور وہ اسے اٹھا کر لے گیا مجھے تو اسنے اپنی زندگی سے نکال دیا ہے اب اسے کہیں میری زندگی سے میرا بچہ نہ چرائے میں مرجاؤں گی اسکے بغیر"۔۔۔۔وہ بار بار روتی جارہی تھی سلمان اسے بہت مشکل سے اندر لائے تھے اس یقین دہانی کے ساتھ کہ وہ ابھی اسکے بیٹے کو لے کر آئیں گے۔۔۔سلمان گھر سے عبیر کی طرف آئے تو صائمہ تائی مومن کو صوفے پہ لیٹا کر بیٹھی تھیں اور مومن بلک بلک کر رو رہا تھا جیسے اس ننھی جان کو بھی اس بات کا علم ہوگیا ہو کہ اسے ماں کی شفقت سے دور کیا جارہا ہے اس وقت عبیر بھی دوزانوں ہوکر مومن کے قرہب بیٹھا تھا اور اسے بہلا رہا تھا۔۔۔

"اسے ماں چاہیے عبیر بہلاوے نہیں"۔۔۔۔سلمان نے لاؤنج میں داخل ہوتے ہی کہا تو عبیر نے پلٹ کر دیکھا اور کھڑا ہوگیا

"میں اسے اکیلا پال لوں گا چاچو آج رو رہا ہے، نہ سمجھ ہے کل کو جب سمجھدار ہوجائے گا تو خود ہی سمجھوتے کرلے گا اپنے باپ کی طرح"۔۔۔۔وہ سرد مہری سے بولا تھا پر لہجے میں گستاخی نہیں تھی "باپ کی عقل پہ پتھر پڑ گئے ہیں جو کسی بھی تصدیق کے بغیر الزام لگا رہا ہے اور جہاں تک بات اسے پالنے کی ہے تو اس پہ حق عروش کا ہے جس نے پیدا کیا ہے وہ پال بھی لے گی اور ایک دن یہ سمجھوتا تو کرے گا ہی جب اس بچے کو پتہ چلے گا کہ وہ کیسے باپ کی اولاد ہے جس نے اسکی ماں کو صرف الزام کی بناء پہ گھر سے نکال دیا وہ بھی اس وقت جب اسے اپنے شوہر کی سب سے ذیادہ ضرورت تھی اور میری ایک بات سن لو عبیر میں اسے ابھی یہاں سے لے کرجاؤں گا جس باپ نے

اسکی پیدائش سے پہلے اسکا خیال نہیں کیا اور گھر سے نکال دیا وہ اسکی پیدائش کے بعد کیا اسکو سنبھالے گا ابھی تمہیں خود سنبھلنے کی ضرورت ہے"۔۔۔۔۔ساری بات درشتی سے کہنے کے بعد آخر میں انکا لہجہ طنزیہ ہوگیا تھا انہوں نے آگے بڑھ کر مومن کو اٹھایا تو صائمہ تائی سے مزید خاموش نہ رہا گیا

"کہاں لے جارہے ہیں آپ۔؟ اسکی پرورش کیا کریں گے اپنی اولاد کی پرورش ٹھیک سے کرنا سکیں، شادی کہ بعد بھی حد ہے"۔۔۔۔۔وہ حقارت سے بولی تھیں سلمان اپنا ضبط کھو بیٹھے اور چلا اٹھے

"میری بیٹی کا کردار پہلے بھی پاک تھا اور آج بھی ویسا ہے یہ انکی کم ظرفی اور میری بے وقوفی ہے کہ میں نے اپنی بچی کو انسانوں کے روپ درندوں کے گھر بیاہ دیا اگر مجھے زرا بھی علم ہوتا کہ اتنی گھٹیا سوچ ہے آپ لوگوں کی تو میں کبھی اسے یہاں نہ بیاہتا"۔۔۔۔وہ چبا چبا کر بول رہے تھے غصے سے انکے ماتھے کی رنگیں پھول گئی تھیں سلمان بول کر تیز قدموں سے جانے لگے کہ عبیر انکے عقب سے بولا "ابھی تو لے جا رہے ہیں پر میں اپنے بیٹے کو ایک نفسیاتی کے زیر اثر کبھی پلنے نہیں دوں گا میں کورٹ سے اسے اپنے پاس لے آؤں گا"۔۔۔۔۔سلمان غصے سے پلٹے

"ہر اس عدالت میں جانا جس میں تم جا سکو عروش کے سر پہ ابھی باپ ہے اکیلی نہیں ہے وہ سمجھے تم"۔۔۔۔۔وہ شعلہ بار آنکھوں سے دیکھ کر کہہ کر چلے گئے تھے مناہل نے فوراً عبیر کے شانے کو تھام لیا "آپ فکر نہ کریں ہم اسے واپس لے آئیں گے"۔۔۔۔وہ بہت اپنائیت سے بولی تھی پر عبیر خاموشی سے اوپر چلاگیا تھا عروش نے جب اپنے بابا کے ہاتھ میں اپنے بیٹے کو دیکھا تو وہ والہانہ اسے اپنی گود میں لے کر چومنے لگی اسکے بابا کا حوصلہ اسے یوں دیکھ کر ٹوٹ گیا تھا وہ نڈھل ہوکر کرسی

پہ بیٹھ گئے تھے جیسے وہ آج بیٹھے ہوئے تھے عروش ابھی بھی انکے سینے سے لگ کر رو رہی تھی مومن کھیل چھوڑ کر حیرت سے روتی اپنی ماما کو دیکھ رہا تھا کچھ دیر عروش کو یوں روتے دیکھنے کے بعد وہ بھی رونے لگا زینت نے جلدی سے اسے اپنی بانہوں میں اٹھا لیا اور بہلانے لگیں عروش بھی اسکے رونے کی آواز سن کر اپنے آنسوں پونچھتی کھڑی ہوکر مومن کے پاس آگئی اور اسے اپنی گود میں لے کر سینے سے چمٹا لیا اور سر سہلا کر ٹہلنے لگی۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&_____

سرخ اینٹوں سے بنی عمارت کے وسیع احاطے میں وہ قدم بڑھا چکی تھی کالے لمبے کوٹ پہنے بہت سے ادھیڑ عمر آدمی اور عورتیں اسکے پاس سے گزر گزر جارہے تھے وہ اپنے اردگرد سے بے نیاز چل رہی تھی اسکی نظر سامنے اوپر جاتی سیڑھیوں پہ تھی بنجر نگاہوں سے وہ ٹکٹکی سے ان زینوں کو دیکھتی جارہی تھی اے لائن قمیص ہلکے نیلے رنگ کی اور وائٹ ٹراؤزر ساتھ بڑا سا دوپٹہ جو اسنے اپنے گلے میں ایسے ڈال رکھا تھا کہ ایک پلو ڈوپٹے کا زمین کے بہت نزدیک تھا۔وہ چل رہی تھی چلتی جارہی تھی مردہ وجود کو اسکے لیے گھسیٹنا بہت مشکل تھا پر وہ پھر بھی گھسیٹ رہی تھی اسے گھسیٹنا پڑ رہا تھا اپنے لیے نہ سہی پر اپنے چھے ماہ کے بیٹے مومن کے لیے جو اسکی جان تھا تبھی تو وہ ابھی تک زندہ تھی ورنہ مر جاتی۔۔۔زینوں کو پار کرکے وہ ایک لمبی سی راہ داری میں چل پڑی تھی ہاتھ میں پکڑے پرس کو اسنے بڑی مضبوطی سے تھام رکھا تھا راہ داری کے دونوں اطراف مختلف وکیلوں کے چیمبرز بنے ہوئے تھے وہ ایک چمبر کے پاس رک گئی اسنے دروازہ ناک کیا تو اندر بیٹھے وکیل نے مسکرا کر

اسے دیکھا جیسے اسے علم ہو اسکی آمد کا وہ وکیل کی مسکان کے جواب میں سپاٹ چہرے سے ہی اندر داخل ہوگئی کرسی کو کھسکا کر اب وہ وکیل کے سامنے بیٹھی تھی چہرہ ہر طرح کے تاثر سے عاری تھا لٹھے کی طرح کا سفید رنگ اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ وہ مرچکی ہے زندگی کی نوید اب اس میں اگر پنپ بھی رہی ہے تو وہ بہت مختصر ہے جو اسکے مومن کی دین ہے اسنے اپنے خشک اور مرجھائے ہوئے ہونٹوں پہ زبان پھیری

"ہم کیس جیت تو جائیں گے نا"۔۔؟؟؟ بے حد پر امید لہجہ یا شاید التجائیہ کہ وہ اس سوال کے جواب میں بس یہ ہی سننا چاہتی ہو کہ "ہاں ہم ہی یہ کیس جیتیں گے"۔۔۔پر اسکے سوال پہ وکیل نے لب بھینچے "دیکھیں ابھی کیس فائل ہوا ہے، انکا کیس ہم سے ذیادہ بھاری ہے آپ پہ جو نشہ آور ادویات کے استعمال کا کیس ہے اور یہ کہ آپ نفسیاتی ہیں جس کا انکا کے پاس ثبوت بھی ہے اس سب کو دیکھتے میں ابھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہاں ہم ہی یہ کیس جیتیں گے پر ہم لڑیں گے ضرور"۔۔۔۔وکیل کی صاف گوئی اس وقت اسکے دل پہ کتنے زخم لگا گئی تھی یہ بس اسے ہی پتہ تھا اپنے دل کو خون کے آنسوں روتے دیکھ وہ بے بس ہوگئی اپنی مٹھیوں کو بھینچ کر رہ گئی

"وہ جھوٹ بول رہا ہے میں نفسیاتی نہیں ہوں میں اپنے بیٹے کا خیال رکھ سکتی ہوں میں اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتی"۔۔۔۔اسکی آواز رندھ گئی تھی بنجر آنکھیں ساون لانے کو بے تاب کھڑی تھیں

"ہاں میں یہ بات مان سکتا ہوں پر آپ کے جو انکے پاس میڈیکل ٹیسٹ ہیں اب سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ مینٹلی طور پر ڈسٹرب ہیں آپ کو ٹریٹمنٹ کی ضرورت ہے اور آپ اس حالت میں

ایک چھ ماہ کے بچے کی ذمہ داری اٹھانے کے لیے ابھی تیار نہیں ہیں"۔۔۔۔وکیل شاید اسے کسی قسم کی خوش فہمی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا تھا وہ وکیل تھا وہ جانتا تھا سامنے والی مخالف پارٹی کے موقف ان سے زیادہ مضبوط ہیں سامنے بیٹھی اس سپاٹ چہرے اور بنجر آنکھوں والی کی آنکھیں بنجر نہ رہ سکیں ڈبڈبا سی گئیں

"تاریخ پرسوں کی ہے کیس کی پہلی سنوائی پرسوں ہوگی"۔۔۔وکیل نے اسکی آنکھوں کو دیکھا جو نم ہوگئی تھیں تو اسنے پانی کا گلاس اسکے آگے کردیا پر وہ سر ہلاتے کھڑی ہوگئی اور اپنا پرس اٹھا کر چیمبر سے نکل گئی وکیل کی باتیں اسکے ذہن میں ادھم مچا رہی تھیں آدھے سر کا درد ایک بار پھر اٹھ گیا تھا اسنے عدالت سے باہر کھڑی گاڑی کا لاک کھولا اور گاڑی اسٹارٹ کر کے سڑک پہ چلانے لگی گاڑی کے ساتھ والی سیٹ خالی تھی ایک ماضی کی خوشی اسکے سامنے ناچنے لگی تھی، شادی کے اگلے دن عروش کو اسکے گھر سے جب عبیر شام کو لینے آیا تو وہ پیدل آیا تھا جب وہ گھر سے اپنے سسرال جانے کے لیے نکل تو عروش نے ناراضی سے عبیر کو دیکھا

"نئ دلہن کو پیدل لے کر جاؤ گا"۔۔؟؟؟ عبیر اسکی ناراضی سے محظوظ ہوا

"ہاں تو گھر پاس ہی ہے تو کیوں نہ ہم پیدل چلیں دیکھو آسمان پہ کتنے گہرے بادل ہیں سوچو زرا، ہم چل رہے ہوں اور راستے میں بارش کی ہلکی ہلکی بوندیں گرنے لگ جائیں پھر ہم دونوں ساتھ بارش میں بھیگتے ہوئے گھر کے بجائے سڑک پہ نکل پڑیں اور اس موسم کو انجوائے کریں"۔۔۔۔اسکے لہجے کی محبت اور اسکی خود پہ محبت اور دل ربائی نگاہیں دیکھ کر وہ اس سے نظریں چرا گئی اسکی اس مشرقی شرماہٹ پہ وہ بے ساختہ ہنس دیا

"اچھا تو جانم نے پیدل نہیں جانا"۔۔؟؟؟ وہ دھیرے دھیرے چل پڑے تھے کہ وہ سامنے آگیا عروش نے سچائی سے سر نفی میں ہلادیا تو وہ عروش کے قریب آیا اس وقت گلی بالکل خالی تھی رات کافی ہوچکی تھی اور موسم کی خنک کی وجہ سے لوگ اس وقت کم ہی نکلتے تھے وہ اسکے مقابل آگیا تھا "گود میں اٹھا کر لے جاؤں"۔۔۔؟؟ اسکی ٹھوڑی کو اپنی انگلیوں سے چھوتے اسنے پوچھا تھا عروش کے پہلوں میں دھڑکتا دل بے اختیار ہی بے ترتیبی سے دھڑک اٹھا پھر اپنی ان دھڑکنوں پہ قابو پاتے وہ شرارت سے بولی

"رہنے دو تم تھک جاؤ گے"۔۔۔وہ اسے چھیڑ رہی تھی پر عبیر کو لگا وہ اسے اکسا رہی ہے اسنے عروش کو اپنی بانیوں میں اٹھالیا

"کیا کر رہے ہو عبیر کوئی دیکھ لے گا"۔۔۔۔وہ اسکی حرکت پہ بری طرح سے جھنپ گئی تھی

"تو دیکھ لینے دو میری جانم ہو تم کسی کی اتنی ہمت کہ وہ مجھے تمہیں اٹھانے سے روکے"۔۔۔۔اسنے بے نیازی سے کہہ کر آگے قدم بڑھا دیئے تھے گھر سے کچھ دور عروش نے کہا

"اچھا اب بس اتار دو گھر آنے والا ہے تائی امی دیکھیں گی تو کیا سوچیں گی"۔۔۔۔اسکی بات پہ عبیر نے ہنسی دبائی بظاہر وہ سنجیدہ رہا

"نہیں میں آج تمہیں ایسے ہے لے کر جاؤں گا"۔۔۔۔وہ مزے لے لے کر اسے تنگ کر رہا تھا ابکی بار وہ خفا ہوئی "عبیر تم یہ چاہتے ہو کہ تائی امی مجھے دوسرے دن ہی لقب دے دیں کہ انکی بہو تعویز کرواتی ہے"۔۔۔۔اسکی بات پہ وہ مزید سنجیدہ نہ رہ سکا اور بے ساختہ ہنس دیا "اچھا بھئی یہ لو اترا دیا اور کوئی حکم"۔۔۔؟؟ اسنے تابعداری سے پوچھا تو عروش نے ایک فرمائش کردی

"تم گاڑی نکا لو اور مجھے ڈرائیو سکھاؤ"۔۔۔اسکی فرمائش پہ وہ حیران ہوا

"اس وقت"۔۔؟؟؟

"ہاں تو اس وقت کیا ہے۔؟ ابھی تم نے ہی پوچھا تھا کہ اور کوئی حکم، تو میں نے حکم دے دیا"۔۔۔ وہ تمکینت سے بولی تھی عبیر نے اسکی ناک کو نرمی سے پکڑ کر ہلایا اور گاڑی لے آیا

"خادم حاضر ہے خدمت میں"۔۔۔ گاڑی کا دروازہ کھول کر اسنے کہا تو عروش کا چہرہ چمک اٹھا عبیر فرنٹ سیٹھ پہ بیٹھ گیا اور عروش نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی پھر عبیر اسے سمجھانے لگا کہ گاڑی اسٹارٹ ایسے ہوگی پھر یہ گیر لگے گا بریک کہاں ہے وغیرہ وغیرہ عروش سمجھتی رہی پھر اسنے گاڑی اسٹارٹ کرلی اور آہستہ آہستہ چلانے لگی کچھ دور گاڑی ٹھیک سے چلانے کے بعد عبیر نے جب اسے ریس بڑھانے کا کہا تو غلطی سے اسنے بریک دبا دی اور ایک زبردست جھٹکا لگا۔۔اور ماضی ہوا ہو گیا روڈ پہ اچانک ہی ٹھیلہ آگیا تھا تو عروش نے بے ساختہ اپنے خیالوں سے نکل کر بریک لگائی تھی ٹھیلے والا جب آگے بڑھ گیا تو وہ پھر سے ڈرائیو کرنے لگی کتنی محنت سے عبیر نے اسے ڈرائیو کرنا سکھایا تھا اسکے وہ گاڑی میں بیٹھ کر پیار پیار سے سمجھنے والے انداز کی وجہ سے عروش اکثر جان بوجھ کر اس سے سوال کرتی اور وہ ہر بار سے ذیادہ پیار اور نرمی سے اسے سمجھتا عروش جب اسکی محبت دیکھتی تو اسے فخر ہوتا کہ اسنے ٹھیک فیصلہ کیا اسنے عبیر کو پایا تو مکمل اپنا پایا۔۔۔ گاڑی کو پورچ میں کھڑا کر کے وہ اندر اپنے گھر میں داخل ہوگئی لاؤنج ہمیشہ کی طرح ویران تھا اس ویرانی کو اس گھر میں آئے پورے چھے ماہ ہوگئے تھے مومن کی پیدائش سے پہلے ہی سب اجڑنے لگا تھا پھر اسکی پیدائش کے بعد

سب ویران ہوگیا زینت اس وقت مومن کے پاس عروش کے کمرے میں تھیں تو وہ بھی سیدھا زینت اور مومن کے پاس چلی گئی

"آگئیں تم، کیا کہا وکیل نے"۔۔۔؟؟؟ اسکے اندر داخل ہوتے ہی زینت نے پوچھا تھا عروش نے کاٹ میں بے خبر سوئے مومن کو دیکھا پھر جھک کر اسکے ماتھے کو چوم کر وہ زینت کی طرف متوجہ ہوئی

"اسکا موقف مجھ سے مضبوط ہیں ہم امید کر سکتے ہیں بس کہ ہم جیتیں گے ورنہ ہم ہارے ہوئے ہیں"۔۔۔۔۔تھکن سے چور چور لہجے سے کہہ کر وہ بیڈ پہ نڈھال ہوکر گری تھی اپنے ہاتھوں سے اسنے سر کو پکڑ لیا "ہم امید ہی کریں گے اور امید بھی اللہ سے کریں گے اور دیکھنا ہم انشاءاللہ جیت جائیں گے تم سے مومن کبھی دور نہیں ہوگا"۔۔۔۔۔زینت نے اسے گلے لگا کر کہا تھا جواب میں وہ خاموش رہی زینت کچھ دیر اسکے پاس بیٹھیں پھر اٹھر کر کمرے سے چلی گئیں انکے جانے کے کچھ دیر بعد مومن رونے لگا تو وہ فوراً اٹھی اور اسے کاٹ سے نکال لائی عروش کی گود میں آتے ہی وہ بالکل خاموش ہوگیا اور اسکے چہرے کو ہاتھ لگانے لگا مومن جب پیدا ہوا تھا اسکے بعد سے عروش اسے اپنے قریب کرکے اسکے نرم ملائم ہاتھوں کو اپنے چہرے پہ لگاتی رہتی تھی اور اب مومن کو اتنی عادت ہوگئی تھی اس کی کہ وہ سوتے وقت بھی اسکے چہرے کو ہاتھ لگاتا رہتا اور عروش اپنی آنکھیں مضبوطی سے بھینچ لیتی ان ننھے ہاتھوں میں وہی تپش تھی جو اسکی ہتھیلوں میں ہوتی تھی جب وہ اسکا ہاتھ پکڑتا تھا تو یہ تپش عروش کو بہت مانوس کرتی تھی ایک بار وہ شادی کے بعد گھر کی صفائی کرنے لگی تو صبح سے کام کرتے اسے شام ہوگئی صائمہ تائی اس سے کم ہی بولتی تھیں اور نہ ہی اسکے ساتھ کسی

سرگرمی میں حصہ لیتی تھیں عروش شادی کے بعد سے ہی انکی دل جوئی میں لگ گئی تھی جو ہوا ہو گیا پر اب وہ عبیر کی خوشی کے لیے صائمہ تائی کو معاف کر چکی تھی پر شاید صائمہ تائی کا دل ابھی بھی اسکے لیے اتنا ہی میل رکھتا تھا جتنا پہلے دن سے تھا وہ بات بے بات اسے سناتی رہتیں پر وہ ایک کان سے سنتی اور دوسرے سے نکال دیتی اسنے عبیر سے وعدہ کیا تھا کہ وہ صائمہ تائی کی باتوں کو برداشت کیا کرے گی اور اگر وہ کبھی عروش کو کچھ ذیادہ بول بھی دیں تو وہ عبیر کو بتائے گی پھر عبیر خود دیکھ لے گا ایک دوبارہ اسنے بتایا بھی اور عبیر لڑ بھی پڑا تھا اپنی امی سے پر، اسکے بعد عبیر خود بہت دن تک ڈسٹرب رہتا تھا اسلیے ایک دو بار کے بعد اسنے بتانا ہی چھوڑ دیا عروش نے صائمہ تائی کو انکے حال پہ چھوڑ دیا تھا۔۔صفائی کے بعد وہ تھکی ہاری سی کمرے میں چلی گئی اور بیڈ پہ آنکھیں موند کے لیٹ گئی اور کب اسکی آنکھ لگ گئی اسے پتہ ہی نہ چلا پر کچھ دیر بعد کوئی نرم ہاتھ سے اسکی پیشانی دبا رہا تھا عروش نے آنکھیں کھولیں تو عبیر اسکے قریب بیٹھا تھا وہ اٹھنے لگی کہ اسنے دوبارہ لٹا دیا

"بہت کام کرلیا اب آرام کرو کھانا میں باہر سے لے آیا ہوں"۔۔۔وہ ایک ہاتھ سے عروش کا سر دبا رہا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے عروش کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اسکی ہتھلیوں کی تپش نے عروش کی ساری تھکن اتار دی تھی "باہر سے کیوں لائے میں بنا لیتی"۔۔۔اسنے شکوہ کرنے والے انداز سے اسے دیکھا تھا

"تم جانم ہو نا میری، اور جانم اتنے سارے کام نہیں کیا کرتیں آج صفائی کرلی اب کل بھی تم کچھ نہیں کرو گی صفائی آج ہوگئی ناشتہ اور کھانا باہر سے آجائے گا"۔۔۔۔اسنے مسکرا کر کہا تھا عروش

نے اسکا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا اسکی آنکھیں نم ہوگئی تھیں اسنے عبیر کے ہاتھ کو اپنے چہرے پہ لگایا اسکی آنکھوں کی نم اسکے ہاتھ کی پشت پہ لگی تو عبیر نے چونک کر اسے دیکھا

"کیا ہوا طبیعت زیادہ خراب ہورہی ہے۔۔؟ کیا سر زیادہ دکھ رہا ہے۔۔؟ رکو میں دوائی دیتا ہوں"۔۔۔۔وہ کہتے ساتھ کھڑا بھی ہوگیا تھا عروش نے اسکا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ بٹھا لیا "یہ ہاتھ یونہی میرے چہرے پہ رکھے رکھو میں ٹھیک ہوجاؤں گی"۔۔۔۔عروش نے دوبارہ اسکی ہتھیلی اپنے ماتھے پہ رکھ لی تھیں عبیر اسکی اس دیوانگی پہ مسکرا دیا اور پھر اسکے ماتھے پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھا رہا عروش نے اپنی آنکھیں موند لیں تھیں۔۔۔

مومن کے ہاتھ کا لمس بھی عبیر کے ہاتھ کے لمس جیسا تھا اسلیے وہ اسے اپنے قریب کرتی اور اسکے ہاتھوں کو اپنے چہرے پہ لگاتی رہتی مومن کچھ دیر اسکے چہرے کے ساتھ کھیلاتا رہا پھر شاید اسے بھوک لگنے لگی تو وہ رونے لگا عروش نے سائیڈ ٹیبل سے فیڈر اٹھا کر اسکے منہ پہ لگادی مومن دوبارہ فیڈر پیتے ہوئے سوگیا تھا وہ سویا ہوا بہت معصوم لگتا تھا عروش کتنی ہی راتیں اسے یوں سکون سے سوتا دیکھ خود نہیں سوتی تھی بس اسے دیکھتی رہتی اسے ڈر لگتا تھا کہ کہیں آج وہ مومن کو جی بھر کر نہ دیکھے اور کل عبیر مومن کو اس سے چھن کر دور نہ لے جائے، یہ ہی ڈر اسے پوری رات سونے نہیں دیتا تھا۔۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&

شام کو کھانے کی ٹیبل پہ وہ مومن کو اپنی گود میں بٹھا کر نیچے منہ کرکے کھانا کھا رہی تھی مومن اسے کھانے نہیں دے رہا تھا وہ جب بھی چاول کا چمچ بھرتی اور منہ کے قریب کرتی تو وہ ہاتھ ہلا دیتا

اور جب عروش بھنویں سکوڑ کر اسے دیکھتی تو وہ قہقہہ لگتا عروش کو اسکے ساتھ یہ کھیل کھیلنے میں بہت مزہ آرہا تھا وہ بار بار چیچ بھرتی اور انتظار کرتی کہ مومن کب ہاتھ مارے گا اور وہ ایک سیکنٹ کی تاخیر کیے بغیر چیچ پہ جھپٹ جاتا اسکے قہقہہ میں اتنی جان ہوتی تھی کہ ایک زندگی کے قریب کھڑی ہلکی سی مسکراہٹ عروش کے لبوں کو بھی چھو جاتی سلمان اور زینت بھی دونوں کے کھیل کو انجوائے کر رہے تھے سلمان نے کھانا کھا لیا تو انہوں نے مومن کو گود میں لینا چاہا تھا پر وہ عرش کے چمٹ گیا "نانا باہر لے کر جائیں گے آؤ جلدی"۔۔۔۔چھے ماہ کے اسکی چالاک سے مومن کو باہر جانے کی ساری سمجھ تھی وہ اپنی عمر سے زیادہ شرارتی تھا اسکی حرکتیں اس گھر میں رونق لگائے رکھتی تھیں وہ باہر جانے کے نام سے سلمان کی گود میں چڑھ گیا سلمان اسے باہر لے گئے تھے بہت دیر بعد جب وہ مومن کو لائے تو اسکے ہاتھ میں بہت سارے غبارے تھے عروش نے اسے لاؤنج میں بچھے کارپیٹ پر بٹھا کر غبارے اسکے آگے رکھ دیئے مومن ان سے کھیلنے لگا تو وہ صوفے پہ بیٹھ گئی تھی سلمان نے اسکے چہرے کو بغور دیکھا تو وہ اسکی بجھی ہوئی آنکھوں میں اٹھتے دھوئیں کو بھانپ گئے تھے

"وکیل بہت قابل ہے ہم انشاءاللہ کیس جیت جائیں گے اور جہاں تک تمہاری رپورٹس کی بات ہے وہ بھی ٹھیک ہوجائیں گی تم فکر نہ کرو"۔۔۔۔عروش نے اپنے بابا کو دیکھا جو کچھ ہی عرصے میں بہت بوڑھے ہوگئے تھے وہ بے ساختہ انکے سینے سے لگ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی وہ بس روئے جارہی تھی سلمان نے کرب سے آنکھیں بند کرلیں وہ عروش کا دکھ بہت اچھے سے سمجھتے تھے مومن کی پیدائش کے اگلے دن ہی جب عبیر اسپتال سے ہی مومن کو اٹھا کر لے گیا تھا تب وہ کتنا چیخی چلائی تھی پر وہ رک نہ تھا "میں ایک نفسیاتی اور پاگل عورت کو اپنے بچے کی ذمہ داری کبھی نہیں

دوں گا یہ میرے پاس رہے گا ہم دونوں تمہارے بغیر بہت خوش رہیں گے"۔۔۔۔۔وہ کھردرے لہجے سے کہہ کر چلا گیا تھا اور وہ بلک بلک کر ہی اسپتال میں روتی رہی جب وہ اسپتال سے اپنے بابا کے ساتھ اپنے گھر آئی تو وہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے ہی چیخوں سے رونے لگی تھی "بابا میرا بیٹا لادیں میں نے اسے جی بھر کر دیکھا بھی نہیں تھا ابھی اور وہ اسے اٹھا کر لے گیا مجھے تو اسنے اپنی زندگی سے نکال دیا ہے اب اسے کہیں میری زندگی سے میرا بچہ نہ چرائے میں مرجاؤں گی اسکے بغیر"۔۔۔۔۔وہ بار بار روتی جارہی تھی سلمان اسے بہت مشکل سے اندر لائے تھے اس یقین دہانی کے ساتھ کہ وہ ابھی اسکے بیٹے کو لے کر آئیں گے۔۔۔سلمان گھر سے عبیر کی طرف آئے تو صائمہ تائی مومن کو صوفے پہ لیٹا کر بیٹھی تھیں اور مومن بلک بلک کر رو رہا تھا جیسے اس ننھی جان کو بھی اس بات کا علم ہوگیا ہو کہ اسے ماں کی شفقت سے دور کیا جارہا ہے اس وقت عبیر بھی دوزانوں ہوکر مومن کے قرہب بیٹھا تھا اور اسے بہلا رہا تھا۔۔۔

"اسے ماں چاہیے عبیر بہلاوے نہیں"۔۔۔۔سلمان نے لاؤنج میں داخل ہوتے ہی کہا تو عبیر نے پلٹ کر دیکھا اور کھڑا ہوگیا

"میں اسے اکیلا پال لوں گا چاچو آج رو رہا ہے، نہ سمجھ ہے کل کو جب سمجھدار ہوجائے گا تو خود ہی سمجھوتے کرلے گا اپنے باپ کی طرح"۔۔۔۔وہ سرد مہری سے بولا تھا پر لہجے میں گستاخی نہیں تھی "باپ کی عقل پہ پتھر پڑ گئے ہیں جو کسی بھی تصدیق کے بغیر الزام لگا رہا ہے اور جہاں تک بات اسے پالنے کی ہے تو اس پہ حق عروش کا ہے جس نے پیدا کیا ہے وہ پال بھی لے گی اور ایک دن یہ سمجھوتا تو کرے گا ہی جب اس بچے کو پتہ چلے گا کہ وہ کیسے باپ کی اولاد ہے جس نے اسکی ماں کو

صرف الزام کی بناء پہ گھر سے نکال دیا وہ بھی اس وقت جب اسے اپنے شوہر کی سب سے زیادہ ضرورت تھی اور میری ایک بات سن لو عبیر میں اسے ابھی یہاں سے لے کر جاؤں گا جس باپ نے اسکی پیدائش سے پہلے اسکا خیال نہیں کیا اور گھر سے نکال دیا وہ اسکی پیدائش کے بعد کیا اسکو سنبھالے گا ابھی تمہیں خود سنبھلنے کی ضرورت ہے"۔۔۔۔۔ساری بات درشتی سے کہنے کے بعد آخر میں انکا لہجہ طنزیہ ہوگیا تھا انہوں نے آگے بڑھ کر مومن کو اٹھایا تو صائمہ تائی سے مزید خاموش نہ رہا گیا

"کہاں لے جارہے ہیں آپ۔؟ اسکی پرورش کیا کریں گے اپنی اولاد کی پرورش ٹھیک سے کرنا سکیں، شادی کہ بعد بھی حد ہے"۔۔۔۔۔وہ حقارت سے بولی تھیں سلمان اپنا ضبط کھو بیٹھے اور چلا اٹھے

"میری بیٹی کا کردار پہلے بھی پاک تھا اور آج بھی ویسا ہے یہ انکی کم ظرفی اور میری بے وقوفی ہے کہ میں نے اپنی بچی کو انسانوں کے روپ درندوں کے گھر بیاہ دیا اگر مجھے زرا بھی علم ہوتا کہ اتنی گھٹیا سوچ ہے آپ لوگوں کی تو میں کبھی اسے یہاں نہ بیاہتا"۔۔۔۔وہ چبا چبا کر بول رہے تھے غصے سے انکے ماتھے کی رنگیں پھول گئی تھیں سلمان بول کر تیز قدموں سے جانے لگے کہ عبیر انکے عقب سے بولا "ابھی تو لے جا رہے ہیں پر میں اپنے بیٹے کو ایک نفسیاتی کے زیر اثر کبھی پلنے نہیں دوں گا میں کورٹ سے اسے اپنے پاس لے آؤں گا"۔۔۔۔۔سلمان غصے سے پلٹے

"ہر اس عدالت میں جانا جس میں تم جا سکو عروش کے سر پہ ابھی باپ ہے اکیلی نہیں ہے وہ سمجھے تم"۔۔۔۔۔وہ شعلہ بار آنکھوں سے دیکھ کر کہہ کر چلے گئے تھے مناہل نے فوراً عبیر کے شانے کو تھام لیا "آپ فکر نہ کریں ہم اسے واپس لے آئیں گے"۔۔۔۔وہ بہت اپنائیت سے بولی تھی پر عبیر

خاموشی سے اوپر چلا گیا تھا عروش نے جب اپنے بابا کے ہاتھ میں اپنے بیٹے کو دیکھا تو وہ والہانہ اسے اپنی گود میں لے کر چومنے لگی اسکے بابا کا حوصلہ اسے یوں دیکھ کر ٹوٹ گیا تھا وہ نڈھال ہو کر کرسی پہ بیٹھ گئے تھے جیسے وہ آج بیٹھے ہوئے تھے عروش ابھی بھی انکے سینے سے لگ کر رو رہی تھی مومن کھیل چھوڑ کر حیرت سے روتی اپنی ماما کو دیکھ رہا تھا کچھ دیر عروش کو یوں روتے دیکھنے کے بعد وہ بھی رونے لگا زینت نے جلدی سے اسے اپنی بانہوں میں اٹھا لیا اور بہلانے لگیں عروش بھی اسکے رونے کی آواز سن کر اپنے آنسوں پونچھتی کھڑی ہو کر مومن کے پاس آگئی اور اسے اپنی گود میں لے کر سینے سے چمٹا لیا اور سر سہلا کر ٹہلنے لگی۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&_____

رات کافی ڈھل چکی تھی مومن اسکے قریب ہی بیڈ پہ لیٹا سو رہا تھا اور وہ آنکھیں کھول کر چھت کو دیکھ رہی تھی وہ جب سے لیٹی تھی یونہی چھت کو دیکھ رہی تھی اندھیرے میں اسکی اداس آنکھوں کے دیپ جل رہے تھے آج اسے نیند نہیں آرہی تھی پرسوں کا سوچ سوچ کر اسکی جان حلق میں آرہی تھی اگر پرسوں فیصلہ عبیر کے حق میں ہو گیا تو وہ کیا کرے گا۔؟؟ عبیر کے بعد اب اگر اسے کسی سے محبت ہے تو وہ مومن ہے اسکا آخری سہارا۔۔اگر یہ بھی اس سے چھین گیا تو وہ کہاں جائے گی۔؟؟ وہ تو مر جائے گی یہ سوچ کر ہی اسکی سانسیں الجھنے لگی تھیں

"کیا ہوا جانم نیند نہیں آرہی"۔۔۔؟؟ اسنے کروٹ بدلی تو عبیر اسکے پاس ہی بیٹھ پہ موجود تھا

"کیا دیکھ رہی ہو"۔؟؟بتاؤ کیوں نہیں سوئیں ابھی تک"۔۔۔؟؟ عبیر اپنا بازو موڑ کر اس پہ سر رکھ کر اسے دیکھ رہا تھا آنکھیں اسکی ہمیشہ جیسی ہی روشن تھیں "مجھے ڈر لگ رہا ہے"۔۔۔کانپتے ہونٹوں سے وہ بولی تھی تو عبیر نے قہقہہ لگایا

"میں ہوں نا تمہارے پاس تو پھر کیوں ڈر رہی ہو"۔۔۔؟؟ وہ اسے دلچسپی سے دیکھتے بولا

"پتہ نہیں عبیر"۔۔۔وہ دوبارہ بولی تو عبیر نے بازو بڑھا کر اسکا ہاتھ پکڑ لیا

"اب نہیں لگے گا ڈر سو جاؤ"۔۔۔عروش نے اپنی آنکھیں بند کرلیں کچھ دیر آنکھیں بند کرنے کے بعد اسے جب محسوس ہوا کہ اسکی بند مٹھی خالی ہے تو اسنے بے ساختہ آنکھیں کھول کر بیڈ پہ دیکھا عبیر نہیں تھا یہاں یہ اسکا وہم تھا جو اسے عبیر اپنے پاس نظر آرہا تھا اسکے آنکھیں بھر گئیں "کیوں نہیں ہو عبیر تم میرے پاس مجھے ڈر لگا رہا ہے"۔۔۔وہ سسکنے لگی تھی "مجھے کیوں چھوڑ دیا عبیر تم نے"۔۔۔وہ مدہم لہجے سے بولی تھی پر اسکا لہجہ پھر بھی مومن کو بے چین کرگیا تھا مومن میں جیسے ہی حرکت ہوئی تو عروش نے فوراً اپنے ہونٹوں پہ مضبوطی سے ہاتھ رکھ لیا سسکیوں کی آواز دب گئی تھی اسے عبیر کی بات یاد آئی جب وہ دونوں اپنے کمرے میں بیٹھے تھے اور عبیر اسے پتہ نہیں کون کون سی باتیں بتا رہا تھا اور عروش ہنس ہنس کر پاگل ہونے کو تھی وہ اتنا ہنسی کہ اسکی آنکھوں میں آنسوں آگئے عبیر فوراً چپ ہوگیا "کیا ہوا"۔۔؟؟ عروش نے اپنی ہنسی کو قابو میں کرتے پوچھا اور ساتھ اپنی آنکھوں کی نمی بھی صاف کی

"میری وجہ سے تمہاری آنکھوں میں کبھی آنسوں نہیں آئیں گے یہ میں نے خود سے وعدہ کیا تھا عروش"۔۔۔۔۔

"تو عبیر یہ تو ذیادہ ہنسنے کی وجہ سے آگئے ہیں"۔۔۔اسنے فوراً جواز دے دیا پر عبیر سنجیدہ تھا

"وجہ کوئی بھی گوارا نہیں مجھے عروش میں تمہیں بہت چاہتا ہوں"۔۔۔وہ جذباتی لہجے میں گویا ہوا تھا

"میں جانتی ہوں عبیر تمہاری آنکھیں بتاتی رہتی ہیں مجھے"۔۔۔وہ اسکی چھوٹی چھوٹی چمکتی آنکھوں کو دیکھتے بولی تھی

"یہ سچ بولتی ہیں عروش میں تھوڑا سا الگ ہوں مجھے۔۔۔مجھے بار بار محبت کا اظہار نہیں کرنا آتا میں بس تمہیں خوش رکھنا چاہتا ہوں میں نے کی ہیں غلطیاں بہت ساری پر اب میں وہ غلطیاں دوبارہ نہیں کرنا چاہتا میں اب تمہیں دیوانوں کی طرح چاہنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔اسنے عروش کا ہاتھ بہت مضبوطی سے پکڑ لیا تھا وہ جب بھی یوں اپنی محبت کا اظہار کرتا تھا عروش یہ سوچنے پہ مجبور ہوجاتی تھی کہ کیا اس شخص نے کبھی اسے رلایا بھی تھا۔؟ کیا ایسا سچ میں ہوا تھا کہ یہ عروش کو دیکھتا بھی نہیں تھا۔؟؟ کیا کبھی کوئی عبیر ایسا بھی تھا جو اسے دھمکیاں دے کر جاتا تھا کہ وہ مناہل سے شادی کرلے گا۔؟ یہ سوچتے وہ دل میں ہی اسکا جواب دیتی "نہیں وہ عبیر نہیں تھا وہ بس ایک آزمائش تھی جو میں نے کاٹ لی عبیر بس یہ ہے جو اس وقت میرے پاس ہے"۔۔۔پر اب وہ عبیر پھر کہیں چلاگیا ہے ایک آزمائش پھر سے عبیر کے نام پہ اسکے سامنے آکھڑی ہوئی ہے وہ ایک بار عروش کو ذلیل کرکے نکال چکا ہے اور اب کی بار اسنے عروش کو رنجیروں سے جکڑ کر نکالا ہے وہ کہیں بھی نہیں جاسکتی کسی کی نہیں ہوسکتی جب عروش نے کیس فائل کیا تھا مومن کے لیے تو اس وقت عبیر انکے گھر آیا تھا

"کیا سمجھ رہی ہو تم کیس جیت جاؤ گی"۔۔؟ کبھی بھی نہیں جیتو گی ایک ایک بات کا ثبوت ہے میرے پاس کہ تمہارا دماغ خراب ہے تم ایک نفسیاتی ہو اور سن لو عروش میں تمہیں کبھی طلاق نہیں دوں گا تم یونہی میرے نام پہ بیٹھی رہو گی تم نے میرے ساتھ بے وفائی کی ہے میری بیوی ہوکر بھی تم"۔۔۔وہ کہتے کہتے خاموش ہوگیا پھر بولا "میں وہ سب دوبارہ اپنی زبان سے بیان نہیں کرنا چاہتا تم نے بہت غلط کیا ہے میرے ساتھ"۔۔۔۔وہ اپنے دل کی بھڑاس نکال کر چلا گیا تھا عروش اب اسے جواب نہیں دیتی تھی بس جب بھی اسے دیکھتی خاموش ہوجاتی اسنے اپنے کردار کی گواہی دینا چھوڑ دی تھی وہ اس دن بہت چیخ لی تھی جب وہ اسے نکال رہا تھا اس پہ الزام لگا رہا تھا اسکے منہ پہ پتہ نہیں کس کس طرح کے خط اور تصویر اچھال رہا تھا اور اسے کہہ رہا تھا کہ یہ سب تمہارے عاشق نے بھیجا ہے کونسا عاشق۔؟ عروش نے خود سے سوال کیا خود سے جواب نہ ملا تو اسنے دل سے پوچھا "بتاؤ دل کیا کبھی کسی اور چاہا ہے تم نے"۔۔۔؟؟ دل نے فوراً جواب دیا "میں نے تمہارا ہوکر اسے پوجا ہے میں اپنی محبت میں ثابت قدم ہوں میں اسکے علاوہ کسی کا بھی نہیں ہوں"۔۔۔۔عروش نے دل سے اگلا سوال بے ساختہ کیا

"پھر یہ کس کی بات کررہا ہے"۔۔۔۔؟؟ اب کے سوال پہ دل بھی خاموش ہوگیا عروش کے منہ پہ لگتے خط اسے پورے زمانے کے سامنے لگنے والا تھپڑ معلوم ہو رہے تھے اس وقت صائمہ تائی کی آنکھوں میں اسے ایک عجیب ہی چمک نظر آئی تھی اور۔۔۔اور۔۔۔وہ مناہل۔۔۔وہ اتنا خوش کیوں تھی کیوں وہ عروش کو دیکھ کر محظوظ ہوتی معلوم ہورہی تھی۔۔؟؟ اس وقت عروش کے لیے کتنا مشکل تھا عبیر کے گھر کو چھوڑ کرجانا اسے یہ ہجر کیوں مل رہا تھا۔؟ یہ اسے نہیں معلوم تھا وہ بس اپنا

بیگ اٹھا کر گھر سے نکل گئی تھی۔۔۔پھر کتنی ہی راتیں وہ یونہیں روتے روتے سوئی تھی جیسے وہ آج سو گئی روتے روتے۔۔۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&&&

ناشتے کی ٹیبل پہ وہ خاموشی سے بیٹھا جلدی جلدی ناشتہ کررہا تھا

"کل ہے سناوائی"۔۔۔؟؟ صائمہ تائی نے اسے مخاطب کیا تھا اسنے سر ہلادیا

"انشاءاللہ تم ہی جیتو گے کیس، ایک بار میرا پوتا میرے گھر آجائے پھر میں تمہاری دوبارہ شادی کروا دوں گی مناہل سے کتنا خیال رکھتی ہے وہ تمہارا"۔۔۔۔۔ساتھ کرسی پہ بیٹھی مناہل کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے انہوں نے کہا تھا جواب میں مناہل شرما گئی پر عبیر کا چہرہ بے تاثر ہی رہا ناشتہ کرتا ہاتھ رک گیا تھا وہ پلیٹ پہ نظریں جھکا کر بہت گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا

"میں کبھی تم سے دور ہوگیا تو"۔۔۔؟؟؟ سڑکے کے کنارے ہاتھ میں پاپ کارن لیے اسنے اچانک سے عروش سے پوچھا تھا

"تو میں بہت روؤں گی"۔۔۔۔عروش نے بے ساختہ کہا اسکے چہرہ یہ سن کر ہی رونے والا ہوگیا تھا

"کتنا"۔۔۔؟؟ عبیر نے دلچسپی سے پوچھا

"اتنا کہ تم بھی رونے لگ جاؤ گے"۔۔۔عبیر نے حیرت سے اسے دیکھا

"میں کیوں روؤں گا"۔۔۔؟؟؟

"کیوں کسی کی موت پہ بھی نہیں روؤ گے تم۔۔؟ عروش تمہارے بعد اتنا روئے گی کہ اسکی سانسیں بند ہوجائیں گی"۔۔۔۔۔آنکھوں میں موٹے موٹے آنسوں لے کر وہ بولی عبیر دفعتاً سنجیدہ ہوگیا

"میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گا ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے"۔۔۔۔۔اسنے عروش کے آنسوں صاف کرکے پراعتماد لہجے میں کہا تھا

"کیا سوچ رہے ہو عبیر"۔۔۔؟؟ اسے اپنی نظریں پلیٹ پہ مرکوز کیے دیکھ صائمہ تائی نے اسکے ہاتھ کو ہلایا تو وہ یادوں کے کھول کو چیڑ کر باہر آگیا "کچھ نہیں میں اسپتال جارہا ہوں"۔۔۔۔وہ عجلت سے کہتا کھڑا ہوگیا اور چلا گیا

"آپ کو لگتا ہے عبیر کبھی عروش کو بھلا سکے گا"۔۔۔؟؟ مناہل نے صاضمہ تائی سے پوچھا تو ایک تلخ سی مسکان انکے چہرے پہ آرکی

"بھلائے گا ہی نہیں جن سے نفرت ہوجائے وہ بھلائے نہیں بھولتے اور عبیر کو عروش سے نفرت ہے"۔۔۔۔۔

"پر کبھی عیبر کو سچ پتہ چل گیا تو"۔۔۔؟؟؟ مناہل کو اکثر اس بات کو سوچ کر پریشانی ہوتی تھی جبکہ سارا پلین اسکا تھا عروش کو نفسیاتی بنانے میں سب سے بڑا ہاتھ اسی تھا صائمہ تائی نے ناک سے مکھی اڑائی

"اونہو۔۔۔ایسا کبھی نہیں ہوگا تمہارا راز بس مجھے پتہ ہے اور میں یہ کبھی کسی کو نہیں بتاؤں گی مجھے اس لڑکی کو اپنے گھر سے نکالنے کے لیے کچھ بھی کرنا پڑتا میں کرلیتی تھی اور تمہارا ساتھ دینا تو بہت آسان کام تھا"۔۔۔۔صائمہ تائی کی بات سے مناہل کچھ مطمئن ہوگئی اور ٹیبل سے ناشتے کے برتن اٹھانے لگی

_____&&&&&&&&&&&&&&&&_____

مومن گھر میں بہت دیر سے رو رہا تھا تو عروش اسے قریبی پارک لے آئی تھی پارک میں وہ اسے مختلف جھولوں پہ بٹھا کر ہلکا ہلکا جھلا رہی تھی پارک میں شام اتر رہی تھی کچھ دیر اسے جھولے جھلانے کے بعد وہ اسے دوبارہ بینچ پہ لے کر بیٹھ گئی تبھی ایک عورت اسکے پاس آئی اس عورت کے ساتھ ایک پانچ سالہ بچی تھی جو دور سے ہی مومن کو ہنس ہنس کے دیکھا رہی تھی "میری بیٹی بہت دیر سے ضد کررہی ہے کہ میں آپکے بیٹے کو لے کر آؤں"۔۔۔عورت نے آکر ہچکچاتے ہوئے کہا تو عروش نے مومن کو اسکی گود میں دے دیا عورت گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی تھی اور وہ بچی بہت خوشی سے مومن کے گالوں کو چھو رہی تھی اسکی خوشی سے عروش کے چہرے پہ بھی ایک دہم سی مسکان آگئی اسے اس بچی میں دو سال پرانی عروش چہکتی ہوئی نظر آئی

"عبیر وہ بچہ دیکھو کتنا کیوٹ ہے"۔۔۔وہ دونوں پارک میں چہل قدمی کر رہے تھے جب داخلی دروازے سے عروش کو ایک چھوٹا بچہ اپنی امی کے ساتھ آتا دکھائی دیا وہ اس بچے کو دیکھ کر چہکی تھی پر عبیر نے مسکرا کر بس سر کو خم دے دیا

"میں جاؤں اسے لینے"۔۔۔؟؟ عروش نے پھر پوچھا

"کیوں"۔۔۔؟؟؟ عبیر نے سادہ لہجے میں کہا تو عروش کی آنکھوں میں حیرت در آئی

"بھئی دیکھو کتنا پیارا بچہ ہے میں کچھ دیر اسے کھلا لوں گی"۔۔۔

"اسکی امی دے دیں گی"۔۔۔؟؟ عبیر نے پوچھا

"ہاں دے دیں گی جاؤ لے کر آؤ"۔۔۔۔عروش پہلے خود لینے جارہی اب وہ عبیر کو حکم دے رہی تھی عبیر نے نفی میں سر ہلادیا

"نہیں جی میں نہیں جاؤں گا لینے میڈم آپ جائیں"۔۔۔۔عبیر نے صاف انکار کر دیا تو عروش کا منہ بن گیا

"یہ کیا بات ہوئی اب تم اتنا بھی نہیں کر سکتے میرے لیے"۔۔۔؟ وہ ناراضی سے بول تو عبیر نے اسکے شانے پکڑے

"اچھا جا رہا ہوں پر یہ منہ نہ بنایا کرو بالکل اچھی نہیں لگتیں"۔۔۔۔وہ کہہ کر اس عورت کے پاس چلا گیا عروش بھی اسکے پیچھے تھی عبیر نے جاکر اس عور کو کہا "میری وائف اسے مانگ رہی ہے ہمیں دے دو اسے"۔۔۔۔اسکا انداز ایسا تھا جیسے کچھ خریدنے آیا ہو عورت تعجب سے اسے دیکھنی لگی پر پیچھے کھڑی عروش اپنی ہنسی نہ کنٹرول کر سکی وہ ہنستے ہوئے بولی

"سوری وہ دراصل میرے ہزبینڈ کا مطلب ہے کہ کیا ہم آپ کے بچے کو کچھ دیر لے سکتے ہیں مجھے یہ بہت اچھا لگا رہا ہے"۔۔۔۔اور نے اپنی ہنسی کنٹرول کر کے کہا تو وہ عورت مسکرادی

"مجھے تو لگا یہ ابھی بندوق بھی نکال لیں گے اگر میں نے نہ دیا تو"۔۔۔۔وہ عروش کی گود میں اپنے بیٹے کو دے کر کہہ کر چلی گئی عبیر بے ساختہ شرمندہ ہو گیا اور عروش دوبارہ ہنسنے لگی

پھر عبیر اور عروش کچھ دیر اس بچے کو کھلاتے رہے اور پھر اسکی امی کو واپس اس بچے کو اسکی امی کو دے دیا کتنے اچھے دن تھے وہ بھی جب عبیر اسکے قریب تھا کاش سب ہمیشہ ایسا ہی رہتا صائمہ تائی اور مناہل نے پتہ نہیں اس سے کس بات کی دشمنی نکالی کہ اس سے سب کچھ چھین لیا عروش دفعتاً اداس ہو گئی اسنے مومن کو عورت سے لیا اور گھر واپس آگئی شام کے کھانے کے بعد وہ مومن کو سلا کر اپنے بابا کے پاس آگئی اس وقت وہ لاؤنج میں بیٹھے تھے

"کل پہلی ہیئرنگ ہے بابا"۔۔۔وہ انکے ساتھ بیٹھ گئی تھی

"میری بات ہوگئی ہے وکیل سے تم پریشان مت ہونا سب ٹھیک ہوجائے گا کیس ہم ہی جیتیں گے"۔۔۔اسکے بابا نے اسے تسلی دی تو وہ خاموش ہوگئی

_____&&&&&&&&&&&&&&&_____

اگلے روز وہ عدالت میں کٹگرہے میں کھڑی تھی اور سامنے وہ کھڑا تھا جس کے لیے وہ ہمیشہ سے ہارتی آئی تھی پر آج اس نے جیتنا تھا کیونکہ آج کی بازی ایک ماں کھیل رہی ہے اور یہ بازی ماں کسی بھی صورت جیتے گی آج پھر اسے وہ لوڈو کا کھیل یاد آیا جس میں عبیر مناہل کے ساتھ تھا اور وہ۔۔۔کچھ پل کے لیے اسکی سوچیں تھم گئیں پھر سوچ کا سلسلہ ایک بار پھر چلا اس دن اسکے ساتھ حسام تھا پر آج وہ اکیلی ہے "حسام تم کیوں چلے گئے"۔۔۔دل نے بے چین ہوکر ایک فریاد کی تھی۔۔۔عبیر کا وکیل اور عبیر خود ہر طرح کے دلائل دے رہے تھے انکا ڈیفینس سچ میں بہت مضبوط تھا انکے پاس عروش کی میڈیکل رپورٹس تھیں جن میں صاف لکھا تھا کہ عروش بہت ٹائم سے نشے آور ادویات کا استعمال کرتی رہی ہے جس کی وجہ سے اسکی دماغی حالت اب اس حد تک پست ہوگئی کہ اسے کبھی کبھی اپنا ہوش نہیں رہتا تو وہ ایک چھ ماہ کے بچے کو کیسے پالے گی عروش جج کے سامنے گڑگڑا رہی تھی اپنی بے گناہی کی گواہ وہ خود تھی پر عدالت میں اسکی سنی ہی نہیں جارہی تھی عروش کا وکیل بہت محنت سے بات اگلی پیشی پر لے گیا تھا جب وہ عدالت سے اپنے بابا کے ساتھ نکل رہی تھی تو عبیر اسکے قریب سے انجان بن کے گزر گیا تھا وہ اسکی پیچھت دیکھتی رہ گیا کتنا بے پروا اور بے حس ہے یہ شخص جو اب اسکی جان کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گیا اگر عبیر نے عروش کو چھوڑنا ہی ہے تو وہ

کیوں نہیں چھوڑ دیا وہ کیوں اب اسکی روح قبض کر کے اسے مردہ کرنا چاہ رہا ہے عروش گاڑی میں لاتعلق ہوکر بیٹھی گھر پہنچ کر وہ خاموشی سے اوپر چلی گئی اس کے بابا نے بھی اس سے کوئی بات نہ کی وہ کرتے بھی کیا انہوں نے اپنی طرف سے ہر طرح کی کوشش کرلی پر وہ ناکام ہی رہے عروش کے میڈیکل ٹیسٹ انہوں نے بھی کروائے تھے اور ان میں بھی یہ سب ہی نکلا تھا وہ عروش کا اب علاج کروا رہے تھے پر اسکی حالت میں تھوڑی بہت بہتری بھی نہیں آرہی تھی۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&_____

اگلی سنوائی پر بھی وکیل نے آگے کی تاریخ لے لی پر اتنا کب تک چلنا تھا عبیر کی طرف سے کیس بالکل کلئیر تھا عدالت سے اب انہیں آخری تاریخ ملی تھی جو ایک ماہ بعد کی تھی عروش اب بالکل مایوس ہوگئی تھی اسے آج پھر وکیل نے بلایا تھا وہ اسکے چمبر میں انکے سامنے بیٹھی تھی

"کیس کی حالت بہت خراب ہے ایم سوری مس عروش پر اب مجھے نہیں لگتا ہم جیتیں گے"۔۔۔۔۔

وکیل نے صاف نامیدی ظاہر کی تو عروش کے دل پہ جیسے کسی نے مکا رسید کیا ہو وہ تڑپ کے رہ گئی

"کیا کچھ اور وقت نہیں مل سکتا ہمیں"۔۔۔؟؟ عروش نے بے بسی سے پوچھا

"ایک مہینے کا ٹائم ہے ابھی ہمارے پاس پر اب اس ایک مہینے میں ہم کیا کرسکتے ہیں آپ کی کنڈیشن اگر کچھ بہتر ہوجائے اس ایک ماہ میں تو ہم کسی طرح کچھ اور وقت لے سکتے ہیں تاکہ آپ کی کنڈیشن بالکل ٹھیک ہوجائے اور رپورٹس پازیٹیو آجائیں پھر شاید ہم یہ کیس جیت جائیں پر ایسا مشکل ہے"۔۔۔۔۔وہ وکیل کی ساری بات سن کر چیمبر سے نکل آئی تھی ایک مہینے میں کیسے اسکی حالت ٹھیک ہوگی۔؟ اسکا علاج کب سے شروع ہوگیا تھا پر پھر بھی بہتری صفر تھی اب ایک مہینے میں وہ

کیسے بہتر ہوگی۔؟ اب شاید کچھ نہیں ہوسکتا ہے وہ ہار گئی ہے اسکا مومن اس سے اب چھین جائے گا عروش عدالت کے گارڈن تک آگئی تھی اسکا دل کر رہا تھا وہ یہیں بیٹھ کر چیخے چلائے کہ وہ بے قصور ہے وہ نہیں ہے پاگل نہ ہی اسنے کبھی کوئی نشہ آور دوائی استعمال کی وہ نفسیاتی نہیں ہے۔۔۔عروش کا وجود لرزنے لگا تھا آنکھوں سے آنسوں شدت سے نکل رہے تھے کھڑے رہنے کی سکت اس میں باقی نہیں رہی تھی وہ بیٹھتی چلی گئی اپنے چہرے کو ہاتھوں میں چھپا کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رورہی تھی بہت سے لوگ اسے یوں روتے، تشویش سے دیکھ رہے تھے پر اسے کسی کا ہوش نہیں تھا وہ بس روئے چلی جارہی تھی "میں نفسیاتی نہیں ہوں"۔۔۔"میرا مومن مجھ سے مت چھینو میں اس سے بہت پیار کرتی ہوں"۔۔۔وہ یہ جملہ چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی کچھ پل بعد ایسے مسلسل رونے کے بعد کوئی عروش کے ادگرد کھڑے لوگوں کو پرے ہٹاتے عروش کے پاس آیا اور اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھا عروش کو اچانک سے ہوش آیا تھا اسنے بھیگی آنکھیں اٹھا کر اس شخص کو دیکھا جس نے ہلکے آسمانی رنگ کا تھری پیس پہن رکھا تھا آنکھوں پہ چشمہ تھا ہلکی ہلکی شیو اور معصوم چہرہ عروش اسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی "تم عروش ہی ہونا"۔۔۔؟؟؟ وہ شخص اسکے سامنے بغور اسے دیکھتا گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا شاید اسے بھی اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں ہورہا تھا عروش نے کوئی جواب نہ دیا وہ اسے ہنوز آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہی تھی پھر جیسے عروش نے خود کو تسلی دلانے کے لیے اس شخص کے چہرے کو چھوا یہ اسکا وہم نہیں تھا وہ سچ میں آگیا جو اسکا دوست تھا جو اسکا خیال رکھتا تھا جس نے عروش کو ہنسنا سکھایا تھا جو عروش کو سمجھاتا تھا جو اسے مناتا تھا یہ شخص وہی ہے جس نے اسے ہارتے ہوئے بھی جتا دیا تھا جب کھیل اسکے ہاتھ میں آیا تو عروش جیت گئی تھی یہ حسام ہے جو لوٹ

آیا ہے۔۔۔جو لوٹ آیا ہے۔۔۔۔عروش نے اسکے چہرے سے ہاتھ ہٹایا اور لپک کر اسکے گلے لگ گئی کانپتے ہونٹوں سے عروش نے اسکا نام لیا "حس۔س۔۔حسا۔۔م۔۔۔حسام" "تم کیوں چلے گئے تھے حسام مجھے تمہاری بہت ضرورت ہے میں برباد ہوگئی ہوں حسام"۔۔۔۔وہ اسکے گلے لگی ہوئی تھی اور حسام سانس لینا بھول گیا تھا وہ رو رہی ہے جسے وہ ہنستا ہوا دیکھنے کے لیے چھوڑ کر گیا تھا

"میں برباد ہوگئی حسام"۔۔۔وہ پھر سے بولی تھی اسکی سسکیاں حسام کے دل کو بری طرح مسل رہی تھیں کچھ دیر اسے سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا کرے پھر اسنے عروش کے آنسوں صاف کیے

"اٹھو ادھر سے عروش"۔۔۔۔وہ اسے سنبھال کر اٹھا کر گاڑی میں لے آیا تھا عروش ابھی بھی بول رہی تھی "میں پاگل نہیں ہوں حسام"۔۔۔۔وہ اب بار بار یہ کہہ رہی تھی اسکی حالت حسام کی جان لے رہی تھی اسے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ یہ سب ہوا کیا ہے۔؟ کیوں یہ اسطرح رو رہی ہے حسام عروش کے گھر آگیا تھا عروش کے ساتھ آتے حسام کو دیکھ کر زینت خود دنگ رہ گئیں تھیں حسام نے عروش کو لاکر صوفے پہ بٹھا دیا پھر وہ زینت سے ملا زینت کو ابھی تک اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آرہا تھا وہ خود سے کچن میں گیا اور عروش کے لیے پانی کا گلاس لے آیا عروش اب نڈھال ہوکر صوفے پہ گری ہوئی تھی پانی زبردستی اسنے عروش کو پلایا تھا پھر زینت عروش کو اپنے کمرے میں لگئیں جب وہ کمرے سے باہر آئیں تو حسام نے انہیں کہا

"میں ابھی جارہا ہوں ممانی میں شام کو آؤں گا بہت ضروری کام ہے پر پھر مجھے سب سچ سننا ہے"۔۔۔۔وہ کہہ کر گھر سے نکل گیا تھا اب وہ جو ضروری کام کرنے جارہا تھا پتہ نہیں اب ٹھیک سے ہوگا یا نہیں اسکا ذہن بری طرح سے منتشر ہوکر رہ گیا تھا

&&&&&&&&&&&&&&

وہ جب کا گیا شام ڈھلے لوٹا اور لوٹا بھی تو ایسا کہ جیسے اسکا وجود خود کسی تکلیف میں بہت بری طرح سے مبتلا ہو جہاں کام گیا تھا وہ کام کیسا ہوا اسے نہیں پتہ تھا بس ذہن میں اسکی روتی ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی آنکھوں کے سامنے اسکی بے نور آنکھیں بے رنگ چہرہ اور ٹوٹا ہوا وجود نظر آرہا تھا وہ گھر آیا تو سلمان ماموں گھر ہی تھے وہ ان سے مل کر صوفے پہ بیٹھ گیا اور زینت کھانا بنانے چلی گئیں حسام کچھ دیر خاموش رہا پھر بولا

"یہ سب کیا ہوگیا ماموں"۔۔۔۔۔"وہ رو کیوں رہی تھی"۔۔۔۔کیا ہوا ہے اسے"۔۔؟؟ اسے اپنی آواز میں کرب محسوس ہوا سلمان نے گہرا سانس لیا

"کیا بتاؤں اب تمہیں"۔۔۔۔"وہ اپنی قسمت کو رو رہی"۔۔۔۔سلمان دکھ سے بولے تھے حسام کو لگا جیسے اسکے گلے پہ کسی نے ہاتھ رکھ کر دباؤ ڈالا ہو

"پر کیوں ایسا کیا ہوگا"۔۔۔؟؟ اب آواز بہت مشکل سے نکل رہی تھی

"اسے عبیر نے گھر سے نکل دیا یہ کہہ کر کے شادی کے بعد بھی وہ لڑکوں سے رابطے رکھتی ہے"۔۔۔۔سلمان کی نظریں خود جھک گئی تھیں یہ بتاتے ہوئے اور حسام کی دنیا ہی ہل گئی اسے عروش کی بات یاد آئی "اسکا انتظار کروں گی وہ نہ آیا تو اسکے نام پہ دم توڑ دوں گی"۔۔۔۔۔جو لڑکی اتنی محبت کرتی ہو وہ کیسے دھوکا دے سکتی ہے اور عروش تو کبھی نہیں سلمان بول رہے تھے حسام نے اپنا ذہن دوبارہ انکی طرف بہت مشکل سے کیا تھا

"یہ ان دنوں کی بات ہے جب یہ دونوں گھومنے گئے ہوئے تھے۔گئے یہ بہت خوش تھے پر جب واپس آئے تو عروش کچھ پریشان تھی ایک دوبارہ میں اس سے ملنے گیا تو میں نے پوچھا بھی کہ کیا وجہ ہے پر عروش نے بات ٹال دی میں خاموش ہوگیا پر میں نے عروش کی امی کو کہا تھا کہ وہ اس سے پوچھیں پر انکے پوچھنے کے بعد بھی اس نے کچھ نہیں بتایا پر کچھ دنوں بعد رات کو عبیر کی کال آئی"۔۔۔سلمان حسام کو اس رات کی کہانی سنانے لگے جب عبیر نے کال کی تھی ماضی فلم کی طرح انکے ذہن میں چلنے گا تھا سلمان اپنے کمرے میں سونے کے لیے ابھی لیٹے ہی تھے کہ انکا موبائل بجا چمکتی اسکرین پہ عبیر کا نمبر جگمجگا رہا تھا انہوں نے کال اوکے کرکے فون کان سے لگایا

"ماموں آپ اپنی بیٹی کو یہاں سے لے جائیں"۔۔۔اسکا انداز انتہائی گستاخانہ تھا سلمان اسکی کال دیکھ کر پہلے ہی پریشان ہوگئے تھے اور اسکی بات نے انہیں مزید پریشان کر دیا۔۔

"کیا ہوا ہے"۔۔۔؟؟ انہوں نے پوچھا تو عبیر نے دوبارہ بھی بس یہ ہی کہا

"آپ بس اسے میری نظروں کے سامنے سے لے جائیں"۔۔۔وہ بہت غصے میں لگ رہا تھا سلمان نے غور کیا تو انہیں روتی ہوئی عروش کی آواز آئی پھر وہ بغیر کسی سوال کے زینت کے ساتھ عبیر کی طرف چلے گئے جب وہ وہاں پہنچے تو عبیر وغیر سب لاؤنج میں ہی تھے مناہل اور صائمہ تائی سکون سے صوفے پہ بیٹھی تھیں جبکہ عروش کھڑی رو رہی تھی اور عبیر راہ داری میں چکر لگا رہا تھا عروش نے اپنے بابا کو دیکھا اور بھاگ کر انکے گلے لگ گئ

"بابا۔۔۔میں اسے نہیں جانتی میں سچ کہہ رہی ہوں"۔۔۔وہ رو رہی تھی اور سلمان نا سمجھی سے اسے دیکھ رہے تھے پھر انکی نظر اسکے گال پہ رک گئ جہاں انگلیوں کے نشان تھے

"یہ کس نے مارا ہے"۔۔؟؟ سلمان نے ساری باتوں کو نظر انداز کر کے پوچھا تھا زینت نے بھی فوراً اسکا گال چھوا

"بتاؤ عروش کس نے مارا ہے تمہیں"۔۔۔سلمان نے اب کی بار چلا کر پوچھا تھا پر عروش خاموش رہی

"میں نے مارا ہے"۔۔۔عبیر فوراً شیر دلی سے بولا سلمان نے کھا جانے والی نظروں سے عبیر کو دیکھا اور جاکر اسکا گریبان پکڑ لیا

"ہمت کیسے ہوئی تمہاری میری بچی پہ ہاتھ اٹھانے کی"۔۔۔انکی گرج دار آواز پہ صائمہ تائی کھڑی ہوکر انکے پاس آئیں

"ہائے ہائے۔۔۔میرے بچے کا گریبام پکڑنے سے پہلے اپنی پارسا سے تو پوچھ لیں کہ یہ کیا گل کھلاتی پھر رہی ہے"۔۔۔۔سلمان کے ہاتھ سے عبیر کا گریبان چھڑا کر ایک حقارت بھری نظر عروش پہ ڈال کر صائمہ تائی نے کہا تو سلمان نے طنزیہ نظروں سے صائمہ تائی کو دیکھا

"جنہیں یقین ہونا اپنی اولاد پہ وہ کسی کے بھی کہے پہ اپنی اولاد سے سوال نہیں کرتے اور ایک بات میں اسے یہاں سے لے کر جا رہا ہوں"۔۔۔۔سلمان کہہ کر عروش کی طرف آئے تھے کہ انکے عقب سے عبیر نے کہا "یہ ہی بہتر ہوگا لے جائیں اسے مجھے نفرت ہوگئی ہے اسکی شکل سے"۔۔۔۔ سلمان کہ قدم کچھ پل کے لیے رکے پھر انہوں نے عروش کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ لے گئے

&&&&&&&&&&&&&&&&

عروش کو اسکے کمرے میں بٹھا کر سلمان نے اسے پانی دیا

"اب وہاں میں تمہیں کبھی نہیں بھیجوں گا"۔۔۔عروش نے پانی نہ پیا وہ سسکنے لگی

"بابا اسے غلط فہمی ہوئی ہے"۔۔۔۔

"جو بھی ہوا ہے میں نہیں سننا چاہتا اس نے تم پہ ہاتھ کیسے اٹھایا"۔۔۔۔۔وہ اشتعال سے بولے تھے تب عروش کی امی بولیں

"سلمان میں بات کرتی ہوں عروش سے"۔۔۔۔

"کیا بات کرو گی"۔۔۔؟؟ وہ اسی غصے سے زینت سے بولے تھے پر زینت نے نرمی سے جواب دیا

"سلمان پتہ تو چلے ہوا کیا ہے ایسے کیسے آپ اتنا بڑا فیصلہ کرسکتے ہیں"۔۔۔وہ سلمان کو کہہ کر عروش کی طرف متوجہ ہوئیں "بتاؤ عروش کیا ہوا ہے"۔۔۔؟؟ وہ اسکے پاس بیٹھ گئیں تھیں عروش نے کانپتے ہونٹوں سے بات کرنا شروع کی

"ایک لڑکا ہے جو مجھے بہت ٹائم سے میسج کررہا تھا مجھے نہیں پتہ وہ کون ہے میں نے عبیر کو بتایا کہ ایک نمبر مجھے تنگ کررہا ہے اسنے وہ نمبر مجھ سے لے کر بلاک بھی کروادیا تھا پر پھر نئے نمبر سے کالز آنے لگیں میں نے نمبر ہی بند کردیا پر پھر وہ عبیر کو کالز کرنے لگا کہ وہ اسکی مجھ سے بات کروادے عبیر نے اسے ڈرایا دھمکایا پر وہ لڑکا پتہ نہیں کس مٹی کا بنا ہوا تھا امی وہ پھر مجھے خط بھیجنے لگا ہم ایک بار کھانا کھانے گئے تو وہاں اسنے ہوٹل میں گھس کر مجھے عبیر کے سامنے پھول دیئے اور کہا کہ وہ مجھے اسکول ٹائم سے چاہتا ہے امی میں تو اسے جانتی بھی نہیں تھی اس لڑکے نے وہاں بہت ہنگامہ کیا میں نے عبیر کو دیکھا تو تب مجھے اس میں اچانک سے پہلے والا عبیر نظر آیا اسکی آنکھوں میں میرے لیے بے یقینی تھی میں کچھ کہتی کہ اس سے پہلے عبیر میرا بازو پکڑ کر وہاں سے گھر لے آیا

اس وقت ہم میں بہت بحث ہوئی کچھ دن اس طرح ہی گزر گئے عبیر مجھ سے اکھڑا اکھڑا رہنے لگا پر میری کوشش کے بعد اسکا موڈ کچھ بہتر ہو گیا تھا پر جب ہم اسلام آباد گئے تو وہاں وہ لڑکا بھی تھا امی کو مجھے ہر روز پھول بھیجتا اور ان پھولوں کے ساتھ ایک خط ہوتا جس میں بہت عجیب عجہب باتیں لکھی ہوتیں میں نے اس لڑکے کی کمپلین کردی تھی پر اگلے دن پھر وہ ہوٹل کے باہر

عبیر کو مل گیا اسنے عبیر کو کہا کہ وہ مجھے چھوڑ دے میں بھی اسے پسند کرتی ہوں"

"اور عبیر پھر ایک بار مجھے سے بدزن ہوگیا اس دن میں عبیر کو سمجھاتی رہی پر اسنے میری ایک بھی نہیں سنی۔۔ہم میں بہت فاصلے آگئے امی جب ہم وہاں سے واپس گھر آگئے تو وہ لڑکا گھر کے باہر کھڑا رہتا تھا اسنے عبیر کے اسپتال خط بھجوانا شروع کردیئے اور امی پتہ نہیں مجھے کیا ہوگیا ہے میں آج کل بہت عجیب حرکتیں کرنے لگی ہوں امی میں پورا دن سوتی رہتی ہوں میرا سر ہر وقت دکھتا رہتا ہے کچھ بھی کرنے لگتی ہوں تو سر چکرانے لگتا ہے"۔۔۔عروش سے اب اور کچھ بولا نہیں جارہا تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی وہ سہی کہہ رہی تھی یہ سب اسکے ساتھ شادی کے چار پانچ ماہ بعد ہی ہونے لگا تھا کہ اسے چکر آتے وہ وقت بے وقت سو جاتی رات کو اٹھتی تو عجیب عجیب باتیں کرتی ان باتوں کو عبیر نے اتنا سنجیدہ نہیں لیا اسے لگا شاید عروش پورا دن کام کرنے کی وجہ سے تھک جاتی ہے اس لیے سو جاتی ہے پر عروش کی حالت خراب ہی ہوتی جارہی وہ بہت کوشش کرتی اپنے آپ پہ قابو کرنے کی پر اسکی نیند اور سر کا درد ویسا ہی رہا ابھی اس مسئلہ سے وہ نکلی نہیں تھی کہ وہ لڑکا اسکے پیچھے لگ گیا جسے وہ جانتی بھی نہیں تھی، اتنے دنوں سے وہ لڑکا پیچھے لگا ہوا تھا کہ اب عبیر کا ضبط جواب دے گیا تھا وہ لڑکا ہر جگہ پہنچ جاتا تھا عبیر کو کہتا کہ عروش بھی اسے پسند کرتی ہے عبیر خود

ان سب سے بہت پریشان رہنے لگا تھا صائمہ تائی کو جب انکی اس خلش کی وجہ پتہ چلی تو انہوں نے فوراً کہا

"میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ یہ لڑکی کبھی کسی کے ساتھ وفا نہیں کر سکتی اسکی عادت ہے لڑکوں کو پھسانا، جیسا اسکا پہناوا ہے اس سے تو کوئی بھی اسکے پیچھے لگ جائے حسام گیا تو ایک نیا عاشق پیدا ہو گیا اسکا وہ لڑکا جھوٹ کیوں بولے گا بھلا جانتا ہو گا اسے تبھی اتنا پیچھے لگا ہوا ہے ورنہ اتنی ماریں کھانے کے بعد کون بار بار آتا ہے"۔۔۔۔صائمہ تائی اس کے علاوہ بھی بہت کچھ بولتی رہیں عبیر تب تو خاموش رہا پر وقت کے ساتھ ساتھ اسے بھی ان سب پہ یقین آنے لگا گھر میں دو لوگ تھے جو عروش کی برائی اسکے سامنے کرتے تھے صائمہ تائی بولتیں اور مناہل ہاں میں ہاں ملاتی انہیں دنوں عبیر کو پتہ چلا کہ انکی زندگی میں ایک چھوٹا سا مومن آنے والے عبیر ایک بار پھر سب بھول گیا تھا وہ عروش کی پروا پھر سے کرنے لگا تھا جیسے ہی عبیر کا برتاؤ عروش کے ساتھ ٹھیک ہوا وہ لڑکا دوبارہ ان کے دمیان آگیا اور اب عروش اتنی مدہوش رہتی تھی کہ اسے پتہ ہی نہیں ہوتا کہ عبیر کب آتا ہے اور کب جاتا ہے عروش کو اب خود سے خوف آنے لگا تھا وہ پتہ نہیں کیا کیا بولتی رہتی الٹی سیدھی باتیں کرتی وہ بالکل پاگلوں کی طرح حرکتیں کرتی تھی عبیر کے لیے اب اسے سنبھالنا بہت مشکل ہو گیا تھا۔۔اور عبیر کا ضبط اس دن ختم ہو گیا جب وہ لڑکا عبیر کے اسپتال پہنچ گیا

"میں نے تمہیں کہا ہے کہ تم عروش کو چھوڑ دو ہم ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں"۔۔۔وہ اسپتال میں چیخ چیخ کر یہ سب کہہ رہا تھا باقی کا سارا اسٹاف دم سادھے اسے سن رہا تھا اس لڑکے نے بہت سے خط نکال کر عیبر کو دکھائے جو باقی اسٹاف نے بھی دیکھے عبیر کی حالت اس وقت ایسی تھی کہ وہ

زمین میں زندہ دفن ہوجائے اسکی بیوی کا عاشق اسکے سامنے کھڑا تھا۔۔اسٹاف میں چیمگوئیاں شروع ہوگئیں جو عبیر صاف سن سکتا تھا جب اس سے مزید یہ سب نہ سنا گیا تو وہ غصے کی آگ میں جلتا گھر آیا اور عروش کے منہ پہ تھپڑ کے ساتھ وہ سارے خط مار کر اسے گھر سے نکال دیا عروش تب بھی روتے ہوئے اپنے حق میں صفائیاں دیتی رہی پر جب اسنے عروش کے منہ پہ تھپڑ مارا اور کہا

"تم پہلے بھی ایسی ہی تھیں اور شادی کے بعد بھی نہیں سدھریں ضرور تمہارا اس لڑکے سے کوئی رابطہ رہا ہوگا تبھی وہ تمہاری محبت میں اس قدر پاگل ہوگیا ہے ورنہ کوئی بھی پاگل نہیں ہوتا جو اس قدر پیچھے لگے کسی کو امید نظر آتی ہے تبھی وہ قدم اٹھاتا ہے اور تمہیں تو ویسے بھی عادت ہے لڑکوں کو دوست رکھنے کی"۔۔۔۔۔عروش کے سارے الفاظ اسکے منہ میں ہی رہ گئے اسے معلوم ہوگیا تھا کہ اب وہ کچھ بھی کہہ لے پر عبیر نہیں سنے گا اس لیے وہ اپنے بابا کے ساتھ اسکا گھر چوڑ آئی تھی۔۔۔عروش کی بات سننے کے بعد سلمان اور زینت جیسے صدمے میں چلے گئے ہوں عروش پھر سسکتے ہوئے بولی "امی وہ مجھے نفسیاتی کہتا ہے وہ کہتا ہے میں پاگل ہوگئی ہیں جسے اپنی خبر نہیں ہوتی وہ اپنے فعل کی گواہی کیا دے گی"۔۔۔۔وہ اپنی امی کے چمٹ کر رورہی تھی اور اسکی امی اور بابا بالکل خاموش تھے۔۔۔۔

سلمان ساری بات کرکے اب خاموش ہوگئے تھے انکی آنکھوں میں نمی تھی اور یہ سب سن کر حسام کو اپنے اردگرد سناٹا چھاتا ہوا محسوس ہوا یہ سب کیسے۔۔۔؟ عروش کے ساتھ اتنا برا کیسے ہوسکتا ہے۔؟ وہ عروش کو خوش رہنے کی دعاؤں کے ساتھ چھوڑ کر گیا تھا پھر۔؟؟ حسام کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ

وہ کیا کہے گلے پہ دباؤ بڑھ گیا تھا اسے سانس بہت مشکل سے آرہا تھا سلمان کچھ دیر خاموش رہے شاید وہ اپنی حالت پہ قابو کر رہے تھے جب انکی حالت کچھ بہتر ہوئی تو وہ بولے

"ہمیں یہی لگتا تھا کہ انکے درمیان خلش گھومنے جانے کے بعد سے آئی ہے پر عروش نے جب ساری بات بتائی تو ہمیں پتہ چلا کہ معاملہ اتنا بگڑ گیا ہے میں نے عبیر کو سمجھانے کی کوشش کی پر وہ اب کچھ نہیں سمجھنا چاہتا میں نے اس لڑکے کو بھی ڈھونڈا پر اب وہ لڑکا بھی نہیں مل رہا اس اور جہاں تک بات عروش کی ذہنی حالت کی ہے وہ شاید اتنی پریشانی کی وجہ سے ایسی ہوگئی ہے پر ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ عروش نشہ آور ادویات کا استعمال کرتی رہی ہے تبھی اسکی یہ حالت ہوگئی ہے عبیر تو اس سے مومن بھی چھیننا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ نہ وہ مومن کو عروش کے پاس رہنے دے گا اور نہ ہی وہ اسے طلاق دے گا وہ عروش کو اپنے نام پہ ہی بٹھائے رکھے گا"۔۔۔۔۔۔سلمان کی آواز رندھ گئی تھی حسام کا دل دکھنے لگا تھا یہ سب کیا ہوگیا وہ اس لڑکی کو اسلیے تو نہیں چھوڑ کر گیا تھا کہ وہ یوں روندی جائے۔۔۔۔

زینت نے کھانا لگ دیا تھا حسام نے کھانے کے لیے منع کردیا اور اٹھ کر جانے لگا

"کہاں جا رہے ہو"۔۔۔؟؟ سلمان نے پوچھا تو اسنے بڑھ کر سلمان ماموں کا ہاتھ پکڑا

"ہوٹل جا رہا ہوں صبح وہاں سے سامان لے کر آجاؤں گا اور اب آپ پریشان مت ہونا میں آگیا ہوں وہ طلاق بھی دے گا اور مومن کو بھی"۔۔۔۔وہ کہہ کر چلا گیا تو سلمان بھی عروش کے پاس چلے گئے وہ ابھی بھی سوئی ہوئی تھی زینت نے اسے دوائی کھلا کر بہت مشکل سے سلایا تھا

_____&&&&&&&&&&&&&&_____

صبح جب وہ اٹھی تو اسکا سر بھاری ہورہا تھا بڑی مشکل سے اٹھ کر وہ فریش ہونے گئی تھی۔فریش ہوکر اسکی طبیعت جب کچھ بہتر ہوئی تو اسنے مومن کو ڈھونڈا عروش نیچے آئی تو مومن زینت کے پاس تھا اسے اپنی گود میں لے کر وہ صوفے پہ بیٹھ گئی حسام کا خیال اسے تھا پر اسنے کسی سے اسکے بارے میں نہیں پوچھا۔ناشتے کے بعد عروش مومن کو باہر لان میں لے آئی زینت اندر کام کررہی تھیں اور سلمان فیکٹری چلے گئے تھے مومن کو گھاس پہ بٹھا کر وہ خود بھی اسکے سامنے بیٹھ گئی نرم گیند سے کھیلتا مومن اپنے ہی دنیا میں مست تھا اور عروش اسے دیکھ رہی تھی پر اسکا ذہن اب حسام کے متعلق سوچ رہا تھا وہ اچانک سے کیسے واپس آگیا۔؟ اور عدالت میں وہ کیا کررہا تھا۔؟ کچھ دیر وہ اپنی سوچ میں گم رہی پھر زینت نے اسے بتایا کہ کچھ دیر میں حسام آجائے گا تو عروش ایک بار اسکا کمرہ ملازمہ سے صاف کروا لے عروش سمجھنے والے انداز سے سر ہلاتی مومن کو اپنی امی کو دے کر حسام کے کمرے میں چلی گئی وہ جب گیا تھا یہ کمرہ اس دن سے بند تھا کسی نے اسے دوبارہ نہیں کھولا تھا کیونکہ وہ کہہ کر گیا تھا کہ وہ آئے گا اور اسکی واپسی کی امید پہ کسی نے اس کمرے کو اپنی دسترس میں نہیں لیا ملازمہ کمرے کی صفائی کر رہی تھی اور عروش کو یہاں اپنا آپ بولتا ہوا اور حسام بیٹھا اسکی باتیں سنتا ہوا نظر آیا عروش کی آنکھیں نم ہوگئی تھیں اسنے اپنی آنکھوں کی نمی صاف کی ملازمہ اب بیڈ سے میٹرس اٹھا کر صفائی کررہی تھی جب ملازمہ نے ساری صفائی کرلی تو اسنے فالتو سامان عروش کو دکھایا

"بی بی جی انکا کیا کرنا ہے"۔۔۔؟؟ ملازمہ نے پوچھا تو عروش نے ایک نظر سامان پہ ڈالی پھر اسکی نظر وہاں رک گئی

&&&&&&&&&&&&&&&&

دوپہر کے وقت حسام آیا تھا جب وہ آیا تو عروش اس سے ملی وہ صاف دیکھ سکتی تھی حسام کتنا بدل گیا ہے اور اسکے چہرے پہ اب وہ میٹھی مسکان نہیں تھی کچھ دیر خاموش بیٹھ کر وہ آرام کرنے کے لیے اپنے کمرے میں چلا گیا اسنے عروش سے کوئی بات نہیں کی وہ تو عروش سے نظریں بھی نہیں ملا رہا تھا عروش کو کہیں نہ کہیں یہ بات تکلیف دے گئی تھی کہ اسکا دوست اتنا بدل گیا کہ اس سے اسکا حال بھی نہیں پوچھ رہا پر اپنی تکلیف کو چھپا کر وہ بھی کمرے میں چلی گئی۔رات کو جب وہ مومن کو فیڈر پلا رہی تھی تب اسکے کمرے کا دروازہ ناک ہوا

"کون"۔۔۔؟؟ اسنے مصروف سے انداز میں پوچھا پر جواب کے بجائے دروازہ دھیرے سے کھول کر حسام اندر آگیا عروش نے دروازے سے حسام کو اندر آتا دیکھا تو اسنے بیڈ پہ رکھا ڈوپٹہ اپنے گلے میں ڈال لیا حسام کے قدم وہیں رک گئے وہ دفعتاً شرمندہ بھی ہوگیا تھا

"آؤ حسام"۔۔۔۔عروش شاید بھانپ گئی تھی کہ حسام شرمندہ ہوگیا ہے اس لیے وہ فوراً عام سے لہجے میں بولی مومن نے بھی فیڈر منہ سے نکال دی تھی اب وہ حسام کو گھور گھور کر دیکھ رہا حسام خاموشی سے آگے آیا اور عروش کی گود سے مومن کو لے کر کرسی پہ بیٹھ گیا عروش کو مومن پہ حیرت ہوئی وہ اتنی جلدی کسی کے پاس جاتا نہیں تھا پر حسام کے ایک کہنے پہ ہی وہ فوراً اسکی گود میں چڑھ گیا اب وہ حسام کے چشمے سے کھیل رہا تھا اور حسام اسکی حرکتوں سے محظوظ ہورہا تھا

"تم سوئے نہیں"۔۔۔؟؟ عروش نے خود ہی بات کا آغاز کیا اسکے لہجے وہ بات نہیں تھی جو پہلے ہوا کرتی تھی

"نہیں مجھے نیند نہیں آتی اب تم کیسی ہو عروش"۔۔؟؟ اسنے دھیرے سے پوچھا تو عروش دکھی سا مسکائی

"تمہارے سامنے ہی ہوں بابا نے بتادی ہوگی ساری بات تمہیں بھی"۔۔۔۔

"اس نے بہت غلط کیا ہے عروش تم پریشان نہ ہونا مومن کو کوئی تم سے نہیں چھینے گا"۔۔۔۔حسام نے فوراً کہا تو عروش نے بغور اسے دیکھا

"تم دو گے میرا ساتھ"۔۔۔؟؟ اسنے عجیب سے لہجے میں پوچھ تھا حسام سمجھ نہ سکا پر اسنے سر ہلادیا تب عروش کے چہرے پہ تلخی در آئی

"اس وقت کہاں تھے تم حسام جب مجھے تمہاری بہت ضرورت تھی میری محبت مجھے ذلیل کررہی تھی اور مجھ سے دوستی کے دعوے کرنے والا بھی مجھے بھول گیا میں نے کتنی کالز کی تمہارے نمبر پہ کتنی بار انتظار کیا تمہاری کال کا پر تم نے شاید سارے رشتے ہی ختم کردیے تھے یہاں سے جاتے وقت، مجھے تب تمہاری ضرورت تھی میرے پاس کوئی بھی نہیں تھا جس سے میں اپنے دل کی باتیں کر سکوں میں بہت اکیلی ہوگئی تھی حسام"۔۔۔۔اسکی آواز رندھ گئی تھی حسام نے کرب سے آنکھیں میچ لیں عروش نے نظریں جھکا لی تھیں کچھ لمحے یونہی گزرگئے حسام کرسی سے کھڑا ہوا اور مومن کو بیڈ پہ بٹھا کر کچھ قدم پیچھے گیا

"مجھے معاف کردو عروش یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے"۔۔۔۔اسکی آواز پہ عروش نے نظریں اٹھا کر دیکھا۔وہ مجرموں کی طرح گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا اور اسنے ہاتھ جوڑ رکھے تھے اسے یوں بیٹھے دیکھ کر عروش سکتے میں آگئی پر وہ نیچے نظریں کرکے بول رہا تھا

"مجھے لگا تھا میں تمہیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا تو تم خوش رہو گی میں نے وہ سم بھی اسلیے توڑی تھی تاکہ کل کو تم مجھ سے کوئی رابطہ نہ کرسکو میں نہیں چاہتا تھا کہ میری وجہ سے تم دونوں میں کبھی دوریاں آئیں پر مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں غلط بھی ہوسکتا ہوں مجھے نہیں معلوم تھا کہ میرے بعد تمہیں میری اتنی ضرورت پیش آئے گی مجھے معاف کردو عروش۔۔مجھے معاف کردو"۔۔۔۔۔وہ اب رونے لگا تھا عروش فوراً حواس بختہ بیڈ سے کھڑی ہوئی اور اسکے پاس آکر بیٹھ گئی

"پاگل ہوگئے ہو تم حسام اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے"۔۔۔اسنے حسام کے ہاتھ پکڑ لیے تھے بولا اس سے بھی نہیں جارہا تھا گلے میں جیسے آنسوں پتھر کی طرح پھنس گئے ہوں

"نہیں عروش میں اپنے آپ کو کیسے معاف کروں گا میں تمہارے ساتھ اس وقت نہیں تھا جب تمہیں میری بہت ضرورت تھی"۔۔۔۔

"حسام مجھے ابھی بھی تمہاری ضرورت ہے"۔۔۔حسام کی بات کہ فوراً بعد وہ بولی تھی حسام نے اپنی آنکھیں صاف کی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ پہ بیٹھا دیا کچھ دیر پھر کمرے میں خاموشی رہی پھر حسام نے پوچھا

"کونسا وکیل ہے تمہارا کیا تم مجھے اس سے صبح ملوا سکتی ہو"۔۔۔؟؟ عروش نے سر اثبات میں ہلاکر اسے وکیل کا نام بتا دیا

"ٹھیک ہے ہم صبح وکیل کے پاس چلیں گے اور تم فکر نہ کرنا مومن تمہارا ہے اور تمہارے پاس ہی رہے گے"۔۔۔وہ پراعتمادی سے کہہ کر اسکے کمرے سے چلاگیا عروش پھر بہت دیر تک اٹھی رہی

کیوں حسام اسکی تکلیف کو ہر بار اتنی گہرائی سے اپناتا تھا کہ عروش کی تکلیف عروش کی کم اور اسکی ذیادہ لگتی تھی

&&&&&&&&&&&&&&&&

اگلی صبح وہ دونوں وکیل کے سامنے بیٹھے تھے وکیل نے حسام کو کیس کی ساری تفصیلات دے دیں تو حسام نے وکیل سے پوچھا

"جج کونسے ہیں"۔۔۔؟؟ وکیل نے جب اسے جج کا نام بتایا تو بے ساختہ اسکے چہرے پہ اطمینان پھیل گیا اسنے پریشان بیٹھی عروش کو دیکھا

"اب عبیر پوری دنیا کے ثبوت بھی لے آئے تو بھی وہ کیس نہیں جیتے گا"۔۔۔اسکے لہجے میں خوشی تھی وکیل اور عروش اسے ناسمجھی سے دیکھ رہے تھے

"تم چلو عروش میرے ساتھ"۔۔۔وہ کہہ کر کھڑا ہوگیا عروش بھی فوراً اسکے پیچھے چلی گئی حسام نے اسے گاڑی میں بٹھایا اور ایک بہت بڑے گھر کے سامنے گاڑی روکی وہ گاڑی سے نکالا اور دروازے پہ کھڑے گارڈ کے پاس گیا پھر دوبارہ گاڑی کے پاس آیا اور گاڑی گھر کے اندر لے گیا ملازم نے گاڑی سے حسام کو باہر آتے دیکھا تو بہت پر جوشی سے حسام کو سلام کیا اور اسے ڈرائینگ روم بٹھا کر اندر چلا گیا

"ہم کہاں آئے ہیں حسام"۔۔۔؟؟ عروش انتی دیر سے یہ پہلا سوال کیا تھا حسام مسکایا

"ہم کیس جیتنے آئے ہیں"۔۔۔۔اسنے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ ڈرائینگ روم کا دروازہ کھلا اور جو شخص اندر آیا تھا اسے دیکھ کر عروش خود سناٹے میں چلی گئی حسام ان سے ایسے مل رہا تھا جیسے وہ انہیں بہت اچھے سے جانتا ہو جب وہ ان سے مل لیا تو اسنے حیران بیٹھی عروش کو دیکھا

"یہ میرے دوست کے کزن ہیں اسکے بڑے بھائی ہی سمجھ لو ہماری بھی بہت اچھی دوستی ہے خاور صاحب سے"۔۔۔۔یہ وہی جج تھے جن کے پاس عروش کا کیس تھا انہوں نے ہی عروش کو ایک ماہ کی مہلت دی ہوئی ہے۔عروش گنگ حسام کو دیکھ رہی تھی

"خاور صاحب یہ میری کزن ہیں انکا کیس آپ کے پاس ہے انکا بیٹا ہے چھ ماہ کا جو انکے شوہر ان سے چھیننا چاہتے ہیں انہوں نے جو الزام ان پہ لگائے ہیں وہ سب فرضی ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ کچھ وقت دیں ہمیں تاکہ ہم ثبوت اکھٹے کر سکیں یا پھر اتنا وقت دیں کہ انکا علاج ہوجائے"۔۔۔۔۔وہ خاور صاحب سے مخاطب تھا اور خاور صاحب بہت سنجیدگی سے اسکی بات سن رہے تھے حسام کی جب بات مکمل ہوگئی تو انہوں نے حسام کو کہا

"ایک مہینے کا ٹائم تو میں نے انہیں دیا ہے بات دراصل یہ ہے حسام کہ انکے جو شوہر ہیں وہ خود ڈاکٹر ہیں اور انکے پاس جو انکی رپورٹس ہیں ان میں یہ صاف لکھا ہے کہ انکی ذہنی حالت بہت خراب ہے یہ ایک چھوٹے بچے کی ذمہ داری نہیں اٹھا سکتیں"۔۔۔۔۔

"اگر میں عروش کی ساری رپورٹس کلیئر کروادوں تو پھر"۔۔۔؟؟؟ حسام نے فوراً پوچھا تو خاور صاحب ہلکا سا مسکرائے

"پھر تم جو کہو گے فیصلہ سنا دوں گا"۔۔۔حسام نے انکی بات پہ جان دار قہقہہ لگایا۔۔وہ دونوں کچھ ٹائم وہاں رکے خاور صاحب تو کھانے کا اصرار کررہے تھے پر حسام نے انکار کردیا جب عروش گاڑی میں بیٹھ گئی تو خاور صاحب نے حسام کو اپنے پاس بلایا

"اگر تم کہو تو طلاق بھی کروا دوں گا اور کوٹ میرج بھی"۔۔۔وہ معنی خیز مسکرا رہے تھے وہ شاید حسام کے دل کی بات سمجھ گئے تھے حسام نے ہنس کر کہا "نہیں خاور صاحب ابھی بس یہ ایک کام کردیں"۔۔۔اسکی بات پہ خاور صاحب نے سر ہلادیا وہ دونوں وہاں سے نکل گئے تھے

_____&&&&&&&&&&&&&&&&_____

حسام نے گھر آکر سلمان کو بھی بتادیا تھا کہ اسکی جج سے بات ہوگئی ہے انہوں نے حیرت سے حسام کو دیکھا

"تم جج کو کیسے جانتے ہو"۔۔۔؟؟ سلمان نے پوچھا

"دراصل ماموں دوبئ میں جو میرا دوست جعفر ہے نا یہ اسکے تایا زاد بھائی ہیں جعفر بچپن میں انکے پاس ہی رہتا تھا پھر وہ دوبئ آگیا اکثر خاور صاحب بھی دوبئ آتے ہیں میری ان سے جان پہچان جعفر کے تھرو ہوئی تھی اس رات جب اریج کی ڈھولک تھی تو میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میں اپنے دوست کے پاس جارہا ہوں تب میں ان کے پاس ہی گیا تھا اور اب بھی پاکستان میں اسی وجہ سے آیا ہوں کیونکہ جعفر کی یہاں کچھ زمین کا مسئلہ چل رہا تھا اسکو کلیئر کروانے میں آگیا تھا اس دن جب میں عدالت سے نکلنے لگا تو مجھے وہاں عروش نظر آئی اور میں اسے اپنے ساتھ گھر لے آیا"۔۔۔۔اسنے ساری بات سلمان کو تفصیل سے بتا دی تو وہ سمجھ گئے پھر وہ عروش کہ طرف متوجہ ہوا

"کل تمہاری رپوٹس آجائیں گی اور ان رپورٹس کو کوئی بھی نہیں جھٹلا سکتا پر مجھے ایک بات سمجھ نہیں آرہی عروش اگر تم نشہ آور ادویات لیتی نہیں تھیں تو پھر یہ سب کیسے ہوگیا اور تمہیں پتہ بھی نہیں چلا تم مجھے ساری بات تفصیل سے بتا سکتی ہو کوئی ایسی بتدیلی جو اچانک ہی ہوئی ہو"۔۔۔۔؟؟ عروش کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ حسام کہنا کیا چاہ رہا ہے پر اسنے اپنی شادی کے بعد سے ساری باتیں بتادیں پر جب اسنے یہ بتایا کہ اسکی شادی کے پانچ ماہ بعد اچانک سے مناہل انکے گھر رہنے آگئی اور پھر صائمہ تائی کا بھی روایہ عروش کے ساتھ ٹھیک ہوگیا۔۔یہ بات حسام کو کچھ ہضم نہ ہوئی جو ساس انتی نفرت کرتی ہو کہ شادی کے پہلے پانچ ماہ بات ہی نہ کرے پھر اچانک ہی عروش سے ٹھیک سے بات کرنے لگ جائیں اسکا خیال رکھنے لگ جائے۔۔اور یہ مناہل کیا کرنے آئی تھی انکے گھر۔؟ عروش نے حسام کو یہ بتایا تھا کہ مناہل کچھ دنوں کے لیے آئی تھی پھر وہ مستقل انکے گھر ہی رہنے لگی صائمہ تائی نے اسے یہ کہہ کر روک لیا کہ انکا دل نہیں لگتا ارتج جب سے گئی ہے اب مناہل ساتھ رہے گی تو انکا دل بہل جائے گا۔۔۔یہ بات انتی سیدھی نہیں تھی جتنی لگ رہی تھی پر اس وقت حسام خاموش رہا اور کمرے میں چلا گیا اگلے دن شام کو وہ عروش کی رپورٹس بھی بناوا کر لے آیا تھا

"یہ رہی تمہاری رپورٹس جن میں صاف لکھا ہے کہ تمہاری حالت میں اس ایک ماہ میں بہت بہتری آگئی ہے جس کے تحت تم اپنا اور بچے کا خیال خود رکھ سکتی ہو"۔۔۔۔حسام نے جب اسکے سامنے رپورٹس رکھ کر ساری بات اسے بتائی تو وہ بے ساختہ بولی

"تمہارا بہت احسان ہے مجھ پہ حسام"۔۔۔وہ رندھی ہوئی آواز سے بولی تھی

"یہ احسان نہیں ہے یہ کفارہ ہے جو میں کررہا ہوں"۔۔۔۔وہ کہہ کر چلا گیا اب حسام پورا دن عروش کا خیال رکھتا اور مومن بھی اسی کے پاس رہتا وہ حسام سے بہت کم وقت میں بہت اٹیچ ہو گیا تھا جس دن پیشی تھی اس دن عروش کچھ پریشان لگ رہی تھی

"پریشان کیوں ہو"۔۔؟؟؟ حسام نے عدالت کے سامنے گاڑی روک کر پوچھا

"پتہ نہیں مجھے لگ رہا میں نہیں جیتوں گی عبیر ڈاکٹر ہے وہ اگر رپورٹس کی تصدیق کروانے لگ گیا تو"۔۔۔؟؟؟ حسام ہنسا

"تو کروانے دینا وہ جہاں مرضی سے تصدیق کروالے یہ انہیں جھٹلا نہیں سکے گا"۔۔۔۔وہ کہہ کر گاڑی پارک کرنے چلا گیا انکی ہیئرینگ کا ٹائم ہونے کو تھا عبیر نے حسام کو عروش کے ساتھ دیکھا تو آنکھوں میں شعلے جلنے لگے وہ انکے پاس آیا

"تو اب اس نے تمہیں بلایا ہے"۔۔۔اسنے زہریلے لہجے سے کہا

"میں خود سے آیا ہوں"۔۔۔۔حسام نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا وہ طنزیہ ہنسا

"ہاں اس کے پیچھے سب خود ہی آتے ہیں"۔۔۔۔۔حسام کو اس وقت عبیر پہ بہت غصہ آیا

"عبیر ایسے الفاظ مت بولو جن کا بعد میں تمہیں پچھتاوا ہو بلکہ تمہیں آج ہی اس بات کا پچھتاوا ہو گا"۔۔۔۔۔عبیر بلند ہنسا جیسے وہ حسام کی بات سے محظوظ ہوا ہو

"اچھا جی میں پچھتاؤں گا"۔۔؟ مجھے لگتا ہے کہ تمہیں یہ نہیں پتہ کہ میں یہ کیس جیتا ہوا ہوں آج میں اپنے بیٹے کو لے جاؤں گا"۔۔۔۔۔

"ابھی تم جیتے نہیں ہو عبیر جیت ہار کا آج فیصلہ ہو گا"۔۔۔۔۔حسام کہہ کر عروش کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھنے لگا کہ اسنے عقب سے کہا

"میں یہ کیس کسی بھی قیمت پہ جیتوں گا چاہے پھر مجھے کچھ بھی کرنا پڑجائے میں اپنے بیٹے کو اسکے ہاتھ سے پلنے نہیں دوں گا جس کی خود پرورش اتنی خراب ہوئی ہو"۔۔۔۔۔حسام کے قدم وہیں رک گئے اسنے عروش کو دیکھا "بولنے دو اسے حسام"۔۔۔۔عروش نے اسے کہا پر وہ پلٹا

"ایک بات میں تمہیں بتاؤں عبیر، تم میں ایک گندی عادت ہے تم کھیل سے پہلے ہی سمجھتے ہو کہ تم جیتو گے پر شاید تم وہ لوڈو بھول گئے جب تم منہ کے بل گر کر ہارے تھے اور آج بھی تم یونہی ہارو گے۔بلکہ آج تم سب کچھ ہارو گے مجھے تم پہ ابھی سے ترس آرہا ہے، اور قیمت کی بات مت کرنا عبیر اگر بولی میں نے لگائی تو تم بھی بک جاؤ گے، اور میں نہیں چاہتا کہ تم سڑک پہ آجاؤ، جہاں تک بات پرورش کی ہے تمہیں آج پتہ چل جائے گا کہ کس کی پرورش کیسی ہوئی ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کہہ کر تیز قدموں سے عروش کا ہاتھ پکڑ کر چلا گیا تھا پیچھے کھڑا عبیر غصے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا

&&&&&&&&&&&&&&&&

وہ سب عدالت کے بینچز پہ دم سدھے بیٹھے تھے عبیر کے چہرے پہ الگ ہی شوخی تھی اسکا وکیل اس وقت دھواں دھار بولتا جارہا تھا کٹگرہے میں کھڑی عروش خاموش تھی جب عبیر کے وکیل نے اپنی بات مکمل کر لی تو عروش کا وکیل کھڑا ہوا

"میرے ساتھی وکیل نے بہت اچھا کہا کہ مس عروش کی ذہن حالت خراب ہے وہ بچے کا دھیان نہیں رکھ سکتیں اس لیے بچے کو اسکے والد کے ساتھ بھیج دینا چاہیے پر شاید انہیں اس بات کا خیال نہیں رہا کہ اگر مس عروش کی حالت میں بہتری آجائے تو انکا بیٹا انکے ساتھ ہی رہے گا میں آپ کو کچھ دکھانا چاہتا ہوں جج صاحب"۔۔۔وکیل نے پر سکون لہجے سے کہہ میز سے فائل اٹھائی اور جج کے سامنے رکھ دی

"جج صاحب اس رپورٹ میں صاف لکھا ہے کہ مس عروش کی ذہنی حالت اب بہت بہتر ہوگئی ہے انکی ٹریٹمنٹ بہت ٹائم سے چل رہی تھی جس کی وجہ سے اب انکی طبیعت میں بہت فرق ہے آپ دیکھ سکتے ہیں"۔۔۔وکیل کے خاموش ہونے کے بعد جج نے سامنے رکھی رپورٹس کو دیکھا کچھ دیر انہیں پڑھنے کے بعد جج نے اثبات میں سر ہلادیا یعنی رپورٹس ٹھیک ہیں عبیر کا سارا سکون اچانک ہی ہوا ہوگیا وہ بے ساختہ کھڑا ہوا

"یہ کیسے ہوسکتا ہے"۔۔۔؟؟ وہ چلایا تھا وکیل نے فوراً اپنا رخ عبیر کی طرف کیا

"ہوسکتا ہے مسٹر عبیر آپ خود ایک ڈاکٹر ہیں آپ کو اتنا تو پتہ ہوگا ہی کہ اگر مریض ایک بار خود پہ کنٹرول کرنے کا سوچ لے تو اس میں بہتری بہت جلد آتی ہے اور اس کے علاوہ اگر ٹریٹمنٹ بھی اچھی ہوئی ہو تو بھی مریض کی حالت بہتر ہوجاتی ہے اور یہ رپورٹس جس ڈاکٹر کی بنی ہوئی ہیں وہ اسپیشلسٹ ہیں آپ چاہیے تو رپورٹس دیکھ سکتے ہیں"۔۔۔۔وکیل نے جواب دیا اور ساتھ ہی رپورٹس کی ایک کاپی عبیر کے ہاتھ میں تھما دی ہر صفحے کے پلٹنے پہ عبیر کی ہوائیاں اڑتی جارہی تھیں صائمہ تائی کے رنگ بھی اڑنے لگے تھے اور ساتھ بیٹھی مناہل جب سے آئی تھی وہ پریشان ہی تھی اپنے

ہاتھوں کو وہ بار بار مسل رہی تھی۔۔۔عبیر نے بہت مرتبہ رپورٹس کو دیکھا رپورٹس جہاں سے بن کر آئی تھیں اس ادارے کو عبیر بھی اچھے سے جانتا تھا کہ وہاں کہ ڈاکٹرز کتنے قابل ہیں پل بھر میں ہی عبیر کو حسام کی بات یاد آئی "تم کھیل سے پہلے ہی سمجھنے لگ جاتے ہو تم جیتو گے آج تم ہارو گے"۔۔۔۔عبیر کا سر چکرانے لگا تھا ایک بار پھر وہ منہ کے بل کرنے والا تھا یہ سب کیسے ہوگیا۔۔؟ عبیر نے خالی نظروں سے اپنے وکیل کو دیکھا جو فوراً ہی نظریں چرا گیا اب فیصلہ صاف تھا کہ عروش مومن کو سنبھال سکتی ہے اور ایک ماں سے بہتر پرورش بچے کی کوئی نہیں کرسکتا جج نے تاخیر کیے بغیر فیصلہ عروش کے حق میں سنا دیا عروش کو یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ یہ سب سچ میں سن رہی ہے اسنے وہاں سے بینچ پہ بیٹھے حسام کو تشکر سے دیکھا حسام نے مسکرا کر پلکوں کو جنبش دی عروش کٹگرہے سے واپس اپنی امی بابا اور حسام کے پاس آگئی تھی اسنے آتے ہی مومن کو اپنے سینے سے لگایا تھا اب مومن کو اس سے کوئی نہیں چھین سکتا وہ اب ہمیشہ عروش کے پاس رہے گا "تم جیت گئیں عروش میں نے کہا تھا نا تم جیتو گی"۔۔۔۔حسام نے اسکے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ کر کہا تو عروش نے اپنا دوسرا ہاتھ اسکے ہاتھ پہ رکھا

"تمہارا شکریہ ادا کرنے کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں بہت شکریہ حسام اگر مومن مجھ سے چھین جاتا تو میں شاید مر جاتی یہ میری زندگی کا آخری سہارا ہے"۔۔۔۔۔حسام مسکرایا

"شکریہ والی کوئی بات نہیں ہے اور میں نے کہا تھا کہ مومن تمہارا ہے اور تمہارا رہے گا۔عروش اب تم سکون سے بیٹھو اب میں نے آخری بازی کھیلنی ہے"۔۔۔وہ کہہ عروش کے وکیل کے پاس گیا اسکے کان میں کچھ کہا وکیل نے سر اثبات میں ہلا کر جج کو مخاطب کیا

"جج صاحب میں آپ کو کچھ اور بھی دکھانا چاہتا ہوں یہ مس عروش کی ذہن حالت ایسی کسی وجہ سے ہوئی یہ ایک بہت بڑی سازش تھی"۔۔۔۔۔عدالت میں ایک بار پھر سناٹا چھا گیا عبیر نے چونک کر وکیل کو دیکھا مناہل کا گلا سوکھ گیا تھا اسے دفعتاً ہی سانس لینے میں مشکل ہونے لگی وکیل نے ایک فلیش ڈرائیور نکال کر لیپ ٹاپ میں لگا کر چال دی۔۔۔

"ہاں۔۔می۔۔میں۔۔میں۔ہوں ع۔۔ر۔۔عروش کی اس حالت کی وجہ میں جب سے انکے گھر رہ رہی ہوں میں اسکے کھانے میں نشے کی دوائی ملا دیتی تھی روز شام کو خالہ جو اسے دودھ کا گلاس دیتی تھیں اس میں خواب آور ادویات ہوتی تھیں میں اور خالہ اسے عبیر کی نظروں میں برا ثابت کرنا چاہتے تھے وہ لڑکا بھی ہم نے ہی عروش کے پیچھے لگایا تھا ہر جگہ جہاں عروش عبیر کے ساتھ جاتی تھی ہم اس لڑکے کو وہاں ان سے پہلے بھیج دیتے تھے وہ لڑکا سب کچھ ہمارے کہنے پہ کررہا تھا میں عروش کو راستے سے ہٹا کر عبیر سے شادی کرنا چاہتی تھی میں نے اس کھیل میں خالہ کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا تھا ہم اپنے مقصد میں بہت جلد ہی کامیاب ہوگئے تھے عبیر اپنی امی کی ہر بات مان لیتا تھا اور اس بات کا ہی ہم نے فائدہ اٹھایا عبیر کے سامنے ایسے حالات بنادیئے کہ وہ مجبور ہوگیا عروش کو گھر سے نکالنے پہ عبیر کو تو پتہ بھی نہیں تھا کہ عروش کی یہ حالت ہم نے کی"۔۔۔۔۔۔۔۔ایک فلم تھی جو عدالت میں چل رہی تھی مناہل رو رو کر اپنے گناہ کا اعتراف کررہی تھی۔۔۔۔۔عدالت میں سانس لینے کی آواز بھی نہیں آرہی تھی عبیر کو اپنا آپ گہری کھائی میں گرا ہوا محسوس ہوا ہر طرف اندھیرا چھا گیا اسنے اپنے ساتھ بیٹھی اپنی امی ہو دیکھا صائمہ تائی نظریں جھکا کر شاید رو رہی تھیں اور مناہل خوف زدہ سی عبیر کی آنکھوں میں جلتے شعلے دیکھ رہی تھی جو ابھی ان دونوں کو دیکھ کر اسکی آنکھوں

میں جلے تھے۔۔۔جج نے ویڈیوں ختم ہونے پہ مناہل اور صائمہ تائی کو کٹگرہے میں بلایا وہ دونوں اب سسک سسک کر ایک بار پھر اپنا گناہ قبول کررہی تھیں اور عروش کا سر چکرانے لگا تھا کیا صائمہ تائی کی نفرت اس سے اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ وہ اسکا بسا بسایا گھر اجاڑ گئیں اور مناہل نے یہ سب کیوں کیا اسے کیا ملا یہ سب کرکے۔؟ ان دونوں نے صرف انا کی تسکین کے لیے عروش کی پوری زندگی برباد کردی۔؟ وہ تو سمجھ رہی تھی کہ وہ بدل گئی ہیں تو وہ صائمہ تائی بھی بدل گئی ہوں گی پر اسکی محبت اپنائیت کا ان پہ کوئی اثر نہیں ہوا تھا وہ تو اسکے لیے نئ سازش رچ رہی تھیں۔۔۔کتنا غلط کیا صائمہ تائی نے عروش کی زندگی کے ساتھ تو کھیلا جو کھیلا پر ایک جان چھڑکنے والا بیٹے کا بھرم بھی توڑ دیا۔۔صائمہ تائی اور مناہل جو ادویات عروش کو اتنی زیادہ مقدار میں دے رہی تھیں وہ عروش کے لیے جان لیوا بھی ہوسکتی تھیں اسکے لیے وکیل نے ان پہ اٹیمپٹ ٹو مرڈر کا کیس کرکے ان دونوں کو عمر قید کی سزا کروادی۔۔۔جب ان دونوں کو پولیس لے کر جارہی تھی تو صائمہ تائی عروش کے پاس آئی تھیں انہوں نے ہاتھ جوڑ رکھے تھے

"مجھے معاف کردو عروش میں"۔۔۔وہ ابھی کچھ اور کہتیں کہ عروش نے تنفر سے انہیں دیکھا

"میں فرشتہ نہیں ہوں آپ نے میرا گھر اجاڑ دیا اور ابھی بھی آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کو معاف کردوں گی نہیں میں آپکو کبھی معاف نہیں کروں گی اور مجھ سے بڑی مجرم آپ عبیر کی ہیں اسکی تو ماں تھیں نا آپ پھر کیوں ایک بار بھی اسکی خوشی کا نہیں سوچا آپ نے۔؟ مجھے پہ ترس تو نہیں آیا تھا آپ کو کیا اپنے بیٹے پہ بھی نہیں آیا جس کے لیے آپ ہی سب کچھ تھیں آپ نے بہت برا کیا تائی امی آپ کو کوئی کبھی معاف نہیں کرسکتا"۔۔۔۔عروش کہہ کر اپنے بابا اور حسام کے ساتھ

واپس گھر چلی گئی تھی صائمہ تائی اور مناہل کو جب لجایا جا رہا تھا تب بھی عبیر انہیں نظر نہیں آیا تھا پتہ نہیں وہ کہا چلا گیا تھا ارتیج اور ثمن نے بھی تاسف سے اپنی ماں کو دیکھا اور بغیر کچھ کہے چلی گئیں۔۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&&

صائمہ تائی اور مناہل جیل میں بیٹھی تھیں آنکھوں سے ابھی بھی آنسوں جاری تھے وہ دیوار سے کمر ٹکا کر بیٹھی تھیں جب حولدار نے آکر کہا

"بی بی تم سے کوئی ملنے آیا ہے"۔۔۔صائمہ تائی نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو سامنے عبیر کھڑا تھا اسکی آنکھیں سرخ ہوئی، ہوئی تھیں چہرہ سپاٹ تھا صائمہ تائی حواس بختہ اسکے پاس بھاگ کر آئیں

"مج۔۔مجھ۔مجھے پتہ تھا تم ضرور آؤ گے تم اپنی ماں سے بہت پیار کرتے ہو میں جانتی ہوں مجھے نکال لو عبیر یہاں سے مجھے یہاں ڈر لگا رہا ہے میں یہاں پوری زندگی کیسے رہوں گی"۔۔۔؟؟ وہ ہچکیوں سے رونے لگی تھیں عبیر کی آنکھیں بھر گئی تھیں اسنے افسوس سے اپنی امی کو دیکھا

"میں یہاں آپ کو چھڑانے نہیں آیا بس یہ کہنے آیا ہوں آپ نے اپنے بیٹے کو مار دیا امی آپ قاتل ہیں اپنے بیٹے کی خوشیوں کی قاتل آپ کو مجھ پہ ایک بار بھی ترس نہیں آیا میرے بیٹے پہ ترس نہیں آیا جو چھے ماہ سے بغیر باپ کے پل رہا ہے عروش پہ ترس نہیں آیا جس نے عین موقع پہ بھی میری عزت رکھ لی تھی میرے گھر آنے کے بعد وہ کتنا بدل گئی امی آپ کی ہربات برداشت کرلیتے تھی صرف میری خوشی کے لیے، جب وہ میری خوشی کے لیے اتنا جھک سکتی ہے تو آپ کیوں نہیں جھکیں کیوں اپنی انا میں میری زندگی سے کھیلتی رہیں"۔۔۔وہ کچھ دیر خاموش ہوا اپنے آنسوں بے دردی

سے رگڑے "میری دعا ہے امی کہ آپ جیسی ماں اللہ کسی کو نہ دیں آپ بہت بری ہیں بہت بری"۔۔۔۔وہ کہہ کر الٹے قدم واپس باہر نکل گیا تھا صائمہ تائی پیچھے سے اسے آوازیں دیتی رہ گئیں تھیں پر وہ پولیس اسٹیشن سے نکل کر اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا وہ بہت تیز ڈرائیو کر رہا تھا "عبیر میں بے قصور ہوں میں نہیں جانتی اس لڑکے کو"۔۔۔۔عروش کی آواز اسکے ذہن میں گردش کرنے لگی تھی "میں پاگل نہیں ہوں""عبیر مومن کو مجھ سے دور نہ کرو"۔۔۔عبیر میری بات مان لو"۔۔۔۔۔۔

عبیر نے گاڑی کی سپیڈ بڑھا لی تھی۔۔۔اسے اپنی پوچھی ہوئی ایک بات یاد آئی

"میں کبھی تم سے دور ہوگیا تو"۔۔۔؟؟؟ سڑک کے کنارے ہاتھ میں پاپ کارن لیے اسنے اچانک سے عروش سے پوچھا تھا

"تو میں بہت روؤں گی"۔۔۔عروش نے بے ساختہ کہا اسکے چہرہ یہ سن کر ہی رونے والا ہوگیا تھا

"کتنا"۔۔۔؟؟ عبیر نے دلچسپی سے پوچھا

"اتنا کہ تم بھی رونے لگ جاؤ گے"۔۔۔عبیر نے حیرت سے اسے دیکھا

"میں کیوں روؤں گا"۔۔۔؟؟؟

"کیوں کسی کی موت پہ بھی نہیں روؤ گے تم۔۔؟ عروش تمہارے بعد اتنا روئے گی کہ اسکی سانسیں بند ہوجائیں گی"۔۔۔۔آنکھوں میں موٹے موٹے آنسوں لے کر وہ بولی عبیر دفعتاً سنجیدہ ہوگیا

"میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گا ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے"۔۔۔۔اسنے عروش کے آنسوں صاف کرکے پراعتماد لہجے میں کہا تھا

عبیر نے کرب سے آنکھیں بند کیں یہ سب اسنے کیا کردیا خود سے عروش کو دور کردیا کیا اب وہ اسے معاف کرے گی۔؟؟ عبیر نے کتنے اعتماد سے کہا تھا کہ وہ دونوں ہمیشہ ساتھ رہیں گے اور عبیر نے خود ہی اسے خود سے دور کردیا یہ سب اسنے کیا کردیا۔؟ عروش کی روتی ہوئی آوزیں بڑھتی جارہی تھیں عبیر نے بند آنکھوں سے ہی سپیڈ بڑھا لی گاڑی کی، کچھ دور ہی گاڑی چلی تھی کہ اسے ہارن کی تیز آواز سنائی دی جب اسنے اچانک سے آنکھیں کھولیں تو سامنے ایک بہت بڑا ٹرک آرہا تھا عبیر بریک لگانا بھول گیا تھا۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&_____

سلمان ماموں کے گھر ایک بار پھر خوشیاں لوٹ آئی تھیں گھر واپسی پر سلمان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کون سے الفاظ میں حسام کو شکریہ ادا کریں زینت اس خوشی کے موقع پہ سب کے لیے میٹھا بنانے چلی گئیں تھیں پر عروش مناہل اور صائمہ تائی والی بات سے کچھ خاموش ہوگئی تھی وہ اپنے کمرے میں چلی گئی تھی حسام نے بھی اس سے کوئی بات نہیں کی تھی شام کو کھانے کے وقت بھی وہ اپنے کمرے میں رہی حسام کچھ دیر اسکا انتظار کرتا رہا پھر اٹھ کر لان میں آگیا لان میں گہری رات اتری ہوئی تھی وہ کرسی پہ بیٹھا تھا آج وہ مطمئن تھا اسکے دل پہ جو ایک بھاری پن تھا کہ عروش کی حالت اسکی وجہ سے ہوئی ہے وہ بھاری پن اب اتر گیا اسنے عروش کو انصاف دلا دیا تھا یہ سب مشکل تھا مناہل کے اوپر اسکا شک عروش کی بات کے بعد ہی پیدا ہوگیا تھا پر یہ صرف ایک شک تھا اسکے پاس ثبوت نہیں تھا پھر اسنے اس بارے میں جعفر سے بات کی تو جعفر نے بلند قہقہہ لگایا "اتنی سی بات پہ تم اتنے پریشان ہو دیکھو بھائی وہ ایک لڑکی ہے اور لڑکیاں ڈرپوک ہوتی ہیں اور وہ لڑکیاں تو

بہت ڈر پوک ہوتی ہیں جو کسی جرم میں ملوث ہوں تم ایک کام کرو اسکا نمبر اگر تمہارے پاس ہے تو مجھے بھیجو میں دیکھ لوں گا اسے مجھے بڑا مزہ آتا ہے یہ سی آئی ڈی والے کاموں میں"۔۔۔۔۔وہ بہت محظوظ لہجے میں بولا تھا حسام کے پاس مناہل کا نمبر نہیں تھا اسنے عروش کے موبائل سے اریج کا نمبر لیا اور پھر اس سے مناہل کا نمبر لے لیا اریج کچھ حیران تو ہوئی کہ حسام کو مناہل سے کیا کام ہو سکتا ہے اس نے سوال بھی کیا پر حسام نے اتنا کہا "وقت آنے پہ تمہیں پتہ چل جائے گا"۔۔۔۔اریج اسکی بات پہ خاموش ہوگئی اور مناہل کا نمبر دے دیا وہ نمبر اسنے جعفر کو سینڈ کیا جعفر نے مناہل کو دو تین بار فیک کالز کیں اور اسے کہا کہ وہ سب جانتا ہے جو مناہل اور اسکی خالہ نے عروش کے ساتھ کیا ہے اسکے پاس سارے ثبوت ہیں۔۔۔مناہل کے لیے اتنا ہی کافی تھا وہ تیسری چوتھی کال پہ ہی بری طرح ڈر گئی تھی جعفر نے اسے کہا کہ وہ اپنے آدمی کو بھیج رہا ہے اسکے پاس سارے ثبوت ہیں وہ اسے مطلوبہ رقم دے دے اور ثبوت لے جائے مناہل فوراً مان گئی یہ بات اسنے صائمہ تائی کو بھی نہیں بتائی تھی مسئلہ صرف رقم کا تھا 2 لاکھ اسکے پاس نہیں تھے تو اسنے صائمہ تائی کی الماری سے سارے زیور اٹھا کر بیچ دیئے اور ملنے والی رقم لے کر جعفر کے آدمی سے ملنے چلی گئی مناہل سے ملنے سے پہلے جعفر نے حسام کو بتا دیا تھا کہ اسکا شک ٹھیک نکلا ہے اس سب میں مناہل اور اسکی ممانی کا ہی ہاتھ ہے حسام کو بہت برا دھچکا لگا تھا اس وقت، پر وہ وقت حیران ہونے کا نہیں تھا عمل کا تھا حسام نے جعفر کو کہہ دیا کہ اسکا جو آدمی یہاں پاکستان میں مناہل سے ملنے جارہا ہے وہ کسی طرح اسکی ویڈیوں ریکارڈ کرلے جعفر نے اسے کہا "اس بات کی تم پریشانی نہ لو ایک بار وہ میرے آدمی سے ملے بس"۔۔۔۔جعفر نے دوبئ سے ہی سارا انتظام کردیا تھا اسکا آدمی جو پاکستان میں اسکے لیے

کام کررہا تھا وہ جب مناہل سے ملا تو اسنے بغیر کسی سوال کے مناہل کے ماتھے پہ بندوق تان لی اور اسے کہا "جو جو تم نے کیا ہے وہ سب دوبارہ اپنی زبان سے بتاؤ ورنہ گولی ماردوں گا تمہیں یہیں"۔۔۔۔مناہل بری طرح ڈر گئی تھی وہ ثبوت لینے آئی تھی پر اب ثبوت دے کر جارہی تھی جعفر کے جال میں وہ بری طرح پھنس گئی تھی گولی کے ڈر سے مناہل نے ساری بات بتادی جعفر کے آدمی نے ویڈیو ریکارڈ کرلی تھی اور جعفر کو بھیج دی جعفر نے بغیر دیر کیے حسام کو وہ ویڈیو سینڈ کردی تھی یہ سب پیشی سے ایک دن پہلے ہوا تھا اب حسام کے پاس ایک ٹھوس ثبوت تھا جس سے وہ عروش کی ایمج کلئیر کرسکے گا جیسا حسام نے سوچا تھا سب ویسا ہی ہوا تھا عروش کیس جیت گئی اسکے کردار پہ جو داغ لگے تھے وہ سب دھل گئے تھے آج حسام بہت خوش تھا وہ اپنے دھیان میں بیٹھا تھا کہ اسے اپنے کاندھے پہ کسی کا ہاتھ محسوس ہوا اسنے چونک کر اوپر دیکھا تو سامنے عروش کھڑی تھی کالے قمیص شلوار جس کے گھیرے پہ گولڈن لیس لگی ہوئی تھی باقی پوری قمیص سادی تھی دوپٹہ بھی سادہ تھا بال ہمیشہ کی طرح آج اسنے کھول رکھے تھے شانوں پہ جھولتی موٹی لٹیں آج بھی انتی ہی دل ربا تھیں پر آج اسنے میک اپ نہیں کیا ہوا تھا آنکھوں میں کاجل کی دھاری بھی نہیں تھی پر چہرے پہ ایک سچی مسکان تھی

"شکریہ کہنے آئی ہو"۔۔۔؟؟ حسام نے سنجیدگی سے پوچھا

"خوش فہمی ہے جناب کی اب امید مت رکھ لینا شکریہ کی یہ تمہارا فرض تھا"۔۔۔۔اس نے بے نیازی سے کہا تھا اور حسام اسکے جواب اور لہجے پہ چونکا تھا اسنے بغور عروش کو دیکھا اسے پہلے والی عروش کی ایک جھلک اس میں نظر آئی عروش کہہ کر اب اس کے ساتھ بیٹھ گئی تھی

"ویسے حسام اب میں جو کہوں گی آخری بار کہوں گی روکنا مت پلیز"۔۔۔اسنے حسام کو دیکھ کر کہا حسام نے سر کو خم دیا تو عروش نے بولنا شروع کیا

"شادی کے بعد میں ہر روز تمہارا نمبر ٹرائی کرتی تھی پر تمہارا نمبر بند ہوتا تھا مجھے اکثر غصہ بھی آتا پر میں کچھ کر نہیں سکتی تھی پھر میں نے کال کرنا چھوڑ کر تمہاری کال کا انتظار کرنا شروع کر دیا پر تم نے کال بھی جب مجھے عبیر نے گھر سے نکالا مجھے اس وقت تم بہت یاد آئے میرے پاس اس وقت کوئی بھی نہیں تھا جس کے سامنے میں رو سکوں ایک ارتیج تھی جو اپنے سارے تعلق میری وجہ سے اپنی امی اور بھائی سے ختم کرکے بیٹھ گئی تھی وہ اکثر آتی تھی میرے پاس پر میں اس سے وہ بات نہیں کہہ پاتی جو میں کہنا چاہتی تھی جس دن جج نے لاسٹ ڈیٹ دی تھی مجھے اس دن مجھے لگا تھا کہ میں سچ میں آج ہار گئی ہوں تم نے عبیر کو کہا کہ اسکی گندی عادت ہے کھیل سے پہلے ہی سوچ لیتا ہے وہ کہ وہ ہی جیتے گا ایک گندی عادت مجھ میں بھی ہے میں کھیل کے ختم ہونے سے پہلے ہی ہمت ہار جاتی ہوں سوچ لیتی ہوں کہ میں ہی ہاروں گی پر تم ہر بار مجھے غلط ثابت کرتے ہو اس دن لوڈو میں بھی تم نے مجھے جتیا تھا اور آج بھی تم ہی نے مجھے سب کے سامنے جیتا دیا مجھے معجزوں پہ یقین نہیں تھا پر اب اگر مجھ سے کوئی پوچھے کہ معجزہ کیا ہوتا ہے تو میں جواب دوں گی کہ معجزہ حسام ہوتا جو کچھ بھی کر سکتا ہے تم میری زندگی کے سب سے بڑے معجزے ہو جو اللہ نے پتہ نہیں مجھ کونسی نیکی کے بدلے دیا ہے میں بہت شکر گزار ہوں تمہاری بہت شکریہ حسام"۔۔۔۔۔وہ کہہ کر خاموش ہوگئی تھی اسکے لہجے میں صرف اعتماد تھا جو صرف حسام کے لیے تھا۔۔حسام اسکی بات پہ مسکرایا

"یہ معجزے کرنے شاید میں نے تمہارے لیے ہی سیکھے ہیں پتہ نہیں کیوں جب بھی میں تمہیں کسی کھیل میں ہارتا دیکھتا ہوں تو اس کھیل کو میں خود پہ سوار کرلیتا ہوں میں تمہیں کبھی ہارے نہیں دے سکتا یہ حسام کی خوش نصیبی ہے جسے دوست کے روپ میں تم ملیں اور آج کے بعد شکریہ مت کہنا"۔۔۔۔عروش نے سمجھنے والے انداز سے سر ہلادیا

"ایک بات بتاؤ مجھے حسام"۔۔؟؟

"پوچھو"۔۔۔؟؟

"مناہل پہ تمہیں کیسے شک ہوا"۔۔۔؟؟ عروش کے سوال پہ وہ کچھ دیر خاموش رہا پھر بولا

"اس دن جب تم نے بتایا کہ مناہل کچھ دنوں کے لیے رہنے آئی تھی پھر صائمہ ممانی نے اسے مستقل اپنے پاس رکھ لیا اور پھر ممانی کا بیہویر بھی تم سے ٹھیک ہوگیا یہ بات مجھے کچھ عجیب لگی پھر اس دن سے میں نے اپنے دوست کو مناہل کے پیچھے لگا دیا یہ تیر ہوا میں چلایا تھا میں نے پر جاکر ٹھیک جگہ لگا"۔۔۔۔حسام نے جعفر والی بات اسے تفصیل سے بتا دی عروش کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں

"ویسے تم بہت بونگے لگتے تھے حسام اتنی ڈیپلی کیس کو لے کرجانا ویسے کمال ہو تم"۔۔۔۔عروش حیرت سے بول رہی تھی حسام اسکی حیرت پہ ہنسا

"یہ سب میں نے تمہاری کہانی سے سیکھا ہے تم جب تک بروں کے ساتھ بری رہیں وہ سب ٹھیک رہے پر جب تم اچھی ہوئیں وہ لوگ اور برے ہوگئے ہمیشہ اچھائی سے ہی سب نہیں بدلتا کبھی کبھی برائی کو مٹانے کے لیے برا بننا پڑتا ہے اور میں نے بھی وہ ہی کیا اب مجھے اس بات کا ملال نہیں

رہے گا کہ میں نے جج کو خرید کر تمہارے حق میں فیصلہ کروایا ہے اور نہ ہی اس بات کا کہ میں نے جھوٹی رپورٹس سے تمہیں جتایا ہے تم بے قصور تھیں تم اسلیے جیتی ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔عروش کی آنکھوں میں حسام کے لیے داد تھی وہ زبان سے کچھ نہیں بولی حسام بھی خاموش ہوگیا تھا کچھ دیر لان میں خاموشی رہی پھر حسام نے پوچھا

"میرا بابو کیا کر رہا ہے"۔۔۔؟؟؟ وہ مومن کو بابو کہتا تھا عروش نے برہمی سے سر جھٹکا

"تنگ کررہا ہے امی کے پاس ہے وہ، اتنا تیز ہوگیا ہے کہ بس پوری رات روتا رہتا ہے"۔۔۔۔۔

مومن آج کل تنگ بہت کرنے لگا تھا بس باہر جانے کی ضد کرتا رہتا تھا اور حسام اسکی ضدوں سے بہت محظوظ ہوتا تھا

"تو کیا ہوا آج میں اسے اپنے پاس سلا لوں گا"۔۔۔۔عروش نے حیرت سے حسام کو دیکھا

"پوری رات تمہیں سونے نہیں دے گا"۔۔۔۔۔

"نہ سونے دے کوئی بات نہیں"۔۔۔۔عروش ابھی کچھ اور بولتی کہ اندر سے زینت بھاگ کر آئیں انکی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں

"عب۔۔عبیر۔۔عبیر کا ایکسیڈینٹ ہوگیا ہے"۔۔۔۔۔انہوں نے حسام اور عروش کے پاس آکر کہا عروش بر طرح چونکی تھی حسام فوراً کھڑا ہوا

"کیسے"۔۔۔؟؟

"پتہ نہیں اریج کی کال آئی ہے ابھی عبیر اسپتال میں ہے اسکی حالت بہت نازک ہے"۔۔۔۔۔زینت کی آنکھوں میں آنسوں تھے حسام نے عروش کو دیکھا وہ ششدر سی کرسی پہ بیٹھی تھی اسنے عروش کے کاندھے کو ہلایا

"عروش"۔۔۔؟؟؟ عروش جیسے اسکے ہاتھ لگاتے ہوش میں آئی تھی

"عب۔۔۔عبی۔۔۔۔عبیر۔"۔۔۔۔مجھے لے چلو حسام وہاں"۔۔۔؟؟؟ وہ دیوانہ وار کھڑی ہوئی تھی حسام نے سر ہلادیا وہ سب گھر سے نکل پڑے تھے۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

وہ اسپتال آئے تو اریج اور ثمن زینت کے گلے لگ گئیں وہ دونوں بہت بری طرح رو رہی تھیں ڈاکٹرز نے عبیر کی ٹریٹمنٹ شروع کردی تھی جب اسکا اپریشن ہوگیا تو ڈاکٹر نے باہر آکر بتایا کہ اب عبیر کبھی اپنی ٹانگوں پہ چل نہیں سکے گا ایکسیڈینٹ سے اسکی دونوں ٹانگیں معذور ہوگئی تھیں یہ خبر سب کے لیے ہی ایک صدمہ تھی حسام نے اس خبر کے بعد عروش کو دیکھا وہ آج بھی اسکے لیے رو رہی تھی یعنی عروش کے دل میں ابھی بھی وہ رہتا ہے عبیر کو ابھی ہوش نہیں آیا تھا عروش اسے دیکھنے آئی سی یو میں گئی حسام اسے باہر سے دیکھ رہا تھا وہ خاموشی سے اسکے پاس جاکر بیٹھ گئی تھی عروش اسکی بند آنکھوں کو دیکھ رہی تھی اس نے عبیر کے ماتھے پہ ہاتھ رکھا اسے عبیر کی بات یاد آئی

"تم میری جانم ہو"۔۔۔

"عبیر تمہیں بہت چاہتا ہے میں نے بہت ساری غلطیاں کی ہیں پر اب انہیں سدھاروں گا"۔۔۔۔

"میں تمہیں گود میں اٹھا کر لے جاؤں"۔۔؟؟

ایسی بہت سی باتیں تھیں جو عروش کو اچانک سے یاد آئی تھیں اسکی ساری اچھی باتیں اسے یاد آرہی تھیں وہ بھول گئی تھی کہ اس شخص نے کبھی عروش کے ساتھ برا بھی کیا تھا وہ عبیر کے ماتھے کی طرف جھکی اور اسکے ماتھے کو چوم لیا اسکی آنکھوں سے دو موتی عبیر کے چہرے پہ گر گئے تھے پھر وہ وہاں رکی نہیں وہ گھر واپس چلی گئی تھی اس دن کے بعد عروش دوبارہ خاموش رہنے لگی یہ صدمہ بہت بڑا تھا اسکے لیے اچانک سے عبیر کے ساتھ اتنا کچھ ہوگیا کتنے ہی دن اس نے کسی سے بات نہیں کی تھی حسام نے بس ایک پل عروش میں پرانی عروش دیکھی تھی پر اب پھر وہ خاموش ہوگئی تھی عبیر کے ایکسیڈینٹ کو اب کافی دن گزر گئے تھے حسام کو بھی یہاں رہتے ہوئے بہت سارے دن ہوگئے تھے مومن اس بیچ اسکے پاس ہی رہا تھا مومن اب بہت کچھ بولنے لگا تھا اسکے ٹوٹے پھوٹے الفاظ بہت پیارے ہوتے تھے حسام نے عروش سے کوئی بات نہیں کی تھی اب تک، وہ زیادہ اپنے کمرے میں ہی رہتا تھا مومن کے ساتھ یا اسے لے کر باہر چلا جاتا اس رات وہ سب کھانے کی ٹیبل پہ کھانا کھا رہے تھے جب اچانک ہی حسام نے کہا

"میری فلائٹ بک ہوگئی ہے کل میں بھی دوبئ چلا جاؤں گا"۔۔۔اسکی بات پہ سب نے چونک کر حسام کو دیکھا پر اسکی نظریں عروش پہ تھیں پر وہ مومن کو کھانا کھالا رہی تھی اور جب اسنے مومن کو کھانا کھالا دیا تو اٹھ کر چلی گئی حسام اسے دیکھتا رہ گیا سلمان اسے کہہ رہے تھے کہ وہ رک جائے پر اسنے دل میں سوچا

"میرا یہاں رکنے کا نہ پہلے کوئی جواز تھا اور نہ آج ہے میں جس کی وجہ سے یہاں رکنا چاہتا ہوں وہ آج بھی کسی اور کی ہے میں پھر کیسے رک جاؤں حسام کو کبھی خوشیاں نہیں ملیں گی"۔۔۔۔وہ دکھ سے سوچتا اپنے کمرے میں آگیا آج پھر اسکی آنکھیں بھری ہوئی تھیں وہ اپنا سامان پیک کر رہا تھا پر اسے آج بھی وہ نہیں ملا تھا جسے وہ ڈھونڈنے آیا تھا جسے وہ یہاں چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&&&&&&&&&&

عبیر کی طبیعت اب کافی بہتر ہوگئی تھی اریج اور ثمن اسے گھر لے آئی تھیں وہ دونوں اسکا بہت خیال رکھتی تھیں پر عبیر اب روتا رہتا تھا اسکا ضمیر اسے پل پل ملال کرتا تھا آج جب اریج اسے کھانا کھلا رہی تھی تو وہ رونے لگ گیا اریج نے تڑپ کے اسے گلے لگایا

"بھائی نہ رویا کریں"۔۔۔۔

"کیسے نہ رویا کروں جس کا سب کچھ لٹ گیا ہو وہ کیسے نہ روئے"۔۔۔۔اریج اسکی بات پہ خاموش ہوگئی پر ثمن کمرے میں آگئی تھی اسنے عبیر کی بات سن لی تھی وہ عبیر کے پاس آئی

"نہیں عبیر تمہارا سب کچھ نہیں لٹا تمہارے پاس ابھی بھی سب کچھ ہے تم بس جاکر معافی مانگ کر اسے لے آؤ"۔۔۔۔عبیر نے نم آنکھوں سے ثمن کو دیکھا

"وہ مجھے معاف کردے گی"۔۔۔؟؟ اس وقت وہ بہت معصوم لگا رہا تھا ثمن کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے کر مسل دیا ہو انکا بھائی انکی ماں کے کیے کی سزا بھگت رہا ہے اس کا دل کیا وہ بھی آنسوں بہا دے پر اسنے اپنے آپ پہ قابو کیا

"وہ عروش ہے وہ معاف کردے گی اسکی پرورش سلمان چاچو نے کی ہے اسکی پرورش اچھے ہاتھوں میں ہوئی ہے وہ ضرور معاف کردے گی میں تمہیں تیار کردیتی ہوں ہم ابھی عروش کے پاس جائیں گے"۔۔۔ ثمن کہہ کر اسکے کپڑے نکالنے چلی گئ

&&&&&&&&&&&&&&&&&&&&

صبح اٹھا کر وہ فریش ہو کر جب نیچے آیا تو عروش ناشتے کی ٹیبل پہ بیٹھی تھی ناشتہ کرتے وقت بھی اسنے دوبارہ کہا

"میری فلائٹ چار بجے کی ہے"۔۔۔۔تب بھی عروش خاموش رہی اور مومن کو ناشتہ کرواتی رہی حسام بہت اداس ہوگیا تھا عروش کو یوں خود سے اجنبی دیکھ کر اس نے ایک بار بھی نہیں کہا کہ وہ رک جائے وہ ناشتہ کرکے اپنے کمرے میں آگیا تھا اب بارہ بج رہے تھے اسکے جانے میں کچھ دیر رہتی تھی اور اسکے اندر کے طوفان بڑھتے جارہے تھے اب وہ یہ امید بھی نہیں کرسکتا کہ وہ حسام کو روکے گی حسام اپنے کمرے میں گم صم بیٹھا تھا جب اسے نیچے سے کچھ آوازیں آئیں وہ اپنے کمرے سے باہر آیا تو زینت اسے عروش کے کمرے کی طرف جاتے ہوئے نظر آئیں وہ نیچے آیا تو اسکی دنیا ہی ہل گئ نیچے عبیر آیا ہوا تھا وہ آگیا تھا عروش کو لینے۔۔۔۔وہ عروش سے معافی مانگے گا اور عروش اسے معاف کر کے اسکے ساتھ چلی جائے گی اسکی ساری امیدیں اب منوں مٹی تلے دب گئ تھیں وہ بڑی مشکل سے عبیر سے ملا تھا عبیر ویل چیئر پہ آیا تھا ثمن اور ارتج اسکے ساتھ تھیں کچھ دیر میں عروش بھی مومن کے ساتھ آگئ عبیر نے عروش کو آتے دیکھا اور اسکے ہاتھ میں مومن کو دیکھا جو اپنے ہاتھوں سے کھیل رہا تھا عبیر کے چہرے پہ دکھی سی مسکان پھیل گئ تھی عروش کے بھی دل میں

ٹیس اٹھی تھی عبیر کو یوں دیکھ کر کتنا کچھ بدل گیا کچھ عرصے میں ہی عبیر کچھ دیر خاموش رہا پھر اپنی ویل چیئر گھسٹ کر عروش کے پاس آیا عبیر کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں

"تم سے آج پھر کچھ مانگنے آیا ہوں ثمن کہہ رہی تھی تم عروش ہو تم معاف کردو تمہاری پرورش اچھے ہاتھوں میں ہوئی ہم سے بہتر ہاتھوں میں مجھے معاف کردو عروش میں تمہارا گناہگار ہوں تم معاف کردو گی تو دل سے بوجھ کم ہوجائے گا میں ہاتھ جوڑتا ہوں مجھے معاف کردو"۔۔۔۔اسنے عروش کے سامنے ہاتھ جوڑ لیے تھے عروش بے ساختہ ہی رونے لگی تھی وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی تھی حسام نے اپنا رخ بدل لیا تھا اب وہ عبیر کو معاف کردے گی اور پھر عبیر اسے اپنے ساتھ لے جائے گا اور حسام یہ سب نہیں دیکھ سکتا اسنے نظریں تو چرا لی تھیں پر سماعتوں میں انکی آوازیں صاف آرہی تھیں

"میں نے تمہیں اس دن ہی معاف کردیا تھا جب مجھے پتہ چلا تھا کہ میرے ساتھ جو کچھ ہوا وہ مناہل اور صائمہ تائی نے کیا ہے تمہارا اس سب میں کوئی قصور نہیں تھا عبیر تم گمراہ تھے گناہگار نہیں اور گمراہ کو معافی ضرور ملتی ہے اور میں نے بھی تمہیں معاف کردیا پر میں چاہتی ہوں تم مجھے آزاد کردو۔۔۔میں معاف کرنے کا ظرف رکھتی ہوں پر اب دوبارہ تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اس لیے نہیں کہ اب تم معذور ہوگئے اس لیے بالکل بھی نہیں میں تمہارے ساتھ کای بھی حال میں رہ لیتی پر جو کچھ ہمارے درمیان ہوگیا وہ سب اتنا برا تھا کہ اب تمہارے ساتھ رہی تو وہ سب مجھے بار بار یاد آئے گا اور میرے لیے زندہ رہنا مشکل ہوجائے گا میں تمہیں اب بس ہمدردی دے سکتی ہوں

اور کچھ بھی نہیں"۔۔۔۔۔وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی حسام نے فوراً اپنا رخ عروش کی طرف کیا تھا عبیر اداسی سے مسکرایا اور عروش کا جھکا ہوا چہرہ اوپر کیا

"مجھ جیسا گرا ہو شخص تمہیں ڈیزرو بھی نہیں کرتا میں یہاں صرف تم سے معافی ہی لینے آیا تھا تمہارا ساتھ نہیں میں نہیں چاہتا کہ اب تم ایک معذور کے ساتھ زندگی گزارو۔۔۔ میں اب اپنی اوقات جتنا کام کرنے جا رہا ہوں عروش سلمان میں عبیر اپنے پورے ہوش و حوس میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔طلاق دیتا ہوں۔۔۔طلاق دیتا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔اسنے بڑی مشکل سے یہ کہا تھا عروش نے کرب سے اپنی آنکھیں بند کرلی تھیں پر عبیر یہ کہہ کر خاموش نہیں ہوا تھا

"عروش مجھ پہ ایک اور احسان کرنا مومن کو کبھی مت بتانا کہ میں نے تمہارے ساتھ کیا کیا تھا میری عزت اسکے سامنے رکھ لینا اور عروش کاش میں یہ حق تمہیں ہی لینے دیتا تو شاید تم یہ کبھی استعمال نہ کرتیں مجھے معاف کردینا اور خوش رہو تم ہمیشہ"۔۔۔۔۔وہ بول کر خاموش ہوگیا تھا اسنے ثمن اور ارتیج کو چلنے کا کہہ دیا تھا اور وہ تینوں چلے بھی گئے تھے مومن زینت کی گود میں رو رہا تھا حسام سکتے میں کھڑا تھا پر مومن کے رونے کی آواز سے وہ ہوش میں آیا تھا عروش نے اپنے آنسوں صاف کیے اور کھڑی ہوکر مومن کو گود میں لے لیا اور خاموشی سے صوفے پہ بیٹھ گئی۔۔۔

گھڑی نے تین بجا دیے تھے حسام اپنا بیگ لے کر نیچے آیا تو عروش وہیں صوفے پہ بیٹھی تھی حسام آکر عروش کے کھڑا ہوا اور بولا

"میں جا رہا ہوں عروش فلائٹ میں بس کچھ دیر رہتی ہے"۔۔۔۔۔پتہ نہیں وہ بار بار کیوں عروش اپنے جانے کا بتا رہا تھا عروش نے سر اثبات میں ہلادیا حسام کے دل پہ کسی نے گھونسا دے مارا تھا دل

بری طرح سے دکھا تھا اسکا پر اس نے جھک کر مومن کو پیار کیا اور بیگ گھسیٹنے لگا اسنے ابھی کچھ قدم ہی اٹھائے تھے کے اسے پیچھے سے چیخ چیخ کر روتے ہوئے مومن کی آواز آئی وہ کچھ بول بھی رہا تھا حسام نے غور کیا تو اسے سمجھ آیا وہ کہہ رہا تھا

"با۔۔۔بابا۔۔۔"۔۔۔۔یہ حسام نے ہی اسے سکھایا تھا وہ جب بھی اسے اپنے پاس لے کر بیٹھتا تو مومن کو کہتا "بابو بولو بابا"۔۔۔۔پر وہ نہیں بولتا تھا حسام اسے یہ بات ہرروز سکھاتا تھا اور آج جب وہ جانے لگ رہا تھا تو مومن نے اسے بابا بول دیا تھا وہ بے ساختہ پلٹا تھا اور تیز قدموں سے عروش کے پاس آکر مومن کو اپنی گود میں لے کر اپنے سینے سے چمٹا لیا "بابا کی جان"۔۔۔۔۔وہ اسکے گال پہ پیار کررہا تھا مومن فوراً ہی چپ ہوگیا تھا۔۔حسام کی نظر عروش پہ پڑی اسکا چہرہ سپاٹ تھا عروش نے آگے بڑھ کر مومن کو بہت مشکل سے لیا تھا مومن بہت بری طرح سے دوبارہ رونے لگا تھا عروش نے حسام کو دیکھا

"تم جاؤ تمہیں دیر ہورہی ہے میں اسے چپ کروالوں گی"۔۔۔۔۔وہ کہہ کر سیڑھیوں کی طرف چلی گئی حسام کی آنکھوں کے گوشے بھیگ گئے وہ دل گرفتی سے عروش اور مومن کو دیکھتا واپس اپنا بیگ تھام کر راہ داری کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&_____

اسے دوبئ آئے پورے پانچ مہینے ہوگئے تھے یہ مہینے ان سالوں سے زیادہ اذیت ناک تھے جو اسنے دوسری باری پاکستان جانے سے پہلے گزارے تھے اس وقت تو اسنے اپنے دل کو کسی طرح تسلی دے

دی تھی کہ عروش اب عبیر کے ساتھ ہے خوش بھی ہوگی پر اب۔۔۔اب وہ اپنے بے چین دل کو کونسی دلیل دے کہ عروش نے اب بھی اسے کیوں نہیں روکا تھا۔؟ کیا وہ اسکے لیے اتنا ہی غیر اہم تھا شروع سے کہ جب تک وہ اسکے قریب رہے گا عروش اس سے بات کرے گی اور جب وہ اس سے دور آجائے گا تو وہ اسے بھلا دے گی کال بھی نہیں کرے گی۔؟ پہلے تو اسنے نمبر بدل لیا تھا پر اب تو حسام کا وہی نمبر آن تھا جو شاید عروش کے پاس بھی ہوگا۔۔۔پھر کیوں۔۔؟ کیوں وہ اس سے کسی قسم کا رابطہ نہیں کررہی۔۔۔؟؟ کیا وہ حسام کو بھلا چکی ہے۔؟ "ہاں وہ شاید مجھے بھلا چکی ہے تبھی اسنے کسی قسم کا رابطہ نہیں کیا اس نے کہا تھا مومن اسکی زندگی کا آخری سہارا ہے اور شاید وہ اس سہارے کے ساتھ ہی اپنی زندگی گزار دے گی محبت کرنے والے ماں باپ اور ایک بیٹا جو اسکی جان ہے ایک مخلص دوست اریج کے روپ میں جس کے پاس اتنا سب ہو وہ کیسے اکیلا ہوگا۔؟ اسے کیوں کسی حسام کی ضرورت ہوگی۔؟ وہ اپنے دیس میں خوش ہوگی۔۔۔ہاں وہ خوش ہی ہوگی"۔۔۔۔۔

وہ اکثر یہ سب سوچتا اپنے آنسوں اپنے اندر ہی اتارتا اور پھر اپنے کام میں مگن ہونے کی کوشش کرتا۔۔۔وہ زندہ تھا شمار بھی اسکا زندہ انسان میں ہی ہوتا تھا وہ سب کرتا تھا صبح اٹھتا ناشتہ بناتا اپنے لیے اپنے کپڑے پریس کرتا تیار ہوتا اپنے مال چلا جاتا وہاں کیبن میں کچھ دیر بیٹھتا پھر ایک چکر باہر کا لگاتا اب وہ باہر نکلتا تو بس ایک چہرے کو ڈھونڈنے نکلتا ہر ایک میں اسے دیکھنا یہ بات اسے بہت پسند تھی جب اسکو ہر میں وہ دیکھتا تھا تو دل میں ایک بہت پیارا درد سر اٹھاتا تھا اور وہ اس درد پہ بے اختیار مسکرا دیتا تھا وہ جعفر کے سامنے بھی نارمل رہتا پر پھر بھی جعفر اسے اکثر کہہ دیتا "تم پہلے والے حسام نہیں رہے"۔۔۔وہ حیرت سے جعفر سے پوچھتا

"وہ کیسے"۔۔۔؟؟ یہ پوچھتے وقت اسکے چہرے پہ ہمیشہ والی مسکان بھی ہوتی تھی

"وہ ایسے کیونکہ پہلے والا حسام جھوٹ نہیں بولتا تھا پہلے والا حسام اداس رہتا تھا پر اب والا حسام خود سے بے زار رہتا۔۔ایک کو یاد کرنے کے چکروں میں وہ ہر ایک کو بھولتا جا رہا ہے اور سب سے پہلے وہ خود کو بھول رہا ہے۔۔۔اگر اتنی محبت تھی تو دو بار اسے چھوڑ کیوں آئے کیوں نہیں کہہ پائے دل کی بات اس کے لیے لیگل ایلیگل سارے کام کرے تم نے، اسکے کے لیے ہر ایک سے لڑ لیے پر اپنے محبت کا اظہار کرتے ہوئے تم اتنے کمزور کیوں ہوگئے"۔۔۔؟؟؟ وہ ساری بات حسام کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتا اور حسام خاموش ہوجاتا پھر سرد آہ بھرتا

"میری محبت بے معنی تھی ہے اور شاید رہے گی اسے نہیں ہوگا میری محبت کا احساس وہ جاننا ہی نہیں چاہتی میرے درد کو"۔۔۔۔حسام اتنا کہہ کر چلا جاتا جعفر کی کوئی اور بات سننے سے پہلے۔۔۔وہ خوش ہے وہ خوش رہ لے گا اب وہ نہیں رابطہ کررہی تو وہ کیا کرسکتا ہے۔؟ اگر فرض کرو کہ وہ جاکر اپنے دل کی بات بھی کہہ دے کہ وہ عروش سے محبت کرتا ہے تو وہ کیا سوچے گی کہ حسام نے اسکی مدد کی ہے اس لیے وہ اب اسکا فائدہ اٹھا رہا ہے۔؟ وہ اب اکیلی ہوگئی ہے تو وہ اس پہ ترس کھا کر اسے اپنا سہارا دینا چاہتا ہے۔؟ اگر اسنے یہ سب سوچ کر غصے میں آکر اس سے تعلق ہی ختم کردیا تو وہ کیا کرے گا۔؟ اسکا یہ سکون بھی چھین جائے گا کہ عروش اسکی ہے اگر وہ کبھی بھی جائے گا تو وہ خوشی سے ملے گی۔۔۔پر کیا اتنا کافی ہے اسکے لیے۔؟ دل کے اس سوال پہ اسکے سارے جواب ختم ہوجاتے۔۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&&&&&&_____

سارے دنوں کو زندہ دلی سے گزرانے والا حسام آج ایک دن اور گزارنے کھڑا ہوگیا تھا مال کے لیے تیار ہو کر وہ اپنی امی کی تصویر سے بہت ساری باتیں کرکے مال آگیا ابھی جعفر اس سے مل کر گیا تھا جعفر نے اسے بتایا تھا کہ وہ کسی ضرور کام کے لیے جارہا ہے حسام نے سر ہلاکر بات مزید نہیں بڑھائی اسے دلچسپی نہیں تھی اسکے کسی کام میں۔۔۔حسام نے لیپ ٹاپ آن کرلیا تھا کچھ دیر کام میں مصروف رہا پھر جب اسکا موبائل بجا تو اسنے موبائل اٹھا کر دیکھا نمبر انجان تھا اسنے کال اوکے کی اور موبائل کان سے لگا لیا

"بابا"۔۔۔؟؟ کوئی بہت چھوٹا بچہ بول رہا تھا حسام کی دھڑکنیں تھم گئی تھیں

"بابا"۔۔؟ہم(ہمیں)۔۔لینے آجاؤ"۔۔۔؟؟ بچہ بہت ٹوٹے پھوٹے فقرے بول رہا تھا حسام کے لب سل گئے اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہے کیا پوچھے۔؟ اسنے بری طرح سے دھڑکتے دل کو قابو کیا "مومن"۔۔؟؟ بدقت اسنے پوچھا تھا دوسری طرف سے بچے کو کوئی سیکھا بھی رہا تھا کہ وہ یہ بولے بچے نے پھر بات شروع کی

"اےپوٹ (ایئرپورٹ) بابا لینے"۔۔۔۔"آجاؤ"۔۔؟؟ بچہ پھر اسے بلا رہا تھا وہ بغیر سوچے سمجھے کھڑا ہوا اور تیزی سے کیبن سے نکل گیا وہ ایئر پورٹ جارہا تھا۔ایئر پورٹ پہنچ کر اسنے گاڑی کو پارک کیا اور ایئر پورٹ کے دروازے کی طرف بڑھ گیا جب وہ اندر داخل ہوا وہ ہلنا بھول گیا تھا۔۔۔وہ سامنے کھڑی تھی اسکی گود میں بچہ تھا جو پہلے سے بڑا ہوگیا تھا بچہ اب اسکی بالیوں سے کھیل رہا تھا اور وہ رخ موڑے کھڑی تھی سفید تنگ پاجامہ اور فراک جس پہ چوڑی فال لگی ہوئی تھی گلے میں

اسنے دوپٹہ ڈال رکھا تھا اسکا سکتا ٹوٹنے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا جب عروش پلٹی تھی اور بہت ناراضی سے اسے دیکھ کر بولی تھی

"بہت دیر سے تمہارا انتظار کررہے ہیں ہم دونوں"۔۔۔اسکا اتنا کہنا تھا کے وہ والہانہ بھاگ کر اسکے پاس آیا اور انہیں اپنے سینے سے لگا لیا اسکی آنکھیں نم ہوگئی تھیں عروش مسکرا رہی تھی وہ کچھ دیر ان دونوں کو اپنے سینے سے لگا کر کھڑا رہا پھر اسنے آنکھوں کی نم صاف کی اور عروش کو دیکھا جو بہت خوش تھی شاید اسکی محبت پہ۔۔۔

"تم۔۔تم یہاں کیسے"۔۔۔؟؟ اسنے پوچھا تو عروش فوراً سنجیدہ ہوگئی

"اب تم نہیں آؤ گے تو مجھے تو آنا ہی پڑے گا گھر چل لو پہلے پھر بتاؤں گی تمہیں اور پکڑو اسے سامان بھی لیتے آنا"۔۔۔اسنے گود سے مومن کو اسکے حوالے کیا اور حکم دے کر باہر چلی گئی حسام فوراً مومن کا گال چومتا اسکے پیچے سامان لے کر گیا تھا

_____&&&&&&&&&&&&&&&_____

حسام انہیں لے کر گھر آگیا تھا

"میں کافی پیؤں گی اور مومن نوڈلز کھائے گا"۔۔۔وہ بے نیازی سے کہتی صوفے پہ گرنے کے انداز سے بیٹھ گئی

"پر نوڈلز تو گھر نہیں ہیں"۔۔۔؟؟ حسام نے مجبوری بتائی مومن ابھی بھی اسکی گود میں تھا

"یہ تمہارا مسئلہ ہے میرا بیٹا وہ ہی کھائے گا جہاں مرضی سے لاؤ"۔۔۔وہ اسی بے نیازی سے بول رہی تھی حسام کچھ دیر سوچتا رہا پھر مسکرایا

"میرا بیٹا وہی کھائے گا جو میرا بیٹا کھانا چاہے گا ہم ابھی آرہے ہیں"۔۔۔وہ مومن کو سینے سے لگائے واپس باہر چلا گیا پندرہ منٹ بعد وہ نوڈلز اور بہت ساری بچوں کے کھانے کی چیزیں لے کر آگیا تھا عروش سنجیدہ بیٹھی تھی

"میں ابھی بنا کر لاتا ہوں اسے پکڑو"۔۔۔مومن کو دے کر وہ جلدی سے کچن میں چلا گیا عروش کی ہنسی اب کنٹرول سے باہر تھی اسکے جاتے ہی وہ بری طرح ہنسی تھی پھر مومن کے ساتھ وہ بھی کچن میں آگئی

"گرمی ہے تم باہر جاؤ"۔۔۔حسام نے اسکو اندر آتے دیکھا تو فوراً اسے ٹوکا

"کوئی بات نہیں تم بناؤ ہم تمہیں دیکھنے آئے ہیں"۔۔۔وہ اس کے پاس کھڑی ہوگئی نوڈلز بنانے کے بعد وہ ڈائنگ ٹیبل پہ آکر بیٹھ گئے حسام بہت خوش تھا وہ مومن میں اتنا مگن تھا کہ عروش کو بھول ہی گیا تھا اور عروش اسکی اس بے پناہ محبت کو دیکھ کر حیران تھی رات کو جب مومن سوگیا تو وہ حسام کے کمرے میں آگئی

"یہ لو تم پاکستان بھول آئے تھے"۔۔۔اسنے جو چیز حسام کے سامنے کی تھی اسے دیکھ کر حسام کو حیرت کا جھٹکا لگا یہ اسکی ڈائری تھی جو وہ اب بھی جب گیا تھا تو بار بار ڈھونڈتا رہا تھا پر ملی ہی نہیں تھی اس دن جب عروش حسام کا کمرہ صاف کروا رہی تھی تب فالتو سامان میں اسے یہ ملی تھی اور رات کو ہی اس نے ساری ڈائری پڑھ لی تھی اسے ڈائری پڑھ کر اس بات سے حیرت نہیں ہوئی تھی کہ حسام اسے پسند کرتا ہے پر اس بات سے ضرور ہوئی تھی کہ وہ اسکے اتنا پسند کرتا ہے اسکی ایک ایک بات میں ایک ایک لفظ میں عروش کے لیے فکر تھی اسکے لیے محبت تھی پر ڈائری پڑھنے کے

بعد وہ خاموش رہی اس نے سوچا تھا کہ وہ پیشی کے بعد حسام کو ڈائری دے دے گی پر پھر عبیر کا ایکسیڈینٹ ہوگیا اس سب میں وہ بھول گئی کہیں نہ کہیں وہ چاہتی تھی کہ حسام ایک بار تو اس سے دل کی بات کہے پر حسام نے ظاہر سب کیا پر اقرار نہیں کیا جس دن اسنے بتایا کہ وہ جار رہا ہے تو عروش کو لگا کہ شاید جو وہ سوچ رہی ہے غلط ہو تین سالوں میں پسند بدل جاتی ہے اسلیے وہ پھر خاموش ہوگئی جس دن وہ جارہا تھا عروش کا دل کیا وہ اسے روک لے پر کیا کہہ کر روکتی۔؟ یہ اسے سمجھ نہیں آیا اسے تین گھنٹے پہلے طلاق ہوئی تھی اور وہ اب بے شرموں کی طرح کھڑی ہوکر حسام کو روکنے لگ جائے اسے اس بات کا بھی احساس تھا کہ طلاق کے بعد عدت شروع ہوجاتی ہے اسلیے وہ نظریں چرا کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی اسے اچھا نہیں لگا رہا تھا یوں اچانک حسام سے انجان ہوجانا پر یہ اسکے لیے ضروری تھا حسام کو وہ روکنا چاہتی تھی پر وہ روک نہ سکی اور حسام خود سے بھی نہیں روکا۔۔۔اسلیے اس نے فیصلہ کیا کہ وہ عدت کے بعد حسام کے پاس جائے گی اور اب جب عدت پوری ہوگئی تو وہ حسام کے پاس آگئی تھی حسام ڈائری کو اپنے ہاتھوں میں لے کر بیٹھا تھا

"تم رکے کیوں نہیں"۔۔۔؟؟ عروش اسکے قریب بیٹھ گئی

"مجھے لگا تھا اگر میں رکا یا اپنی محبت کا ظہار کروں گا تو تم یہ نہ سوچو کہ میں تمہاری مدد کے بعد اب تمہارا فائدہ اٹھا رہا ہوں میں نہیں چاہتا تھا کہ تم میری طرف سے کسی بھی طرح بد گمان ہو"۔۔۔وہ نظریں جھکا کر مدہم لہجے میں اپنی بے بسی بتا رہا تھا

"اچھا اب یہ بتاؤ تم مجھ سے شادی کرو گے۔؟ کیونکہ تم تو اب بھی یہ نہیں پوچھو گے اسلیے میں پوچھ رہی ہوں مجھ سے شادی کرو گے حسام"۔۔۔؟؟ عروش نے اسکا ہاتھ پکڑ کر پوچھا تھا حسام اب دیر نہیں کرنا چاہتا تھا اس نے فوراً سر اثبات میں ہلادیا

"میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اس دن سے جب تمہیں پہلی بار دیکھا تھا پر تم اس وقت کسی اور کی تھیں اور شاید وہ میری محبت کا امتحان تھا اپنی محبت کو کسی اور سے محبت کرتے دیکھ بھی اسے چاہنا یہ کام بہت مشکل تھا پر میں نے کیا میں نمازوں میں تمہیں مانگتا تھا آج تک مانگ رہا تھا پر اب۔۔۔اب تم مجھے مل گئی ہو میری زندگی اب مکمل ہوگئی ہے ہم جلدی ہی پاکستان جا کر شادی کرلیں گے"۔۔۔۔۔وہ اسے اپنے سینے سے لگا کر بول رہا تھا اور عروش اسکی دھڑکنیں سن رہی تھی جو دھک دھک نہیں عروش عروش کررہی تھیں۔۔۔

_____&&&&&&&&&&&&&_____

وہ پاکستان آگئے تھے اور سلمان ماموں نے انکی شادی بہت دھوم دھام سے کروا دی تھی شادی کے بعد حسام مستقل طور پہ دوبارہ عروش کے ساتھ دوبئ آگیا اور سلمان اور زینت نے عبیر کو اپنے پاس رکھ لیا وہ اسکا علاج کروا رہے تھے حسام نے بھی اپنے کچھ جاننے والوں سے عبیر کے علاج کی بات کی تھی حسام کے ایک ڈاکٹر دوست نے انہیں امید دلائی تھی کہ عبیر کی حالت ٹھیک ہوجائے گی سلمان اور زینت کو عروش کے بعد عبیر کے روپ میں ایک اور اولاد مل گئی تھی جسے وہ محبت کرتے اسکی فکر کرتے جس سے وہ دونوں باتیں کرتے عبیر پہلے شرمندہ شرمندہ رہتا تھا پر سلمان اور زینت کی محبت نے اسکا ہر قسم کا ملال دور کردیا تھا اور عروش دوبئ میں حسام کے ساتھ بہت خوش تھی حسام

نے طلاق کا حق عروش کو دیا تھا وہ جانتا تھا کہ عروش کبھی یہ حق استعمال نہیں کرے گی پاکستان سے آنے سے پہلے حسام اسے مری لے کر گیا جہاں وہ اپنی کھڑکی کھولتی تو برباری ہورہی ہوتی تھی پھر دسمبر کی پہلی بارش میں وہ رین کوٹ پہن کر عروش کو لے کر سڑک کے کنارے بے مقصد چلا تھا جگہ جگہ کھڑے پانی کو عروش نے اپنے قدموں سے چھپ چھپ کیا تھا پھر وہ پتہ نہیں کہاں سے بہت ساری تتلیاں جمع کرلیا تھا جو عروش کے اردگرد پھیل گئی تھیں اس وقت عروش کو محسوس ہوا اسکے دامن پہ سارے رنگ ان تتلیوں کے پروں کے رنگوں کی طرح بکھر گئے ہیں حسام کو اسکی ایک ایک خواہش یاد تھی جو کبھی اسنے حسام کو ویسے ہی بتادی تھیں حسام ایک رات اسکے لیے جگنوں بھی لایا تھا عروش اس رات پوچھے بغیر نہ رہ سکی

"تمہیں یاد تھا یہ سب"۔۔؟ اسنے عروش کو اپنی بانہوں میں لیا

"مجھے صرف تم یاد تھیں اور تم سے وابستہ ہر بات، اس سب کے علاوہ حسام کی زندگی میں کچھ بھی نہیں تھا"۔۔۔وہ اڑتے جگنوؤں کو دیکھ رہی تھی پھر اسنے اپنا سر اسکے سینے سے اٹھایا

"تم مجھے عربی میں کچھ کہتے تھے اسکا مطلب کیا تھا حسام"۔۔۔؟؟ حسام کے چہرے پہ مسٹری مسکان آگئی

""أحبک ومن الصعب أن أعیش بدونک الآن ولکن سأحاول العیش بدونک ولکن ھذا صعب"" اسکا مطلب پوچھ رہی ہو"۔۔۔؟؟ اسنے جملے کو دہرا کر پوچھا تو عروش نے سر اثبات میں ہلادیا۔۔حسام نے عروش کے دونوں ہاتھوں کو پکڑا اور بولنا شروع کیا

"اسکا مطلب ہے """"میں تم سے محبت کرتا ہوں اور تمہارے بغیر اب رہنا مشکل ہے پر میں کوشش کروں گا تمہارے بغیر رہنے کی پر یہ کام مشکل ہے قسم سے"" وہ جملے کے ترجمے کے بعد کچھ دیر خاموش ہوا پھر بولا "پر اب مجھے تمہارے بغیر رہنا نہیں پڑے گا تم میری ہوگئی ہو اور اب تم میری ہی رہو گی ہمیشہ"۔۔۔۔۔

وہ دونوں دوبئ واپس آگئے تھے اور انکی شادی کو بھی تین مہینے ہوگئے تھے رات کو مومن کو سلا کر وہ کمرے میں آئی تو حسام کے ہاتھ میں سگریٹ کی ڈبی تھی عروش نے حیرت سے اسے دیکھا

"تم سگریٹ پیتے ہو"۔۔؟؟؟ عروش کو جیسے صدمہ ہوا تھا حسام نے فوراً نفی میں سر ہلایا

"ارے نہیں بھئی میں تو آج لایا بھی پہلی بار ہوں تم شاید بھول گئیں کہ تم نے مجھے ایک اور خواہش بتائی تھی کہ تم اپنے شوہر کے ساتھ بیٹھ کر سگریٹ پینا چاہتی ہو"۔۔۔عروش کو اسکی بات پہ بے ساختہ ہنسی آگئی

"تو کیا اب ہم سگریٹ پئیں گے"۔۔۔؟؟ عروش نے دلچسپی سے پوچھا

"ظاہر سی بات ہے میری بیوی کی ساری خواہشیں پوری ہوگئی ہیں اب یہ ایک کیسے ادھوری رہنے دے سکتا ہوں میں"۔۔۔۔حسام نے شوخی سے کہا عروش اکسائٹیڈ ہوکر بیڈ پہ بیٹھ گئی حسام نے سگریٹ جلائی

"پہلے میں پیتا ہوں تم رکو دیکھنے دو کہ کیسی ہے یہ اچھی نہ ہوئی تو تم نہیں پیؤ گی"۔۔۔۔اسنے کہہ کر کش لگایا دھواں اسکی سانس کی نالی میں لگا تھا اور وہ بری طرح کھانسا تھا عروش نے اسے پانی دیا

"مت پینا اچھی نہیں ہے"۔۔۔وہ معصومیت سے اسے منع کررہا تھا عروش کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر وہ بیڈ پہ لیٹ کر ہنسنے لگی

"مجھے پتہ ہے یہ اچھی نہیں ہوتی بے وقوف تم یونہی ٹرائی کرنے بیٹھ گئے"۔۔۔وہ اسکا مذاق اڑا رہی تھی اور وہ اپنا مذاق بڑے مزے سے اڑوا رہا تھا عروش جب دل کھول کے ہنس لی تو اسنے حسام سے پوچھا

"تمہاری کوئی خواہش ہے"۔۔۔؟؟؟

"پہلے نہیں تھی پر اب ہے"۔۔۔حسام نے جواب دیا

"کونسی"۔۔؟؟ عروش نے فوراً پوچھا

"میری خواہش ہے کہ تم مجھے بائیک پہ لانگ ڈرائیو پر لے کر جاؤ میں اور میرا بیٹا پیچھے بیٹھے ہوں اور تم بائیک چلاؤ"۔۔۔عروش حسام کی معصومیت پہ بہت پیار آیا

"ہم کل ہی چلیں گے"۔۔۔عروش نے اسکے گال پکڑ کر ہلائے تھے یہ بھی عروش کی ایک خواہش تھی اسنے حسام کو ایک بار کہا تھا کہ تم اتنے معصوم لگتے ہو کے میرا دل کرتا ہے تمہارے گال پکڑ کر کھینچوں اور آج اسنے اپنی یہ خواہش بھی پوری کرلی اگلی صبح وہ بائیک اسٹارٹ کر کے کھڑی تھی اور حسام اور مومن اسکے پیچھے بیٹھے تھے

"چلیں"۔۔۔؟؟ عروش نے ہیلمٹ پہن کر پوچھا

"ہاں چلو"۔۔۔۔حسام کے کہتے ہی اسنے بائیک کو گیر لگایا اور اڑاتی ہوئی سڑک پہ دوڑانے لگی حسام کو اپنا پہلا دن یاد آیا جب وہ اس لڑکی کے پیچھے حیرت میں مبتلہ ہوکر بیٹھا تھا کہ اسے بائیک بھی چلانی آتی ہے اور آج وہ فرمائش پہ اس سے بائیک چلوا بھی رہا تھا

"امی آپ کے بیٹے کو رشتے مل گئے میرے پاس آج میرے دو بہت عزیز لوگ ہیں جن سے میں بہت کرتا ہوں میری جان عروش اور میرا دل میرا بیٹا مومن اب حسام کو اور کچھ نہیں چاہیے اپنی زندگی میں"۔۔۔۔۔۔حسام نے آسمان کو دیکھ کر کہا تھا

The EnD

۔۔۔۔رفوگر کے بارے میں چند باتیں۔۔۔۔

سب سے پہلے تو سلام ان سب لوگوں کو جنہوں نے یہ ناول پڑھا پر شاید سمجھا بہت کم لوگوں نے ہوگا یا میں غلط بھی ہوسکتا ہوں پر پھر بھی مجھے ضروری لگا اسکو اپنے الفاظ میں بیان کرنا اسکا وہ رخ دکھانا جس رخ سے میں نے اس ناول کو دیکھا یہ ناول صرف ایک محبت کی کہانی نہیں ہے یہ ایک پوری زندگی ہے ایک دنیا ہے جس میں ہر طرح کے لوگ رہتے ہیں اچھے برے اور نارمل، نارمل لوگ عروش جیسے ہوتے ہیں جو میرے خیال سے بہت ذیادہ پائے جاتے ہیں یہ لوگ وہ ہوتے ہیں جو کسی کے ساتھ برا تب تک نہیں کرتے جب تک کوئی انکے ساتھ نہ کرے اور اگر کوئی انکے ساتھ برا

کرے تو فرشتہ بن کر معاف نہیں کرتے وہ بدلہ لیتے ہیں اپنے دل کی بھڑاس نکال لیتے ہیں جیسے عروش نے نکالی پہلے عبیر نے جب اسے ٹھکرایا اور صائمہ تائی نے اسے ذلیل کیا تو اسنے بھی برابر حساب کیا پھر سارے حساب کے بعد اس سے شادی کی۔۔۔پر پھر جب دوبارہ انہوں نے اپنا عمل دہرایا تو عروش نے عبیر کو دل سے بھی نکال دیا اور دماغ سے پر اب کی بار اسنے معاف کیا کیونکہ غلطی عبیر کی نہیں تھی یہ بات عام ہے کہ دنیا میں ماں سے اچھا سچا کوئی نہیں ہوتا پر ماں بھی کبھی کبھی اپنی انا کی وجہ سے اولاد کی خوشیاں نہیں دیکھتی ایک ضد میں آکر وہ سب بگاڑتی چلی جاتی ہے ضروری نہیں ہے یہ صرف ماں ہی کرے ہر انسان ہی کرسکتا ہے ایسا، صائمہ تائی کی سوچ آج کل میں رہنے کے بعد بھی زنگ آلود ہی رہی جہاں لڑکیوں کی بولڈنس کو بے باکی سمجھی جاتی ہے پر ایسا نہیں ہے معاشرہ بدل رہا ہے بس خیال ہمیں خود کا خود سے رکھنا ہے چادر بھی دیوار نہیں ہوتی ہاتھ بڑھانے پہ اتار جاتی ہے تو عورت کو چادر اوڑھنی تو آنی ہی چاہیے ساتھ اپنا دفاع بھی کرنا آنا چاہیے اسے خود سے چلنا سیکھنا چاہیے بھائی باپ اور شوہر کے سہارے کے بغیر، اسے اپنے مسئلے خود حل کرنے آنے چاہیے ہر چھوٹی بڑی بات پہ منہ چھپا کے رونے سے بہتر ہے ہمت کرکے مسئلہ حل کیا جائے اور اس کہانی میں عروش ایسی ہی ایک لڑکی ہے جو سب کرتی تھی بولڈ تھی پر بے باکی نہیں وہ اپنے مسئلہ حل کرتی تھی اسے ساتھ چاہیے بھی تھا تو ایک دوست کا جو اسے حسام میں ملا۔۔حسام۔۔۔ حسام اس کہانی کا وہ کردار ہے جو میں نے لکھنے کا سوچا ہی نہیں تھا اور مین کردار میں تو بالکل نہیں پر جب لکھنے لگا تو اس کردار نے مجھ سے اپنا آپ خود لکھوایا حسام جیسے لوگ بھی ہماری دنیا میں ہوتے ہیں جو رشتے بچانے کے لیے بہت کچھ کھو دیتے ہیں اور رشتے پانے کے لیے بہت کچھ کر بھی جاتے

ہیں لوگ کہتے ہیں یہ کردار فرضی ہے پر مجھے لگتا ہے ایسے لوگ ہوتے ہیں بس ہم انہیں پہچاننے میں اتنی دیر کردیتے ہیں کہ انکے اندر کی اچھائی مر جاتی ہے۔۔۔عبیر اس کہانی کی اصل حقیقت ہے عبیر جیسے لوگ بھی بہت سارے مل جاتے ہیں جن کے لیے ماں ہی سب کچھ ہوتی ہے وہ لوگ اپنی جگہ شاید ٹھیک ہوتے ہیں پر میں کہتا ہوں ہم اپنا نقصان تب کرتے ہیں جب ہم ایک کو اپنا سب کچھ مان لیں۔۔۔آپ کو اللہ نے کان ناک آنکھیں سب دی ہیں تو انکو استعمال بھی کریں غور کریں کہ کیا دکھانے والا آپکو سہی راستہ دکھا رہا ہے۔۔۔سنتے وقت غور کریں کہ کیا آپ جو سن رہے ہیں وہ سچ ہے یا کچھ بھی۔۔۔اس کہانی کا اصل مقصد یہ تھا کہ رشتوں کو ملانا اور انہیں ساتھ اکٹھے کرکے رکھنا رشتے سب کو ملتے ہیں پر کوئی بے قدری کرکے کھو دیتا ہے تو کوئی انکو اتنا خود میں ملا لیتا ہے کہ اسکے چہرے کی خوشی کبھی ماند نہیں پڑتی کہانی میں سب تھا پیار محبت دوستی دکھ تکلیف یقین سب پر اس ناول کا اصل مقصد یہ ہی تھا کہ جو قریب ہے اسے دور نہ جانے دیں اور جو دور ہیں انہیں بھول مت جائیں رشتے جیسے بھی ہوں وہ رشتے ہی ہوتے ہیں رشتے درخت پہ لگنے والے پھل ہوتے ہیں جو کچھ میٹھے ہوتے ہیں کچھ کھٹے اور کچھ خراب، اب جو کھٹے ہوں انہیں کچھ دیر پکنے دیں انکے میٹھے ہونے کا انتظار کریں اور جو خراب ہیں انکی دیکھ بھال کریں خامیاں نکالنے کی کوشش کریں۔۔۔یہ ناول اچھا تھا پر اسکو بہت اچھا آپ لوگوں نے پڑھ کر بنایا ہے آپ سب کا دل سے مشکور ہوں اور دعاؤں میں یاد رکھیں۔۔۔

امیر حمزہ